عمران سیریز
سپیشل فورس
مظہر کلیم ایم اے
پاکستانی پوائنٹ
www.pakistaniPoint.com

عمران سیریز

سپیشل فورس

مظہر کلیم ایم اے

ارسلان پبلی کیشنز اوقاف بلڈنگ پاک گیٹ ملتان

اس ناول کے تمام نام، مقام کردار، واقعات اور پیش کردہ سچوئیشنز قطعی فرضی ہیں، بعض نام بطور استعارہ ہیں۔ کسی قسم کی جزوی یا کلی مطابقت محض اتفاقیہ ہوگی۔ جس کے لئے پبلشرز، مصنف، پرنٹر قطعی ذمہ دار نہیں ہوں گے۔

ناشران ----- محمد ارسلان قریشی
---------- محمد علی قریشی
ایڈوائزر ----- محمد اشرف قریشی
کمپوزنگ، ایڈیٹنگ محمد اسلم انصاری
طابع ------- شہکار سعیدی پرنٹنگ پریس ملتان

Price Rs 185/-

Mob 0333-6106573 0336-3644440 0336-3644441
Phone 061-4018666

چند باتیں

محترم قارئین۔ سلام مسنون۔ میرا نیا ناول "سپیشل فورس" آپ کے ہاتھوں میں ہے۔ اس ناول میں عمران اور اس کے ساتھیوں نے ایکریمیا کی ایک بین الاقوامی تنظیم بلیک کوبرا کے خلاف کام کیا ہے جبکہ چیف کے حکم پر سپر ایجنٹ صفدر نے کافرستان کی ٹاپ سیکرٹ سرکاری ایجنسی گوپال سروس کے خلاف مشن پر کام کیا ہے۔ ان کا یہ مشن دو حصوں پر مشتمل ہے۔

عمران اور اس کے ساتھی بلیک کوبرا کے خلاف مشن مکمل کرنے ایکریمیا پہنچے تو بلیک کوبرا نے انہیں مسلسل اپنی انگلیوں پر نچانا شروع کر دیا اور عمران اور اس کے ساتھی حقیقتاً بلیک کوبرا کی کٹھ پتلیاں بن کر رہ گئے۔ عمران کے لئے بلیک کوبرا تک پہنچنا محال ہو گیا تھا۔

دوسری طرف صفدر کے لئے بھی گوپال سروس کو ٹریس کرنا تیزی سے کام کرنا شروع کر دیا تھا اور صفدر کے لئے بھی گوپال سروس کے ہیڈ کوارٹر کو تلاش کرنا مشکل ثابت ہو رہا تھا لیکن جب عمران اور اس کے ساتھیوں اور دوسری طرف کافرستان میں سپر ایجنٹ صفدر اپنی ذہانت کو بروئے کار لائے تو پھر ایکریمیا کی کرمنل تنظیم بلیک کوبرا کے لئے اور کافرستان کی سرکاری ایجنسی گوپال سروس کے لئے بھی سنبھلنا ناممکن ہو گیا۔
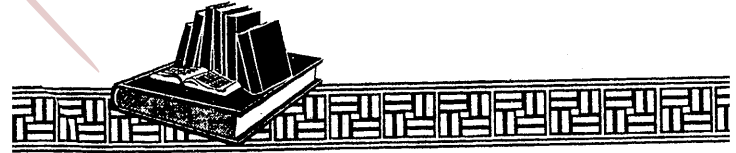
عمران اور اس کے ساتھیوں کے ساتھ ساتھ، دوسری طرف سپر ایجنٹ صفدر نے ناٹران اور اس کے ساتھیوں کے ساتھ مل کر مشن مکمل کرنے کے لئے ایسی جدوجہد کی کہ دونوں حریف چت ہو گئے اور کامیابی ظاہر ہے عمران اور اس کے ساتھیوں کے ساتھ سپر ایجنٹ صفدر کے حصے میں ہی آئی تھی لیکن۔ اس لیکن کا جواب آپ کو ناول پڑھنے کے بعد ہی ملے گا۔ ناول پڑھنے سے پہلے آپ اپنے چند خطوط ملاحظہ کر لیں جو دلچسپی کے لحاظ سے کسی بھی طرح کم نہیں ہیں۔

اوکاڑہ شہر سے عبدالحفیظ لکھتے ہیں۔ میں آپ کا مسلسل قاری ہوں اور آپ کا لکھا ہوا شاید ہی ایسا کوئی ناول ہو گا جو میں نے نہ پڑھا ہو گا۔ اپنے بارے میں مسلسل قاری اس لئے لکھا ہے کہ میں نے آپ کے ناول ایک بار نہیں بلکہ کئی کئی بار پڑھے ہیں اور مسلسل پڑھتا چلا آ رہا ہوں۔ جتنی بار بھی ناول پڑھا جائے اس کی چاشنی اور اس کی دلچسپی کم نہیں ہوتی ہے اور آپ کے ناولوں کی ایک ایک لائن ذہن میں چپک کر رہ جاتی ہے۔ میری طرف سے اور میرے بے شمار دوستوں جو آپ کے ناولوں کے میری طرح مسلسل قاری ہیں کی طرف سے اس قدر خوبصورت، دلچسپ اور بہترین ناول لکھنے پر مبارک باد قبول کریں۔ امید ہے آپ ہمارے لئے مسلسل اسی طرح ناول لکھتے رہیں گے۔

محترم عبدالحفیظ صاحب۔ سب سے پہلے میں آپ کا اور آپ کے تمام دوستوں کا شکریہ ادا کرتا ہوں جو میرے ناول مسلسل پسند کرتے ہیں۔ میری ہمیشہ سے کوشش رہی ہے کہ میں آپ کے لئے اور آپ جیسے ہزاروں قارئین کے لئے ایسے ناول لکھوں جو آپ کی پسند اور اعلیٰ معیار کے حامل ہوں۔ میری یہ کاوش پانچ دہائیوں سے جاری و ساری ہے اور مجھے خوشی ہے کہ میرے ناولوں کو شروع دن سے مسلسل پسند کیا جا رہا ہے اور نئی پود بھی ان ناولوں کی مسلسل قاری بنتی جا رہی ہے۔ میں ان سب کا دل سے مشکور ہوں۔ امید ہے آپ آئندہ بھی خط لکھتے رہیں گے۔

کراچی سے سہیل احمد لکھتے ہیں۔ آپ کے ناول پہلے سے زیادہ دلچسپ اور خوبصورت طرز تحریر کے حامل ہو گئے ہیں۔ گو کہ ناول لکھنے کا آپ کا اپنا مخصوص انداز ہے اور آپ جانتے ہیں کہ ہمیں آپ کے لکھنے کا یہی انداز پسند ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ ہم قارئین آپ کے ناول باقاعدگی سے پڑھتے چلے آ رہے ہیں۔ آپ سے گلہ ہے کہ آپ کے ناول اب ہر ماہ آنے کی بجائے کم و بیش دو دو ماہ بعد آتے ہیں۔ اس کی کیا وجہ ہے۔ کیا ناول ہر ماہ شائع نہیں کئے جا سکتے۔

محترم سہیل احمد صاحب۔ خط لکھنے اور ناولوں کی پسندیدگی کا بے حد شکریہ۔ یہ درست ہے کہ پچھلے چند سالوں سے میرے ناول تاخیر کا شکار ہو رہے ہیں۔ پہلی وجہ لوڈ شیڈنگ ہے۔ جس کی وجہ

سے وقت پر ناولوں کی اشاعت مشکل ہو جاتی ہے اب لوڈ شیڈنگ کے ساتھ ساتھ مہنگائی کا مسلسل بڑھتا ہوا گراف بھی ناولوں کی قیمتوں پر اثر انداز ہو رہا ہے۔ کاغذ کے ساتھ ساتھ ناولوں کی پرنٹنگ اور دوسرے بہت سے کاموں کے اخراجات آسمان تک پہنچ گئے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ ناولوں کی اشاعت کا دورانیہ بڑھ جاتا ہے۔ امید ہے آپ آئندہ بھی خط لکھتے رہیں گے۔

اب اجازت دیجئے

والسلام

مظہر کلیم ایم اے

عمران مناسب رفتار میں کار چلاتا ہوا ٹیڑھے میڑھے راستوں پر آگے بڑھا چلا رہا تھا۔ وہ پچھلے چار گھنٹوں سے مسلسل کار ڈرائیو کر رہا تھا لیکن اس کے چہرے پر معمولی سی بھی تھکاوٹ کے تاثرات دکھائی نہ دے رہے تھے۔ وہ اس وقت دارالحکومت سے تقریباً تین سو کلو میٹر دور پہنچ چکا تھا۔ اس کی منزل ساڑھے تین سو کلو میٹر کے فاصلے پر ایک قصبہ ساکائی تھا۔

ان دنوں چونکہ سیکرٹ سروس کے پاس کوئی کیس نہ تھا اور ان کے دن مکمل طور پر فراغت میں گزر رہے تھے اس لئے عمران بھی فلیٹ میں ہی پڑا رہتا تھا۔ فلیٹ میں رہ کر اسے کتابیں پڑھنے اور چائے پینے کے سوا اور کوئی کام نہ ہوتا تھا۔ آج وہ مسلسل مطالعہ سے اکتا سا گیا تھا اس لئے اس نے کتابوں اور خاص طور پر سلیمان پر رحم کرتے ہوئے سیر و تفریح کرنے کا پروگرام بنا لیا تھا۔ ظاہر ہے وہ جب تک فلیٹ میں ہوتا اور کتابوں کے مطالعے میں مصروف ہوتا

تھا تو سلیمان بے چارے کی شامت ہی آئی رہتی تھی۔ عمران کے لئے بار بار چائے بنانا، چائے گرم کرنا اس کے لئے شامت کا ہی باعث بنتا تھا اور سلیمان حقیقتاً عمران سے زچ آ جاتا تھا۔ اس لئے عمران نے اس پر رحم کھاتے ہوئے اسے اجازت دی تھی کہ وہ آج کا دن آرام سے فلیٹ میں رہے۔ وہ سیر و تفریح کی غرض سے باہر جا رہا ہے جس پر سلیمان نے فوراً اللہ کا شکر ادا کیا تھا اور عمران کے فلیٹ سے باہر نکلتے ہی دروازہ بند کر کے اندر سے لاک کر لیا تھا کہ کہیں عمران کا موڈ بدل نہ جائے اور وہ پھر سے فلیٹ میں آ کر کتابی کیڑا نہ بن جائے۔

عمران پہلے تو سڑکوں پر آوارہ گردی کرتا رہا پھر اچانک اس کے ذہن میں ڈاکٹر راشدی کا نام آیا تو اس نے ان سے ملنے کا فیصلہ کیا۔ ڈاکٹر راشدی ساکائی قصبے میں رہتے تھے وہ ایک بوڑھے آدمی تھے اور ان کا تعلق سر داور سے تھا۔ سر داور کے ساتھ مل کر انہوں نے ملک و قوم کی بھلائی کے لئے بہت سی ایجادات کی تھیں۔

ڈاکٹر راشدی میزائل ایکسپرٹ تھے اور انہوں نے جدید ترین میزائلوں پر نہ صرف ریسرچ کی تھی بلکہ سر داور کے ساتھ مل کر دنیا کے تیز ترین اور انتہائی جدید ترین میزائل ایجاد بھی کئے تھے جس سے ملک کا دفاع ناقابل تسخیر ہو گیا تھا۔ جب عمران سر داور سے ملنے جاتا تھا تو وہیں ڈاکٹر راشدی سے بھی اس کی ملاقات ہو جاتی

تھی اور وہ عمران کی ذہانت اور مزاحیہ باتوں کی وجہ سے اسے اپنے بیٹے کی طرح پیار کرتے تھے۔

عمران کی ملاقات ڈاکٹر راشدی سے آخری مرتبہ اس وقت ہوئی تھی جب انہوں نے ریٹائرمنٹ کا اعلان کیا تھا اور سر داور نے ان کی الوداعی تقریب میں خصوصی طور پر عمران کو بھی بلایا تھا۔ عمران بھی ڈاکٹر راشدی کی صلاحیتوں کا معترف تھا۔ وہ چونکہ سر داور کے استادوں میں سے ایک تھے اس لئے عمران بھی ان کی کسی استاد کی طرح ہی قدر کرتا تھا۔

ڈاکٹر راشدی کے بچے اعلیٰ تعلیم حاصل کرنے کے بعد دوسرے ممالک میں ہی سیٹل ہو گئے تھے جبکہ ان کی بیوی وفات پا چکی تھی۔ عمران ان کے بچوں کو جانتا تھا اور جب وہ پاکیشیا میں تھے تو وہ ان سے ملتا بھی رہتا تھا۔ جب سے ڈاکٹر راشدی کے بچے بیرون ملک گئے تھے۔ تب سے وہ ساکائی قصبے میں اپنی آبائی حویلی میں اکیلے ہی رہتے تھے۔ ان کے چند ملازمین تھے جو ان کی ہر ضرورت کا خیال رکھتے تھے۔ ڈاکٹر راشدی کے بچوں کے بے پناہ اصرار کے باوجود انہوں نے نہ صرف پاکیشیا بلکہ ساکائی بھی چھوڑنے سے انکار کر دیا تھا۔ البتہ انہوں نے مصروفیت کے لئے اپنی آبائی حویلی میں ایک ذاتی لیبارٹری تیار کر لی تھی۔ چونکہ وہ میزائل ایکسپرٹ تھے اس لئے وہ وہیں نئے اور طاقتور میزائل بنانے کے فارمولوں پر کام کرتے رہتے تھے۔

ڈاکٹر راشدی نے اپنی رہائش گاہ کے ایک تہہ خانے میں ایک بہترین اورجدید ترین سامان سے لیس لیبارٹری بنائی تھی۔ ڈاکٹر راشدی ایک سنجیدہ مزاج انسان تھے لیکن عمران مخصوص انداز میں گفتگو کر کے ان جیسے انتہائی سنجیدہ اور بوڑھے آدمی کو بھی قہقہے لگانے پر مجبور کر دیتا تھا۔ یہی وجہ تھی کہ ڈاکٹر راشدی بھی عمران کو بے حد پسند کرتے تھے۔

ڈاکٹر راشدی بوڑھے ہونے کے باوجود جدید ترین میزائلوں پر کام کرتے رہتے تھے۔ ایک دو بار انہوں نے عمران سے ملاقات کے دوران اسے اپنے نئے اور جدید ترین میزائلوں کے آئیڈیاز کے بارے میں بتایا تو عمران بھی ان کے آئیڈیاز سن کر بہت متاثر ہوا تھا۔

ان کے آئیڈیاز واقعی اپنی مثال آپ تھے۔ ان دنوں وہ ایک نئے اور جدید ترین میزائل کے فارمولے پر کام کر رہے تھے۔ وہ ایک چھوٹا مگر انتہائی طاقتور میزائل بنانا چاہتے تھے جس کی طاقت ٹنوں وزنی ایٹم بم جیسی ہو لیکن سائز میں وہ عام میزائلوں سے دس گنا چھوٹا ہو اور اس میزائل کو نہ کوئی راڈار چیک کر سکے اور نہ وہ میزائل کسی سیٹلائٹ پر دکھائی دے۔ اس کے علاوہ وہ اس جدید میزائل کو ایسی جدید ٹیکنالوجی سے لیس کرنا چاہتے تھے کہ اگر اس میزائل کو روکنے کے لئے جدید ترین اینٹی میزائلوں کا بھی استعمال کیا جائے تو وہ میزائل ان اینٹی میزائلوں سے بھی خود کار طریقے

سے خود کو بچا سکے اور ٹھیک اپنے ہدف کو نشانہ بنائے۔ انہوں نے اس جدید اور یونیک میزائل کا تین تہائی سے زیادہ فارمولا تیار کر لیا تھا۔ دو ماہ پہلے عمران سے ان کی ملاقات ہوئی تھی تو انہوں نے کہا تھا کہ وہ زیادہ سے زیادہ ایک یا دو ماہ کے عرصے میں یہ فارمولا مکمل کر لیں گے۔ انہوں نے اس میزائل کو سپیشل فورس کا نام دیا تھا جسے وہ کوڈ میں ایس ایف کہتے تھے۔

عمران کو اچانک ہی ان کا خیال آ گیا تھا اس لئے اس نے ساکائی جا کر ڈاکٹر راشدی سے ملنے کا فیصلہ کر لیا تا کہ وہ ان سے معلوم کر سکے کہ کیا وہ ایس ایف میزائل کا فارمولا مکمل کرنے میں کامیاب ہوئے ہیں یا نہیں۔ چونکہ ڈاکٹر راشدی دارالحکومت سے دور ایک قصبے میں رہتے تھے اس لئے عمران نے فوراً کار مضافاتی علاقے کی طرف موڑ لی تھی اور وہ مسلسل کار دوڑتا ہوا اس ٹیڑھے میڑھے راستے پر پہنچ گیا تھا جہاں سے محض پچاس کلو میٹر کی ڈرائیو کے بعد ساکائی کا علاقہ شروع ہو جاتا تھا۔

عمران کی کار نے ایک لمبا موڑ کاٹا ہی تھا کہ یکلخت عمران نے کار کے بریک پیڈل پر پیر کا پورا دباؤ ڈال دیا۔ کار کے ٹائر چرچرائے اور احتجاجاً چیختے ہوئے سڑک پر جم گئے۔ فل بریک لگانے کے باوجود عمران نے سڑک کراس کرتی ہوئی لڑکی کو اچھل کر سائیڈ پر موجود جھاڑیوں پر گرتے دیکھا۔ عمران نے یہ تو دیکھ لیا تھا کہ اس کی کار سڑک کراس کرنے والی لڑکی سے نہ ٹکرائی تھی لیکن

شاید موڑ مڑتی ہوئی کار دیکھ کر اس لڑکی نے فوری طور پر خود کو بچانے کے لئے سائیڈ پر موجود جھاڑیوں کی طرف چھلانگ لگا دی تھی۔

عمران کے چہرے پر پریشانی کے تاثرات ابھر آئے۔ اس نے تیزی سے کار کا دروازہ کھولا اور کار سے نکل کر تیزی سے ان جھاڑیوں کی طرف بڑھا جہاں اس لڑکی نے چھلانگ لگائی تھی۔ لڑکی جھاڑیوں سے اٹھ کر اپنا لباس جھاڑ رہی تھی۔ اس کے چہرے پر گہرا اطمینان تھا جیسے کچھ ہوا ہی نہ ہو۔

"تم ٹھیک ہو"...... عمران نے اس کی طرف غور سے دیکھتے ہوئے کہا۔

"ہاں۔ زندہ ہوں"...... لڑکی نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"میں کیسے یقین کر لوں کہ تم زندہ ہو۔ روح نہیں ہو"۔ عمران نے کہا۔

"تو آ کر خود چیک کر لو"...... لڑکی نے ہنستے ہوئے کہا۔ اس کے لہجے میں بے باکی تھی اور اس کی اس بے باکی پر عمران کا ہاتھ بے اختیار اپنے سر پر پہنچ گیا۔

"تم خود ہی بتا دو"...... عمران نے کہا۔

"زندہ ہوں۔ اس لئے کپڑے جھاڑ رہی ہوں۔ اگر مر گئی ہوتی تو بدروح بن کر تم سے چمٹ جانا تھا میں نے"...... لڑکی نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"ارے باپ رے۔ تمہارا مطلب ہے کہ ہم تو ڈوبے ہیں صنم تم کو بھی لے ڈوبیں گے"...... عمران نے کہا۔

"لے ڈوبیں گے نہیں۔ مرتی تو تمہیں بھی مار کر ساتھ لے جاتی وہ بھی بدروح بنا کر"...... لڑکی نے ہنستے ہوئے کہا تو عمران بھی ہنس پڑا۔

"اچھا یہ بتاؤ کہ تم اس اجاڑ، ویران اور سنسان سڑک پر کیا کر رہی ہو"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"کیا کرنا ہے۔ کسی کار کا ہی انتظار کر رہی تھی۔ تمہاری کار کا انجن اتنا سموتھ ہے کہ اس کی آواز ہی سنائی نہ دی تھی۔ کافی دیر سے بور ہو رہی تھی سوچا کہ موڑ کی طرف جا کر دیکھوں شاید کوئی کار نظر آ جائے اس لئے میں موڑ کراس کر رہی تھی۔ یہ تو میری قسمت اچھی تھی کہ میں نے تمہاری کار کو مڑتے دیکھ لیا اور فوراً جھاڑیوں میں کود گئی ورنہ تم نے تو مجھے کچل ہی ڈالنا تھا"...... لڑکی نے کہا۔

"ہاں۔ یہ میری غلطی ہے۔ موڑ کاٹتے ہوئے مجھے واقعی ہارن بجانا چاہئے تھا"...... عمران نے فوراً اپنی غلطی مانتے ہوئے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ غلطی مانتے ہو تو اب تمہیں اس غلطی کا خمیازہ بھی بھگتنا پڑے گا"...... لڑکی نے کہا۔

"کیسا خمیازہ"...... عمران نے چونک کر کہا۔

"تمہیں مجھے میرے گھر پہنچانا ہو گا"۔ لڑکی نے اسی طرح سے مسکراتے ہوئے کہا۔

"گھر کے دو مطلب ہوتے ہیں۔ اب تم کس گھر کی بات کر رہی ہو یہ بھی بتا دو۔ ایک گھر شوہر کا ہوتا ہے اور ایک ماں باپ کا"...... عمران نے کہا۔

"میں نے شوہر نام کا کوئی گدھا گھوڑا نہیں پالا۔ اس لئے تم مجھے میرے والدین کے گھر پہنچا دو"...... لڑکی نے اسی طرح سے انتہائی بے باکی سے کہا۔

"سبحان اللہ۔ کیا خوبصورت نصیب ہے تمہارے ہونے والے شوہر نامدار کا۔ اس کے لئے گھاس کا تو انتظام کر رکھا ہو گا یا گھاس اگانے کی تیاری کی جا رہی ہو گی"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا تو لڑکی بے اختیار کھلکھلا کر ہنس پڑی۔

"اچھی باتیں کر لیتے ہو۔ اب بتاؤ۔ مجھے میرے گھر پہنچاؤ گے یا میں کسی اور کار کا انتظار کروں"...... لڑکی نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"کہاں ہیں تمہارا گھر"...... عمران نے پوچھا۔

"ساکائی قصبے میں"...... لڑکی نے کہا۔

"اتفاق سے میں ساکائی قصبے کی طرف ہی جا رہا ہوں۔ آؤ بیٹھو۔ میں تمہیں تمہارے والدین کے گھر پہنچا دیتا ہوں"...... عمران نے کہا۔

"شکریہ"...... لڑکی نے کہا اور تیزی سے کار کی طرف بڑھی جیسے اسے ڈر ہو کہ کہیں عمران اپنی آفر واپس نہ لے لی۔ وہ کار کے سامنے سے گزر کر سائیڈ سیٹ کا دروازہ کھول کر بیٹھ گئی۔ عمران نے

ایک طویل سانس لیا اور ڈرائیونگ سیٹ پر آ کر بیٹھ گیا۔ کار کا انجن سٹارٹ تھا اس نے گیئر لگایا اور کار آگے بڑھا دی۔

"تمہارا نام کیا ہے"...... لڑکی نے پوچھا۔

"ٹمبکٹو"...... عمران نے جواب دیا تو لڑکی چونک پڑی۔

"یہ کیسا نام ہے"...... لڑکی نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"عجیب سا ہے اب کیا کروں۔ ماں باپ نے رکھا ہے اس لئے اسی پر گزارا کرنا پڑتا ہے"...... عمران نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے جواب دیا۔

"حیرت ہے۔ شکل و صورت سے تو تم مقامی لگ رہے ہو۔ کیا تمہارے والدین کا تعلق فارن سے ہے"...... لڑکی نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"نہیں۔ وہ بھی مقامی ہی ہیں لیکن وہ مجھے بچپن سے ہی پڑھا لکھا کر کسی فارن کنٹری میں سیٹل کرانا چاہتے تھے اس لئے انہوں نے میرا نام بھی ایسا رکھ دیا ہے کہ میں کسی بھی ملک میں جا کر آسانی سے ایڈجسٹ ہو سکوں"...... عمران نے جواب دیا تو لڑکی نے یوں سر ہلا دیا جیسے وہ ساری بات سمجھ گئی ہو۔

"تم نے اب تک میرا نام نہیں پوچھا اور نہ میرے گھر کا پتہ پوچھا ہے"...... لڑکی نے کہا۔

"پتہ پوچھنے کی کیا ضرورت ہے۔ تم ساتھ ہو۔ راستہ بتاتی جاؤ گی اور جب تمہارا گھر آئے گا تو میں کار روک دوں گا۔ رہی بات

نام کی تو تم خوبصورت ہو اس لئے تمہارا نام بھی خوبصورت ہو گا۔ مہ جبیں، مہتاب، ماہ پارہ، وغیرہ وغیرہ“...... عمران نے کہا تو لڑکی ایک بار پھر ہنس پڑی۔

”نہیں۔ میرا ایسا کوئی نام نہیں ہے۔ اگر کہو تو میں تمہیں اپنا نام بتا دیتی ہوں“......لڑکی نے مسکراتے ہوئے کہا۔

”اگر نام میں موسیقیت ہو تو ضرور بتاؤ ورنہ رہنے دو“۔ عمران نے کہا تو لڑکی ایک بار پھر ہنس پڑی۔

”میرا نام درخشاں ہے“......لڑکی نے مسکراتے ہوئے کہا۔

”چلو کچھ گزارہ تو ہے۔ بنفشاں ہوتا تو میں کیا کر لیتا“۔ عمران نے جواب دیا تو لڑکی کے حلق سے نکلنے والے قہقہوں سے کار گونج اٹھی۔ وہ واقعی اس قدر اونچی آواز میں ہنستی اور قہقہے لگاتی تھی کہ شاید اتنی بے باکی سے اور اتنی اونچی آواز میں کوئی لڑکا بھی نہ ہنستا ہو گا۔

”شکر کرو کہ تم اماں بی کے سامنے اس طرح نہیں ہنسی ورنہ وہ تمہیں لڑکیوں کی صف سے ہی نکال دیتیں“...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

”لڑکیوں کی صف سے نکال دیتیں۔ کیا مطلب۔ یہ اماں بی کون ہیں“...... درخشاں نے چونک کر کہا۔

”میری والدہ محترمہ ہیں۔ وہ کسی کنواری لڑکی کا مسکرانا بھی بداخلاقی سمجھتی ہیں جبکہ تم جس طرح ہنس اور قہقہے لگا رہی ہو ان

کے نزدیک تم لڑکی ہی نہیں ہو سکتی تھی“...... عمران نے کہا تو درخشاں ایک بار پھر قہقہے لگانے لگی۔

”تم کیا سمجھتے ہو کہ کیا تمہاری والدہ محترمہ پسماندہ ذہن کی مالکہ ہیں“...... درخشاں نے کہا۔

”نہیں۔ وہ قدیم روایات کی حامی ہیں“...... عمران نے جواب دیا تو لڑکی نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

”تم کہاں جا رہے ہو“...... درخشاں نے پوچھا۔

”میرا ارادہ بھی ساکائی قصبے جانے کا ہے۔ اب تم ساتھ ہو تو دیکھو کہاں تک ہم اکٹھے جا سکتے ہیں“...... عمران نے کہا تو لڑکی ایک بار پھر ہنس پڑی۔

”تم پراپر ساکائی کے تو معلوم نہیں ہوتے۔ وہاں کسی سے ملنے جا رہے ہو یا محض سیر و تفریح کرنے“...... درخشاں نے پوچھا۔

”سیر و تفریح کرنے کیونکہ یہ علاقہ اپنے قدرتی حسن سے مالا مال ہے اور شاید دنیا کے انتہائی حسین ترین مقامات بھی اس جیسے نہ ہوں۔ اس لئے سوچا کہ میں بھی اس جنت نظیر وادی کی سیر کر لوں“......عمران نے کہا۔

”کہاں ٹھہرو گے“...... درخشاں نے پوچھا۔

”پہلی بار جا رہا ہوں کسی ہوٹل میں ہی ٹھہروں گا“...... عمران نے جواب دیا۔

”اوہ۔ وہاں ہمارا اپنا گھر ہے۔ اگر تم میرے گرینڈ فادر سے مل

لو تو وہ تمہیں اپنے گیسٹ ہاؤس میں رکھ سکتے ہیں۔ اس طرح تمہیں کچھ فائدہ ہو جائے گا کیونکہ ساکائی کے ہوٹلوں کے کرائے بہت زیادہ ہیں''...... درخشاں نے کہا۔

''کیا تم وہاں کی ہی رہنے والی ہو''...... عمران نے پوچھا۔

''ہاں''...... درخشاں نے جواب دیا۔

''تو پھر وہاں سے اتنی دور اس ویران سڑک پر کیا کر رہی تھی''...... عمران نے کہا۔

''میں شہر سے واپس آ رہی تھی۔ راستے میں کار خراب ہو گئی تھی۔ میں نے اسے دھکیل کر درختوں کے جھنڈ میں چھپا دیا تھا تاکہ واپس گھر جا کر ڈرائیور کو بھیج کر اسے کسی ورکشاپ بجھوا سکوں۔ کار چھپا کر میں کافی دیر سے کسی کار کا انتظار کر رہی تھی پھر تمہاری کار آ گئی''...... درخشاں نے کہا۔

''اگر میں نہ آتا تو کیا تم پیدل گھر جاتی''...... عمران نے پوچھا۔

''نہیں۔ اس طرف گاڑیاں آتی جاتی رہتی ہیں۔ آسانی سے لفٹ مل جاتی ہے''...... درخشاں نے کہا۔

''میری جگہ کسی بدمعاش یا غنڈے کی کار آ جاتی تو''۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''تمہاری شکل بھی کسی غنڈے یا بدمعاش سے کم نہیں ہے۔ بہرحال اگر تم بدمعاش بھی ہوتے تو میں تمہاری کار میں بیٹھ جاتی

کیونکہ میں بدمعاشوں کو ٹھیک کرنا جانتی ہوں''...... درخشاں نے مسکراتے ہوئے کہا تو عمران بھی ہنس پڑا۔ وہ باتوں باتوں میں ساکائی قصبے پہنچ چکے تھے۔ درخشاں اسے راستے بتا رہی تھی اور عمران اس کے بتائے ہوئے راستوں پر کار آگے بڑھائے لئے جا رہا تھا۔

''اب آگے جو گلی آئے گی اس طرف موڑ لینا۔ سامنے ہی ہماری حویلی ہے''...... درخشاں نے کہا تو عمران نے سر ہلا دیا۔ ویسے وہ حیران ہو رہا تھا کہ درخشاں اسے جن سڑکوں پر کار لے جانے کا کہہ رہی تھی اسے بھی انہی راستوں پر آنا تھا۔ تھوڑی ہی دیر میں وہ ایک قدیم طرز کی بنی ہوئی انتہائی شاندار حویلی کے پاس پہنچ گئے۔

''کیا تم یہاں رہتی ہو''...... عمران نے حیران ہوتے ہوئے کہا کیونکہ درخشاں نے جس حویلی کے سامنے کار رکوائی تھی وہ حویلی ڈاکٹر راشدی کی ہی تھی جہاں عمران کو آنا تھا۔

''ہاں۔ کیا تمہیں یقین نہیں ہے میں یہاں رہتی ہوں''۔ درخشاں نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''یقین تو ہے مگر جہاں تک میں نے سنا ہے کہ ڈاکٹر راشدی کے تو دو بیٹے ہیں جو ایکریمیا میں رہتے ہیں۔ ان کی کسی نوجوان بیٹی کا تو کبھی نہیں سنا تھا''...... عمران نے کہا تو درخشاں چونک پڑی۔

”کیا۔ کیا مطلب۔ کیا تم انہیں جانتے ہو“...... درخشاں نے چونکتے ہوئے کہا۔

”ہاں۔ انہی سے ملنے تو میں آیا ہوں۔ اب مجھے کیا معلوم تھا کہ تم میری ہی منزل پر مجھے راستے بتا بتا کر لے آؤ گی“...... عمران نے مسمسی سی صورت بنا کر کہا تو لڑکی کے چہرے پر حیرت بڑھ گئی۔

”کیسے جانتے ہو تم انہیں“...... درخشاں نے حیرت سے کہا۔

”جب بھی میں ان سے ملتا ہوں وہ کہتے ہیں کہ وہ مجھے بخوبی جانتے ہیں۔ بس اسی جان پہچان میں، میں بھی انہیں جان گیا“...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

”کس سلسلے میں ملنا چاہتے ہو ان سے“...... درخشاں نے کہا۔ وہ ابھی کار سے اتری نہیں تھی۔

”ایسے ہی گھر بیٹھا بیٹھا بور ہو رہا تھا تو سوچا کہ ڈاکٹر راشدی سے مل آؤں تاکہ کچھ گپ شپ ہو سکے۔ اگر مجھے معلوم ہوتا کہ ان کی اس قدر حسین صاحبزادی بھی ہے تو میں ہر دوسرے روز یہاں پہنچا ہوتا۔ پھر ان کے ساتھ تم بھی مجھے جان گئی ہوتی کہ میں کون ہوں اور کیا ہوں اور ہماری بھی جان پہچان ہو گئی ہوتی“۔ عمران نے کہا تو لڑکی ایک بار پھر ہنس پڑی۔

”میں ان کی بیٹی نہیں پوتی ہوں۔ وہ میرے باپ کے باپ ہیں۔ مطلب میرے دادا جان“...... درخشاں نے کہا۔

”اوہ اچھا۔ تو تم ایکریمیا سے آئی ہو“...... عمران نے کہا۔

”ہاں“...... درخشاں نے جواب دیا۔

”ان کے کس بیٹے کی صاحبزادی ہو۔ ان کے دو بیٹے ہیں۔ ڈاکٹر احسان اور دوسرے ڈاکٹر سفیان“...... عمران نے کہا تو درخشاں ایک طویل سانس لے کر رہ گئی۔

”تو تم میرے ڈیڈی اور تایا جان کو بھی جانتے ہو“...... درخشاں نے کہا۔

”تایا جان۔ اوہ۔ اس کا مطلب ہے کہ تم ڈاکٹر سفیان کی بیٹی ہو“...... عمران نے کہا۔

”ہاں۔ بہرحال ہم حویلی کے گیٹ کے سامنے ہیں۔ ہارن دو تاکہ گیٹ کھل جائے“...... درخشاں نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا تو عمران نے اثبات میں سر ہلایا اور کار کا ہارن بجانے لگا۔

”ارے ارے۔ بس کروں۔ بیٹری گر جائے گی“...... درخشاں نے بوکھلائے ہوئے لہجے میں کہا۔

”بے فکر رہو۔ میں نے بیٹری کو فولادی راڈز میں باندھ رکھا ہے آسانی سے نہیں گرے گی“...... عمران نے کہا تو درخشاں نے پہلے اس کی طرف حیرانی سے دیکھا اور پھر بے اختیار کھلکھلا کر ہنس پڑی۔

”حیرت ہے۔ اس قدر احمق آدمی بھی اس دنیا میں موجود ہیں۔ میرا مطلب بیٹری ڈاؤن ہونے سے تھا۔ یہ نہیں کہ بیٹری کھل کر کار

"کیا۔ کیا مطلب۔ کیا تم انہیں جانتے ہو"...... درخشاں نے چونکتے ہوئے کہا۔

"ہاں۔ انہی سے ملنے تو میں آیا ہوں۔ اب مجھے کیا معلوم تھا کہ تم میری ہی منزل پر مجھے راستے بتا بتا کر لے آؤ گی"...... عمران نے مسمسی سی صورت بنا کر کہا تو لڑکی کے چہرے پر حیرت بڑھ گئی۔

"کیسے جانتے ہو تم انہیں"...... درخشاں نے حیرت سے کہا۔

"جب بھی میں ان سے ملتا ہوں وہ کہتے ہیں کہ وہ مجھے بخوبی جانتے ہیں۔ بس اسی جان پہچان میں، میں بھی انہیں جان گیا"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"کس سلسلے میں ملنا چاہتے ہو ان سے"...... درخشاں نے کہا۔ وہ ابھی کار سے اتری نہیں تھی۔

"ایسے ہی گھر بیٹھا بیٹھا بور ہو رہا تھا تو سوچا کہ ڈاکٹر راشدی سے مل آؤں تاکہ کچھ گپ شپ ہو سکے۔ اگر مجھے معلوم ہوتا کہ ان کی اس قدر حسین صاحبزادی بھی ہے تو میں ہر دوسرے روز یہاں پہنچا ہوتا۔ پھر ان کے ساتھ تم بھی مجھے جان گئی ہوتی کہ میں کون ہوں اور کیا ہوں اور ہماری بھی جان پہچان ہو گئی ہوتی"۔ عمران نے کہا تو لڑکی ایک بار پھر ہنس پڑی۔

"میں ان کی بیٹی نہیں پوتی ہوں۔ وہ میرے باپ کے باپ ہیں۔ مطلب میرے دادا جان"...... درخشاں نے کہا۔

"اوہ اچھا۔ تو تم ایکریمیا سے آئی ہو"...... عمران نے کہا۔

"ہاں"...... درخشاں نے جواب دیا۔

"ان کے کس بیٹے کی صاحبزادی ہو۔ ان کے دو بیٹے ہیں۔ ڈاکٹر احسان اور دوسرے ڈاکٹر سفیان"...... عمران نے کہا تو درخشاں ایک طویل سانس لے کر رہ گئی۔

"تو تم میرے ڈیڈی اور تایا جان کو بھی جانتے ہو"...... درخشاں نے کہا۔

"تایا جان۔ اوہ۔ اس کا مطلب ہے کہ تم ڈاکٹر سفیان کی بیٹی ہو"...... عمران نے کہا۔

"ہاں۔ بہرحال ہم حویلی کے گیٹ کے سامنے ہیں۔ ہارن دو تاکہ گیٹ کھل جائے"...... درخشاں نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا تو عمران نے اثبات میں سر ہلایا اور کار کا ہارن بجانے لگا۔

"ارے ارے۔ بس کروں۔ بیٹری گر جائے گی"...... درخشاں نے بوکھلائے ہوئے لہجے میں کہا۔

"بے فکر رہو۔ میں نے بیٹری کو فولادی راڈز میں باندھ رکھا ہے آسانی سے نہیں گرے گی"...... عمران نے کہا تو درخشاں نے پہلے اس کی طرف حیرانی سے دیکھا اور پھر بے اختیار کھلکھلا کر ہنس پڑی۔

"حیرت ہے۔ اس قدر احمق آدمی بھی اس دنیا میں موجود ہیں۔ میرا مطلب بیٹری ڈاؤن ہونے سے تھا۔ یہ نہیں کہ بیٹری کھل کر کار

سے نیچے گر جائے گی''...... درخشاں نے ہنستے ہوئے کہا۔

''تو ڈاؤن ہونے کا کہتی۔ تم نے گرنے کا کہا تو میں تو یہی سمجھا تھا کہ کھل کر گر ہی جائے گی''...... عمران نے منہ بنا کر کہا تو درخشاں کی کھلکھلاتی ہنسی اور تیز ہو گئی۔ اسی لمحے گیٹ کا چھوٹا دروازہ کھلا اور ایک بوڑھا ملازم باہر آ گیا۔

''عبدالحسن۔ گیٹ کھولو''...... درخشاں نے کار کی کھڑکی سے سر نکال کر ملازم سے مخاطب ہو کر کہا تو عبدالحسن اسے دیکھ کر چونک پڑا اور پھر تیزی سے مڑا اور چند لمحوں بعد بڑا سا پھاٹک کھلتا چلا گیا۔ عمران نے کار بدستور روکی ہوئی تھی۔

''چلو کار اندر لے چلو''...... درخشاں نے کہا تو عمران نے چونک پڑا۔

''اوہ۔ میں سمجھا کہ پھاٹک تمہارے لئے کھولا گیا ہے۔ تم دبلی پتلی ہو اور تمہارے لئے اتنا بڑا پھاٹک کھلنا میرے لئے حیرت کا باعث بنا ہوا تھا۔ اچھا ہوا تم نے بتا دیا کہ پھاٹک کار اندر لے جانے کے لئے کھولا گیا ہے ورنہ میں تو حیرت سے سوچتا ہی رہ جاتا''...... عمران نے کہا تو درخشاں کی ہنسی ایک بار پھر بلند ہو گئی۔

''تم میرے گرینڈ فادر سے ملنے آئے ہو۔ ان سے ملنے کے لئے کار تو تمہیں اندر لے جانی ہی ہے نا۔ نانسنس''...... درخشاں نے کہا۔

''تمہارے دادا جان سے۔ وہ کیوں۔ مجھے تمہارے دادا جان

سے مل کر کیا کرنا ہے۔ میں تو ڈاکٹر راشدی سے ملنے آیا ہوں''...... عمران نے کہا۔

''وہی میرے دادا جان ہیں''...... درخشاں نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''اوہ اچھا۔ سوری میں بھول گیا تھا''...... عمران نے کہا اور ساتھ ہی اس نے کار آگے بڑھا دی۔ حویلی کافی شاندار اور وسیع تھی۔ پورچ میں دو بڑی بڑی اور جدید ماڈل کی کاریں موجود تھیں۔ عمران نے کار ان کے پیچھے لے جا کر روکی تو درخشاں تیزی سے دروازہ کھول کر نیچے اتری اور پھر تیزی سے دوڑتی ہوئی اندرونی عمارت کی طرف اس طرح بڑھ گئی جیسے وہ عمران کو جانتی تک نہ ہو۔

عمران نے مسکراتے ہوئے دروازہ کھولا اور پھر نیچے اتر آیا۔ چند لمحوں بعد ایک دبلا پتلا اور ادھیڑ عمر آدمی سیڑھیاں اترتا ہوا عمران کی طرف بڑھا۔ اسے دیکھ کر عمران چونک پڑا۔ وہ آدمی بھی عمران کو دیکھ کر چونکا تھا۔ وہ ایک لمحے کے لئے ٹھٹکا پھر تیزی سے نیچے آ گیا۔ اس نے کمال مہارت کا ثبوت دیتے ہوئے اپنے آپ کو فوراً نارمل کر لیا تھا۔

''آئیں جناب۔ میں آپ کو ڈاکٹر راشدی کی حویلی میں خوش آمدید کہتا ہوں''...... ادھیڑ عمر آدمی نے انتہائی تکلف بھرے لہجے میں کہا۔ اسے دیکھ کر عمران کو حیرت ہو رہی تھی۔ وہ اکثر اس حویلی

میں آتا جاتا رہتا تھا لیکن اس سے پہلے نہ تو اس کی ملاقات درخشاں سے ہوئی تھی اور نہ اس آدمی سے۔ درخشاں نے تو اسے بتا دیا تھا کہ وہ ڈاکٹر راشدی کے چھوٹے بیٹے ڈاکٹر سفیان کی بیٹی ہے لیکن یہ آدمی بھی اس کے لئے نیا تھا۔ اس کی گردن کے دائیں طرف ایک چھوٹا سا نیلے رنگ کا کوبرا بنا ہوا تھا جس کی دم اوپر کی طرف اٹھی ہوئی تھی۔

''ڈاکٹر راشدی کی خوش آمدید اتنی دبلی پتلی ہوگی۔ اس پر مجھے واقعی حیرت ہو رہی ہے۔ بہرحال آپ کا خوش آمدید کہنے کا شکریہ''...... عمران نے کہا۔

''تشریف لائیں جناب''...... ادھیڑ عمر آدمی نے کہا۔

''تشریف۔ ارے۔ میں تشریف تو گھر بھول آیا ہوں اور گھر یہاں سے ساڑھے تین سو کلو میٹر دور ہے۔ اگر آپ مجھے بغیر تشریف کے اندر نہیں لے جا سکتے تو مجھے اجازت دیں۔ میں ابھی جا کر گھر سے تشریف اٹھا لاتا ہوں''...... عمران نے بڑے معصوم سے لہجے میں تو ادھیڑ عمر آدمی آنکھیں پھاڑ پھاڑ کر عمران کو دیکھنے لگا جیسے وہ اس کی ٹائپ سمجھنے کی کوشش کر رہا ہو۔

''میرا مطلب ہے آئیں۔ میں آپ کو ڈرائنگ روم میں لے چلتا ہوں''...... ادھیڑ عمر آدمی نے وضاحت کرتے ہوئے کہا۔

''لیکن مجھے تو ڈرائنگ آتی ہی نہیں ہے۔ ہاں اگر آپ کو منظور ہو تو میں کسی کینوس پر رنگوں کی آڑی ترچھی، ٹیڑھی میڑھی سی لکیریں

یا رنگوں کا جال بنا کر تجریدی آرٹ بنا سکتا ہوں۔ لیکن وہ تجریدی آرٹ کیا ہوگا اسے سمجھنا آپ کا کام ہوگا کیونکہ ایسے ڈیزائن بن تو جاتے ہیں لیکن انہیں سمجھنے کے لئے ہاتھی کا دماغ ہونا لازمی ہوتا ہے''...... عمران نے کہا تو ادھیڑ عمر آدمی نے بے اختیار ہونٹ بھینچ لئے۔

''آپ آئیں میرے ساتھ''...... اس نے جیسے زچ ہو کر کہا۔

''اگر آپ اصرار کر رہے ہیں تو چلیں''...... عمران نے کہا۔

تھوڑی دیر بعد عمران ایک وسیع وعریض اور انتہائی شاندار انداز میں سجے ہوئے ڈرائنگ روم میں بیٹھا ہوا تھا۔ تھوڑی دیر بعد دروازہ کھلا اور ڈاکٹر راشدی کی بجائے درخشاں اندر داخل ہوئی۔ اس کے پیچھے ایک ملازم تھا جس نے ٹرے اٹھائی ہوئی تھی۔ جس میں مشروب کے دو گلاس رکھے ہوئے تھے۔ درخشاں، عمران کے سامنے صوفے پر بیٹھ گئی تو ملازم نے ایک گلاس ٹرے سے اٹھا کر پہلے عمران کے سامنے رکھا اور پھر دوسرا گلاس اٹھا کر اس نے درخشاں کے سامنے رکھا اور خالی ٹرے اٹھائے باہر چلا گیا۔

''سوری۔ دادا جان اس وقت حویلی میں نہیں ہیں۔ وہ کسی ضروری کام سے دوسرے قصبے میں گئے ہوئے ہیں۔ تمہیں ان سے ملنے کے لئے کچھ دیر انتظار کرنا ہوگا''...... درخشاں نے کہا۔

''اگر تم میرے سامنے بیٹھ کر اسی طرح مسکراتی رہو گی تو میں صدیوں تک انتظار کر سکتا ہوں''...... عمران نے کہا تو درخشاں بے

میں آتا جاتا رہتا تھا لیکن اس سے پہلے نہ تو اس کی ملاقات درخشاں سے ہوئی تھی اور نہ اس آدمی سے۔ درخشاں نے تو اسے بتا دیا تھا کہ وہ ڈاکٹر راشدی کے چھوٹے بیٹے ڈاکٹر سفیان کی بیٹی ہے لیکن یہ آدمی بھی اس کے لئے نیا تھا۔ اس کی گردن کے دائیں طرف ایک چھوٹا سا نیلے رنگ کا کوبرا بنا ہوا تھا جس کی دم اوپر کی طرف اٹھی ہوئی تھی۔

"ڈاکٹر راشدی کی خوش آمدید اتنی دبلی پتلی ہوگی۔ اس پر مجھے واقعی حیرت ہو رہی ہے۔ بہرحال آپ کا خوش آمدید کہنے کا شکریہ"...... عمران نے کہا۔

"تشریف لائیں جناب"...... ادھیڑ عمر آدمی نے کہا۔

"تشریف۔ ارے۔ میں تشریف تو گھر بھول آیا ہوں اور گھر یہاں سے ساڑھے تین سو کلو میٹر دور ہے۔ اگر آپ مجھے بغیر تشریف کے اندر نہیں لے جا سکتے تو مجھے اجازت دیں۔ میں ابھی جا کر گھر سے تشریف اٹھا لاتا ہوں"...... عمران نے بڑے معصوم سے لہجے میں تو ادھیڑ عمر آدمی آنکھیں پھاڑ پھاڑ کر عمران کو دیکھنے لگا جیسے وہ اس کی ٹائپ سمجھنے کی کوشش کر رہا ہو۔

"میرا مطلب ہے آئیں۔ میں آپ کو ڈرائنگ روم میں لے چلتا ہوں"...... ادھیڑ عمر آدمی نے وضاحت کرتے ہوئے کہا۔

"لیکن مجھے تو ڈرائنگ آتی ہی نہیں ہے۔ ہاں اگر آپ کو منظور ہو تو میں کسی کینوس پر رنگوں کی آڑی ترچھی، ٹیڑھی میڑھی سی لکیریں

یا رنگوں کا جال بنا کر تجریدی آرٹ بنا سکتا ہوں۔ لیکن وہ تجریدی آرٹ کیا ہوگا اسے سمجھنا آپ کا کام ہوگا کیونکہ ایسے ڈیزائن بن تو جاتے ہیں لیکن انہیں سمجھنے کے لئے ہاتھی کا دماغ ہونا لازمی ہوتا ہے"...... عمران نے کہا تو ادھیڑ عمر آدمی نے بے اختیار ہونٹ بھینچ لئے۔

"آپ آئیں میرے ساتھ"...... اس نے جیسے زچ ہو کر کہا۔

"اگر آپ اصرار کر رہے ہیں تو چلیں"...... عمران نے کہا۔

تھوڑی دیر بعد عمران ایک وسیع و عریض اور انتہائی شاندار انداز میں سجے ہوئے ڈرائنگ روم میں بیٹھا ہوا تھا۔ تھوڑی دیر بعد دروازہ کھلا اور ڈاکٹر راشدی کی بجائے درخشاں اندر داخل ہوئی۔ اس کے پیچھے ایک ملازم تھا جس نے ٹرے اٹھائی ہوئی تھی۔ جس میں مشروب کے دو گلاس رکھے ہوئے تھے۔ درخشاں، عمران کے سامنے صوفے پر بیٹھ گئی تو ملازم نے ایک گلاس ٹرے سے اٹھا کر پہلے عمران کے سامنے رکھا اور پھر دوسرا گلاس اٹھا کر اس نے درخشاں کے سامنے رکھا اور خالی ٹرے اٹھائے باہر چلا گیا۔

"سوری۔ دادا جان اس وقت حویلی میں نہیں ہیں۔ وہ کسی ضروری کام سے دوسرے قصبے میں گئے ہوئے ہیں۔ تمہیں ان سے ملنے کے لئے کچھ دیر انتظار کرنا ہوگا"...... درخشاں نے کہا۔

"اگر تم میرے سامنے بیٹھ کر اسی طرح مسکراتی رہو گی تو میں صدیوں تک انتظار کر سکتا ہوں"...... عمران نے کہا تو درخشاں بے

اختیار چونک پڑی۔

’’کیا مطلب ہوا اس بات کا‘‘...... درخشاں نے اسے گھورتے ہوئے کہا۔

’’کک کک۔ کچھ نہیں۔ وہ اصل میں میری زبان پھسل جاتی ہے اور جب تم جیسی کوئی حسین دوشیزہ سامنے آ جائے تو زبان کے ساتھ دل دماغ سب کچھ ہی پھسل جاتا ہے‘‘...... عمران نے بوکھلائے ہوئے لہجے میں کہا تو درخشاں کی مسکراہٹ گہری ہوگئی۔

’’اچھا چھوڑو۔ مجھے بتاؤ کہ تم اصل میں کون ہو، کیا کرتے ہو اور دادا جان سے کیوں ملنے آئے ہو‘‘...... درخشاں نے اس کی طرف دیکھتے ہوئے سنجیدگی سے کہا۔

’’نام تو میں پہلے ہی بتا چکا ہوں۔ ٹمبکٹو۔ رہی بات کام کی تو میرے دو کام ہیں‘‘...... عمران نے کہا۔

’’کون سے کام‘‘...... درخشاں نے پوچھا۔

’’ایک اپنے ڈیڈی سے نکما، ناہنجار اور نکھٹو کہلوانا اور دوسرا اماں بی سے بات بات پر سر پر جوتیاں کھانا‘‘...... عمران نے معصومیت سے کہا تو درخشاں کے لبوں پر ایک بار پھر مسکراہٹ آ گئی۔

’’تو دادا جان سے کیوں ملنے آئے ہو‘‘...... درخشاں نے مسکراتے ہوئے پوچھا۔

’’انہوں نے کہا تھا کہ وہ ایک ایسی ٹائم مشین ایجاد کر رہے ہیں جو انہیں سیدھا پرستان لے جائے گی۔ انہوں نے کہا تھا کہ جب وہ

ٹائم مشین بنا لیں گے تو مجھے بھی اپنے ساتھ پرستان لے جائیں گے۔ میں انہیں وعدہ یاد دلانے آیا تھا اب مجھے کیا معلوم تھا کہ وہ پہلے ہی پرستان کا چکر لگا چکے ہیں اور ایک پری کو یہاں اس حویلی میں بھی لے آئے ہیں‘‘...... عمران نے کہا تو درخشاں سمجھ گئی کہ وہ اسے پری کہہ رہا ہے اور وہ بے اختیار کھلکھلا کر ہنسنے لگی۔

’’تو تمہاری نظر میں، میں پری ہوں‘‘...... درخشاں نے ہنستے ہوئے کہا۔

’’ہاں۔ تم پری ہو لیکن پریوں کے ساتھ پرستان میں بدروحیں بھی رہتی ہیں اس کے بارے میں مجھے معلوم نہ تھا‘‘...... عمران نے کہا تو درخشاں چونک پڑی۔

’’بدروحیں۔ کیا مطلب‘‘...... درخشاں نے حیرت سے کہا۔

’’تمہارے جانے کے بعد دبلی پتلی ادھیڑ عمر بدروح مجھے حویلی میں خوش آمدید کہنے آئی تھی۔ اس کے سوٹ بوٹ اور لباس سے تو یہی لگ رہا تھا جیسے وہ تمہارے ساتھ ہی آئی ہو لیکن تم کہاں حسین وجمیل پری اور کہاں وہ عجیب سی بدصورت بدروح‘‘۔ عمران نے کہا تو درخشاں کے چہرے پر یکلخت سنجیدگی سی آ گئی لیکن دوسرے لمحے اس نے خود کو سنبھالا اور ہنس پڑی۔

’’اس کا نام ماسٹر ٹام ہے‘‘...... درخشاں نے کہا۔

’’تو کیا وہ تمہارے ساتھ آیا ہے‘‘...... عمران نے کہا۔

’’ہاں۔ ڈیڈی مجھے اکیلے نہیں بھیجنا چاہتے تھے اس لئے انہوں

نے ماسٹر ٹام کو میرے ساتھ بھیج دیا۔ وہ میرا باڈی گارڈ ہے اور بس''...... درخشاں نے کہا۔

''اس کا نام ماسٹر ٹام ہے یا میک پال''...... عمران نے کہا تو اس کی بات سن کر درخشاں بری طرح سے اچھل پڑی۔ اس کے چہرے پر حیرت کے ساتھ خوف کا سیاہ رنگ سا آ کر گزر گیا۔ اس نے فوراً دروازے کی طرف دیکھا لیکن وہاں کوئی نہ تھا۔

''کک کک۔ کیا مطلب۔ کیا تم اسے جانتے ہو''...... درخشاں نے پریشانی کے عالم میں کہا۔

''ہاں۔ اس نے میک اپ کر رکھا ہے لیکن اس کی گردن پر بلیک کوبرا کا نشان موجود ہے اور اس کے میک اپ کے پیچھے جو چہرہ ہے وہ میک پال کا ہے اور وہ ایکریمیا کی ایک مجرم تنظیم بلیک کوبرا کا رکن ہے''...... عمران نے اطمینان بھرے لہجے میں کہا۔

''ہونہہ۔ اس کا مطلب ہے کہ تم وہ نہیں ہو جو دکھائی دیتے ہو۔ تم میرے سامنے اداکاری کر رہے ہو۔ اگر تم بھولے بھالے ہوتے تو تم میک پال کو میک اپ میں ہونے کے باوجود نہ پہچانتے اور نہ اس اطمینان سے اس کی مجرم تنظیم کا نام لیتے۔ سچ بتاؤ۔ کون ہو تم''...... درخشاں نے اس کی طرف غور سے دیکھتے ہوئے کہا۔

اس سے بات کرتے ہوئے وہ بار بار دروازے کی طرف دیکھ رہی تھی جیسے اسے خدشہ ہو کہ دروازے کے پیچھے چھپ کر کوئی ان کی باتیں نہ سن رہا ہو۔

''میں کون ہوں اس کا جواب تمہارے دادا حضور دے دیں گے۔ اگر وہ آئے تو''...... عمران نے کہا تو درخشاں ایک بار پھر چونک پڑی۔

''تو تمہیں یہ بھی علم ہے کہ دادا جان یہاں نہیں ہیں''۔ درخشاں نے ہونٹ بھینچتے ہوئے کہا۔

''ہاں۔ تم نے ہی کہا ہے کہ وہ کسی قریبی قصبے میں گئے ہوئے ہیں''...... عمران نے کہا تو درخشاں ایک طویل سانس لے کر رہ گئی۔

''تو کیا تم واقعی ان کے آنے کا انتظار کرو گے''...... درخشاں نے پوچھا۔

''کیوں نہیں۔ میں اتنی دور سے آیا ہوں تو ایک بار تو ان سے مل کر ہی جاؤں گا''...... عمران نے کہا۔

''اگر وہ شام تک نہ آئے تو''...... درخشاں نے کہا۔

''تو میں شام تک رک جاؤں گا''...... عمران نے جواب دیا۔

''اور وہ رات یا پھر کل صبح تک بھی نہ آئے تو''...... درخشاں نے اسی انداز میں پوچھا۔

''میں ان سے خصوصی طور پر ملنے آیا ہوں۔ مجھے ان کا جتنا بھی انتظار کرنا پڑے گا میں کروں گا لیکن ان سے ملے بغیر واپس نہیں جاؤں گا''......عمران نے کہا۔

''تمہارا مطلب ہے کہ تم رات یہیں رکو گے''...... درخشاں نے ہونٹ بھینچتے ہوئے کہا۔

''اگر ڈاکٹر صاحب خود ہوتے تو میں یہاں رک جاتا۔ لیکن وہ یہاں نہیں ہیں اس لئے رات میں کسی ہوٹل میں جا کر گزاروں گا اور پھر صبح واپس آ جاؤں گا لیکن یہ طے ہے کہ ڈاکٹر صاحب سے ملے بغیر میں واپس نہیں جاؤں گا''...... عمران نے کہا۔

''کیا یہ تمہاری ضد ہے''...... درخشاں نے اسے گھورتے ہوئے کہا تو عمران چونک پڑا۔

''ضد۔ کیا مطلب۔ اس میں ضد والی کون سی بات ہے۔ ڈاکٹر راشدی صاحب مجھے بخوبی جانتے ہیں اور میں ان سے ملنے اکثر یہاں آتا رہتا ہوں''...... عمران نے کہا۔

''اکثر''...... درخشاں نے چونک کر کہا۔

''ہاں''...... عمران نے کہا۔

''تو پھر تم یقیناً کوئی بڑے آدمی ہو ورنہ دادا جان عام لوگوں سے تو کیا بڑے بڑے آفیسرز سے بھی نہیں ملتے۔ تمہارا اکثر یہاں آنا اور دادا جان کے بارے میں اس طرح بات کرنا بتا رہا ہے کہ یقیناً تم کوئی خاص انسان ہے''...... درخشاں نے کہا۔

''خاص ہوں یا عام یہ میں نہیں جانتا۔ تم یہ بتاؤ کہ تم میک پال کا نام سن کر چونکی کیوں تھی۔ اس کا نام سنتے ہی تمہارا رنگ کیوں اُڑ گیا تھا۔ کیا اس نے یہاں ڈاکٹر صاحب کو یرغمال بنایا ہوا ہے''۔ عمران نے اس کی طرف غور سے دیکھتے ہوئے کہا۔

''پہلے تم اپنے بارے میں بتاؤ پھر میں شاید تمہیں کچھ بتا سکوں

اور یہ بھی ممکن ہے کہ تم میری مدد بھی کر سکو''...... درخشاں نے ہونٹ بھینچتے ہوئے کہا۔ وہ اب بھی بار بار دروازے کی طرف دیکھ رہی تھی اور اس کے بولنے کا انداز مسلسل سرگوشیانہ تھا۔

''اگر میں کہوں کہ میرا تعلق پاکیشیا کی ایک سرکاری ایجنسی سے ہے تو''...... عمران نے کہا تو درخشاں اچھل پڑی۔ اس کے چہرے پر یکلخت جوش کے تاثرات نمودار ہو گئے۔

''پاکیشیا سیکرٹ سروس''...... درخشاں نے کہا تو اس بار عمران چونک پڑا۔

''میں نے پاکیشیا سیکرٹ سروس نہیں پاکیشیا کی سرکاری ایجنسی کا کہا ہے''...... عمران نے کہا تو درخشاں کے چہرے پر یکلخت جوش کے جو تاثرات پیدا ہوئے تھے وہ ختم ہو گئے۔

''نہیں۔ پھر میں تمہیں کچھ نہیں بتا سکتی۔ اگر تمہارا تعلق پاکیشیا سیکرٹ سروس سے ہوتا یا تم وہ ہوتے تو پھر میں شاید نہیں یقیناً تمہیں سب کچھ بتا دیتی''...... درخشاں نے کہا۔

''وہ کون''...... عمران نے کہا۔

''ہے تمہاری طرح ایک مسخرہ آدمی جس کا نام عمران ہے اور وہ یہاں پاکیشیا سیکرٹ سروس کے لئے کام کرتا ہے''...... درخشاں نے مایوسانہ لہجے میں کہا۔

''تمہیں کیسے معلوم کہ عمران نامی شخص پاکیشیا سیکرٹ سروس کے لئے کام کرتا ہے۔ میری معلومات کے مطابق تو پاکیشیا سیکرٹ

سروس کے ممبران کسی کو اپنا اصل نام نہیں بتاتے اور نہ ہی کسی کو ان کے پتے ٹھکانوں کا کچھ علم ہوتا ہے''...... عمران نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

''عمران کے بارے میں مجھے میرے ڈیڈی نے بتایا تھا اور انہوں نے مجھے اس کے لئے ایک پیغام بھی دیا تھا''...... درخشاں نے کہا اور پھر اس نے فوراً ہونٹ بھینچ لئے جیسے بے خیالی میں اس کے منہ سے یہ ساری بات نکل گئی ہو۔

''کیا پیغام ہے''...... عمران نے پوچھا۔

''سوری۔ میں تمہیں نہیں بتا سکتی اور یہ سب میں نے بے خیالی میں کہہ دیا ہے۔ تم نے کہا ہے کہ تم کسی سرکاری ایجنسی کے لئے کام کرتے ہو تو کیا تم میرے لئے ایک کام کر سکتے ہو''۔ درخشاں نے کہا۔

''کون سا کام''...... عمران نے پوچھا۔

''یہاں کنگ روڈ کی ایک بلڈنگ کے فلیٹ نمبر دو سو میں ایک نوجوان رہتا ہے جس کا نام علی عمران ہے۔ وہ سنٹرل انٹیلی جنس کے ڈائریکٹر جنرل سر عبدالرحمٰن کا بیٹا ہے اور پاکیشیا سیکرٹ سروس کے لئے فری لانسر کے طور پر کام کرتا ہے۔ تم اس سے جا کر ملو۔ اس سے کہو کہ ڈاکٹر راشدی کو ان کی اشد ضرورت ہے اس لئے وہ پیغام ملتے ہی ان کی حویلی میں پہنچ جائے۔ اگر وہ نہ آنا چاہے تو تم اس تک میرا سیل فون کا نمبر پہنچا دو اور اس سے کہو کہ وہ مجھے ہر

صورت میں جلد سے جلد کال کرے کیونکہ ڈاکٹر راشدی اس وقت شدید مشکل میں ہیں۔ وہ مجھے کال کر کے ایک کوڈ بتائے۔ ایس ایف۔ جب وہ ایس ایف کہے گا تو میں سمجھ جاؤں گی کہ وہ عمران ہے اور پھر میں اسے بتا دوں گی کہ وہ کب اور کس وقت مجھ سے بات کرے''...... درخشاں نے کہا۔ اس نے عمران کو اپنے سیل فون کا نمبر بھی بتا دیا اور پھر اس سے پہلے وہ مزید کوئی بات کرتی اسی لمحے دروازہ کھلا اور وہی ادھیڑ عمر آدمی اندر داخل ہوا جس نے عمران کو خوش آمدید کہا تھا۔ اسے دیکھ کر درخشاں یکلخت خاموش ہو گئی۔ اس کے چہرے پر ایک رنگ سا آ کر گزر گیا تھا۔

''بے بی۔ ایکریمیا سے آپ کے ڈیڈی کا آپ کے لئے فون ہے''...... ادھیڑ عمر آدمی نے کہا۔

''اوہ۔ اچھا۔ تم ان سے کہو کہ میں انہیں دس منٹ بعد خود فون کرتی ہوں''...... درخشاں نے کہا تو اس آدمی نے اسے یوں گھورا جیسے وہ اسے نظروں ہی نظروں میں کھا جائے گا۔ اس کے اس طرح گھورنے پر درخشاں تیزی سے اٹھ کر کھڑی ہو گئی۔

''رکو۔ میں ابھی کال سن لیتی ہوں۔ مسٹر ٹمبکٹو آپ کچھ دیر انتظار کریں۔ میں ابھی آتی ہوں''...... درخشاں نے کہا اور تیزی سے ادھیڑ عمر آدمی کی طرف بڑھی جو اسے اٹھتے دیکھ کر دروازے کی طرف بڑھ گیا تھا۔ تھوڑی ہی دیر میں وہ دونوں ڈرائنگ روم سے باہر نکل گئے اور باہر جاتے ہی درخشاں نے دروازہ بند کر دیا۔ انہیں

باہر جاتے دیکھ کر عمران تیزی سے اٹھ کر دروازے کی طرف بڑھا۔ اس نے دروازے کے ساتھ کان لگائے۔

''اس آدمی سے دور رہو۔ یہ آدمی خطرناک ہے''...... باہر سے اسے ادھیڑ عمر آدمی کی غراتی ہوئی آواز سنائی دی جسے عمران میک پال کی حیثیت سے جانتا تھا۔

''لیکن وہ تو ایک احمق سا آدمی ہے۔ میں وقت گزاری کے لئے اس سے محض ہنسی مذاق کر رہی تھی''...... درخشاں کی آواز سنائی دی۔

''تم اس کے بارے میں نہیں جانتی۔ وہ بظاہر احمق انسان ہے۔ لیکن درحقیقت وہ دنیا کا خطرناک ترین سیکرٹ ایجنٹ ہے۔ اس قدر خطرناک کہ تم سوچ بھی نہیں سکتی۔ تم نے اسے یہاں لا کر بہت بڑی غلطی کی ہے''...... میک پال نے کہا۔

''غلطی۔ کیا مطلب۔ کیسی غلطی''...... درخشاں نے چونک کر کہا۔

''شاید اس نے مجھے پہچان لیا ہے''...... میک پال کی متفکرانہ آواز سنائی دی۔

''ایسا کیسے ہو سکتا ہے۔ تم نے تو میک اپ کر رکھا ہے اور تم نے مجھے بتایا تھا کہ تمہارا میک اپ نہ کوئی واش کر سکتا ہے اور نہ کسی کیمرے سے تمہارے اصل چہرے کی تصویر دیکھی جا سکتی ہے''...... درخشاں نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

''ہاں۔ ایسا ہی ہے لیکن اس آدمی کی نظریں ایکسرے کا کام

کرتی ہیں۔ یہ میک اپ کے پیچھے چھپے ہوئے چہرے تو کیا انسانی جسم کے اندرونی اعضاء کو بھی دیکھ سکتا ہے''...... میک پال نے کہا تو عمران کے لبوں پر مسکراہٹ آ گئی۔

''تو تم اسے جانتے ہو کہ وہ کون ہے''...... درخشاں نے کہا۔

''ہاں۔ میں جانتا ہوں اسے۔ اسی لئے تو اسے یہاں دیکھ کر میں حیران ہو رہا تھا''...... میک پال نے کہا۔

''نام کیا ہے اس کا''...... درخشاں نے پوچھا۔

''تمہیں اس نے کیا نام بتایا ہے''...... میک پال نے اسے نام بتانے کی بجائے الٹا اس سے پوچھا۔

''ٹمبکٹو''...... درخشاں نے کہا تو ایک لمحے کے لئے میک پال خاموش ہو گیا۔

''کیا ہوا۔ کیا یہ اس کا اصل نام نہیں ہے''...... درخشاں نے پوچھا۔

''نہیں۔ یہی اس کا اصل نام ہے۔ بہرحال تم اندر جاؤ اور اس سے جلد سے جلد چھٹکارہ پانے کی کوشش کرو۔ میں اسے زیادہ دیر یہاں برداشت نہیں کر سکتا ہوں''...... میک پال نے کہا۔

''وہ مہمان ہے اور میرے گرینڈ فادر سے ملنے آیا ہے۔ میں اسے ایسے واپس جانے کا کیسے کہہ سکتی ہوں۔ اسے انتظار کر لینے دو۔ جب دادا جان آئیں گے ہی نہیں تو یہ تھک ہار کر خود ہی واپس چلا جائے گا''...... درخشاں نے کہا۔

"تم نے اسے کیا بتایا ہے ڈاکٹر راشدی کے بارے میں"۔ میک پال نے پوچھا۔

"یہی کہ وہ کسی دوسرے قصبے میں گئے ہوئے ہیں۔ نجانے کب واپس آئیں"...... درخشاں نے کہا۔

"اب جا کر اس سے کہو کہ وہ جس قصبے میں گئے ہیں وہاں انہیں چند روز لگ جائیں گے اس لئے وہ واپس چلا جائے۔ جب وہ آ جائیں گے تو اسے فون کر کے بتا دیا جائے گا"...... میک پال نے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ میں ایسا ہی کہہ دیتی ہوں"...... درخشاں نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا۔

"بس جاؤ اور جلد سے جلد اسے یہاں سے واپس بھیج دو۔ اسی میں تمہاری بھلائی ہے"...... میک پال نے کہا۔ اس کی بات سنتے ہی عمران تیزی سے دروازے سے ہٹا اور واپس اسی کرسی پر آ کر بیٹھ گیا جس پر وہ بیٹھا ہوا تھا۔

اس نے میز پر رکھا ہوا مشروب کا گلاس اٹھایا اور سارا مشروب ایک ہی گھونٹ میں پی گیا۔ اسی لمحے دروازہ کھلا اور درخشاں اندر داخل ہوئی۔ عمران نے گلاس ہونٹوں سے نہ ہٹایا تھا جیسے وہ درخشاں پر یہ ظاہر کرنا چاہتا ہو کہ وہ یہیں بیٹھا مشروب پینے میں مصروف تھا۔ درخشاں کے چہرے پر اداسی اور پریشانی کے تاثرات نمایاں تھے۔ وہ ایک بار پھر عمران کے سامنے آ کر صوفے پر بیٹھ

گئی۔

"کیا ہوا"...... عمران نے پوچھا۔

"کچھ نہیں۔ ایکریمیا سے ڈیڈی کی کال تھی۔ وہ میری خیریت پوچھ رہے تھے"...... درخشاں نے کہا تو عمران ایک طویل سانس لے کر رہ گیا۔

"یہ میک پال یہاں کیوں آیا ہے۔ تم مجھے اس کے بارے میں کچھ بتا رہی تھی"...... عمران نے کہا۔

"کیا کرو گے سن کر۔ تمہارا اس سے کوئی تعلق نہیں ہے۔ تم جاؤ اور پھر کسی دن آ جانا۔ ڈیڈی کے بعد میری دادا جان سے بھی فون پر بات ہوئی ہے۔ ان کا کہنا ہے کہ وہ دو چار روز میں واپس آئیں گے۔ آئی ایم سوری۔ میں نے تمہیں اتنا انتظار کرا کر پریشان کیا"...... درخشاں نے کہا۔

"ایسی کوئی بات نہیں ہے۔ تم کہتی ہو تو میں واپس چلا جاتا ہوں لیکن میری کم از کم ڈاکٹر صاحب سے فون پر ہی بات کرا دو۔ میں نے یہاں تک آنے کے لئے بہت زیادہ پٹرول جلایا ہے اور کچھ نہیں تو میں ان سے تمہیں یہاں لانے تک کا کرایہ تو وصول کر لوں"...... عمران نے کہا تو درخشاں چونک پڑے اور اسے کھا جانے والی نظروں سے گھورنے لگی۔

"تو تم دادا جان سے مجھے یہاں تک لانے کا کرایہ وصول کرو گے۔ کیوں۔ بولو"...... درخشاں نے غصیلے لہجے میں کہا۔

"ارے ارے۔ کرایہ ہی مانگوں گا فکر نہ کرو ان سے تمہارا رشتہ نہیں مانگوں گا"...... عمران نے کہا تو درخشاں ایک جھٹکے سے اٹھ کر کھڑی ہو گئی۔ اس کا چہرہ یکلخت سرخ ہو گیا۔

"ہونہہ۔ تم اور تمہاری سوچ دونوں ہی گھٹیا ہیں۔ تم اس قابل ہی نہیں ہو کہ تم میرے دادا جان کی صحبت سے فیض یاب ہو سکو۔ جاؤ یہاں سے۔ گٹ آؤٹ"...... درخشاں نے غصے سے چیختے ہوئے کہا اور پھر اس سے پہلے کہ عمران کچھ کہتا وہ تیز تیز چلتی ہوئی دروازے کی طرف گئی اور پھر یکلخت دروازہ کھول کر باہر نکل گئی۔ اسے جاتے دیکھ کر عمران ایک طویل سانس لے کر رہ گیا۔

اس نے درخشاں اور میک پال کی ساری باتیں سن لی تھیں۔ میک پال نے اسے پہچان لیا تھا اور وہ اسے جلد سے جلد بھگانا چاہتا تھا۔ عمران کو علم تھا کہ ڈاکٹر راشدی بوڑھے آدمی ہیں۔ ان کا دوسرے قصبے میں تو کیا اس قصبے میں بھی کوئی رشتہ دار نہیں تھا اور اگر انہیں کسی چیز کی ضرورت ہوتی تھی تو بھی وہ خود نہ جاتے تھے بلکہ اپنے ملازمین یا اسسٹنٹ کو بھیجتے تھے۔

عمران کو یہ دیکھ کر واقعی حیرت ہوئی تھی کہ جو ملازمین اور اسسٹنٹ اسے جانتے تھے وہ بھی اس حویلی میں کہیں دکھائی نہ دے رہے تھے۔ شاید ان سب کو بدل دیا گیا تھا۔ معاملہ پراسرار معلوم ہو رہا تھا۔ اس لئے عمران نے بھی وہاں سے نکل جانا ہی مناسب سمجھا تھا۔ اس لئے اس نے جان بوجھ کر درخشاں کو غصہ دلایا تھا۔

میک پال اور اس کی گردن پر بنا ہوا بلیک کوبرا کا نشان اس کے ذہن میں جیسے زہریلے ڈنگ سے مار رہا تھا۔

وہ جلد سے جلد یہ جاننا چاہتا تھا کہ یہ درخشاں اگر ڈاکٹر راشدی کی پوتی ہے تو پھر وہ ایکریمیا کی سفاک، بے رحم اور ظالم مجرم تنظیم بلیک کوبرا کے آدمی میک پال کے ساتھ کیا کر رہی ہے۔ وہ چند لمحے سوچتا رہا پھر وہ اٹھا اور دروازے کی طرف بڑھا۔ اس نے دروازہ کھولا تو اسے باہر میک پال دکھائی دیا۔

"آپ شاید جا رہے ہیں"...... میک پال نے اسے دیکھ کر مسکراتے ہوئے کہا۔

"شاید نہیں۔ میں واقعی جا رہا ہوں۔ تمہارا خوش آمدید کہنا مجھے راس نہیں آیا کیونکہ اس سونے کی گڑیا نے مجھے یہاں سے چلے جانے کا کہہ دیا ہے ورنہ میں تو سوچ رہا تھا کہ اس کے دادا جان آ جائیں تو ان کے سر پر سوار ہو کر سونے کی اس گڑیا کا اپنے لئے ہاتھ مانگ لوں"...... عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا تو میک پال نے بے اختیار ہونٹ بھینچ لئے۔

"صاحب کا بے بی کو فون آیا تھا وہ چند روز تک واپس نہیں آئیں گے اور ظاہر ہے آپ ان کا اتنا طویل انتظار تو نہیں کر سکتے"...... میک پال نے کہا۔

"انتظار کرنا تو میری قسمت میں لکھا ہے۔ خیر کوئی بات نہیں۔ میں چند روز بعد آ جاؤں گا لیکن اس بار اکیلا نہیں بلکہ اپنے ممی

ڈیڈی کے ساتھ آؤں گا اور اس سونے کی گڑیا سے رشتہ کرا کر ہی واپس جاؤں گا''...... عمران نے کہا اور تیزی سے پورچ کی طرف بڑھا جہاں اس کی کار کھڑی تھی۔ وہ دروازہ کھول کر ڈرائیونگ سیٹ پر بیٹھا اور پھر اس نے کار کا انجن اسٹارٹ کیا تو اچانک کار میں ہلکی سی سیٹی کی آواز ابھری تو وہ بری طرح سے چونک پڑا۔ اس کے لبوں پر بے اختیار مسکراہٹ پھیل گئی۔

مجرم تنظیم بلیک کوبرا کا چیف اپنے آفس میں بیٹھا ایک فائل پر کام کر رہا تھا کہ کمرے میں تیز سیٹی کی آواز سن کر وہ چونک پڑا۔ اس نے فوراً فائل بند کی اور میز کی سب سے اوپر والی دراز کھول کر ایک جدید ساخت کا لانگ رینج ٹرانسمیٹر نکال لیا۔ سیٹی کی آواز اس ٹرانسمیٹر سے آ رہی تھی۔ اس نے بٹن پریس کیا تو سیٹی کی آواز بند ہوگئی۔ اس نے ایک بار پھر بٹن پریس کیا تو اسے دوسری طرف سے کال موصول ہونا شروع ہوگئی۔

''ہیلو ہیلو۔ اینڈرس کالنگ فرام پاکیشیا۔ ہیلو۔ اوور''...... دوسری طرف سے مردانہ آواز سنائی دی۔ یہ سپیشل ٹرانسمیٹر تھا جس کی کال نہ تو ٹریس کی جا سکتی تھی اور نہ کہیں سنی جا سکتی تھی اور اس ٹرانسمیٹر میں بلیک کوبرا کے تمام ارکان کی آوازیں فیڈ تھیں۔ اگر کوئی اجنبی کسی رکن کا نام لے کر اس کی آواز میں بات کرنے کی کوشش کرتا تو اس کی کال خودکار سسٹم کے تحت خود ہی ڈراپ ہو جاتی تھی

اس لئے چیف کو کسی سے بات کرتے ہوئے کوڈ ورڈز دوہرانے کی ضرورت پیش نہ آتی تھی اور وہ کھل کر بات کرتا تھا۔

"بلیک کوبرا اٹنڈنگ یو۔ اوور"...... چیف نے انتہائی تحکمانہ لہجے میں کہا۔

"چیف۔ پاکیشیا سے اینڈرسن بول رہا ہوں۔ اوور"...... دوسری طرف سے اینڈرسن کی مخصوص آواز سنائی دی۔

"یس۔ کیوں کال کی ہے۔ اوور"...... بلیک کوبرا نے اسی طرح کرخت اور انتہائی سرد لہجے میں کہا۔

"چیف۔ علی عمران ساکائی پہنچ گیا ہے۔ اوور"...... دوسری طرف سے اینڈرسن نے جواب دیا تو بلیک کوبرا چونک پڑا۔

"علی عمران۔ کون علی عمران۔ اوور"...... چیف نے چونکتے ہوئے کہا۔

"وہ علی عمران جو پاکیشیا سیکرٹ سروس کے لئے فری لانسر کے طور پر کام کرتا ہے۔ اوور"...... دوسری طرف سے اینڈرسن نے کہا تو بلیک کوبرا بے اختیار چونک پڑا۔

"اوہ۔ وہ ساکائی میں کیا کر رہا ہے۔ اوور"...... بلیک کوبرا نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"اسے ڈاکٹر راشدی کی پوتی درخشاں اپنے ساتھ حویلی میں لے گئی تھی چیف۔ اوور"...... اینڈرسن نے جواب دیا۔

"کیا مطلب۔ کیا وہ لڑکی اس عمران سے ملنے خود گئی تھی۔

اوور"...... بلیک کوبرا نے پوچھا۔

"نو چیف۔ عمران خود ہی ڈاکٹر راشدی سے ملنے ساکائی آ رہا تھا۔ درخشاں قریبی قصبے سے کچھ ضروری سامان خریدنے کے لئے گئی ہوئی تھی۔ واپسی پر اس کی کار خراب ہو گئی تو وہ سڑک پر رک گئی۔ اتفاق سے وہاں عمران کار لے کر پہنچ گیا تو اس نے عمران سے لفٹ لی اور پھر وہ اس کے ساتھ ساکائی پہنچ گئی۔ راستے میں عمران نے ہی اسے بتایا تھا کہ وہ ڈاکٹر راشدی کا جاننے والا ہے اور ان سے ملنے آیا ہے۔ تو وہ مجبوراً اسے ساتھ لے آئی تھی۔ وہاں میک پال موجود تھا۔ اس نے عمران کو پہچان لیا تھا لیکن اس نے اپنی اصلیت عمران پر ظاہر نہ ہونے دی تھی۔ اسے ڈرائنگ روم میں بٹھا کر درخشاں نے مشروب پلایا اور پھر اس نے عمران کو بتایا کہ ڈاکٹر راشدی کسی دوسرے قصبے میں گئے ہوئے ہیں۔ وہ چند روز بعد واپس آئیں گے تو وہ وہاں سے چلا گیا۔ اوور"...... دوسری طرف سے اینڈرسن نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"کیا وہ درخشاں سے علیحدگی میں ملا تھا۔ اوور"...... بلیک کوبرا نے پوچھا۔

"یس چیف۔ اوور"...... اینڈرسن نے کہا۔

"تم نے یا میک پال نے ان دونوں کی باتیں سنی تھیں۔ اوور"۔ بلیک کوبرا نے پوچھا۔

"نو چیف۔ چونکہ وہاں کسی کے آنے کا امکان نہ تھا اور میک

پال، درخشاں کے ساتھ پچھلے کئی روز سے وہاں رہ رہا تھا اس لئے اس نے وہاں ایسا کوئی انتظام نہ کیا تھا کہ وہ کسی کی بات سن سکے۔ درخشاں بھی اس سے مکمل تعاون کر رہی ہے اس لئے اسے اعتماد ہے کہ وہ کوئی بھی حماقت کر کے اپنے ماں باپ اور بھائی بہنوں کو نقصان نہ پہنچائے گی۔ اس نے میک پال کو بتایا ہے کہ اس نے عمران سے کوئی بات نہیں کی ہے۔ وہ اس کی مزاحیہ باتوں میں دلچسپی لے رہی تھی اور بس۔ اوور“...... اینڈرسن نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

”ہونہہ۔ اس لڑکی پر میک پال اس قدر بھروسہ کیوں کر رہا ہے۔ نانسنس۔ وہ جتنی باہر سے سیدھی نظر آتی ہے۔ اندر سے اتنی ہی کائیاں ہے۔ اس عمران کا وہاں آنا اور اس کا علیحدگی میں درخشاں سے ملنا خالی از علت نہیں ہو سکتا ہے۔ نانسنس۔ اوور“۔ بلیک کوبرا نے کہا۔

”عمران کے بارے میں درخشاں کچھ بھی نہیں جانتی ہے اور عمران نے اسے اپنا نام بھی غلط بتایا تھا۔ اس لئے مجھے اور میک پال کو یقین ہے کہ اس نے عمران کو کوئی بات نہیں بتائی ہے۔ اوور“...... اینڈرسن نے کہا۔

”کیا نام بتایا تھا اس نے اپنا۔ اوور“...... بلیک کوبرا نے پوچھا۔

”اس نے درخشاں کو اپنا نام ٹمبکٹو بتایا تھا۔ اوور“...... اینڈرسن نے کہا۔

”ہونہہ۔ مجھے اس بات کا یقین نہیں ہے کہ درخشاں نے اسے کچھ نہ بتایا ہو۔ اوور“...... بلیک کوبرا نے دانتوں سے ہونٹ کاٹتے ہوئے کہا۔

”میک پال نے تو یہی کہا تھا۔ اوور“...... اینڈرسن نے کہا۔

”کہاں ہے یہ میک پال۔ میری اس سے بات کراؤ۔ اوور“۔ بلیک کوبرا نے کہا۔

”میرے ساتھ ہی موجود ہے۔ بات کریں۔ اوور“...... اینڈرسن نے کہا۔

”یس چیف۔ میک پال بول رہا ہوں۔ اوور“...... چند لمحوں بعد میک پال کی مخصوص آواز سنائی دی۔

”یہ اینڈرسن کیا بتا رہا ہے۔ آخر یہ علی عمران، ڈاکٹر راشدی سے ملنے کیوں آیا تھا۔ اوور“...... بلیک کوبرا نے تیز تیز بولتے ہوئے کہا۔ اس کے لہجے میں سرد مہری تھی۔

”وہ کسی نجی کام کے لئے ڈاکٹر راشدی سے ملنے آیا تھا۔ ڈاکٹر راشدی کے ایک اسٹنٹ نے جسے ہم نے اپنی قید میں رکھا ہوا ہے بتایا تھا کہ عمران اکثر ڈاکٹر راشدی سے ملنے آتا رہتا تھا۔ اوور“...... میک پال نے کہا۔

”لیکن کیوں۔ ڈاکٹر راشدی ملازمت سے تو ریٹائرڈ ہو گئے تھے پھر عمران کو ان سے ملنے کی کیا ضرورت ہے۔ اوور“...... بلیک کوبرا نے کہا۔

''یہ تو میں نہیں جانتا۔ میں نے یہاں پہنچ کر جب ڈاکٹر راشدی کے اسسٹنٹ سے پوچھا کہ علی عمران کا ڈاکٹر راشدی سے کیا تعلق ہے اور وہ اس سے ملنے کیوں آیا ہے تو اس نے بتایا کہ عمران اکثر ڈاکٹر راشدی سے ملنے آتا رہتا تھا اور پھر عمران اور ڈاکٹر راشدی لان میں بیٹھ کر باتیں کرتے تھے اور عمران انہیں مزاحیہ باتوں سے ہنساتا رہتا تھا جس سے ڈاکٹر راشدی کے ذہن پر چھائی ہوئی ساری کوفت دور ہو جاتی تھی اور وہ خود کو ہشاش بشاش محسوس کرتے تھے اس لئے وہ عمران کے آنے پر بے حد خوش ہوتے تھے۔ اوور''...... میک پال نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

''لیکن وہ ڈاکٹر راشدی کی پوتی درخشاں سے کیوں ملا ہے۔ اگر وہ آ ہی گیا تھا تو تم نے انہیں الگ کیوں بیٹھنے دیا۔ ان کی بات چیت کیوں نہیں سنی۔ اوور''...... بلیک کوبرا نے اسی طرح انتہائی غصیلے لہجے میں کہا۔

''سوری چیف۔ مجھے اس کی آمد متوقع نہ تھی۔ وہ اچانک ہی آ گیا تھا۔ میں اسے شک کا کوئی موقع نہ دینا چاہتا تھا اس لئے میں اس کے سامنے نہیں آنا چاہتا تھا۔ میں نے اسے ڈرائنگ روم میں لے جا کر بٹھا دیا اور درخشاں کو اس کے پاس جانے کا کہا تھا تاکہ وہ اس سے پوچھ سکے کہ وہ ڈاکٹر راشدی سے کیوں ملنے آیا ہے۔ اوور''...... میک پال نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

''تو اس نے بتایا تھا کہ وہ ڈاکٹر راشدی سے کیوں ملنا چاہتا

ہے۔ اوور''۔ بلیک کوبرا نے کہا۔

''نو چیف۔ وہ درخشاں سے حماقت آمیز باتیں کر رہا تھا اور درخشاں بھی اس کی باتوں میں دلچسپی لینے لگی تھی۔ اس نے درخشاں کو اپنا اصل نام بھی نہیں بتایا تھا۔ آپ فکر نہ کریں درخشاں مکمل طور پر میرے کنٹرول میں ہے۔ وہ مجھ سے بغاوت نہیں کر سکتی۔ وہ جانتی ہے کہ اس کی ایک ذرا سی بھول اس کے ماں باپ اور اس کے بہن بھائیوں کے لئے موت بن سکتی ہے اس لئے وہ مجھ سے مکمل تعاون کر رہی ہے۔ اوور''...... میک پال نے کہا۔

''دیکھ لو۔ مجھے تو اب بھی اس بات پر یقین نہیں ہے کہ اس نے عمران کو نہ پہچانا ہو اور اسے کچھ نہ بتایا ہو۔ اوور''...... بلیک کوبرا نے ہونٹ بھینچتے ہوئے کہا۔

''نو چیف۔ اگر ایسا ہوتا تو میں اس کی فیس ریڈنگ کر لیتا۔ اس کے چہرے پر ایسی کوئی علامت نہیں ہے کہ اس نے عمران کو کچھ بتایا ہو یا وہ اسے جانتی ہو۔ وہ یہاں جس خاموشی سے آیا تھا اسی خاموشی سے واپس چلا گیا تھا۔ میں نے احتیاطاً اس کی کار کے نیچے ماسٹر ڈکٹا فون لگا دیا تھا۔ ماسٹر ڈکٹا فون میں مخصوص ٹریکنگ ڈیوائس بھی لگی ہوئی ہے جس سے مجھے اس کی کار کی لوکیشن کا پتہ چل سکتا ہے۔ میں نے اسے ٹریک کیا تھا۔ وہ کار لے کر سیدھا دارالحکومت گیا تھا اور اس کی منزل اپنا فلیٹ ہی تھی۔ اگر اسے مجھ پر شک ہوا ہوتا تو وہ دارالحکومت واپس نہ جاتا۔ اب بھی میرے پاس اس

ڈیوائس کا رسیور آن ہے۔ اگر عمران کوئی موومنٹ کرے گا تو مجھے اس کا پتہ چل جائے گا۔ اوور''...... میک پال نے یقین بھرے لہجے میں کہا۔

''ٹھیک ہے۔ تم اسے بہتر جانتے ہو۔ بہرحال اس عمران سے درخشاں کو دور ہی رکھو۔ اوور''...... بلیک کوبرا نے کہا۔

''آپ کے حکم کی تعمیل ہو گی چیف۔ اوور''...... میک پال نے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

''فارمولے کا کچھ پتہ چلا اوور''...... بلیک کوبرا نے کہا۔

''نو چیف۔ ہم پوری شدت سے فارمولا تلاش کر رہے ہیں لیکن ابھی تک ہم وہ فارمولا ٹریس نہیں کر سکے ہیں۔ جب تک ہمیں فارمولا نہیں مل جاتا اس وقت تک ہمیں یہاں رکنا پڑے گا۔ جیسے ہی فارمولا ملا ہم اسے لے کر فوراً یہاں سے نکل جائیں گے۔ اینڈرس نے واپسی کے تمام انتظامات مکمل کر رکھے ہیں۔ اوور''۔ میک پال نے کہا۔

''یہ سب تمہاری حماقت کی وجہ سے ہوا ہے نانسنس۔ تمہیں ڈاکٹر راشدی کی عمر کا خیال رکھ کر اس پر ٹارچر کرنا چاہئے تھا۔ وہ تمہارے ٹارچر کے دوران ہی مر گیا اور مرنے سے پہلے اس نے تمہیں یہ بھی نہیں بتایا کہ اس نے ایس ایف فارمولا کہاں چھپایا ہے۔ اوور''...... بلیک کوبرا نے غراتے ہوئے کہا۔

''یس چیف۔ مجھے اس کا واقعی افسوس ہے۔ میں نے اس پر

تشدد کرنے سے پہلے اسے طاقت کے انجکشن بھی لگائے تھے تاکہ وہ تشدد برداشت کر سکے لیکن وہ ضرورت سے زیادہ ہی کمزور ثابت ہوا تھا۔ ابھی میں نے اس پر تشدد کرنا شروع کیا ہی تھا کہ اس کا دل بند ہو گیا اور وہ ہلاک ہو گیا۔ اگر مجھے معلوم ہوتا کہ اس کا دل کمزور ہے تو میں اس پر تشدد کبھی نہ کرتا اور اس کا مائنڈ اسکین کر کے اس سے فارمولے کا پتہ پوچھ لیتا۔ اوور''...... میک پال نے کہا۔ اس کے لہجے میں شرمندگی کا عنصر تھا۔

''اسی لئے میں تمہیں جہاں بھی بھیجتا ہوں یہی کہہ کر بھیجتا ہوں کہ خود پر کنٹرول رکھا کرو۔ ہر جگہ غصے اور تشدد سے کام نہیں چلتا۔ کہیں ذہانت اور ٹھنڈے دماغ سے بھی کام لینا پڑتا ہے۔ اوور''۔ بلیک سینک نے کہا۔

''یس چیف۔ آئی ایم سوری۔ رئیلی سوری۔ اوور''...... میک پال نے اسی انداز میں کہا۔

''اب بھی سنبھل کر کام کرو۔ تمہارے کہنے کے مطابق عمران نے تمہیں نہیں پہچانا لیکن میرا دل یہ ماننے کے لئے تیار نہیں ہے۔ اگر تمہارا اس سے سامنا ہوا ہے تو اس نے ایک لمحے سے بھی کم وقفے میں تمہیں پہچان لیا ہو گا اور اب وہ تمہارے پیچھے لگ سکتا ہے۔ اس لئے جتنی جلدی ممکن ہو سکے ایس ایف فارمولا تلاش کرو اور اسے لے کر فوراً وہاں پہنچو جہاں فارمولے کو پہنچایا جانا ہے۔ اوور''...... بلیک کوبرا نے کہا۔

''میں اپنی پوری کوشش کر رہا ہوں چیف۔ اب مجھے اس عمارت کا ایک ایک حصہ کیوں نہ ادھیڑنا پڑے۔ میں ادھیڑ کر فارمولا تلاش کر لوں گا۔ ویسے میں نے ایکریمیا سے سپیشل چیکر ڈیوائس منگوائی ہے جو عام ڈائریوں اور کاغذات کے ساتھ ہر قسم کی مائیکرو فلم کو ٹریس کر سکتی ہے۔ ڈیوائس مجھ تک پہنچ گئی تو پھر عمارت کے کسی بھی حصے میں موجود فارمولا مجھ سے چھپ نہ سکے گا۔ ڈاکٹر راشدی نے فارمولا کسی فائل میں لکھا ہو۔ کسی نوٹ بک پر تحریر کیا ہو یا پھر کسی مائیکرو فلم میں رکھا ہو۔ اس چیکر ڈیوائس کے ذریعے میں اس تک پہنچ جاؤں گا اور پھر اس کے بعد میں اور اینڈرس یہاں سے نکلنے میں دیر نہیں لگائیں گے۔ اوور''...... میک پال نے کہا۔

''درخشاں کو ابھی اس بات کا پتہ تو نہیں چلا کہ اس کا گرینڈ فادر تمہارے ہاتھوں ہلاک ہو چکا ہے۔ اوور''...... بلیک کوبرا نے پوچھا۔

''نو چیف۔ وہ یہی سمجھ رہی ہے کہ میں نے ڈاکٹر راشدی کو کسی خفیہ جگہ چھپا رکھا ہے اس لئے وہ پوری طرح میرے کنٹرول میں ہے۔ وہ جانتی ہے کہ اس کی ذرا سی حماقت اس کے گرینڈ فادر کی جان لے سکتی ہے۔ اوور''...... میک پال نے کہا۔

''بہر حال، اب تم سب سے پہلے اپنی حفاظت کا بندوبست کرو۔ عمران جیسے کائیاں انسان سے کوئی بعید نہیں ہے کہ وہ پھر کب تمہارے سر پر پہنچ جائے اور درخشاں پر بھی نظر رکھو۔ ہوسکتا ہے کہ

وہ چھپ کر عمران سے ملنے یا اسے کوئی پیغام دینے کی کوشش کرے اس لئے اس کی ہر مومنٹ کو چیک اور ریکارڈ کرو۔ اوور''...... بلیک کوبرا نے تحکمانہ لہجے میں کہا۔

''یس چیف۔ میں اسے وائٹ واچ دے دیتا ہوں۔ اس واچ کے ذریعے نہ صرف میں اسے مانیٹر کر سکوں گا بلکہ وہ جس سے بات کرے گی اس کی آواز بھی آسانی سے سن سکوں گا۔ اوور''۔ میک پال نے کہا۔

''یہ کام تمہیں پہلے کرنا چاہئے تھا۔ نانسنس۔ اوور''...... بلیک کوبرا نے کہا۔

''میرا سامان دوسرے شہر میں تھا چیف۔ اسے منگوانے میں وقت لگ گیا ورنہ میں وائٹ واچ پہلے ہی اسے دے دیتا۔ اوور''۔ میک پال نے کہا۔

''بہر حال مجھے ہر صورت میں ایس ایف فارمولا چاہئے۔ وہ بھی جلد از جلد۔ سمجھ گئے تم۔ اوور''...... بلیک کوبرا نے کہا۔

''یس چیف۔ میں جلد ہی آپ کو خوشخبری سناؤں گا۔ اوور''۔ میک پال نے کہا۔

''اینڈرس سے بات کراؤ۔ اوور''...... بلیک کوبرا نے کہا۔

''یس چیف۔ اینڈرس بول رہا ہوں۔ اوور''...... چند لمحوں بعد دوسری طرف سے اینڈرس کی آواز سنائی دی۔

''اینڈرس۔ تمہارے گروپ میں کتنے افراد ہیں۔ اوور''۔ بلیک

کوبرا نے کہا۔

''میرے گروپ میں دس آدمی ہیں چیف۔ اوور''...... اینڈرس نے جواب دیا۔

''کیا وہ سب تمہارے ساتھ ہیں۔ اوور''...... بلیک کوبرا نے کہا۔

''یس چیف۔ ہم نے ڈاکٹر راشدی کی حویلی پر مکمل طور پر قبضہ کر رکھا ہے۔ ڈاکٹر راشدی کے تمام ملازمین کو ہم نے ہلاک کر کے ان کی لاشیں گٹڑ میں پھینک دی تھیں۔ ان کا ایک اسسٹنٹ زندہ ہے تاکہ ضرورت کے وقت ہم اس سے یہاں آنے والوں کے بارے میں پوچھ سکیں۔ وہ ایک تہہ خانے میں قید ہے۔ ڈاکٹر راشدی کے تمام ملازمین کی جگہ میرے آدمیوں نے لے لی تھی اور اب وہ سب یہیں موجود ہیں۔ اوور''...... اینڈرس نے جواب دیا۔

''گڈ۔ تم ان سب کو حویلی اور اس کے ارد گرد پھیلا دو۔ عمران یا پاکیشیا سیکرٹ سروس کا کوئی بھی ممبر یا کوئی بھی مشکوک آدمی تمہیں اس طرف دکھائی دے تو اسے زندہ نہیں بچنا چاہیئے۔ جب تک تم اور میک پال، ڈاکٹر راشدی کا حویلی میں چھپایا ہوا فارمولا لے کر وہاں سے نکل نہیں جاتے اس وقت تک حویلی میں چڑیا کا ایک بچہ بھی داخل نہیں ہونا چاہیئے۔ سمجھ گئے تم۔ اوور''...... بلیک کوبرا نے کہا۔

''یس چیف۔ آپ کے حکم کی تعمیل ہو گی۔ اوور''...... دوسری

طرف سے اینڈرس نے جواب دیا۔

''اور سنو۔ فارمولا ملتے ہی اس لڑکی درخشاں اور جس اسسٹنٹ کو تم نے قید کر رکھا ہے کو ہلاک کر دینا اور ان کی لاشیں غائب کر دینا۔ کسی کو اس بات کا علم نہیں ہونا چاہیئے کہ ان دونوں کے ساتھ کیا ہوا تھا اور وہ کہاں غائب ہو گئے ہیں۔ اوور''...... بلیک کوبرا نے کہا۔

''یس چیف۔ ہم نے ڈاکٹر راشدی کی لاش کو ریڈ گن سے جلا کر بھسم کر دیا تھا۔ اس کی پوتی اور اس کے اسسٹنٹ کا بھی یہی حال کریں گے۔ انہیں ہلاک کر کے ہم اس کی لاشوں کی راکھ گٹڑ میں بہا دیں گے۔ اوور''...... اینڈرس نے کہا۔

''اوکے۔ اوور اینڈ آل''...... بلیک کوبرا نے کہا اور ساتھ ہی اس نے رابطہ ختم کر دیا۔

''مجھے جلد ہی کچھ اور بھی کرنا پڑے گا۔ مجھے اب بھی اس بات کا یقین نہیں ہے کہ عمران، ڈاکٹر راشدی کی حویلی میں پہنچا ہو اور اسے کچھ بھی معلوم نہ ہوا ہو یا ڈاکٹر راشدی کی پوتی نے اسے کچھ بھی نہ بتایا ہو۔ مجھے اب عمران کی موومنٹ پر نظر رکھوانی ہو گی۔ تاکہ اگر وہ دوبارہ حویلی کا رخ کیا تو اسے وہاں پہنچنے ہی نہ دیا جائے''...... بلیک کوبرا نے ہونٹ بھینچتے ہوئے کہا۔ اس نے فون کا رسیور اٹھایا اور تیزی سے نمبر پریس کرنے لگا۔

''فارگ کلب''...... رابطہ ملتے ہی ایک چیختی ہوئی آواز سنائی

دی۔

''بلیک کوبرا بول رہا ہوں''...... بلیک کوبرا نے انتہائی سرد لہجے میں کہا۔

''اوہ۔ یس۔ یس چیف۔ حکم''...... بلیک کوبرا کی آواز سن کر دوسری طرف سے بولنے والے نے انتہائی بوکھلائے ہوئے لہجے میں کہا۔

''فارگ سے بات کراؤ''...... بلیک کوبرا نے کہا۔

''یس چیف''...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

''فارگ بول رہا ہوں''...... چند لمحوں بعد دوسری طرف سے ایک اور مردانہ آواز سنائی دی۔

''بلیک کوبرا بول رہا ہوں''...... بلیک کوبرا نے کہا۔

''یس چیف۔ حکم''...... دوسری طرف سے فارگ نے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

''میں نے تمہیں پاکیشیا میں ایک سپیشل گروپ بھیجنے کا کہا تھا کیا وہ وہاں پہنچ گیا ہے یا نہیں''...... بلیک کوبرا نے اسی طرح انتہائی سخت لہجے میں کہا۔

''یس چیف۔ وہ کل رات ہی پاکیشیا پہنچ گیا تھا۔ میری ریڈنس سے بات ہوئی تھی۔ وہ اور اس کے سارے ساتھی مختلف ہوٹلوں میں موجود ہیں''...... دوسری طرف سے فارگ نے کہا۔

''کتنے افراد کا گروپ ہے''...... بلیک کوبرا نے پوچھا۔

''پانچ افراد ہیں چیف''...... فارگ نے جواب دیا۔

''ریڈنس ان کا انچارج ہے''...... بلیک کوبرا نے پوچھا۔

''یس چیف''...... فارگ نے جواب دیا۔

''اس کے پاس کون سا ٹرانسمیٹر ہے''...... بلیک کوبرا نے پوچھا۔

''آپ کے حکم پر میں نے اسے بی فائیو ٹرانسمیٹر ساتھ لے جانے کا کہا تھا چیف''...... فارگ نے کہا۔

''اس کے ٹرانسمیٹر کی فریکوئنسی بتاؤ''...... بلیک کوبرا نے کہا تو دوسری طرف سے فارگ نے اسے ریڈنس کے ٹرانسمیٹر کی فریکوئنسی بتانی شروع کر دی۔

''کیا تم نے اسے بتایا تھا کہ میں کسی بھی وقت اسے کال کر سکتا ہوں''...... بلیک کوبرا نے پوچھا۔

''یس چیف''......فارگ نے جواب دیا۔ بلیک کوبرا نے فریکوئنسی ایک نوٹ پیڈ پر نوٹ کی اور رسیور رکھ دیا۔ اس نے میز پر پڑا ہوا ٹرانسمیٹر اٹھایا اور فارگ کی بتائی ہوئی فریکوئنسی ایڈجسٹ کرنے لگا۔ چند لمحوں بعد اس نے ایک بٹن پریس کیا اور دوسری طرف کال دینے لگا۔

''یس ریڈنس اٹنڈنگ یو۔ اوور''...... رابطہ ملتے ہی ایک مردانہ آواز سنائی دی۔

''بلیک کوبرا۔ اوور''...... بلیک کوبرا نے انتہائی سرد لہجے میں کہا۔

''یس چیف۔ حکم۔ اوور''...... ریڈنس نے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

"تم اس وقت کہاں ہو رینڈس۔ اوور"...... بلیک کوبرا نے پوچھا۔

"میں اپنے دو ساتھیوں کے ساتھ پاکیشیا کے ایک عام سے ہوٹل میں موجود ہوں چیف۔ اوور"...... رینڈس نے جواب دیا۔

"تم اپنے ساتھ چار افراد لے گئے تھے۔ دو تمہارے ساتھ ہیں تو باقی دو ساتھی کہاں ہیں۔ اوور"...... بلیک کوبرا نے پوچھا۔

"وہ بھی قریب ہی کے ایک ہوٹل میں موجود ہیں چیف۔ میں نے احتیاطاً انہیں الگ رہنے کا کہا تھا۔ اوور"۔ دوسری طرف سے رینڈس نے جواب دیا۔

"ٹھیک ہے۔ ان دونوں کو بلا لو۔ اب تم پانچوں کے ایکشن میں آنے کا وقت آ گیا ہے۔ ہم جس بات کو چھپانا چاہتے تھے اب وہ بات سامنے آ گئی ہے۔ عمران اس ڈاکٹر راشدی کی حویلی تک پہنچ چکا ہے اور اس کا پال میک سے سامنا بھی ہو چکا ہے۔ گو کہ پال میک کا کہنا ہے کہ عمران نے اسے نہیں پہچانا تھا لیکن مجھے اس کی بات میں صداقت دکھائی نہیں دیتی۔ عمران جیسا انسان اسے نہ پہچانے ایسا ممکن نہیں ہوسکتا ہے۔ بظاہر تو عمران حویلی سے واپس چلا گیا ہے لیکن مجھے یقین ہے کہ وہ جلد یا بدیر دوبارہ حویلی میں پہنچے گا اور ممکن ہے کہ وہ خفیہ طور پر ڈاکٹر راشدی کی پوتی سے ملنے کی بھی کوشش کرے۔ مجھے خدشہ ہے کہ اگر عمران کی اس سے دوبارہ ملاقات ہوئی تو وہ اسے سب کچھ بتا دے گی اور پھر پال

میک اور اینڈرس حویلی میں ڈاکٹر راشدی کے چھپائے ہوئے فارمولے کو کسی بھی صورت میں ٹریس نہ کر سکیں گے اور انہیں وہاں سے خالی ہاتھ نکلنا پڑے گا جبکہ میں ایسا نہیں چاہتا ہوں۔ مجھے ہر صورت میں ایس ایف فارمولا چاہئے اور یہ کام میک پال اور اینڈرس ہی کر سکتے ہیں۔ مجھے یقین ہے کہ وہ جلد ہی فارمولا ڈھونڈ لیں گے اور پھر وہاں سے نکلنے میں انہیں دیر نہیں لگے گی لیکن جب تک وہ فارمولا نہیں ڈھونڈ لیتے اس وقت تک عمران نام کی تلوار ان کے سروں پر لٹکتی رہے گی۔ اس لئے میں چاہتا ہوں کہ تم عمران کے پیچھے لگ جاؤ۔ تمہیں اس کا پتہ معلوم ہے۔ وہ کنگ روڈ کی کسی بلڈنگ کے فلیٹ نمبر دو سو میں رہتا ہے۔ وہاں جا کر اس کی نگرانی کرو۔ اگر وہ فلیٹ کے اندر رہتا ہے تو ٹھیک ہے لیکن اگر وہ فلیٹ سے نکل کر ایک بار پھر ساکائی قصبے کی طرف جاتا ہوا دکھائی دے تو پھر اسے وہاں جانے سے روکنا تمہاری ذمہ داری ہو گی۔ قصبہ ساکائی کی طرف اور خاص طور پر ڈاکٹر راشدی کی حویلی کی طرف تمہیں کوئی بھی مشکوک آدمی جاتا دکھائی دے تو اسے فوراً ہلاک کر دو۔ عمران اور پاکیشیا سیکرٹ سروس کو اس وقت تک ڈاکٹر راشدی کی حویلی تک نہیں پہنچنا چاہئے جب تک اینڈرس اور میک پال وہاں سے فارمولا لے کر نکل نہیں جاتے۔ اوور"...... بلیک کوبرا نے تحکمانہ لہجے میں کہا۔

"یس چیف۔ آپ کے حکم کی تعمیل ہو گی۔ میں اپنے چاروں

ساتھیوں کے ساتھ میک پال اور اینڈرسن کی حفاظت کے لئے نکل جاتا ہوں۔ رہی بات عمران کے فلیٹ کی نگرانی کی تو میں نے یہاں ایک گروپ کو ہائر کر رکھا ہے۔ اس گروپ کو میں عمران کے فلیٹ کی نگرانی کرانے کے ساتھ ساتھ ساکائی جانے والے راستے پر بھی پھیلا دیتا ہوں تاکہ اس طرف جو بھی جاتا دکھائی دے اس پر نظر رکھی جا سکے اور اگر جانے والے کا رخ ڈاکٹر راشدی کی حویلی کی طرف ہو تو اسے روکا جا سکے۔ اوور''...... رینڈس نے کہا۔

''ہاں۔ اس کے علاوہ تمہیں دوسرے کام کے لئے بھی تیار رہنا ہوگا۔ اینڈرسن اور میک پال کو جیسے ہی فارمولا ملے گا۔ میں تمہیں بتا دوں گا۔ تم ان سے جا کر فارمولا حاصل کر لینا اور پھر تمہیں کیا کرنا ہے یہ تمہیں پہلے ہی بتایا جا چکا ہے۔ اوور''...... بلیک کوبرا نے کہا۔

''یس چیف۔ میں جانتا ہوں کہ مجھے کیا کرنا ہے۔ اوور''۔ رینڈس نے جواب دیا۔

''ان سے فارمولا لے کر تمہیں فوراً وہاں سے نکلنا ہے اور اپنے پیچھے ایسا کوئی نشان نہیں چھوڑنا کہ پاکیشیا سیکرٹ سروس یا کوئی بھی پاکیشیائی ایجنسی تمہارے پیچھے آ سکے۔ اوور''...... بلیک کوبرا نے کہا۔

''یس چیف۔ میں پوری طرح محتاط رہوں گا۔ اوور''۔ رینڈس نے جواب دیا۔

''کوئی بات پوچھنی ہے تو پوچھ سکتے ہو۔ اوور''...... بلیک کوبرا نے کہا۔

''آپ نے بتایا نہیں کہ فارمولا کس شکل میں ہے۔ یہ کسی مائیکرو فلم میں ہے یا کسی نوٹ بک میں تحریر ہے یا پھر اس کی کوئی پرنٹڈ فائل موجود ہے۔ اوور''...... رینڈس نے پوچھا۔

''اینڈرسن اور میک پال کو ابھی تک اس بات کا پتہ نہیں چلا ہے کہ فارمولا کس شکل میں ہے۔ میک پال کی جلد بازی اور سفاکی کی وجہ سے اس کے ہاتھوں ڈاکٹر راشدی ہلاک ہو گیا تھا ورنہ جلد ہی بتا دیتا کہ اس نے فارمولا کس شکل میں اور کہاں رکھا ہوا ہے لیکن بہرحال میک پال نے ایک مخصوص چیکر منگوایا ہے۔ اس چیکر سے وہ فارمولے کو ٹریس کر لے گا۔ چیکر میں ایسا سسٹم موجود ہے جس سے وہ دیواروں اور زمین کی تہہ میں بھی چھپی ہوئی چیزوں کو کھوج نکالتا ہے۔ اس چیکر میں اسے فارمولے کا نام ہی فیڈ کرنا پڑے گا پھر فارمولا کس شکل میں ہے اور کہاں پر موجود ہے اس کا پتہ چل جائے گا۔ اوور''...... بلیک کوبرا نے کہا۔

''او کے چیف۔ میں اپنے ساتھیوں اور یہاں سے ہائر کئے ہوئے کرمنل گروپ کی مدد سے عمران اور پاکیشیا سیکرٹ سروس کے ممبران کو سنبھالتا ہوں۔ آپ اینڈرسن اور میک پال سے رابطے میں رہیں۔ جیسے ہی انہیں فارمولا ملے تو آپ مجھے کال کر کے بتا دیں۔ آپ کی کال ملتے ہی میں فوراً ان کے پاس پہنچ جاؤں گا اور ان سے فارمولا حاصل کر کے انہیں ہلاک کر دوں گا۔ میرے پاس ریڈ گن موجود ہے۔ میں اس گن سے ان دونوں کی لاشیں بھی جلا کر

راکھ بنا دوں گا۔ پھر بھی کسی کو اس بات کا علم ہی نہیں ہو سکے گا کہ وہ دونوں پاکیشیا میں آنے کے بعد اچانک کہاں غائب ہو گئے ہیں۔ اوور“...... رینڈس نے کہا۔

”ایسا ہی ہونا چاہئے۔ اوور“...... بلیک کوبرا نے کہا اور پھر اس نے رینڈس کو چند مزید ہدایات دیں اور پھر اس نے اوور اینڈ آل کہہ کر رابطہ منقطع کر دیا اور ٹرانسمیٹر آف کر کے میز کی دراز میں رکھا اور دراز بند کر دی۔

عمران نے سیٹی کی آواز کی کوئی پرواہ نہ کی۔ اس نے کار کا انجن اسٹارٹ کیا۔ جیسے ہی کار کا انجن اسٹارٹ ہوا۔ اسی لمحے ڈیش بورڈ کے ساتھ لگی ہوئی سرخ رنگ کی لائٹ جل اٹھی اور اس کے ساتھ ایک چھوٹی سی اسکرین روشن ہو گئی۔ اسکرین سبز رنگ کی تھی اور اس پر کار کا ڈھانچہ دکھائی دے رہا تھا۔ کار کے اس ڈھانچے کے نچلے حصے میں ایک سرخ رنگ کا نقطہ سا بنا ہوا تھا جو بار بار اسپارک کر رہا تھا۔

اس ڈیوائس کو آن ہوتے اور اسکرین پر کار کے ڈھانچے کے نچلے حصے پر ریڈ اسپاٹ کو سپارک کرتے دیکھ کر عمران سمجھ گیا کہ اس کی کار کے نیچے کوئی ڈیوائس لگائی گئی ہے۔ اس نے اپنی کار میں خصوصی طور پر ایسا سسٹم لگایا ہوا تھا کہ اگر اس کی غیر موجودگی میں اس کی کار سے چھیڑ چھاڑ کی جائے یا کار میں بم یا کوئی ٹریکنگ ڈیوائس لگائی جائے تو سائنسی آلہ اسے فوراً کاشن دے دیتا تھا اور

کار کے ڈھانچے کو ظاہر کر کے اس حصے کی نشاندہی کرنا شروع کر دیتا تھا جہاں کوئی ڈیوائس یا پھر بم ہی کیوں نہ لگایا گیا ہو۔ عمران نے ایک طویل سانس لیا اور پھر اس نے ڈیوائس آف کر کے کار کو ریورس کیا اور ڈاکٹر راشدی کی حویلی کے گیٹ سے کار نکال کر وہ سڑک پر لے آیا اور پھر اس نے کار کو تیزی سے دارالحکومت کی طرف دوڑانا شروع کر دیا۔

عمران کے ذہن میں بے شمار سوالات گردش کر رہے تھے۔ اسے حویلی کا ماحول مکمل طور پر بدلا ہوا دکھائی دیا تھا۔ درخشاں نامی لڑکی کا اسے راستے میں ملنا۔ اس کا اسے ڈاکٹر راشدی کی حویلی میں لے جانا جہاں عمران خود بھی جانا چاہتا تھا۔ حویلی میں ملازمین کی تبدیلی، وہاں پر بلیک کوبرا تنظیم کے خطرناک مجرم میک پال کا ملنا، درخشاں کا اس سے خوفزدہ نظر آنا اور پھر اچانک اسے واپس بھیج دینا عمران کو بری طرح سے کھٹک رہا تھا۔ ڈاکٹر راشدی تو اپنی رہائش گاہ سے نکلنا ہی پسند نہ کرتے تھے جبکہ درخشاں کے کہنے کے مطابق وہ کسی دوسرے قصبے میں گئے ہوئے ہیں اور ان کے جلد واپس آنے کا کوئی امکان نہیں اور اب واپسی پر اس کی کار میں ٹریکر ڈیوائس کا لگا ہونا بھی اس کے لئے حیرت کا باعث بن گیا تھا۔ ٹریکنگ ڈیوائس کو دیکھ کر اس نے اسے چھیڑنے یا آف کرنے کی ضرورت نہ سمجھی تھی۔ اسے محسوس ہو رہا تھا کہ ڈاکٹر راشدی شدید خطرے میں ہے۔ اگر وہاں وہ کچھ کرتا تو ہو سکتا ہے ڈاکٹر

راشدی کے لئے پریشانی کھڑی ہو جاتی اس لئے عمران نے میک پال کو یہ شبہ نہ ہونے دیا تھا کہ اس نے اسے پہچان لیا ہے اور جس طرح سے اسے ٹریک کیا جا رہا ہے اس کا مطلب واضح تھا کہ میک پال نے ہی اس کی کار کے نیچے ٹریکنگ ڈیوائس لگائی تھی اور وہ اسے چیک کر رہا تھا کہ حویلی سے نکلنے کے بعد وہ کہاں جاتا ہے اس لئے عمران کار روکے بغیر واپس دارالحکومت کی جانب روانہ ہو گیا تھا۔

میک پال اور درخشاں کے انداز سے عمران کو اس بات کا اندازہ ضرور ہو گیا تھا کہ وہ جلد وہاں سے جانے والے نہیں ہیں۔ اس لئے وہ پہلے فلیٹ میں جا کر ضروری انتظامات کرنا چاہتا تھا۔ اس نے راستے میں سیل فون پر بھی کسی کو کال کرنا مناسب نہ سمجھا تھا۔ کار کے نیچے لگی ہوئی ڈیوائس سے نہ صرف اسے ٹریک کیا جا سکتا تھا بلکہ اس کی آواز بھی سنی جا سکتی تھی۔ اس لئے عمران نے کار کا ریڈیو آن کر لیا تھا اور اونچی آواز میں گانے سنتے ہوئے سر دھننا شروع کر دیا تھا۔

فلیٹ میں پہنچ کر اس نے کار گیراج میں کھڑی کی اور پھر وہ فلیٹ میں آ گیا۔ سلیمان کچن میں مصروف تھا۔ عمران تیزی سے سپیشل روم میں گھستا چلا گیا۔ سپیشل روم میں آتے ہی اس نے فون کا رسیور اٹھایا اور نمبر پریس کرنے لگا۔

"ایکسٹو"...... رابطہ ملتے ہی ایکسٹو کی مخصوص آواز سنائی دی۔

"عمران بول رہا ہوں طاہر"...... عمران نے اصل آواز میں کہا۔

"اوہ۔ عمران صاحب آپ"...... دوسری طرف سے بلیک زیرو نے اصل آواز میں کہا۔

"ہاں۔ میری بات دھیان سے سنو۔ میں ڈاکٹر راشدی سے ملنے ساکائی قصبے گیا تھا۔ میں ابھی راستے میں ہی تھا کہ راستے میں ایک نوجوان لڑکی نے مجھ سے لفٹ مانگی۔ میں نے اسے لفٹ دے دی۔ چونکہ ساکائی کافی فاصلے پر تھا اس لئے میں راستے میں اس لڑکی سے گپ شپ کرتا رہا۔ لڑکی سے بات چیت کے دوران پتہ چلا کہ وہ لڑکی ڈاکٹر راشدی کے صاحبزادے، ڈاکٹر سفیان جو کہ ایکریمیا میں مقیم ہیں کی بیٹی اور ڈاکٹر راشدی کی پوتی ہے"۔ عمران نے کہا اور پھر وہ اسے ساری تفصیل بتاتا چلا گیا۔

"جب میں ڈاکٹر راشدی کی حویلی میں پہنچا تو میرے استقبال کے لئے ایک دبلا پتلا ادھیڑ عمر آدمی سامنے آیا اس آدمی پر نظر پڑتے ہی میں چونک پڑا۔ اس کی گردن پر سیاہ رنگ کے کوبرا کا مخصوص نشان بنا ہوا تھا۔ اس آدمی کا قد کاٹھ اور اس کی گردن پر بلیک کوبرا کا نشان دیکھتے ہی میں پہچان گیا کہ وہ بلیک کوبرا تنظیم کا ٹاپ کرمنل میک پال ہے۔ میک پال نے بھی مجھے پہچان لیا تھا لیکن اس نے کمال مہارت کا ثبوت دیتے ہوئے اپنے آپ کو اس طرح نارمل کر لیا جیسے وہ مجھے جانتا ہی نہ ہو۔ بہرحال میک پال کا وہاں ہونا میرے لئے انتہائی حیرت انگیز بات تھی۔ میں نے حویلی

کے ملازمین کو چیک کیا تو یہ دیکھ کر میں اور بھی حیران ہوا کہ وہاں ڈاکٹر راشدی کے پرانے ملازمین میں سے ایک بھی موجود نہ تھا۔ وہاں موجود تمام ملازم نئے تھے۔ درخشاں جو خود کو ڈاکٹر راشدی کی پوتی بتا رہی تھی اس کے کہنے کے مطابق ڈاکٹر راشدی رہائش گاہ میں موجود نہ تھے بلکہ وہ کسی قریبی قصبے میں گئے ہوئے ہیں اور ان کی دو تین دن سے پہلے واپسی ناممکن تھی۔ میں نے درخشاں کے چہرے پر انتہائی خوف اور پریشانی کے تاثرات دیکھے تھے جس سے ظاہر ہو رہا تھا کہ وہ کسی بڑی مصیبت کا شکار ہے۔

چونکہ وہاں میک پال جیسا کرمنل موجود تھا اس لئے نہ وہ مجھ سے کھل کر بات کر رہی تھی اور نہ ہی مجھے اس سے کھل کر بات کرنے کا موقع مل رہا تھا لیکن اس کے باوجود اس نے مجھ سے کہا تھا کہ اس کے پاس علی عمران کے لئے اس کے ڈیڈی کا خصوصی پیغام ہے اور اس نے یہ بھی کہا کہ ڈاکٹر راشدی شدید مشکل میں ہیں۔ اس نے مجھے اپنا سپیشل سیل فون نمبر دیا ہے اور بات کرنے کا کہا ہے۔ میں حالات دیکھ کر فوراً وہاں سے نکل آیا تھا۔ میں نہیں چاہتا تھا کہ میری ذرا سی غلطی کی وجہ سے ڈاکٹر راشدی یا اس کی پوتی کو کسی قسم کا کوئی نقصان پہنچے۔ جب میں وہاں سے کار لے کر نکلا تو میری کار میں لگی چیکنگ ڈیوائس نے مجھے کاشن دیا کہ میری کار کے نیچے ٹریکنگ ڈیوائس لگی ہوئی ہے۔ یہ ٹریکنگ ڈیوائس ظاہر ہے میک پال نے ہی لگائی ہو گی اس لئے میں وہاں سے سیدھا

فلیٹ میں آ گیا تاکہ میک پال کو یہی محسوس ہو کہ میں نے اسے نہیں پہچانا تھا اور وہاں سے میں سیدھا اپنے فلیٹ میں آیا ہوں۔ اب میں فلیٹ کے خفیہ راستے سے نکل کر دوبارہ ساکائی قصبے کی طرف روانہ ہو جاؤں گا تاکہ ڈاکٹر راشدی کی حویلی میں پہنچ کر وہاں سے اصل حالات کا پتہ چلا سکوں۔

میں درخشاں سے بھی فون پر بات کرنے کی کوشش کروں گا۔ تب تک تم ایکریمیا میں پتہ کرو کہ ڈاکٹر راشدی کے صاحبزادے ڈاکٹر سفیان کہاں ہیں اور وہ کس حال میں ہیں۔ جس طرح درخشاں یہاں میک پال کے ساتھ موجود ہے مجھے شک ہے کہ ایکریمیا میں ڈاکٹر سفیان اور ان کی فیملی بھی یقیناً بلیک کوبرا کے آدمیوں کے پاس یرغمال ہو گی اور میک پال کی یہاں موجودگی اس بات کو بھی ثابت کر رہی ہے کہ وہ ڈاکٹر راشدی کی نئے فارمولے ایس ایف کے لئے یہاں پہنچا ہوا ہے۔ ڈاکٹر راشدی یقیناً اس کی قید میں ہے اور وہ اس پر شاید فارمولا حاصل کرنے کے لئے دباؤ ڈال رہا ہے۔

میں فوری طور پر وہاں کے لئے روانہ ہو رہا ہوں۔ تم جولیا، صفدر، تنویر اور کیپٹن شکیل کو بھی وہاں بھیج دو۔ ان سے کہنا کہ وہ دارالحکومت سے جانے والے راستے کی بجائے لانگ ٹرن لے کر کسی دوسرے قصبے سے ساکائی پہنچیں کیونکہ میک پال نے مجھے پہچان لیا ہے اس لئے اب وہ فوری طور پر ان تمام راستوں پر اپنے

آدمیوں کو پھیلا دے گا تاکہ کوئی بھی اس کی نظروں میں آئے بغیر ڈاکٹر راشدی کی حویلی تک نہ پہنچ سکے۔ اگر میک پال یہاں ڈاکٹر راشدی کا ایس ایف فارمولا حاصل کرنے کے لئے آیا ہے تو ہمیں اس کی اس کوشش کو ہر صورت میں ناکام بنانا ہے اور اس کی قید میں موجود ڈاکٹر راشدی کو بھی آزاد کرانا ہے"...... عمران نے رکے بغیر مسلسل بولتے ہوئے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ میں ابھی سارے انتظامات کرا لیتا ہوں"۔ ساری بات سن کر بلیک زیرو نے کہا۔

"ممبران سے کہنا کہ وہ میک اپ میں جائیں اور میری کال کے منتظر رہیں۔ ضرورت پڑنے پر میں کبھی بھی انہیں کال کر سکتا ہوں"۔ عمران نے کہا۔

"اوکے"...... بلیک زیرو نے کہا۔

"تمہیں ڈاکٹر سفیان کا پتہ معلوم کر کے اس کے بارے میں بھی خفیہ طور پر معلومات حاصل کرنی ہیں۔ ایسا نہ ہو کہ تمہاری غلطی کی وجہ سے بلیک کوبرا کے جن افراد نے انہیں اور ان کی فیملی کو یرغمال بنایا ہوا ہو وہ انہیں نقصان پہنچا دیں"...... عمران نے کہا۔

"میں یہ کام فارن ایجنٹ جیکسن اور ٹارسن کے سپرد کر دیتا ہوں۔ وہ جلد ہی سارے حالات معلوم کر لیں گے"...... بلیک زیرو نے کہا۔

"جیکسن اور ٹارسن کی بجائے تم یہ کام ریونڈ اور ٹالر سے کراؤ۔

وہ ایسے کاموں میں ایکسپرٹ ہیں۔ وہ ڈاکٹر سفیان کے ایڈریس کا بھی پتہ چلا لیں گے اور اس کی رہائش گاہ میں داخل بھی ہو جائیں گے۔ ان سے کہنا کہ اگر ڈاکٹر سفیان اور ان کی فیملی مشکل میں ہو تو وہ انہیں نہ صرف اس مشکل سے نجات دلائیں بلکہ انہیں کسی محفوظ مقام پر بھی منتقل کر دیں''...... عمران نے کہا۔

''ٹھیک ہے۔ واقعی ریونڈ اور ٹالر اس کام کے لئے مناسب رہیں گے''...... بلیک زیرو نے کہا۔

''اس کے علاوہ تمہیں ایک کام اور بھی کرنا ہے۔ میں تمہیں ایک نمبر نوٹ کراتا ہوں۔ اس نمبر پر کال کرنا۔ کارل نامی آدمی سے تمہاری بات ہو گی۔ اسے میرا حوالہ دینا اور اس سے پوچھنا کہ بلیک کوبرا تنظیم کے بارے میں اس کے پاس کیا معلومات ہیں اور اس تنظیم کا پال میک گروپ پاکیشیا میں کس مقصد کے لئے پہنچا ہوا ہے اور پال میک کے ساتھ اس کے گروپ کے کتنے افراد آئے ہیں اور ان کے نام کیا ہیں۔ کارل اس تنظیم کا حصہ رہ چکا ہے لیکن پھر کسی ذاتی رنجش کی وجہ سے اس نے تنظیم چھوڑ دی تھی اور اس نے اپنی ایک الگ تنظیم بنا لی تھی۔ میں نے ایک موقع پر ایکریمیا میں اس کی جان بچائی تھی اس لئے وہ میری بے حد عزت کرتا ہے اور میرے لئے اپنی جان تک نچھاور کرنے کے لئے تیار رہتا ہے۔ الگ تنظیم بنانے کے باوجود اس کے بلیک کوبرا کے تمام گروپس کے انچارجوں سے لنکس ہیں۔ اس لئے اس کے پاس ان کے بارے

میں ہر قسم کی معلومات ہوتی ہیں۔ مجھے یقین ہے کہ وہ میک پال کے پاکیشیا میں آنے کے مقصد کے بارے میں ضرور بتا دے گا اور وہ یہ بھی بتا دے گا کہ میک پال اکیلا آیا ہے یا اس کے ساتھ اور بھی کوئی ہے''...... عمران نے کہا۔

''ان ساری معلومات کے لئے آپ خود کارل سے بات کر لیں تو زیادہ بہتر ہو گا۔ مجھ سے بات کرتے ہوئے وہ ٹال مٹول کر سکتا ہے''...... بلیک زیرو نے کہا۔

''میرا ابھی ڈاکٹر راشدی کی حویلی میں پہنچنا ضروری ہے۔ میں ڈاکٹر راشدی کے سلسلے میں کوئی رسک نہیں لے سکتا ہوں۔ اس لئے تم بات کرو۔ جب تم اسے میرا حوالہ دو گے تو وہ تمہیں ہر بات تفصیل سے بتا دے گا''...... عمران نے کہا۔

''ٹھیک ہے۔ میں کر لیتا ہوں اس سے بات''...... بلیک زیرو نے کہا۔

''اسے کہنا کہ معلومات کے لئے اسے باقاعدہ معاوضہ دیا جائے گا وہ جو بھی معاوضہ مانگے معلومات لے کر اس کا اکاؤنٹ میں معاوضہ ٹرانسفر کرا دینا۔ وہ انتہائی کام کا آدمی ہے اس سے ہم اور بھی بہت سے کام لے سکتے ہیں''...... عمران نے کہا۔

''اوکے۔ میں پہلا کام اسے فون کرنے کا ہی کرتا ہوں''۔ بلیک زیرو نے کہا تو عمران نے اسے چند مزید ہدایات دیں اور پھر رسیور کریڈل پر رکھ دیا۔ چند لمحے سوچنے کے بعد اس نے فون کے نیچے

لگا ہوا ایک بٹن پریس کر کے اسے عام فون میں تبدیل کیا اور پھر اس نے رسیور اٹھایا اور نمبر پریس کرنے لگا۔

''یس''...... رابطہ ملتے ہی دوسری طرف سے ایک نسوانی آواز سنائی دی۔

''ایس ایف''...... عمران نے کہا تو دوسری طرف ایک لمحے کے لئے خاموشی چھا گئی۔

''اوہ۔ ٹھیک ہے۔ میں ابھی مصروف ہوں۔ تھوڑی دیر بعد آپ کو دوبارہ کال کرتی ہوں''...... دوسری طرف سے درخشاں نے کہا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ منقطع ہو گیا۔ رابطہ منقطع ہونے پر عمران نے بے اختیار ہونٹ بھینچ لئے۔ معاملہ انتہائی حساس تھا اس لئے وہ انتہائی حد تک سنجیدہ ہو گیا تھا۔ وہ ہر حال میں یہ جاننے کے لئے بے قرار تھا کہ ڈاکٹر راشدی کہاں اور کس حال میں ہیں۔ حویلی میں کیا حالات تھے ان کے بارے میں اسے درخشاں ہی کچھ بتا سکتی تھی لیکن اس نے جس انداز میں مختصر سی بات کر کے رابطہ ختم کر دیا تھا اس سے عمران کو معلوم ہو گیا تھا کہ میک پال یا اس کا کوئی ساتھی اس کے قریب موجود تھا۔

اس نے چونکہ درخشاں کو لوکل نمبر سے کال کی تھی اس لئے اسے معلوم تھا کہ لوکل نمبر درخشاں کے سیل فون میں سیو ہو گیا ہو گا اور وہ جیسے ہی فری ہو گی اسے کال کر لے گی۔ وہ جلد سے جلد درخشاں سے ساری بات معلوم کرنا چاہتا تھا۔ اس سے بات کرنے

کے بعد ہی وہ حویلی میں جانا چاہتا تھا تاکہ اصل حالات کا تقابلی جائزہ لے کر وہ کوئی اقدام کر سکے۔ اس حساس معاملے کو وہ نہایت ذہانت اور احتیاط کے ساتھ ہینڈل کرنا چاہتا تھا کیونکہ اسے یقین تھا کہ ڈاکٹر راشدی کے سر پر میک پال جیسا خطرناک آدمی موجود ہے اور درخشاں نے بھی اسے بتایا تھا کہ ڈاکٹر راشدی مصیبت میں ہیں اور انہیں اس کی مدد کی ضرورت ہے۔ عمران ان تمام حالات کے تجزیے سے اس نتیجے پر پہنچا تھا کہ ڈاکٹر راشدی اس میک پال کے قبضے میں تھے۔ نہ صرف ڈاکٹر راشدی میک پال کے رحم و کرم پر تھا بلکہ اس نے درخشاں کی باتوں سے بھی یہ اندازہ لگایا تھا کہ وہ کسی بڑی مجبوری کی وجہ سے یہاں موجود تھی اور ایکریمیا میں اس کے ماں باپ اور بہن بھائی بھی مشکل میں تھے۔ عمران کو درخشاں کی کال کے لئے زیادہ انتظار نہ کرنا پڑا۔ تقریباً آدھے گھنٹے بعد ہی فون کی گھنٹی بج اٹھی تو اس نے ہاتھ بڑھا کر فون کا رسیور اٹھایا اور کان سے لگا لیا۔

''ہیلو''...... دوسری طرف سے درخشاں کی آواز سنائی دی۔

''ویلکم ہیلو''...... عمران نے مخصوص لہجے میں کہا۔

''میں ڈاکٹر راشدی کی پوتی درخشاں بول رہی ہوں۔ کیا آپ علی عمران صاحب بول رہے ہیں''...... درخشاں نے پوچھا۔ وہ خاصی سہمی سہمی سی لگ رہی تھی اور وہ نہایت آہستہ آواز میں بات کر رہی تھی جیسے وہ کسی سے چھپ کر کال کر رہی ہو۔

"علی عمران ادھورا نام ہے۔ میں علی عمران ایم ایس سی۔ ڈی ایس سی (آکسن) بول رہا ہوں"...... عمران نے جواب دیا۔

"پلیز مسٹر عمران۔ میں سنجیدہ ہوں"...... دوسری طرف سے درخشاں نے کہا۔

"ارے۔ ابھی تو آپ کہہ رہی تھیں کہ آپ درخشاں بول رہی ہیں۔ اب آپ کا نام درخشاں سے بدل کر سنجیدہ کیسے ہو گیا"۔ عمران نے کہا تو دوسری طرف سے تیز تیز سانس لینے کی آوازیں سنائی دیں۔ جیسے درخشاں بڑی مشکل سے اپنا غصہ برداشت کر رہی ہو۔

"میری بات دھیان سے سنو مسٹر علی عمران"...... دوسری طرف سے درخشاں کی غراہٹ بھری آواز سنائی دی۔

"ٹھیک ہے۔ میں کوشش کروں گا کہ اپنا سارا دھیان آپ کی خوبصورت آواز پر مرکوز کر سکوں۔ ویسے بھی آپ کی آواز بے حد سریلی ہے اور اس میں مٹھاس ہی مٹھاس بھری ہوئی ہے۔ آپ کی آواز سننے والا کسی اور طرف اپنا دھیان لگا ہی نہیں سکتا ہے"۔ عمران نے کہا۔

"میرے پاس فضول باتوں کا وقت نہیں ہے"...... درخشاں نے اسی انداز میں کہا۔

"میرے پاس بہت ہے"...... عمران نے جواب دیا تو دوسری طرف ایک لمحے کے لئے درخشاں خاموش ہو گئی۔

"تم ریڈ کوڈ جانتے ہو"...... چند لمحوں بعد درخشاں کی آواز سنائی دی۔ اس بار اس کے بولنے کا انداز نارمل تھا جیسے اس نے خاموش رہ کر اپنے غصے کو کنٹرول کیا ہو۔

"ریڈ کوٹ۔ نہیں۔ میرے پاس ریڈ کوٹ نہیں ہے۔ کیوں کیا آپ نے مجھ سے ریڈ کوٹ لینے کے لئے فون کیا ہے"...... عمران نے کہا۔

"میں ریڈ کوٹ کی نہیں ریڈ کوڈ کی بات کر رہی ہوں۔ نانسنس۔ بہرحال اگر تم وہی عمران ہو تو سنو۔ میں تمہیں ایک آڈیو کال بھیج رہی ہوں جو ریڈ کوڈ میں ہے۔ اسے سمجھ سکتے ہو تو سمجھ لینا ورنہ میں اور کچھ نہیں کہوں گی"...... درخشاں نے کہا اور پھر اس نے فون میں سیل فون کے بٹن پریس ہونے اور پھر ایک کلک کی آواز سنائی دی اور پھر عمران کے فون سیٹ میں ہلکی سی سیٹی کی آواز سنائی دی۔

"گڈ شو۔ میرے سیل فون پر کاشن ملا کہ آڈیو تمہارے فون سیٹ میں فارورڈ ہو گیا ہے اور تمہاری آنسرنگ مشین میں میسج پہنچ گیا ہے۔ اسے غور سے سنو اور پھر اس پیغام کو ڈی کوڈ کر لو۔ تمہیں ہر بات کا علم ہو جائے گا"...... دوسری طرف سے درخشاں کی آواز سنائی دی اور پھر اس سے پہلے کہ عمران کچھ کہتا۔ درخشاں نے ایک بار پھر رابطہ ختم کر دیا۔ عمران نے ایک طویل سانس لیا اور پھر اس نے رسیور کریڈل پر رکھا اور فون کی آنسرنگ مشین چیک کرنے لگا۔ آنسرنگ مشین میں درخشاں کے سیل فون سے ایک آڈیو پیغام

موصول ہوا تھا۔

عمران نے آنسرنگ مشین کے بٹن پریس کئے اور پھر اس نے سرخ رنگ کا ایک بٹن پریس کیا تو اچانک آنسرنگ مشین کے اسپیکر سے درخشاں کی آواز سنائی دی۔ وہ ایک جدید کوڈ میں اسے ایک پیغام دے رہی تھی۔ عمران خاموشی سے اس کی آواز سنتا رہا۔ درخشاں اسے جس ریڈ کوڈ میں پیغام دے رہی تھی وہ کوڈ عمران بخوبی سمجھ سکتا تھا۔ اس نے درخشاں کا پیغام پوری توجہ سے سنا۔ اس کا یہ پیغام تقریباً دس منٹ کا تھا اور پھر جیسے ہی پیغام ختم ہوا آنسرنگ مشین خود بخود بند ہوگئی۔

''تو یہ بات ہے''...... عمران نے ہونٹ بھینچتے ہوئے کہا۔ اس نے فون کے نیچے لگا ہوا بٹن پریس کیا اور فون کو سپیشل نمبر میں تبدیل کیا اور پھر رسیور اٹھا کر نمبر پریس کرنے لگا۔

''ایکسٹو''...... رابطہ ملتے ہی ایکسٹو کی مخصوص آواز سنائی دی۔

''عمران بول رہا ہوں''...... عمران نے کہا۔

''اوہ۔ آپ۔ میں نے جولیا اور اس کے تینوں ساتھیوں کو بریفنگ دے کر ساکائی قصبے پہنچنے کا حکم دے دیا ہے اور میں نے ایکریمیا کال کر کے ریونڈ کو بھی ڈاکٹر راشدی کے بیٹے ڈاکٹر سفیان کے بارے میں معلومات حاصل کرنے کی ہدایات دے دی ہیں کہ وہ جلد سے جلد ان کا پتہ چلائیں''...... بلیک زیرو نے کہا۔

''اوکے۔ میری بھی درخشاں سے بات ہوئی تھی۔ اس نے مجھے

ایک آڈیو پیغام بھیجا تھا جو ریڈ کوڈ میں تھا۔ اس نے ریکارڈنگ کر کے ریڈ کوڈ میں ساری تفصیل بتا دی ہے''...... عمران نے کہا۔

''اوہ۔ کیا تفصیل ہے''...... بلیک زیرو نے پوچھا۔

''اس نے بتایا ہے کہ ایکریمیا میں اس کے گھر پر بلیک کوبرا کے آدمیوں نے حملہ کیا تھا اور انہوں نے ان سب کو یرغمال بنا لیا تھا۔ وہ ڈاکٹر سفیان سے اس کے باپ ڈاکٹر راشدی کا پاکیشیا میں پتہ معلوم کر رہے تھے۔ انہوں نے ان سب پر شدید تشدد کیا تھا۔ تشدد کی تاب نہ لاتے ہوئے ڈاکٹر سفیان نے انہیں اپنے باپ کا پتہ دے دیا تھا۔ پتہ ملتے ہی بلیک کوبرا کے جس گروپ نے ان کے گھر پر حملہ کیا تھا ان کے انچارج میک پال نے درخشاں سے کہا کہ وہ اس کے اور اس کے ساتھیوں کے ہمراہ پاکیشیا چلنے کی تیاری کرے۔

درخشاں ان کے ساتھ پاکیشیا نہ آنا چاہتی تھی لیکن جب میک پال اور اس کے ایک ساتھی اینڈرس نے اس کے ماں باپ اور بہن بھائیوں کو ہلاک کرنے کی دھمکی دی تو وہ ان کے ساتھ آنے پر مجبور ہوگئی۔ چنانچہ وہ ان کے ساتھ پاکیشیا پہنچ گئی۔ ریکارڈنگ میں درخشاں نے بتایا ہے کہ اس کے ساتھ میک پال اور اینڈرس دونوں ہی پاکیشیا پہنچے تھے اور آنے سے پہلے اینڈرس نے ڈاکٹر سفیان سے کہہ کر ڈاکٹر راشدی کو فون بھی کیا تھا اور اسے بتایا تھا کہ ان کی پوتی دو آدمیوں کے ہمراہ ان کے پاس آ رہی ہے اور وہ کچھ دن

ان کے ہمراہ رہے گی۔ اپنی پوتی کی آمد کا سن کر ظاہر ہے ڈاکٹر راشدی بے حد خوش تھے لیکن ان کی یہ خوشی عارضی ثابت ہوئی۔ یہاں پہنچتے ہی میک پال اور اینڈرس نے ڈاکٹر راشدی کی حویلی میں موجود تمام ملازمین کو ہلاک کر دیا اور ان کی لاشیں کسی ریز گن سے جلا کر راکھ میں بدل کر گٹڑ میں بہا دیں۔ ڈاکٹر راشدی کا صرف ایک اسسٹنٹ زندہ ہے جسے انہوں نے ڈاکٹر راشدی کی حویلی کے ایک تہہ خانے میں قید کر رکھا ہے۔ ملازمین کی جگہ ان کے اپنے آدمی میک اپ میں موجود ہیں۔ درخشاں کے کہنے کے مطابق اینڈرس اور میک پال نے ڈاکٹر راشدی کو بھی اپنے قبضے میں لے لیا تھا۔

وہ ڈاکٹر راشدی سے ان کے نئے فارمولے ایس ایف کا پوچھ رہے تھے۔ میک پال اور اینڈرس کا کہنا تھا کہ ان کی اطلاع کے مطابق ڈاکٹر راشدی نے ایس ایف فارمولا تیار کر لیا ہے۔ جو انتہائی جدید اور نئی ٹیکنالوجی کے حامل میزائل کا فارمولا ہے۔ وہ ڈاکٹر راشدی سے ایس ایف فارمولا حاصل کرنا چاہتے تھے اور فارمولا حاصل کرنے کے لئے انہوں نے ڈاکٹر راشدی کے سامنے درخشاں اور درخشاں کے سامنے ڈاکٹر راشدی پر تشدد بھی کیا تھا لیکن ڈاکٹر راشدی اس بات پر اڑے رہے کہ انہوں نے ایسا کوئی فارمولا ایجاد نہیں کیا ہے۔ انہوں نے وقت گزاری کے لئے ریٹائرمنٹ کے بعد اپنی حویلی کے تہہ خانے میں ایک لیبارٹری ضرور

تعمیر کی ہے لیکن ابھی تک انہوں نے اس لیبارٹری میں کوئی کام نہیں کیا ہے۔

بہرحال درخشاں نے پیغام میں بتایا ہے کہ روانگی سے قبل اس کی علیحدگی میں ڈاکٹر سفیان سے بات ہوئی تھی۔ ڈاکٹر سفیان نے اسے میرے بارے میں بتایا تھا کہ میں پاکیشیا پہنچ کر کسی بھی طرح عمران سے رابطہ کروں اور اسے ساری صورتحال سے آگاہ کر دیا جائے تاکہ وہ ڈاکٹر راشدی کو بلیک کوبرا سے بچا سکے''...... عمران نے ریڈ کوڈ میں سنی ہوئی درخشاں کی ساری باتیں بلیک زیرو کو بتاتے ہوئے کہا۔

''اوہ۔ تو کیا واقعی ڈاکٹر راشدی ایس ایف فارمولا مکمل کر چکے ہیں''...... بلیک زیرو نے کہا۔

''ظاہر سی بات ہے ورنہ بلیک کوبرا جیسی کرمنل تنظیم کے گروپ کا یہاں آنے کا اور کیا مطلب ہوسکتا ہے''...... عمران نے کہا۔

''لیکن بلیک کوبرا کو اس فارمولے کا کیسے علم ہوا''...... بلیک زیرو نے کہا۔

''معلوم نہیں۔ درخشاں نے اس بارے میں کچھ نہیں بتایا ہے اس کا کہنا ہے کہ میں یا پاکیشیا سیکرٹ سروس ہر ممکن طریقے سے ڈاکٹر راشدی، اس کی اور ایکریمیا میں موجود اس کے ماں باپ اور بہن بھائیوں کی مدد کریں اور انہیں بلیک کوبرا تنظیم سے بچائیں''۔ عمران نے کہا۔

’’تو یہ درخشاں اپنے ماں باپ کے یرغمال ہونے اور ڈاکٹر راشدی کے میک پال اور اینڈرس کے قبضے میں ہونے کی وجہ سے مجبور ہو کر ان کا ساتھ دے رہی ہے‘‘...... بلیک زیرو نے کہا۔

’’ہاں‘‘......عمران نے کہا۔

’’وہ یہاں کب سے موجود ہیں‘‘...... بلیک زیرو نے پوچھا۔

’’درخشاں کے پیغام کے مطابق وہ پچھلے تین روز سے یہیں موجود ہیں‘‘......عمران نے کہا۔

’’تین روز سے۔ اس کا مطلب ہے کہ ڈاکٹر راشدی نے ابھی تک انہیں ایس ایف فارمولا نہیں دیا ہے‘‘...... بلیک زیرو نے کہا۔

’’ہاں۔ ان کا حویلی میں موجود ہونا اسی بات کو ظاہر کرتا ہے کہ فارمولا ابھی تک ان کے ہاتھ نہیں لگا ہے ورنہ وہ حویلی میں موجود نہ ہوتے۔ فارمولا لے کر نکل گئے ہوتے‘‘......عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

’’تو کیا ڈاکٹر راشدی ان کا اس قدر تشدد برداشت کرنے کی ہمت رکھتے ہیں کہ وہ ان سے فارمولا بچا کر رکھ سکیں‘‘...... بلیک زیرو نے پوچھا۔

’’نہیں۔ ڈاکٹر راشدی دل کے عارضے میں مبتلا ہیں۔ ہو سکتا ہے کہ اس بات کا میک پال اور اینڈرس کو علم ہو اس لئے وہ محتاط انداز میں ڈاکٹر راشدی سے پوچھ گچھ کر رہے ہوں تاکہ وہ فارمولا ان کے حوالے کئے بغیر ہلاک نہ ہو جائیں‘‘......عمران نے کہا۔

’’پھر بھی ان کی زندگی تو خطرے میں ہے‘‘...... بلیک زیرو نے تشویش زدہ لہجے میں کہا۔

’’ہاں۔ ہمیں جلد سے جلد کچھ کرنا ہو گا۔ ادھر میک پال، اینڈرس اور اس کے ساتھیوں سے ہمیں ڈاکٹر راشدی کو نکالنا ہے اور ادھر ایکریمیا میں ڈاکٹر سفیان اور ان کی فیملی کو بھی ہمیں بلیک کوبرا کے عتاب سے بچانا ہے جو درخشاں کے کہنے کے مطابق اب بھی وہاں موجود ہیں اور ان کی موجودگی ڈاکٹر سفیان اور ان کی فیملی کے سروں پر موت بنی ہوئی ہے‘‘......عمران نے کہا۔

’’میں ریونڈ اور ٹالر سے بات کر کے انہیں ساری صورتحال سے آگاہ کر دیتا ہوں تاکہ وہ جیسے بھی ممکن ہوں ڈاکٹر سفیان اور ان کی فیملی کو بلیک کوبرا سے بچا کر وہاں سے نکال سکیں۔ آپ یہاں ڈاکٹر راشدی اور درخشاں کو میک پال، اینڈرس اور اس کے ساتھیوں سے کیسے بچائیں گے‘‘...... بلیک زیرو نے کہا۔

’’تم جولیا اور اس کے ساتھیوں کو فوری طور پر حویلی پہنچنے کا کہو اور انہیں ہدایات دو کہ وہ حویلی میں ہر طرف گیس پسٹل سے بے ہوش کر دینے والی گیس پھیلا دیں۔ جب حویلی کے تمام مکین بے ہوش ہو جائیں تو وہ حویلی میں گھس جائیں اور وہاں سے میک پال، اینڈرس کے ساتھ ڈاکٹر راشدی اور ان کی پوتی درخشاں کو نکال کر رانا ہاؤس لے آئیں۔ میک پال اور اینڈرس کے ساتھیوں کو وہ ہلاک کر دیں۔رانا ہاؤس میں میک پال اور اینڈرس سے میں خود

پوچھ گچھ کروں گا اور جب تک ضرورت ہوئی ڈاکٹر راشدی اور ان
کی پوتی کو دشمنوں سے بچانے کے لئے ہم رانا ہاؤس میں رکھیں
گے''...... عمران نے کہا۔

''ٹھیک ہے۔ اس طرح میک پال اور اینڈرس آسانی سے قابو
میں آ جائیں گے''...... بلیک زیرو نے کہا۔

''مجھے وہاں پہنچنے میں وقت لگے گا۔ اس لئے تم جولیا اور اس
کے ساتھیوں کو کال کر کے فوری طور پر یہ کارروائی مکمل کراؤ۔ اس
کے بعد میں دیکھتا ہوں کہ مزید کیا کرنا ہے''...... عمران نے کہا۔

''او کے''...... بلیک زیرو نے کہا تو عمران نے رسیور کریڈل پر
رکھ دیا۔ اس کے چہرے پر سنجیدگی کے تاثرات نمایاں تھے۔

بلیک کوبرا اپنے آفس میں موجود آفس ورک میں مصروف تھا
کہ کمرے میں ٹرانسمیٹر کی مخصوص سیٹی کی آواز سنائی دی تو وہ چونک
پڑا۔ اس نے سامنے پڑی ہوئی فائل بند کی اور اسے اٹھا کر سائیڈ
پر رکھا اور پھر اس نے میز کی اوپر والی دراز کھولی اور اس میں موجود
جدید ساخت کا ٹرانسمیٹر نکال لیا۔ سیٹی کی آواز اسی ٹرانسمیٹر سے نکل
رہی تھی۔ بلیک کوبرا نے ٹرانسمیٹر کا ایک بٹن پریس کیا تو دوسری
طرف سے میک پال اسے بار بار کال کر رہا تھا۔

''یس۔ بلیک کوبرا اٹنڈنگ یو۔ اوور''...... بلیک کوبرا نے مخصوص
لہجے میں کہا۔

''میک پال بول رہا ہوں چیف۔ اوور''...... میک پال نے
مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

''یس ۔ کیا رپورٹ ہے۔ فارمولے کا کچھ پتہ چلا۔ اوور''......
بلیک کوبرا نے پوچھا۔

"یس چیف۔ فارمولا مل گیا ہے۔ اوور"...... دوسری طرف سے میک پال نے جواب دیا تو بلیک کوبرا کے چہرے پر مسرت کے تاثرات نمودار ہو گئے۔

"گڈ شو۔ کہاں سے ملا ہے فارمولا اور یہ کس شکل میں ہے۔ اوور"...... بلیک کوبرا نے مسرت بھرے لہجے میں پوچھا۔

"ڈاکٹر راشدی نے فارمولا بلیک کوڈ بک میں نوٹ کر کے اس نوٹ بک کو ایک پرانے ریڈیو میں چھپایا ہوا تھا چیف۔ آپ کی کال آنے کے بعد میں اور اینڈرس ایک بار پھر ڈاکٹر راشدی کی لیبارٹری میں گئے تھے اور ہم نے وہاں جا کر پھر سے نہایت باریک بینی سے تلاشی لینی شروع کر دی تھی۔ تلاشی کے دوران اینڈرس کا ہاتھ لگا تو ایک الماری پر پڑا ہوا پرانا ریڈیو نیچے گر گیا۔ ریڈیو گر کر ٹوٹ گیا تھا۔ میں نے اسے چیک کیا تو اس کے اندر سرکٹ بورڈ کے نیچے مجھے سیاہ رنگ کی ایک نوٹ بک چپکی ہوئی دکھائی دی۔ نوٹ بک کو ٹیپ سے چپکایا گیا تھا۔ میں نے نوٹ بک نکالی اور جب اسے کھولا تو یہ دیکھ کر میری اور اینڈرس کی خوشی کی انتہا نہ رہی کہ اس نوٹ بک میں ریڈ کوڈ میں ایس ایف میزائل کا فارمولا لکھا ہوا تھا۔ اوور"...... دوسری طرف سے میک پال نے مسرت بھرے لہجے میں کہا۔

"گڈ شو۔ کہاں ہے وہ نوٹ بک۔ اوور"...... بلیک کوبرا نے بھی مسرت بھرے لہجے میں کہا۔

"میرے پاس ہی موجود ہے چیف۔ اوور"...... میک پال نے جواب دیا۔

"ٹھیک ہے۔ اسے اپنے پاس محفوظ رکھو۔ میں تمہارے پاس ایک آدمی کو بھیجتا ہوں۔ نوٹ بک تم اس کے حوالے کر دینا اور جلد سے جلد پاکیشیا سے نکل جانا۔ اس آدمی کا نام رینڈس ہے اگر وہ تمہیں میرے بتائے ہوئے کوڈز درست طور پر بتا دے تو نوٹ بک اس کے حوالے کر دینا۔ اوور"...... بلیک کوبرا نے کہا اور پھر وہ میک پال کو بتانے لگا کہ اسے رینڈس کے ساتھ کن کوڈز کا تبادلہ کرنا ہے۔

"لیکن چیف آپ نے تو کہا تھا کہ فارمولا مجھے دارالحکومت کے پرائم بنک کے منیجر کو پہنچانا ہے۔ میک پال نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"نہیں۔ اب اس کی ضرورت نہیں ہے۔ میں نے پلان بدل دیا ہے۔ اب تم فارمولا رینڈس کے حوالے کرو گے اور رینڈس بذات خود فارمولا لے کر یہاں میرے پاس آئے گا۔ اوور"۔ بلیک کوبرا نے سخت لہجے میں کہا۔

"او کے چیف۔ اوور"...... میک پال نے کہا۔

"اب اس لڑکی اور ڈاکٹر راشدی کے اسسٹنٹ کا بھی خاتمہ کر دو۔ اوور"...... بلیک کوبرا نے کہا۔

"بلیک نوٹ بک ملتے ہی ہم نے سب سے پہلے یہی کام کیا تھا

چیف اور ہم اپنے تمام ساتھیوں کو لے کر وہاں سے نکل آئے تھے۔ ہم نے وہاں سے نکلتے ہوئے حویلی میں بلاسٹرز بھی لگا دیئے تھے اور اینڈرس نے ڈی چارج کر کے ان بلاسٹر کو بلاسٹ کر کے حویلی کو ملبے کے ڈھیر میں تبدیل کر دیا ہے تاکہ کسی کو یہاں کسی قسم کا کوئی نشان تک نہ مل سکے۔ اوور''...... میک پال نے کہا۔

''گڈ۔ ویری گڈ۔ یہ کام کر کے تم نے واقعی عقلمندی کا ثبوت دیا ہے لیکن اب تم کہاں پر موجود ہو۔ اوور''...... بلیک کوبرا نے کہا۔

''ہم دارالحکومت پہنچ چکے ہیں چیف۔ یہاں اینڈرس نے پہلے سے ہی ایک کالونی میں رہائش گاہ کا انتظام کر لیا تھا تاکہ ہمیں یہاں شفٹ ہونے میں کسی مسئلے سے دوچار نہ ہونا پڑے۔ اوور''۔ میک پال نے کہا۔

''کالونی کا نام اور رہائش گاہ کا نمبر بتاؤ۔ اوور''...... بلیک کوبرا نے کہا تو دوسری طرف سے میک پال نے اسے اس کالونی اور اس رہائش گاہ کا پتہ بتانا شروع کر دیا جہاں پر وہ موجود تھے۔

''ٹھیک ہے۔ تم وہیں رہو۔ جلد ہی رینڈس تم تک پہنچ جائے گا۔ بلیک کوڈ بک اس کے حوالے کرنا اور پھر جب اور جیسے موقع ملے وہاں سے نکل جانا۔ اوور''...... بلیک کوبرا نے کہا۔

''یس چیف۔ آپ کے حکم کی تعمیل ہو گی۔ اوور''...... میک پال نے کہا اور بلیک کوبرا نے اوور اینڈ آل کہہ کر رابطہ ختم کر دیا اور پھر وہ تیزی سے اس کی فریکوئنسی بدلنے لگا۔ نئی فریکوئنسی ایڈجسٹ کر

کے اس نے ایک بٹن پریس کیا اور دوسری طرف کال دینے لگا۔

''یس۔ رینڈس اٹنڈنگ یو۔ اوور''...... چند لمحوں بعد رینڈس نے اس کی کال رسیو کرتے ہوئے کہا۔

''بلیک کوبرا بول رہا ہوں۔ اوور''...... بلیک کوبرا نے کہا۔

''یس چیف۔ حکم۔ اوور''...... رینڈس نے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

''ایک پتہ اور چند کوڈز نوٹ کرو۔ اوور''...... بلیک کوبرا نے کہا۔

''یس چیف۔ اوور''...... رینڈس نے کہا اور پھر اس نے میک پال کا بتایا ہوا پتہ اسے بتایا اور پھر وہ ان کوڈز کے بارے میں رینڈس کو بتانے لگا جو اس نے میک پال سے طے کئے تھے۔

''میک پال اور اینڈرس اس پتے پر اپنے ساتھیوں سمیت موجود ہیں۔ فوراً وہاں جاؤ اور جا کر ان سے ملو اور میک پال سے بلیک نوٹ بک حاصل کرو اور پھر ان سب کو وہیں ہلاک کر دو۔ ان سب کو ہلاک کرنے کے لئے تم ریڈ گن کا ہی استعمال کرو گے تاکہ ان سب کی لاشیں جل کر راکھ بن جائیں۔ اوور''...... بلیک کوبرا نے کہا۔

''اوکے چیف۔ اوور''...... رینڈس نے کہا۔

''اس کے بعد تمہیں بلیک نوٹ بک کافرستانی سفارت خانے کے فرسٹ سیکرٹری سورج پرتاب کو ہینڈ اوور کرنی ہے۔ میں اسے کال کر دوں گا۔ تم وہاں صرف اپنا نام بتاؤ گے تو تمہیں فوراً سورج

پرتاب تک پہنچا دیا جائے گا۔ اس کے بعد تمہارا کام ختم۔ پھر تم پہلی فلائٹ سے پاکیشیا سے نکل جانا۔ اوور“...... بلیک کوبرا نے کہا۔

”یس چیف۔ اوور“...... دوسری طرف سے رینڈس نے جواب دیا۔

”اس بات کا دھیان رکھنا کہ تمہیں سورج پرتاب کو اپنا اصل نام نہیں بتانا ہے۔ تم اسے اپنا نام بلیک کوبرا بتاؤ گے۔ سمجھ گئے تم۔ اوور“...... بلیک کوبرا نے کہا۔

”یس چیف۔ سمجھ گیا۔ اوور“...... رینڈس نے جواب دیا۔

”پھر سن لو۔ سب سے پہلے تم میک پال اور اینڈرس سے جا کر ملو گے۔ ان سے کوڈز کے تبادلے کے بعد تم ان سے بلیک نوٹ بک حاصل کرو گے اور پھر ان سب کو ہلاک کردو گے۔ یاد رکھنا ان کا ایک آدمی بھی زندہ نہیں بچنا چاہئے۔ بلیک نوٹ بک حاصل کرنے اور ان سب کو ہلاک کرنے کے بعد تم مجھ سے ڈائریکٹ رابطہ کر کے رپورٹ دو گے اور اس کے فوراً بعد تم کافرستانی سفارت خانے کے فرسٹ سیکرٹری سے ملنے چلے جاؤ گے اور اپنا نام بلیک کوبرا بتا کر بلیک نوٹ بک اس کے حوالے کر دو گے اور پھر تمہیں جلد سے جلد پاکیشیا سے نکلنا ہے۔ اوور“...... بلیک کوبرا نے اسے ایک بار پھر تفصیل سے سمجھاتے ہوئے کہا۔

”یس چیف۔ میں جلد سے جلد یہاں سے نکلنے کی کوشش کروں گا۔ اوور“...... رینڈس نے کہا تو بلیک کوبرا نے اوور اینڈ آل کہہ کر

رابطہ منقطع کر دیا۔ اس سے رابطہ منقطع کرتے ہی بلیک کوبرا نے ایک بار پھر ٹرانسمیٹر پر ایک اور فریکوئنسی ایڈجسٹ کرنی شروع کر دی۔ فریکوئنسی ایڈجسٹ کر کے اس نے دوسری طرف کال دینا شروع کر دی۔

”یس۔ ایس پی اٹنڈنگ یو۔ اوور“...... رابطہ ملتے ہی ایک مردانہ آواز سنائی دی۔

”بلیک کوبرا بول رہا ہوں۔ اوور“...... بلیک کوبرا نے مخصوص لہجے میں کہا۔

”یس۔ کیا رپورٹ ہے۔ اوور“...... دوسری طرف سے سخت اور سرد لہجے میں کہا گیا۔

”ایس ایف فارمولا ایک بلیک نوٹ بک میں تحریر ہے جو میرے ساتھیوں کو مل چکا ہے۔ جلد ہی میرا ایک آدمی بلیک کوبرا کے نام سے سفارت خانے پہنچے گا اور وہ بلیک نوٹ بک آپ کے حوالے کر دے گا۔ اوور“...... بلیک کوبرا نے کہا۔

”آدمی۔ کیا مطلب۔ تم نے تو کہا تھا کہ فارمولا لے کر تم خود میرے پاس پہنچو گے۔ اوور“...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

”ہاں لیکن میں ذاتی مصروفیات کی وجہ سے پاکیشیا نہیں پہنچ سکا تھا۔ میں نے یہ کام اپنے ایک سپیشل گروپ کے سپرد کر دیا تھا جس نے نہایت ہوشیاری اور ذہانت سے اپنا کام پورا کر لیا ہے اور ڈاکٹر راشدی کی وہ بلیک نوٹ بک حاصل کر لی ہے جس میں اس نے

ایس ایف کا فارمولا درج کر رکھا ہے۔ آپ کو آم کھانے سے
مطلب ہونا چاہئے اس لئے میرا آدمی جیسے ہی بلیک نوٹ بک لے
کر آپ کے پاس پہنچے آپ اس سے بلیک نوٹ بک وصول کر لیں
آپ یہی سمجھ لیں کہ بلیک نوٹ بک میں ہی آپ کے پاس لایا
ہوں۔ اوور"...... بلیک کوبرا نے کہا۔

"ہونہہ۔ کیا تمہیں یقین ہے کہ اس بلیک نوٹ بک میں ایس
ایف فارمولا ہی تحریر ہے۔ اوور"...... دوسری طرف سے پوچھا گیا۔

"میرے آدمی کچا کام نہیں کرتے ہیں۔ انہوں نے اس بلیک
نوٹ بک میں درج فارمولے کو چیک کیا ہے۔ فارمولا اصل ہے۔
بلیک نوٹ بک جب آپ کو مل جائے تو آپ خود اسے چیک کرو
لیں۔ مجھے یقین ہے میرا آدمی آپ تک اوریجنل فارمولا ہی لائے
گا۔ اوور"...... بلیک کوبرا نے انتہائی بااعتماد لہجے میں کہا۔

"او کے۔ اتفاق سے ایک کافرستانی سائنس دان میرے مہمان
ہیں۔ میں فارمولا ان سے چیک کرالوں گا۔ جب تک وہ فارمولے
کو او کے قرار نہیں دے دیتے اس وقت تک میں تمہارے آدمی کو
جانے نہیں دوں گا۔ اگر وہ فارمولا اصل نہ ہوا تو میں بلیک نوٹ
بک اس کے ہاتھ تمہیں واپس بھجوا دوں گا۔ اوور"...... دوسری طرف
سے کہا گیا۔

"ٹھیک ہے۔ آپ اپنی پوری تسلی کر لیں۔ جب آپ کے
سائنس دان کو یقین آ جائے کہ فارمولا اصل ہے تو آپ بلیک کو

کو جانے دینا۔ اوور"...... بلیک کوبرا نے کہا۔

"او کے۔ اوور"...... دوسری طرف سے کہا گیا اور بلیک کوبرا نے
اوور اینڈ آل کہہ کر اس سے رابطہ ختم کر دیا۔ تقریباً ایک گھنٹے کے
بعد پھر سے ٹرانسمیٹر سے سیٹی کی آواز سنائی دی تو بلیک کوبرا نے
ایک بار پھر ٹرانسمیٹر اٹھایا اور اس کا بٹن پریس کر کے اسے آن کر
دیا۔ دوسری طرف سے رینڈس کی کال تھی۔

"یس۔ بلیک کوبرا اٹنڈنگ یو۔ اوور"...... بلیک کوبرا نے کال
رسیو کرتے ہوئے کہا۔

"بلیک نوٹ بک میرے پاس ہے چیف اور میں نے آپ کی
ہدایات کے مطابق میک پال، اینڈرس اور اس کے تمام ساتھیوں کو
ریڈ گن سے ہلاک کر دیا ہے۔ اوور"...... دوسری طرف سے رینڈس
نے کہا۔

"یہ سب کیسے کیا۔ تفصیل بتاؤ۔ اوور"...... چیف نے کہا۔

"میں آپ کے بتائے ہوئے پتے پر پہنچا تو اس رہائش گاہ میں
میک پال اور اینڈرس اپنے ساتھیوں سمیت موجود تھے۔ مخصوص کوڈ
ورڈز کے تبادلے کے بعد وہ مجھے اپنے ساتھ رہائش گاہ کے ایک
کمرے میں لے گئے۔ میک پال نے مجھے ایک بلیک کور نوٹ بک
دی۔ جسے میں نے کھول کر چیک کیا۔ اس پر سائنسی تحریر تھی اور
نوٹ بک کے پہلے صفحے پر ایس ایف لکھا ہوا تھا۔ میں نے بلیک
نوٹ بک اپنی جیب میں رکھی اور پھر اس رہائش گاہ سے نکل آیا۔

رہائش گاہ سے باہر آتے ہوئے میں رہائش گاہ کے اندر منی بلاسٹنگ بال چھوڑ آیا تھا جو بال بیرنگ جیسے تھے۔ باہر آتے ہی میں نے منی بلاسٹنگ بالز کو ماسٹر ریموٹ کنٹرول سے بلاسٹ کر دیا۔منی بلاسٹنگ بالز سے ژود اثر گیس خارج ہوئی جس سے رہائش گاہ میں موجود تمام افراد بے ہوش ہو گئے۔ میں نے دس منٹ کا انتظار کیا اور پھر اپنے چاروں ساتھیوں کو لے کر ایک بار پھر اس کوٹھی میں داخل ہو گیا۔منی بلاسٹنگ بالز کی ژود اثر گیس سے میک پال، اینڈرس اور اس کے سارے ساتھی بے ہوش ہو گئے تھے۔ میں نے اپنے ساتھیوں کے ساتھ ان سب کو ایک جگہ اکٹھا کیا اور پھر ان سب کو باری باری ریڈ گن سے جلا کر بھسم کر دیا۔ اس کے بعد میں نے اپنے آدمیوں کی مدد سے ان سب کی جلی ہوئی راکھ اٹھا کر اس رہائش گاہ کے گٹڑ میں بہا دی۔اب میک پال، اینڈرس اور اس کے ساتھیوں کا نام ونشان تک باقی نہیں بچا ہے۔ اوور''...... دوسری طرف سے رینڈس نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

''گڈ شو۔ اب تم وہاں سے نکلو اور فوراً کافرستانی سفارت خانے کی طرف روانہ ہو جاؤ اور جیسا میں نے تمہیں بتایا تھا کہ یہ نوٹ بک تمہیں کافرستانی سفارت خانے کے فرسٹ سیکرٹری سورج پرتاب کے ہی حوالے کرنی ہے۔ اوور''...... بلیک کوبرا نے کہا۔

''یس چیف۔ اوور''...... رینڈس نے کہا۔

''اپنے ساتھیوں سے کہو کہ اب وہ اپنے طور پر الگ الگ

پاکیشیا سے نکل جائیں۔ جب تم بلیک نوٹ بک کافرستانی سفارت خانے کے فرسٹ سیکرٹری تک پہنچا دو تو تمہیں بھی وہاں سے نکلنا ہے۔ اوور''...... بلیک کوبرا نے کہا۔

''یس چیف۔ آپ کے حکم کی تعمیل ہو گی۔ اوور''...... رینڈس نے کہا۔

''بلیک نوٹ بک کافرستانی سفارت خانے میں لے جانے سے پہلے ایک کام کرو۔ اوور''...... اچانک بلیک کوبرا نے ایک خیال آنے پر چونکتے ہوئے کہا۔

''کون سا کام چیف۔ اوور''...... رینڈس نے پوچھا۔

''تمہارے پاس مائیکرو فلم بنانے والا کیمرہ ہے۔ اوور''۔ بلیک کوبرا نے پوچھا۔

''یس چیف۔ میں ضرورت کا سارا سامان اپنے پاس رکھتا ہوں۔ میرے پاس پی ایس ڈی کیمرہ ہے جس سے طویل مائیکرو فلمز بنائی جا سکتی ہیں اور انہیں اپنے پاس محفوظ بھی رکھا جا سکتا ہے۔ اوور''...... رینڈس نے جواب دیا۔

''تو پھر سب سے پہلے بلیک نوٹ بک کے ایک ایک صفحے کی تصویریں بنا کر مکمل فارمولے کو اپنے پاس محفوظ کرلو اور پھر وہ نوٹ بک لے جا کر کافرستانی فرسٹ سیکرٹری کے حوالے کرنا۔ انہوں نے ابھی مجھے مکمل پیمنٹ نہیں کی ہے۔ جب تک وہ مجھے مکمل پیمنٹ نہیں کریں گے ان کی گردن میرے ہاتھ میں رہنی ضروری

ہے اور یہ گردن اسی شکل میں میرے ہاتھ میں آ سکتی ہے کہ ایس ایف فارمولے کی کاپی میرے پاس بھی محفوظ ہو۔ اوور"۔ بلیک کوبرا نے کہا۔

"یس چیف۔ یہ مناسب اقدام ہے۔ میں ابھی اس پوری نوٹ بک کی مائیکروفلم بنا کر اپنے پاس محفوظ کر لیتا ہوں۔ اوور"۔ رینڈس نے کہا۔

"ہاں۔ مائیکروفلم بنا کر تم ہیون ہوٹل کے منیجر لوئس کے پاس چلے جانا اور فلم اس کے حوالے کر دینا۔ وہ ایک بہترین اسمگلر ہے۔ وہ سرحدی گاؤں منڈاسی کے راستے آسانی سے کافرستان آ جا سکتا ہے۔ اس سے کہنا کہ وہ پہلی فرصت میں مائیکروفلم کافرستان لے جا کر کراڈ کے حوالے کر دے۔ کراڈ اس مائیکروفلم کو مجھے پہنچا دے گا۔ اوور"...... چیف نے کہا۔

"او کے چیف۔ اوور"...... دوسری طرف سے رینڈس نے کہا اور بلیک کوبرا نے اوور اینڈ آل کہہ کر رابطہ منقطع کر دیا۔ اس نے ٹرانسمیٹر آف کر کے دراز میں رکھا اور پھر اس نے سامنے پڑے ہوئے فون کا رسیور اٹھایا اور تیزی سے نمبر پریس کرنے لگا۔

"رچمنڈ بول رہا ہوں"...... رابطہ ملتے ہی دوسری طرف سے ایک بھاری مردانہ آواز سنائی دی۔

"بلیک کوبرا بول رہا ہوں"...... بلیک کوبرا نے سرد لہجے میں کہا۔

"یس چیف۔ حکم"...... بلیک کوبرا کی آواز سن کر دوسری طرف

سے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

"ڈاکٹر سفیان اور اس کی فیملی کو ختم کر کے وہاں سے نکل آؤ۔ یاد رہے کہ وہاں تم نے اپنا کوئی نشان نہیں چھوڑنا ہے"...... بلیک کوبرا نے تحکمانہ لہجے میں کہا۔

"یس چیف"...... دوسری طرف سے رچمنڈ نے مؤدبانہ لہجے میں کہا اور بلیک کوبرا نے رسیور کریڈل پر رکھ دیا۔ اس کے چہرے پر اب گہرے اطمینان کے تاثرات تھے۔

عمران دانش منزل کے آپریشن روم میں داخل ہوا تو بلیک زیرو اس کے احترام میں اٹھ کر کھڑا ہو گیا۔

''بیٹھو''...... سلام و دعا کے بعد عمران نے کہا اور اپنی مخصوص کرسی پر بیٹھ گیا تو بلیک زیرو بھی اپنی مخصوص کرسی پر بیٹھ گیا۔ عمران کے چہرے پر انتہائی سنجیدگی اور غصے کے تاثرات نمایاں تھے۔

''کیا ہوا۔ کافی غصے میں دکھائی دے رہے ہیں''...... بلیک زیرو نے کہا۔

''جس بات کا خدشہ تھا وہ ہو گئی ہے اس لئے غصہ نہ کروں تو اور کیا کروں''......عمران نے کہا۔

''اوہ۔ کیا ہوا ہے''...... بلیک زیرو نے چونکتے ہوئے کہا۔

''ہونا کیا ہے۔ میک پال اور اینڈرس نے جولیا اور اس کے ساتھیوں کے پہنچنے سے پہلے ہی سارا کھیل ختم کر دیا تھا۔ انہیں شاید ڈاکٹر راشدی نے فارمولا دے دیا تھا۔ فارمولا حاصل کرتے ہی

میک پال، اینڈرس اور اس کے ساتھیوں نے ڈاکٹر راشدی اور ان کی پوتی درخشاں کو ہلاک کیا اور پھر ان کی حویلی کو بموں اور میزائلوں سے تباہ کر کے وہاں سے نکل جانے میں کامیاب ہو گئے۔ جب جولیا اور اس کے ساتھی وہاں پہنچے تو انہیں وہاں سوائے ملبے کے ڈھیر کے اور کچھ نہ ملا تھا''۔ عمران نے کہا۔

''اوہ۔ یہ تو واقعی بیڈ نیوز ہے کہ میک پال اور اینڈرس کو ڈاکٹر راشدی کا فارمولا مل گیا ہے اور وہ انہیں اور ان کی پوتی کو ہلاک کر کے نکل جانے میں کامیاب ہو گئے ہیں''...... بلیک زیرو نے ہونٹ بھینچتے ہوئے کہا۔

''ہاں۔ مجھے خود پر اس لئے غصہ آ رہا ہے کہ میں نے میک پال کو پہچاننے کے باوجود اسے ایسے ہی کیوں چھوڑ دیا۔ جب میں وہاں پہنچا تھا تو مجھے اس کے خلاف فوراً ایکشن لینا چاہئے تھا اور وہیں اس کی گردن دبوچ کر پوچھنا چاہئے تھا کہ وہ وہاں کیا کر رہا ہے لیکن میں ڈاکٹر راشدی اور اس کی پوتی کے تحفظ کے لئے خاموشی سے وہاں سے واپس دارالحکومت آ گیا''۔ عمران نے کہا۔

''آپ نے احتیاطاً ایسا کیا تھا۔ آپ نے ہی بتایا تھا کہ جب آپ وہاں سے نکلے تھے تو آپ کی کار کے نیچے ٹریکنگ ڈیوائس لگی ہوئی تھی جس سے میک پال اور اینڈرس یہ معلوم کر سکتے تھے کہ آپ وہاں سے واپس کہاں جاتے ہیں۔ اگر آپ وہاں رک کر ان کے خلاف کوئی کارروائی کرتے تو بھی ڈاکٹر راشدی اور ان کی پوتی

کو نقصان پہنچنے کا اندیشہ تھا“...... بلیک زیرو نے کہا۔

”انہیں نقصان پہنچنے کا اندیشہ ہو سکتا تھا لیکن میں کوشش کر کے ان کی جان بچا سکتا تھا۔ میں اصل حالات جاننے کے لئے واپس فلیٹ میں چلا گیا تھا تا کہ درخشاں سے فون پر بات کر سکوں اور اس کے بعد ہی میک پال اور اینڈرس کے خلاف کوئی قدم اٹھاؤں لیکن......“ عمران نے ہونٹ بھینچتے ہوئے کہا۔

”اب اس لیکن کا کیا فائدہ۔ جو ہونا تھا ہو چکا۔ شاید ڈاکٹر راشدی صاحب اور ان کی پوتی کے نصیب میں یہی سب کچھ ہونا لکھا تھا“...... بلیک زیرو نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا۔

”ہاں۔ لیکن پھر بھی مجھے کچھ نہ کچھ کرنا چاہئے تھا“...... عمران نے کہا۔

”کیا آپ کو یقین ہے کہ وہ لوگ فارمولا لے جانے میں کامیاب ہو گئے ہیں“...... بلیک زیرو نے پوچھا۔

”ہاں۔ اگر انہیں فارمولا نہ ملا ہوتا تو وہ اس طرح ڈاکٹر راشدی کی حویلی تباہ کر کے نہ نکلتے“...... عمران نے کہا۔

”یہ بھی تو ممکن ہے کہ میک پال نے آپ کو وہاں دیکھ کر وہ جگہ چھوڑنے کا فیصلہ کر لیا ہو اور وہ ڈاکٹر راشدی اور ان کی پوتی کو لے کر کسی اور جگہ شفٹ کر گیا ہو“...... بلیک زیرو نے کہا۔

”نہیں۔ میں نے درخشاں کے نمبر پر دوبارہ کال کی تھی لیکن اس کا نمبر آف تھا۔ میں نے کمپنی سے اس کے سیل فون کی لاسٹ

لوکیشن کا پتہ کرایا تھا۔ اس کی لاسٹ لوکیشن وہی حویلی تھی“...... عمران نے کہا۔

”تو ممکن ہے کہ انہوں نے جان بوجھ کر درخشاں کا سیل فون وہیں چھوڑ دیا ہو“...... بلیک زیرو نے کہا۔

”یہ ساری امکانی باتیں ہیں اور میں نے وہاں جا کر خود تحقیقات کی ہیں۔ وہاں کی صورتحال دیکھ کر ایسا ہی لگ رہا ہے کہ وہاں سے صرف میک پال، اینڈرس اور ان کے ساتھی ہی نکلے تھے۔ ڈاکٹر راشدی اور درخشاں ان کے ہمراہ نہیں تھے“...... عمران نے کہا۔

”کیا یہ ارد گرد کے لوگوں نے آپ کو بتایا ہے“...... بلیک زیرو نے پوچھا۔

”ہاں۔ کچھ لوگوں سے پوچھ گچھ کی تھی میں نے اور قریبی عمارتوں کے سی سی ٹی وی کیمروں کی مجھے فوٹیج بھی ملی تھیں۔ جن میں دو کاریں حویلی سے جاتی دکھائی دیتی ہیں۔ ان کاروں میں میک پال، اینڈرس اور ان کے گروپ کے دس افراد تھے۔ ان فوٹیج میں نہ تو ڈاکٹر راشدی کہیں دکھائی دیئے تھے اور نہ درخشاں“...... عمران نے جواب دیا۔

”تو کیا میں ممبران کو میک پال اور اینڈرس کی تلاش پر لگا دوں“...... بلیک زیرو نے پوچھا۔

”میں نے جولیا کو کال کر کے ہدایات دے دی ہیں۔ اس نے

سب کو کال کر کے ان دونوں کی تلاش کا کام شروع کر دیا ہے۔ جلد ہی وہ تمہیں رپورٹس دینا شروع کر دیں گے۔ تم ریونڈ اور ٹالر کے بارے میں بتاؤ۔ ان کی طرف سے کوئی رپورٹ ملی''...... عمران نے پوچھا۔

''نہیں۔ ابھی تک انہوں نے بھی کوئی رپورٹ نہیں دی ہے''۔ بلیک زیرو نے جواب دیا۔

''اور کارل۔ اس سے بات ہوئی''...... عمران نے پوچھا۔

''نہیں۔ کارل سے میرا رابطہ نہیں ہوا تھا۔ وہ اپنے کسی نجی کام کے سلسلے میں گریٹ لینڈ گیا ہوا ہے۔ اس کے نمبر ٹو مائیک سے میری بات ہوئی تھی اس کا کہنا ہے کہ اسے صرف اتنا معلوم ہے کہ کارل گریٹ لینڈ گیا ہے۔ وہ کہاں ہے اور کس کام سے گیا ہے اس کے بارے میں اسے کچھ معلوم نہیں ہے''...... بلیک زیرو نے کہا۔

''اب اس کارل سے معلومات حاصل کرنے کا کوئی فائدہ بھی نہیں ہے۔ کیونکہ یہ بات تو معلوم ہو چکی ہے کہ وہ لوگ یہاں ڈاکٹر راشدی سے ایس ایف میزائل کا فارمولا حاصل کرنے کے لئے آئے تھے جسے حاصل کرنے میں وہ کامیاب ہو گئے ہیں''...... عمران نے ایک طویل سانس لے کر کہا۔

''اگر فارمولا ان کے پاس ہے تو انہیں ساکائی قصبے یا پھر دارالحکومت میں ڈھونڈا جا سکتا ہے۔ میں ایئر پورٹ اور تمام اندرونی

اور خارجی راستوں پر پکٹنگ کرا دیتا ہوں تاکہ وہ کہیں بھی نظر آئیں تو انہیں پکڑا جا سکے''...... بلیک زیرو نے کہا۔

''انہیں پکڑنا اتنا آسان نہیں ہو گا۔ میک پال اور اینڈرس انتہائی زیرک اور شاطر ترین مجرم ہیں۔ اپنا مشن مکمل کرنے کے بعد نکل جانے پر کوئی ان کی گرد بھی نہیں پا سکتا۔ وہ ٹاپ ایجنٹوں کی طرح کام کرتے ہیں۔ ان کے ذرائع لامحدود ہیں۔ ہو سکتا ہے کہ وہ فارمولا لے کر اب تک ساکائی قصبے سے تو کیا دارالحکومت سے بھی نکل گئے ہوں''۔ عمران نے کہا۔

''تو پھر ان تک کیسے پہنچا جا سکتا ہے''...... بلیک زیرو نے ہونٹ بھینچتے ہوئے کہا۔

''مجھے بی سکس لانگ رینج ٹرانسمیٹر لا کر دو''...... عمران نے کہا تو بلیک زیرو نے اثبات میں سر ہلایا اور اٹھ کر ملحقہ روم کی طرف بڑھتا چلا گیا۔ تھوڑی دیر بعد وہ واپس آیا تو اس کے ہاتھ میں ایک جدید ساخت کا لانگ رینج ٹرانسمیٹر تھا۔ عمران اسے آن کرنے ہی لگا تھا کہ اچانک فون کی گھنٹی بج اٹھی تو بلیک زیرو نے ہاتھ بڑھا کر سامنے رکھے ہوئے فون کا رسیور اٹھا لیا۔

''ایکسٹو''...... بلیک زیرو نے ایکسٹو کے مخصوص لہجے میں کہا۔

''ایکریمیا سے ریونڈ بول رہا ہوں چیف''...... دوسری طرف سے ایکریمین فارن ایجنٹ کی آواز سنائی دی تو بلیک زیرو کے ساتھ عمران بھی چونک پڑا۔ بلیک زیرو نے رسیور اٹھاتے ہوئے فون کا

لاؤڈر بھی آن کر دیا تھا اس لئے ریونڈ کی آواز عمران نے بھی سن لی تھی۔

''یس۔ کیا رپورٹ ہے''...... بلیک زیرو نے پوچھا۔

''ایک بری خبر ہے چیف''...... دوسری طرف سے ریونڈ نے جواب دیا تو بلیک زیرو کے ساتھ عمران ایک بار پھر چونک پڑا۔

''تفصیل بتاؤ''...... بلیک زیرو نے سرد لہجے میں پوچھا۔

''میں نے اور ٹالر نے ڈاکٹر راشدی کے چھوٹے بیٹے ڈاکٹر سفیان کی رہائش گاہ ٹریس کر لی تھی۔ ڈاکٹر سفیان کی رہائش گاہ مشی گن میں تھی جبکہ ہم دونوں اوہائیو میں تھے۔ ہم نے فوری طور پر مشی گن کے لئے فلائٹ لی اور وہاں پہنچ گئے۔ جب ہم مطلوبہ پتے پر پہنچے تو وہاں سب کچھ ختم ہو چکا تھا۔ ڈاکٹر سفیان کی رہائش گاہ کو تباہ کر دیا گیا تھا۔ مقامی پولیس نے وہاں کا محاصرہ کر رکھا تھا۔ میں نے اور ٹالر نے اپنے مخصوص ذرائع سے پولیس والوں سے معلومات حاصل کیں تو پتہ چلا کہ مقامی پولیس نے عمارت کا سارا ملبہ ہٹا لیا ہے اور انہیں اس ملبے سے چھ افراد کی لاشیں ملی ہیں جن میں دو لاشیں ادھیڑ عمر مرد اور عورت کی ہیں جبکہ چار لاشیں دو نوجوان لڑکوں اور دو نوجوان لڑکیوں کی ہیں۔ ان کی شناخت بھی کر لی گئی تھی۔ ہلاک ہونے والے ادھیڑ عمر آدمی کی شناخت ڈاکٹر سفیان کے نام سے ہوئی ہے جبکہ دوسری لاش اس کی بیوی کی ہے اور لڑکے اور لڑکیاں ان کی بیٹیاں اور بیٹے ہیں''...... ریونڈ نے

جواب دیتے ہوئے کہا تو عمران ایک طویل سانس لے کر رہ گیا۔

''کیا تم نے ان کی لاشیں دیکھی ہیں''...... بلیک زیرو نے پوچھا۔

''نو چیف۔ ملبے سے لاشیں نکال کر مقامی ہسپتال میں پوسٹ مارٹم کے لئے پہنچا دی گئی ہیں۔ ہم نے ابھی ہسپتال جا کر ان لاشوں کی چیکنگ نہیں کی ہے۔ اگر آپ کہیں تو ہم وہاں جا کر لاشیں چیک کر کے ان کی تصویریں بنا کر آپ کو بھیج سکتے ہیں''۔ ریونڈ نے کہا۔

''نہیں۔ اس کی ضرورت نہیں ہے۔ کیا تم نے یہ معلومات حاصل کی ہیں کہ ڈاکٹر سفیان کی رہائش گاہ کو کس نے تباہ کیا ہے''...... بلیک زیرو نے عمران کے اشارے پر پوچھا۔

''پولیس والوں کو ابھی اس بارے میں کوئی کلیو نہیں ملا ہے۔ یہ پوش علاقہ ہے۔ فی الحال انکوائری جاری ہے اور ارد گرد کی عمارتوں کے سی سی ٹی وی کیمروں کی فوٹیج بھی حاصل کی جا رہی ہے لیکن ابھی تک پولیس کی طرف سے کوئی بیان جاری نہیں ہوا ہے اور نہ ہی ایسی کوئی فوٹیج سامنے آئی ہے جس سے معلوم ہو سکے کہ ڈاکٹر سفیان اور ان کی فیملی کو ہلاک کرنے والا یا والے کون ہیں''...... ریونڈ نے کہا۔

''تم نے یہ بات تو معلوم کی ہو گی کہ ڈاکٹر سفیان اور اس کی فیملی کو کیسے ہلاک کیا گیا ہے۔ کیا وہ اس وقت زندہ حالت میں

تھے جب ان کی رہائش گاہ کو اُڑایا گیا تھا''...... بلیک زیرو نے پوچھا۔

''نو چیف۔ پولیس کے کہنے کے مطابق ڈاکٹر سفیان اور اس کی فیملی کو عمارت تباہ کرنے سے پہلے ہی گولیاں مار کر ہلاک کر دیا گیا تھا۔ پولیس کے ابتدائی بیان کے مطابق جن لوگوں نے ڈاکٹر سفیان اور ان کی فیملی کو گولیاں ماری تھیں وہ پہلے سے ہی ان کی رہائش گاہ میں موجود تھے۔ کچھ لوگوں نے چار نامعلوم افراد کو اس رہائش گاہ سے نکلتے دیکھا تھا۔ ان کے جانے کے دس منٹ بعد ہی اچانک عمارت میں یکے بعد دیگرے دو دھماکے ہوئے اور پوری عمارت ہی ملیا میٹ ہو گئی۔ شاید جانے سے پہلے ان لوگوں نے اس رہائش گاہ میں دو ٹائم ڈیوائسز لگا دی تھیں''...... ریونڈ نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

''اوکے۔ تم اپنا کام جاری رکھو اور معلوم کرو کہ ڈاکٹر سفیان اور اس کی فیملی کو اس طرح ہلاک کرنے والے کون ہیں۔ ان کے بارے میں کچھ بھی معلوم ہونے پر فوراً مجھے مطلع کرنا''...... بلیک زیرو نے کہا۔

''یس چیف''...... دوسری طرف سے ریونڈ نے کہا تو بلیک زیرو نے رسیور کریڈل پر رکھ دیا۔

''ڈاکٹر راشدی کے بیٹے ڈاکٹر سفیان اور اس کی فیملی کو ہلاک کرنے کا مطلب واضح ہے کہ وہ لوگ واقعی اپنے جس مقصد کے

لئے آئے تھے وہ پورا ہو گیا ہے ورنہ وہ لوگ یہاں ڈاکٹر راشدی، ان کی پوتی اور ایکریمیا میں ڈاکٹر سفیان اور اس کی فیملی کو ہلاک کر کے نہ نکلتے''...... بلیک زیرو نے کہا۔

''ہاں۔ ان دونوں وارداتوں میں ایک بات کامن ہے''۔ عمران نے ہونٹ بھینچتے ہوئے کہا۔

''کون سی بات''...... بلیک زیرو نے چونک کر کہا۔

''یہاں ڈاکٹر راشدی کی رہائش گاہ کو بھی تباہ کر دیا گیا ہے اور ایکریمیا میں ڈاکٹر سفیان اور اس کی فیملی کو گولیاں مار کر ان کی رہائش گاہ کو بھی تباہ کر دیا گیا ہے تا کہ کسی کو مجرموں کے خلاف کوئی کلیو نہ مل سکے''...... عمران نے کہا۔

''ہمیں مزید کسی کلیو کی کیا ضرورت ہے۔ آپ نے اپنی آنکھوں سے میک پال کو دیکھا ہے اور پھر درخشاں نے بھی اپنے پیغام میں آپ کو بلیک کوبرا کے بارے میں تفصیل بتائی ہے۔ یہ ساری کارروائی بلیک کوبرا کی ہی ہے۔ اسی تنظیم نے ڈاکٹر راشدی کی ایکریمیا میں مقیم فیملی کو پہلے یرغمال بنایا اور پھر میک پال اور اینڈرسن زبردستی درخشاں کو لے کر پاکیشیا پہنچ گئے جو ڈاکٹر راشدی کی پوتی تھی۔ انہوں نے ڈاکٹر راشدی پر تشدد کیا۔ ڈاکٹر راشدی چند دن ڈٹے رہے اور انہوں نے فارمولا ان کے حوالے نہ کیا لیکن پھر شاید ان کی ہمت دم توڑ گئی اور انہوں نے یا تو میک پال اور اینڈرسن کو فارمولے کے بارے میں بتا دیا یا پھر فارمولا خود ہی

ان کے حوالے کر دیا۔ فارمولا ملتے ہی میک پال اور اینڈرس نے ان دونوں کو ہلاک کیا اور ایکریمیا میں اپنے چیف کو کامیابی کی اطلاع دے دی۔ چونکہ فارمولا انہیں مل چکا تھا اس لئے بلیک کوبرا کے چیف نے ان افراد کو بھی جنہوں نے ڈاکٹر سفیان اور اس کی فیملی کو یرغمال بنایا ہوا تھا انہیں ہلاک کر کے وہاں سے نکل جانے کا حکم دے دیا۔ اب ہمارا ٹارگٹ ایکریمیا کی بدنام زمانہ، کرمنل تنظیم بلیک کوبرا ہے اور ہم جانتے ہیں کہ فارمولا بلیک کوبرا کے میک پال اور اینڈرس کے پاس ہے اور وہ ابھی پاکیشیا میں ہی موجود ہیں''۔ بلیک زیرو نے کہا۔

''ہاں۔ میں انہیں یہاں سے آسانی کے ساتھ فارمولا لے جانے نہیں دوں گا''...... عمران نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

''بلیک کوبرا کا تعلق ایکریمیا سے ہے۔ یقیناً اس تنظیم کو ایکریمیا کی کسی سرکاری ایجنسی نے ہائر کیا ہو گا تاکہ وہ پاکیشیا سے فارمولا حاصل کر کے اسے لا دے اور اس ایجنسی کا نام بھی سامنے نہ آئے ورنہ اس جیسی کرمنل تنظیم کو کسی میزائل کے فارمولے سے کیا مطلب ہوسکتا ہے''...... بلیک زیرو نے چند لمحے سوچتے رہنے کے بعد کہا۔

''ممکن ہے ایسا ہو یا یہ بھی ہوسکتا ہے کہ بلیک کوبرا یہ فارمولا حاصل کر کے کسی سپر پاور کو فروخت کر کے دولت حاصل کرنا چاہتا ہو''...... عمران نے کہا۔

''سب سے پہلے تو اس بات کی تصدیق ہونی چاہئے کہ ڈاکٹر راشدی نے اپنا فارمولا مکمل بھی کیا تھا یا نہیں اور اگر انہوں نے فارمولا مکمل کر لیا تو پھر انہوں نے فارمولا حکومت کے حوالے کیوں نہیں کیا تھا''...... بلیک زیرو نے کہا۔

''اس سلسلے میں میری سر داور سے بات ہوئی ہے۔ انہوں نے بتایا ہے کہ چند روز قبل ان کی ڈاکٹر راشدی سے بات ہوئی تھی۔ انہوں نے سر داور کو بتایا تھا کہ وہ فارمولا مکمل کر چکے ہیں اور تکنیکی چیکنگ کے بعد وہ فارمولا سر داور کے حوالے کرنے والے تھے تاکہ وہ بھی اس فارمولے کو چیک کر سکیں۔ سر داور کی چیکنگ اور اوکے رپورٹ ملنے کے بعد ہی وہ فارمولا حکومت کے حوالے کرنا چاہتے تھے تاکہ اس پر جلد سے جلد کام کیا جا سکے اور سپیشل فورس میزائل بنا کر پاکیشیا کے دفاعی سسٹم کو مزید ناقابل تسخیر بنایا جا سکے''۔ عمران نے جواب دیا۔

''آپ کے کہنے کے مطابق ڈاکٹر راشدی ذاتی طور پر اور اپنی ذاتی لیبارٹری میں اس فارمولے پر کام کر رہے تھے۔ اس سلسلے میں ان کی آپ سے یا پھر سر داور سے ہی بات ہوتی تھی۔ میرا کہنے کا مطلب ہے کہ ایس ایف میزائل کے فارمولے کے متعلق وہ جانتے تھے، سر داور یا پھر آپ۔ پھر ایکریمیا کی مجرم تنظیم بلیک کوبرا کو اس فارمولے کا کیسے علم ہو گیا''...... بلیک زیرو نے ہونٹ بھینچتے ہوئے کہا۔

''ظاہر ہے یہ راز لیک آؤٹ ہوا ہے یا پھر جان بوجھ کر کیا گیا ہے اور فارمولے کے بارے میں صرف میں ہی نہیں ڈاکٹر راشدی کے چند مزید دوست سائنس دان اور ان کے اسسٹنٹ بھی جانتے تھے''...... عمران نے کہا۔

''تو کیا۔ اس فارمولے کا راز ڈاکٹر راشدی کے اسسٹنٹ یا ان کے دوست سائنس دانوں نے لیک آؤٹ کیا ہو گا''...... بلیک زیرو نے کہا۔

''تحقیقات کے بغیر کچھ بھی کہنا قبل از وقت ہو گا۔ میں نے ٹائیگر کو اس کام پر لگا دیا ہے۔ وہ تحقیقات کر رہا ہے۔ جلد ہی وہ اس بات کا پتہ لگا لے گا کہ ڈاکٹر راشدی کے ایس ایف فارمولے کا راز لیک آؤٹ کیسے ہوا تھا''...... عمران نے کہا تو بلیک زیرو نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

''اب چیک کرو۔ شاید کارل واپس آ چکا ہو۔ اس سے بات ہو جائے تو بلیک کوبرا کے بارے میں معلوم کیا جا سکتا ہے کہ اس تنظیم کو ایس ایف فارمولے کا کیسے علم ہوا اور وہ اس فارمولے میں اس قدر کیوں دلچسپی لے رہی تھی کہ اس نے فارمولا حاصل کرنے کے لئے میک پال اور اینڈرس کو یہاں بھیجا تھا''...... عمران نے کہا تو بلیک زیرو نے اثبات میں سر ہلایا اور فون کا رسیور اٹھا کر نمبر پریس کرنے لگا۔ نمبر پریس کرتے ہی اس نے لاؤڈر کا بٹن بھی پریس کر دیا۔

''زیرو کلب''...... رابطہ ملتے ہی ایک کرخت اور تیز آواز سنائی دی۔

''پاکیشیا سے بول رہا ہوں۔ کارل سے بات کراؤ۔ حوالے کے لئے علی عمران کا نام بتا دینا''...... بلیک زیرو نے کہا۔

''ایک منٹ ہولڈ کرو''...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

''اس کا مطلب ہے وہ واپس آ چکا ہے۔ رسیور مجھے دو۔ میں کرتا ہوں اس سے بات''...... عمران نے کہا تو بلیک زیرو نے اٹھ کر فون اس کے سامنے رکھا اور رسیور عمران کو تھما دیا۔ عمران نے رسیور کان سے لگا لیا۔

''یس۔ کارل بول رہا ہوں''...... چند لمحوں بعد دوسری طرف سے ایک بھاری اور کرخت آواز سنائی دی۔

''علی عمران۔ ایم ایس سی۔ ڈی ایس سی (آکسن) بول رہا ہوں فرام پاکیشیا۔ لارڈ کارل کی بڑی بڑی اور جناتی مونچھیں اب بھی اکڑی رہتی ہیں یا تم نے انہیں نیچے گرا دیا ہے''...... عمران نے چہکتے ہوئے لہجے میں کہا۔

''اوہ اوہ۔ عمران تم۔ اوہ۔ بڑے طویل عرصے بعد تمہاری آواز سنی ہے۔ اگر تم ڈگریاں نہ بتاتے تو شاید میں تمہیں پہچان نہ سکتا تھا اور تم ہمیشہ مجھے لارڈ کارل کہہ کر چھیڑتے ہو''...... دوسری طرف سے کارل نے چہکتے ہوئے کہا۔

''تم لارڈ ہو۔ لارڈ کو لارڈ نہیں کہوں گا تو کیا گھسیارہ کہوں

گا‘‘...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا تو دوسری طرف کارل بے اختیار کھلکھلا کر ہنس پڑا۔

’’تم بغیر کسی مطلب کے فون نہیں کرتے۔ بتاؤ۔ کیا معلوم کرنا چاہتے ہو‘‘...... کارل نے کہا۔

’’تمہاری سابقہ تنظیم بلیک کوبرا کے بارے میں معلومات چاہئیں‘‘...... عمران نے کہا۔

’’میں تمہیں پہلے بھی بتا چکا ہوں۔ بہرحال پھر بتا دیتا ہوں۔ بلیک کوبرا کا ہیڈ کوارٹر ایکریمی ریاست والٹاس میں ہے۔ کہاں ہے یہ مجھے نہیں معلوم کیونکہ جب میں اس تنظیم میں کام کرتا تھا تو اس وقت اس کا ہیڈ کوارٹر مشی گن میں تھا لیکن پھر کچھ عرصہ قبل مشی گن کا ہیڈ کوارٹر ختم کر دیا گیا اور مجھے صرف اتنا معلوم ہوا تھا کہ بلیک کوبرا نے اپنا ہیڈ کوارٹر والٹاس میں شفٹ کر لیا ہے۔ بلیک کوبرا کا چیف راڈسن ہے جو خود کو بلیک کوبرا کہتا ہے۔ اس تنظیم کے بے شمار گروپس ہیں اور ہر گروپ کا انچارج ٹاپ مین کہلاتا ہے۔ یہ تنظیم انتہائی تربیت یافتہ اور جدید ترین آلات استعمال کرنے میں مشہور ہے‘‘...... کارل نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

’’اس تنظیم کا ایک گروپ میک پال کا بھی ہے‘‘...... عمران نے کہا۔

’’ہاں۔ یہ گروپ ٹاپ ون گروپ کہلاتا ہے۔ اس گروپ کے دو انچارج ہیں۔ ایک میک پال اور دوسرا اینڈرس۔ ان کے گروپ

میں دس افراد موجود ہیں۔ انہیں جہاں کہیں بھی کسی مشن پر بھیجا جاتا ہے یہ اپنے گروپ سمیت وہاں پہنچ کر ہر صورت میں اپنا مشن مکمل کرتے ہیں‘‘۔ کارل نے جواب دیا۔

’’کیا تم بتا سکتے ہو کہ ان دنوں میک پال اور اینڈرس کا گروپ کس ملک میں اور کس مشن پر گیا ہوا ہے‘‘۔ عمران نے کہا۔

’’نہیں۔ میرے پاس ان کے بارے میں معلومات نہیں ہیں‘‘۔ کارل نے جواب دیا۔

’’کوئی ایسی ٹپ جو اس بارے میں تازہ ترین معلومات مہیا کر سکے‘‘...... عمران نے کہا۔

’’ہاں۔ سوڈال سٹی میں ٹاپ کلب کا مالک اس بارے میں تمہیں بتا سکتا ہے۔ میک پال اور اینڈرس کا تعلق اسی کلب سے ہے۔ دونوں اس کلب کے پارٹنر ہیں اور ان کے بعد ان کا تیسرا پارٹنر ماسٹر ہنری ہے جو ان کے بارے میں تمام معلومات رکھتا ہے۔ اگر تم کہو تو میں ذاتی طور پر فون کر کے اسے کہہ دیتا ہوں۔ وہ تمہیں معلومات مہیا کر دے گا‘‘...... کارل نے کہا۔

’’کیا یہ وہی ماسٹر ہنری ہے جو ایکریمیا کی زیرو ایجنسی کا ٹاپ ایجنٹ تھا اور ایجنسی کے ختم ہونے کے بعد وہ ریٹائرڈ ہو گیا تھا‘‘۔ عمران نے چونک کر کہا۔

’’ہاں۔ وہی ہے۔ حقیقت میں تم خود بھی معلوماتی ایجنسی کا درجہ رکھتے ہو۔ تمہیں کسی سے معلومات حاصل کرنے کی کیا ضرورت

ہے''...... کارل نے ہنستے ہوئے کہا۔

''میں صرف حسین لڑکیوں کی حد تک معلومات رکھتا ہوں اور بس''...... عمران نے بڑے معصوم سے لہجے میں کہا تو کارل بے اختیار کھلکھلا کر ہنس پڑا۔

''اس معاملے میں تم کیا ہو میں بخوبی جانتا ہوں۔ تم تو لڑکیوں کے سائے سے بھی دور بھاگنے والے انسان ہو''...... کارل نے ہنستے ہوئے کہا۔

''سنا ہے کہ لڑکیوں کے سائے ہی خوفناک چڑیلوں کا روپ دھارتے ہیں اس لئے ان سے دور رہنا ہی اچھا ہوتا ہے۔ دو خوفناک چڑیلیں تم سے بھی تو چمٹ گئی تھیں جو اب تمہاری بیویاں ہیں اور روزانہ تمہارا خون پیتی ہیں''...... عمران نے کہا تو کارل کی ہنسی تیز ہوگئی۔

''تم ٹھیک کہہ رہے ہو۔ میں نے ایک ساتھ دو بیویوں کا عذاب پال رکھا ہے جو واقعی میرا خون پیتی ہیں۔ اسی لئے میرا کئی پاؤنڈ خون کم ہو گیا ہے''...... کارل نے ہنستے ہوئے کہا۔

''اسی خون کی کمی کی وجہ سے تمہاری اکڑی ہوئی مونچھیں بھی چوہوں کی دموں کی طرح ڈاؤن ہو گئی ہیں''...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا تو دوسری طرف کارل بے اختیار کھلکھلا کر ہنس پڑا اور پھر عمران نے گڈ بائی کہہ کر رابطہ ختم کیا اور ایک بار پھر نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

''ٹاپ کلب''...... رابطہ ہوتے ہی ایک نسوانی آواز سنائی دی۔

''ماسٹر ہنری سے بات کراؤ۔ میں علی عمران بول رہا ہوں پاکیشیا سے''...... عمران نے کہا۔

''پاکیشیا سے۔ اوہ اچھا۔ ہولڈ کریں''...... دوسری طرف سے کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی لائن پر خاموشی طاری ہو گئی۔

''یس۔ ماسٹر ہنری بول رہا ہوں''...... چند لمحوں بعد ایک مردانہ آواز سنائی دی۔ لہجہ ایکریمین تھا۔

''کس کلاس کے ماسٹر ہو۔ پرائمری کلاس کے یا ہائی کلاس کے''...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''کیا۔ کیا مطلب۔ یہ تم کیا کہہ رہے ہو''...... دوسری طرف سے چونکتے ہوئے اور انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا گیا۔

''سیدھی سی بات ہے۔ ہمارے ملک میں ٹیچروں کو ماسٹر کہا جاتا ہے جو اسکولوں میں پرائمری اور ہائی کلاس کو پڑھاتے ہیں''۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''تم۔ تم کہاں سے بول رہے ہو''...... اس بار دوسری طرف سے ماسٹر ہنری نے جوش بھرے لہجے میں کہا۔

''پاکیشیا سے''...... عمران نے جواب دیا۔

''اوہ اوہ۔ پھر تم علی عمران کے علاوہ اور کوئی نہیں ہو سکتے ہو۔ پوری دنیا میں یہ علی عمران ہی ہے جو مجھے کسی اسکول کا ماسٹر کہتا ہے''...... اس بار ماسٹر ہنری نے جوش بھرے لہجے میں کہا۔

"کارل کہہ رہا تھا کہ میں ماسٹر ہنری کو فون کروں اور اس سے پرائمری کلاس کی ٹیوشن لوں کیونکہ اس کی فیس دوسرے ماسٹروں کی بہ نسبت خاصی کم ہے اور کارل نے یہ بھی کہا ہے کہ ماسٹر ہنری بچوں کو مار پیٹ کر کے نہیں پڑھاتا بلکہ پیار سے پڑھاتا ہے اور کھانے کے لئے اپنی جیب سے چاکلیٹ بھی دیتا ہے تو میں نے سوچا کہ ماسٹر ہنری سے اپنے لئے چاکلیٹس کا پورا اسٹاک ہی منگوا لوں"۔ عمران نے جواب دیا تو دوسری طرف ماسٹر ہنری بے اختیار کھلکھلا کر ہنس پڑا۔

"تم ویسے کے ویسے ہی ہو۔ تمہاری باتیں بھی ویسی ہی ہیں۔ میں بوڑھا ہو گیا ہوں لیکن تم اور تمہاری باتوں میں کوئی فرق نہیں آیا ہے۔ کیا زمانہ تم پر کوئی اثر نہیں ڈالتا"...... ماسٹر ہنری نے ہنستے ہوئے کہا۔

"تم بتاؤ۔ زمانہ آج تک کسی شاگرد کو ماسٹر کہہ سکا ہے"۔ عمران نے کہا تو ماسٹر ہنری ایک بار پھر کھلکھلا کر ہنس پڑا۔

"تم سے ہمیشہ کی طرح اب بھی باتوں میں کوئی نہیں جیت سکتا ہے۔ بہرحال بولو۔ اتنے عرصے کے بعد میری یاد کیسے آ گئی"۔ ماسٹر ہنری نے ہنستے ہوئے پوچھا۔

"میں تم سے ضروری معلومات چاہئیں اور مجھے امید ہے کہ تم مجھ سے کچھ نہیں چھپاؤ گے"۔ عمران نے سنجیدہ ہوتے ہوئے کہا۔

"تم سے کچھ چھپانا ممکن ہی نہیں"...... ماسٹر ہنری نے کہا۔

"مجھے میک پال اور ہنری کے بارے میں تازہ ترین معلومات چاہئیں اور تمہیں یہ بھی معلوم ہے کہ میں صرف باتیں ہی نہیں کرتا۔ بھاری معاوضہ دینے میں بھی پوری دنیا میں مشہور ہوں"...... عمران نے سنجیدہ ہوتے ہوئے کہا۔

"کیا معلومات چاہتے ہو تم ان کے بارے میں اور کیوں"۔ ماسٹر ہنری نے چونکتے ہوئے کہا۔

"تمہارے اس کیوں کا جواب یہ ہے کہ میں نے میک پال کو پاکیشیا میں دیکھا ہے"...... عمران نے کہا اور پھر اس نے ماسٹر ہنری کو ساری تفصیل بتا دی۔

"اگر تم مجھے ایک لاکھ ڈالر دینے کا وعدہ کرو تو میں تمہیں اس بارے میں بہت کچھ بتا سکتا ہوں"...... ماسٹر ہنری نے کہا۔

"تم صرف وعدہ کرنے کی بات کر رہے ہو۔ اپنا اکاؤنٹ بتاؤ پہلے میں تمہارے اکاؤنٹ میں ایک لاکھ ڈالر منتقل کر دیتا ہوں پھر تم سے معلومات لوں گا۔ لیکن معلومات تفصیلی اور حتمی ہونی چاہئیں"۔ عمران نے کہا۔

"بے فکر رہو۔ میں تمہیں جو معلومات دوں گا وہ تمہارے لئے انتہائی اہمیت کی حامل ہوں گی لیکن اس کے لئے تمہیں مجھے ایک گھنٹے کا وقت دینا ہو گا"...... ماسٹر ہنری نے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ میں ایک گھنٹے کے بعد فون کر لوں گا۔ تب تک تم مجھے اپنا بنک اکاؤنٹ اور دوسری تفصیل بتا دو تاکہ میں معاوضہ بھیج

دوں اور اس بات کا خیال رکھنا کہ تمہارا فون ٹیپ نہ ہو رہا ہو۔ اس سے مجھے تو نہیں البتہ تمہیں نقصان پہنچ سکتا ہے''...... عمران نے اسی طرح سنجیدگی سے کہا۔

''تم اس بات کی فکر نہ کرو۔ میں اس معاملے میں ہمیشہ محتاط رہتا ہوں''...... ماسٹر ہنری نے جواب دیا اور پھر اس نے بنک اور اکاؤنٹ کے بارے میں تفصیل بتانی شروع کر دی۔

''ٹھیک ہے۔ میں ایک گھنٹے بعد تم سے رابطہ کروں گا''۔ عمران نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔ عمران کے کہنے پر بلیک زیرو ایکریمی فارن ایجنٹ سے رابطہ کر کے اسے ماسٹر ہنری کے بنک اور اکاؤنٹ کے بارے میں تفصیل بتانے لگا تاکہ وہ جلد سے جلد اس کے اکاؤنٹ میں ایک لاکھ ڈالر ٹرانسفر کر دے۔

صفدر کی کار ہیون ہوٹل کے کمپاؤنڈ گیٹ میں داخل ہو کر سائیڈ پر بنی ہوئی پارکنگ کی طرف بڑھتی چلی گئی۔ ہوٹل کی عمارت دو منزلہ تھی اور ہوٹل کا رقبہ بھی خاصا وسیع تھا۔ یہی وجہ تھی کہ پارکنگ بھی خاصی وسیع تھی لیکن وہاں کاروں کی تعداد بے حد کم تھی۔ صفدر کی کار میں سائیڈ سیٹ پر جولیا جبکہ پچھلی سیٹ پر کیپٹن شکیل موجود تھا۔ صفدر نے کار پارکنگ میں روکی اور پھر وہ تینوں نیچے اتر آئے۔ پارکنگ بوائے نے آگے بڑھ کر انہیں پارکنگ ٹوکن دے دیا۔ وہ ٹوکن لے کر تیزی سے ہال میں داخل ہوئے اور پھر سامنے موجود لفٹوں کی طرف بڑھتے چلے گئے۔

''تنویر کہاں ہے''...... جولیا نے صفدر کے ساتھ چلتے ہوئے پوچھا۔

''وہ اوپر ہال میں موجود ہے''...... صفدر نے جواب دیا تو جولیا نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ وہ سب چیف کے کہنے پر میک پال اور

اینڈرس کو ڈھونڈتے پھر رہے تھے۔ چیف نے انہیں میک پال کا حلیہ بتا دیا تھا۔ چونکہ چیف کے پاس اینڈرس کے بارے میں معلومات نہ تھیں اس لئے وہ اس دبلے پتلے آدمی میک پال کی ہی تلاش میں لگے ہوئے تھے جسے عمران نے ڈاکٹر راشدی کی حویلی میں دیکھا تھا۔

انہوں نے ہر جگہ میک پال کو تلاش کرنے کی کوشش کی تھی لیکن میک پال کا انہیں کچھ پتہ چل رہا تھا پھر جولیا کو تنویر نے اطلاع دی کہ وہ جس دبلے پتلے آدمی کو ڈھونڈ رہے ہیں اسے ہوٹل ہیون میں دیکھا گیا تھا۔ تنویر اس کی تلاش میں اس ہوٹل میں آیا تھا۔ ایک ویٹر کو اس نے بھاری ٹپ دے کر اس دبلے پتلے میک پال کا حلیہ بتایا تو ویٹر نے اسے بتایا کہ ایسے آدمی کو اس نے ہوٹل میں دیکھا تھا لیکن اس کا حلیہ مختلف تھا۔

چیف نے انہیں میک پال کی ایک خاص عادت بھی بتائی تھی کہ وہ بار بار آنکھیں جھپکتا تھا اور سو فیصد پرفیکٹ میک اپ کر لینے کے باوجود اس کی یہ عادت اس کی جان نہ چھوڑتی تھی اور وہ کوشش کے باوجود بار بار آنکھیں جھپکتا رہتا تھا۔ ویٹر نے تنویر کو جس آدمی کے بارے میں بتایا تھا اس کے کہنے کے مطابق وہ آدمی بھی اسی طرح بار بار آنکھیں جھپکتا تھا۔ تنویر کے اطلاع دینے پر جولیا نے اسے وہیں رکنے کا کہا اور پھر اس نے کال کر کے صفدر اور کیپٹن شکیل کو بلایا اور پھر وہ ایک ہی کار میں سوار ہو کر ہیون ہوٹل کی

طرف روانہ ہو گئے۔

''تنویر کو ویٹر نے جس آدمی کے بارے میں بتایا ہے کیا وہ واقعی میک پال ہو سکتا ہے''...... کیپٹن شکیل نے کہا۔

''اسے چیک کرنے میں کیا حرج ہے۔ میک پال کی جو خاص نشانی بتائی گئی ہے تنویر کے کہنے کے مطابق وہی نشانی اسے ویٹر نے اس آدمی کے بارے میں بھی بتائی ہے''...... جولیا نے کہا۔

''تو کیا وہ آدمی اسی ہوٹل میں مقیم ہے''...... صفدر نے کہا۔

''نہیں۔ ویٹر کے کہنے کے مطابق وہ آدمی ہوٹل کے منیجر سے ملنے آیا تھا۔ ہمیں ہوٹل کے منیجر سے ملنا ہے۔ وہی ہمیں اس آدمی کے بارے میں بتا سکتا ہے کہ وہ کون تھا''...... جولیا نے کہا۔

''کیا نام ہے اس منیجر کا''...... کیپٹن شکیل نے کہا۔

''اس کا نام لوئس ہے اور یہ بھی ایکریمی ہی ہے''...... جولیا نے جواب دیا۔

''تو کیا ہم اس لوئس سے اسی ہوٹل میں پوچھ گچھ کریں گے''...... کیپٹن شکیل نے پوچھا۔

''ظاہر ہے اور کہاں کر سکتے ہیں''...... صفدر نے جواب دیا۔

''نہیں۔ وہاں اطمینان سے پوچھ گچھ نہ ہو سکے گی۔ ہمیں اسے وہاں سے نکال کر کسی اور جگہ پر لے جانا ہو گا''...... کیپٹن شکیل نے کہا۔

''وہاں کا ماحول دیکھ کر ہی فیصلہ ہو گا''...... جولیا نے کہا تو سب

نے اثبات میں سر ہلا دیئے۔ وہ لفٹ میں داخل ہوئے۔ لفٹ میں ایک ادھیڑ عمر لفٹ بوائے موجود تھا۔

''کہاں جانا ہے صاحب''...... لفٹ مین نے پوچھا۔

''ہال میں''...... صفدر نے جواب دیا تو لفٹ مین نے اثبات میں سر ہلا کر تین نمبر کا بٹن پریس کر دیا۔ لفٹ کا دروازہ بند ہو گیا۔ لفٹ کو ہلکا سا جھٹکا لگا اور تیزی سے اوپر اٹھنے لگی۔ تھوڑی دیر بعد لفٹ رکی اور دروازہ کھلتا چلا گیا۔ سامنے ہال تھا۔ وہ لفٹ سے باہر آئے اور پھر ان کی نظریں ہال میں بیٹھے ہوئے افراد میں تنویر کو ڈھونڈنے لگیں۔ اسی لمحے انہوں نے سائیڈ سے ایک آدمی کو تیزی سے اپنی طرف آتے دیکھا۔ اس آدمی کو دیکھ کر وہ چونک پڑے۔ یہ تنویر تھا جو ظاہر ہے میک اپ میں تھا۔

''اچھا ہوا تم تینوں آ گئے۔ میں تمہارا ہی انتظار کر رہا تھا''۔ تنویر نے کہا۔

''کیوں۔ کیا ہوا''...... جولیا نے پوچھا۔

''میں نے منیجر لوئس کے بارے میں معلومات حاصل کر لی ہیں۔ وہ یہاں سے جا چکا ہے''...... تنویر نے جواب دیا تو وہ چونک پڑے۔

''اوہ۔ کہاں گیا ہے وہ''...... صفدر نے چونکتے ہوئے کہا۔

''اس ہوٹل کے جس ویٹر سے میں نے معلومات حاصل کی تھیں۔ اس کے کہنے کے مطابق لوئس کافرستان روانہ ہو چکا

ہے''...... تنویر نے کہا تو وہ تینوں چونک پڑے۔

''کافرستان۔ کیا مطلب۔ لوئس کا کافرستان سے کیا تعلق ہے''...... کیپٹن شکیل نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

''یہ میں نہیں جانتا۔ جب میک پال کے حلیئے جیسا آدمی لوئس سے ملنے آیا تھا تو اس کے جانے کے تھوڑی دیر بعد ہی منیجر لوئس بھی یہاں سے نکل گیا تھا۔ چونکہ میں اسے نہ پہچانتا تھا اس لئے مجھے اس کے جانے کا پتہ نہ چلا۔ تھوڑی دیر بعد اسی ویٹر نے مجھے آ کر بتایا کہ منیجر لوئس تو جا چکا ہے۔ میرے پوچھنے پر اس نے بتایا کہ وہ کافرستان جا رہا ہے''...... تنویر نے جواب دیا۔

''لیکن اس ویٹر کو کیسے معلوم ہوا کہ لوئس کافرستان جا رہا ہے''...... صفدر نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

''لوئس کا ڈرائیور اس ویٹر کا بھائی ہے اور اس نے ہی اسے بتایا ہے کہ وہ منیجر کو لے کر منڈاسی جا رہا ہے۔ جہاں سے منیجر لوئس کافرستان چلا جائے گا اور وہ کار لے کر واپس آ جائے گا''۔ تنویر نے جواب دیا۔

''منڈاسی۔ تو کیا اس راستے سے وہ کافرستان پہنچ سکتا ہے''۔ جولیا نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

''ہاں۔ یہاں سے بیس کلو میٹر کے بعد کافرستان کی سرحد شروع ہو جاتی ہے۔ ویٹر کے بھائی کے کہنے کے مطابق لوئس کے چونکہ وہاں کے لوگوں سے خصوصی تعلقات ہیں اور وہاں سرحد پر ایک

گاؤں ہے جس کا نام منڈاسی ہے۔ منڈاسی گاؤں کا آدھا حصہ پاکیشیا میں اور آدھا کافرستان میں ہے۔ گو وہاں رینجرز کی باقاعدہ چوکی ہے لیکن اس علاقے کے چوہدری کرامت علی کے پاس ایسے ذرائع ہیں کہ وہ آسانی سے کسی کو بھی سرحد کراس کرا سکتا ہے۔ ویٹر کے کہنے کے مطابق لوئس، چوہدری کرامت کے ذریعے رات کے وقت سرحد پار کر جاتا ہے اور پھر اسی طرح واپس آجاتا ہے''...... تنویر نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

''کتنی دیر ہوئی ہے اسے یہاں سے گئے ہوئے''...... جولیا نے پوچھا۔

''تقریباً ایک گھنٹہ ہو چکا ہے''...... تنویر نے جواب دیا۔

''اوہ پھر تو وہ اب تک منڈاسی پہنچ گیا ہو گا''...... صفدر نے ہونٹ بھینچتے ہوئے کہا۔

''ہاں۔ لیکن وہ فوری طور پر کافرستانی سرحد کراس نہیں کرے گا۔ وہ دن منڈاسی میں گزارے گا اور پھر رات کے وقت سرحد کراس کرے گا''...... تنویر نے جواب دیا۔

''تو پھر وہ دن بھر منڈاسی میں کہاں رہے گا''...... کیپٹن شکیل نے پوچھا۔

''وہ چوہدری کرامت علی کے پاس ٹھہرے گا اور پھر جیسے ہی رینجرز کی رات کی شفٹ شروع ہو گی وہ سرحد کراس کر جائے گا۔ اس معاملے میں چوہدری کرامت علی ہی اس کی مدد کرے گا''......

تنویر نے جواب دیا۔

''کیوں۔ کیا دن کی شفٹ والے ان سے تعاون نہیں کرتے''...... جولیا نے حیران ہو کر پوچھا۔

''میں نے ویٹر سے پوچھا تھا۔ اس نے بتایا تھا کہ چھ ماہ سے دن کی شفٹ کا انچارج کوئی نیا آدمی ہے جو بے حد سخت ہے اور وہ رشوت نہیں لیتا ورنہ پہلے تو لوئس دن کو بھی آسانی سے سرحد کراس کر کے کافرستان چلا جاتا تھا''...... تنویر نے کہا۔

''اب ہمیں منڈاسی جانا ہو گا''...... جولیا نے کہا۔

''ہاں۔ یہ تو اچھا ہوا کہ وہ رات کو سرحد کراس کرے گا ورنہ معاملہ مشکل ہو جاتا''...... صفدر نے کہا۔

''تو چلو۔ ہم ابھی منڈاسی روانہ ہو جاتے ہیں اور اسے وہیں جا کر پکڑ لیتے ہیں''...... کیپٹن شکیل نے کہا۔

''ہاں چلو''...... جولیا نے کہا اور پھر وہ واپس لفٹ میں سوار ہوئے۔ پارکنگ میں آ کر انہوں نے کار لی اور پھر ہوٹل سے نکل آئے۔ تنویر کی کار اسی پارکنگ میں موجود تھی لیکن ان کی منزل چونکہ منڈاسی تھی اس لئے وہ کیپٹن شکیل کے ساتھ پچھلی سیٹ پر بیٹھ گیا تھا۔ تھوڑی دیر بعد ان کی کار تیزی سے منڈاسی کی طرف اُڑی جا رہی تھی۔

''آخر لوئس کے اس طرح اچانک کافرستان جانے کا کیا مقصد ہو سکتا ہے''...... صفدر نے ہونٹ بھینچتے ہوئے کہا۔

”ہوسکتا ہے کہ وہ آدمی میک پال ہو جو لوئس سے ملنے آیا تھا۔ اس نے ڈاکٹر راشدی کا ایس ایف فارمولا حاصل کر لیا تھا۔ وہ اسے خود یہاں سے نہ لے جا سکتا تھا اس لئے اس نے فارمولا لوئس کے حوالے کر دیا ہو گا تاکہ وہ اسے لے کر کافرستان پہنچ جائے اور وہاں کسی اور ایکریمی کے حوالے کر دے۔ ان کے لئے کافرستان سے فارمولا لے جانا آسان ہو سکتا ہے“...... جولیا نے اپنا خیال ظاہر کرتے ہوئے کہا۔ تھوڑی دیر بعد وہ مختلف لوگوں سے پوچھ کر منڈاسی جانے والی سڑک پر آگے بڑھے چلے جا رہے تھے۔

”یہ لوئس اگر اس انداز میں اور اس قدر آسانی کے ساتھ کافرستان آتا جاتا ہے تو پھر یہ یقیناً کافی بڑا اسمگلر ہو گا اور اس کے ساتھی بھی یقیناً اسی ٹائپ کے لوگ ہوں گے اور ہم وہاں یکسر اجنبی ہوں گے اس لئے ہمیں انتہائی محتاط رہنا ہو گا“...... کیپٹن شکیل نے کہا۔

”ہاں۔ تم ٹھیک کہہ رہے ہو۔ ایسے لوگ اپنے سائے سے بھی محتاط رہتے ہیں اور چونکہ یہ چھوٹے درجے کے لوگ ہیں اس لئے یہ اچانک فائر بھی کھول سکتے ہیں اس لئے واقعی ہمیں بے حد محتاط رہنا ہو گا۔ مشین پسٹل ہماری جیبوں میں ہیں اور دیگر اسلحہ کار کی فرنٹ سیٹ کے نیچے باکس میں موجود ہے“...... صفدر نے کہا۔

”وہاں پر ہمیں فائرنگ کرنے کی بجائے بے ہوش کر دینے والی گیس استعمال کرنا ہو گی ورنہ یہ بھی ہو سکتا ہے کہ گاؤں والے ہمیں

نکلنے ہی نہ دیں۔ یقیناً اس گاؤں میں رہنے والوں کی اکثریت اسمگلروں اور جرائم پیشہ افراد کی ہو گی“...... جولیا نے کہا۔

”آپ کی بات درست ہے مس جولیا۔ گاؤں کے قریب پہنچ کر ہم گیس پسٹلز بھی نکال کر جیبوں میں ڈال لیں گے“...... صفدر نے کہا اور پھر جیسے ہی انہیں دور سے گاؤں کی عمارتیں نظر آنے لگیں صفدر نے کار ایک سائیڈ پر کر کے روک دی تو وہ کار سے نیچے اتر آیا۔ اس نے سیٹ اٹھا کر نیچے موجود باکس میں سے چار گیس پسٹلز نکالے اور ساتھ ہی ایک اینٹی گیس کی بوتل بھی نکال لی اور سیٹ بند کر کے وہ دوبارہ سیٹ پر بیٹھ گیا۔

اس نے ایک ایک گیس پسٹل جولیا، تنویر اور کیپٹن شکیل کی طرف بڑھا دیا اور ایک اپنی جیب میں رکھ لیا۔ اس کے ساتھ ہی اینٹی گیس کی بوتل بھی اس نے جیب میں ڈال لی اور پھر وہ ڈرائیونگ سیٹ پر بیٹھا اور اس نے کار آگے بڑھا دی۔ تھوڑی دیر بعد وہ گاؤں میں داخل ہو گئے۔ گاؤں جانے والی سڑک پختہ نہ تھی۔ سڑک دور تک خالی دکھائی دے رہی تھی۔ صفدر کار آگے بڑھاتا لے گیا۔ تھوڑی دیر بعد وہ گاؤں میں داخل ہوئے تو انہیں ہر طرف کچے پکے مکان دکھائی دیئے جو ایک خاص ترتیب سے بنے ہوئے تھے۔ صفدر نے کار کی رفتار کم کر لی۔ کچھ فاصلے پر انہیں ایک دکان دکھائی دی۔ جولیا کے کہنے پر صفدر نے کار دکان کے قریب لے جا کر روک دی۔ یہ دکان ایک باربر کی تھی۔

''اس سے جا کر چوہدری کرامت علی کے گھر کا پتہ پوچھو''۔ جولیا نے کہا تو تنویر نے اثبات میں سر ہلایا اور کار سے نکل کر بار بر شاپ کی طرف بڑھ گیا۔ جو کرسی پر دکان سے باہر ہی بیٹھا ہوا تھا۔ وہ شکل وصورت سے عام سا دیہاتی دکھائی دے رہا تھا۔

''یہاں چوہدری کرامت علی رہتا ہے۔ اس کی رہائش کہاں ہے''...... تنویر نے اس آدمی نے پوچھا۔

''آپ کون ہیں''...... اس آدمی نے چونک کر اور حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

''ہم دارالحکومت سے آئے ہیں اور ہم نے دارالحکومت کے ہیون ہوٹل کے مالک لوئس سے ضروری ملنا ہے اور ہوٹل سے ہمیں بتایا گیا ہے کہ لوئس، چوہدری کرامت علی سے ملنے آیا ہے''۔ تنویر نے بڑے نرم لہجے میں کہا۔

''اوہ ہاں۔ ابھی تھوڑی دیر پہلے میں نے لوئس کی کار دیکھی تھی''...... اس آدمی نے قدرے اطمینان بھرے لہجے میں کہا اور پھر اس نے تفصیل کے ساتھ چوہدری کرامت علی کی رہائش گاہ اور اس تک جانے والے راستوں کے بارے میں بتانا شروع کر دیا۔

''شکریہ''...... تنویر نے کہا اور کار میں واپس آ گیا۔ صفدر نے کار آگے بڑھائی تو تنویر اسے ان راستوں کے بارے میں بتانے لگا جس کے بارے میں بار بر شاپ والے نے بتایا تھا۔ وہ تھوڑی دیر بعد گاؤں کے کنارے پر ایک بڑے سے باغ کے اندر بنے

ہوئے حویلی نما مکان کے گیٹ پر پہنچ گئے۔ حویلی کا گیٹ بند تھا لیکن جیسے ہی صفدر نے کار گیٹ کے قریب روکی پھاٹک کی چھوٹی کھڑکی کھلی اور ایک مقامی نوجوان نظر آیا۔

''پھاٹک کھولو۔ ہم دارالحکومت سے آئے ہیں اور ہم نے لوئس سے بڑا سودا کرنا ہے''...... صفدر نے مجرموں کی مخصوص جھٹکے دار آواز میں کہا۔

''کیا نام ہے تمہارا''...... اس نوجوان نے غور سے صفدر اور اس کے ساتھیوں کو دیکھتے ہوئے سخت لہجے میں کہا۔

''میرا نام جیگر ہے''...... صفدر نے جواب دیا۔

''کس سینڈیکیٹ سے تعلق ہے تمہارا''...... اس آدمی نے اس کی طرف غور سے دیکھتے ہوئے کہا۔

''ہمارا تعلق الیون نائن سینڈیکیٹ سے ہے''...... صفدر نے دارالحکومت کے ایک مشہور سینڈیکیٹ کا نام لیتے ہوئے کہا۔

''ٹھیک ہے۔ یہیں رکو۔ میں ماسٹر لوئس سے بات کر کے آتا ہوں''...... اس نوجوان نے جواب دیا اور کھڑکی بند کر دی۔

''تمہارا کیا خیال ہے۔ وہ آسانی سے ہم سے ملنے کے لئے تیار ہو جائے گا''...... تنویر نے ہونٹ بھینچتے ہوئے کہا۔

''نہ ہوا تو پھر ہم دوسرا راستہ اختیار کریں گے۔ ویسے یہ لوئس اسمگلر ٹائپ کا آدمی ہے۔ بڑے سودے کا سن کر وہ یقیناً ہم سے ملنے کے تیار ہو جائے گا''...... صفدر نے کہا تو تنویر نے اثبات میں

سر ہلا دیا۔ تھوڑی دیر بعد پھاٹک کھل گیا تو صفدر نے کار آگے بڑھا دی۔

یہ ایک خاصی بڑی حویلی تھی جس کے سامنے طویل برآمدے تھے جبکہ عقب میں کمرے بنے ہوئے تھے اور وہاں چار مشین گن بردار بھی کھڑے نظر آ رہے تھے۔ صفدر نے کار ان مسلح افراد کے قریب لے جا کر روک دی اور پھر وہ نیچے اتر آئے۔ اسی لمحے وہ آدمی جس نے باہر آ کر ان سے باتیں کی تھیں پھاٹک بند کر کے واپس آ گیا۔

''آئیں''...... اس آدمی نے کہا تو صفدر نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ وہ آدمی انہیں ایک بڑے کمرے میں پہنچا کر واپس چلا گیا۔ تھوڑی دیر بعد چار آدمی کمرے میں داخل ہوئے۔ ان میں سے دو آگے تھے جن میں سے ایک کے سر پر پگڑی تھی اور وہ اپنے لباس اور انداز سے دیہاتی لگ رہا تھا جبکہ دوسرا بھاری اور ورزشی جسم کا سانڈ کی طرح پلا ہوا آدمی تھا اور اس کا سر گنجا تھا اور اس کی بڑی بڑی مونچھیں دونوں طرف سے اس طرح اکڑی ہوئی تھیں جیسے لوہے کی تاروں سے بنی ہوئی ہوں۔

وہ شکل و صورت سے ہی ایکریمی دکھائی دے رہا تھا۔ اس نے پینٹ اور جیکٹ پہنی ہوئی تھی جبکہ ان کے پیچھے دو مشین گنوں سے مسلح افراد تھے۔ جولیا اور اس کے ساتھی انہیں دیکھتے ہی سمجھ گئے کہ ان میں سے دیہاتی لباس والا چوہدری کرامت علی ہے جبکہ دوسرا

لوئس ہے۔ صفدر ان کے آنے پر اٹھ کر کھڑا ہو گیا۔ اس کے اٹھتے ہی کیپٹن شکیل اور تنویر بھی اٹھ کھڑے ہوئے جبکہ جولیا اسی طرح بیٹھی رہی۔

''بیٹھیں۔ میرا نام چوہدری کرامت علی ہے اور یہ جناب لوئس صاحب ہیں''...... دیہاتی آدمی نے کہا۔

''آپ کون ہیں۔ میں نے آپ کو پہلے تو کبھی نہیں دیکھا اور آپ میرے پیچھے یہاں تک کیوں آئے ہیں''...... لوئس نے انتہائی نخوت بھرے لہجے میں کہا۔

''ہم تم سے ملنے تمہارے ہوٹل گئے تھے۔ وہاں سے معلوم ہوا کہ تم کافرستان جا رہے ہو اور رات تک چوہدری کرامت علی کے پاس ٹھہرو گے تو ہم یہاں آ گئے۔ میرا نام جیگر ہے اور یہ میرے ساتھی ہیں۔ ہمارا تعلق الیون نائن سینڈیکیٹ سے ہے''...... صفدر نے اطمینان بھرے لہجے میں کہا اور پھر وہ سب کرسیوں پر بیٹھ گئے جبکہ مشین گنوں سے مسلح افراد بڑے چوکنے انداز میں چوہدری کرامت علی اور لوئس کے پیچھے کھڑے تھے۔

''کیا کام ہے مجھ سے۔ بولو''...... لوئس نے ہونٹ بھینچتے ہوئے کہا۔

''علیحدگی میں بات ہو گی۔ تم تو اس طرح ہمیں ڈیل کر رہے ہو جیسے ہم تمہارے دشمن ہیں''...... تنویر نے ہونٹ بھینچتے ہوئے کہا۔

''سوری۔ تم واپس جاؤ۔ میں پرسوں دارالحکومت پہنچوں گا تو پھر

بات ہو گی''...... لوئس نے یکلخت اٹھتے ہوئے کہا۔

''ٹھیک ہے۔ تمہاری مرضی ہے۔ ہم چیف کو رپورٹ دے دیں گے''...... صفدر نے بھی اٹھتے ہوئے کہا۔

''میں خود بات کر لوں گا۔ آؤ چوہدری کرامت علی''...... لوئس نے کہا اور بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گیا۔

''شیر داد۔ انہیں کار میں بٹھا کر پھاٹک سے باہر پہنچا دو''۔ چوہدری کرامت علی نے ایک مسلح آدمی سے کہا اور لوئس کے پیچھے باہر چلا گیا۔

''یہاں کتنے افراد ہیں''...... صفدر نے بھی دروازے کی طرف بڑھتے ہوئے کہا۔

''بہت ہیں''...... شیر داد نے مختصر سا جواب دیتے ہوئے کہا تو صفدر سر ہلاتا ہوا باہر آ گیا۔ برآمدے سے نیچے اتر کر وہ کار تک پہنچے ہی تھے کہ صفدر نے جیب سے ہاتھ باہر نکالا اور دوسرے لمحے سٹک سٹک کی آواز کے ساتھ ہی برآمدے کے باہر موجود چاروں مسلح افراد اور وہ دونوں مسلح آدمی بھی جو چوہدری کرامت علی اور لوئس کے ساتھ آئے تھے بے اختیار اچھل پڑے جبکہ جولیا، تنویر اور کیپٹن شکیل دوڑتے ہوئے حویلی کی دوسری سائیڈوں کی طرف بڑھ گئے۔ صفدر نے سانس روک لیا تھا جبکہ مسلح افراد ریت کے خالی ہوتے ہوئے بوروں کی طرح نیچے گر کر ساکت ہو چکے تھے۔ تھوڑی دیر بعد جولیا، کیپٹن شکیل اور تنویر واپس آ گئے۔ کچھ دیر تک

وہ چاروں سانس روک کر کھڑے رہے اور پھر انہوں نے آہستہ آہستہ سانس لینا شروع کر دیا۔

''ابھی اندر گیس کے اثرات موجود ہوں گے۔ یہاں باہر تو کھلی فضا کی وجہ سے اثرات جلد ختم ہو گئے ہیں اس لئے ہمیں تھوڑا انتظار کرنا ہو گا''...... صفدر نے کہا تو باقی ساتھیوں نے اثبات میں سر ہلا دیئے۔ پھر تقریباً دس منٹ بعد انہوں نے پوری حویلی کو چیک کیا تو ایک کمرے میں چوہدری کرامت علی اور لوئس دونوں بے ہوش پڑے مل گئے جبکہ باقی حویلی میں بیس کے قریب دیگر افراد موجود تھے۔

''اس لوئس کے سامان کی تلاشی لینی ہو گی۔ میرا خیال ہے کہ ان دونوں کو پہلے کرسیوں پر رسیوں سے باندھ دیں''...... جولیا نے کہا۔

''یہاں کسی بھی وقت کوئی بھی آ سکتا ہے اس لئے کیوں نہ لوئس کو اٹھا کر لے جائیں تاکہ کسی محفوظ جگہ پر اس سے تفصیل سے پوچھ گچھ ہو سکے''...... تنویر نے کہا۔

''نہیں ۔ ہو سکتا ہے کہ اس کے پاس کوئی خاص چیز ہو۔ انہیں باندھ کر تم تینوں باہر جا کر خیال رکھو۔ میں اس سے معلومات حاصل کر لوں گی۔ باقی تمام افراد کو گولیوں سے اڑا دو تاکہ کوئی گڑبڑ نہ ہو سکے''...... جولیا نے کہا اور اس کے تینوں ساتھیوں نے اثبات میں سر ہلا دیئے۔ تھوڑی دیر بعد صفدر رسی کے دو بنڈل

اٹھائے واپس آ گیا اور صفدر نے جولیا کے ساتھ مل کر ان دونوں کو کرسیوں پر رسیوں سے اچھی طرح باندھ دیا جبکہ کیپٹن شکیل اور تنویر اس دوران باہر چلے گئے تھے۔

''تمہارے پاس خنجر ہے''...... جولیا نے اینٹی گیس کی بوتل اپنی جیب سے نکالتے ہوئے صفدر سے پوچھا۔

''ہاں۔ کیوں''...... صفدر نے چونک کر کہا۔

''مجھے یہ لوئس موٹے دماغ کا آدمی لگتا ہے۔ یہ آسانی سے زبان نہیں کھولے گا''...... جولیا نے مسکراتے ہوئے کہا تو صفدر نے کوٹ کی اندرونی جیب سے تیز دھار والا ایک خنجر نکال کر جولیا کو دے دیا اور خود بیرونی دروازے کی طرف گیا۔ جولیا نے خنجر جیب میں ڈالا اور بوتل کا ڈھکن کھول کر اس نے اس کا دہانہ چوہدری کرامت علی کی ناک سے لگا دیا۔ چند لمحوں بعد اس نے بوتل ہٹائی اور اس پر ڈھکن لگایا اور واپس جیب میں ڈال کر وہ سامنے موجود ایک کرسی پر بیٹھ گیا۔ تھوڑی دیر بعد چوہدری کرامت علی ہوش میں آ گیا اور ہوش میں آتے ہی اس نے لاشعوری طور پر بے اختیار اٹھنے کی کوشش کی لیکن ظاہر ہے بندھے ہونے کی وجہ سے اس کی کوشش ناکام ثابت ہوئی۔

''یہ۔ یہ۔ کیا مطلب۔ یہ مجھے کس نے باندھا ہے۔ کیا مطلب۔ اوہ۔ اوہ۔ لوئس کو بھی باندھا گیا ہے۔ یہ سب کیا ہو رہا ہے۔ کون۔ کون ہو تم''...... چوہدری کرامت علی نے حیرت بھرے

لہجے میں کہا۔

''تم اس حویلی کے مالک ہو''...... جولیا نے خشک لہجے میں پوچھا۔

''ہاں۔ ہاں۔ مگر میرے آدمی۔ یہ سب کیا ہے''...... چوہدری کرامت علی نے کہا۔ اس کی حالت واقعی دیکھنے والی ہو رہی تھی۔

''سنو۔ تمہارے تمام آدمیوں کو ہلاک کر دیا گیا ہے''...... جولیا نے پہلے سے زیادہ خشک لہجے میں کہا تو چوہدری کرامت علی کے چہرے پر زلزلے کے سے تاثرات نمودار ہونے شروع ہو گئے۔

''یہ۔ یہ تم کیا کہہ رہی ہو۔ یہ کیسے ہو سکتا ہے۔ وہ سب مسلح تھے۔ وہ سب کیسے ہلاک ہو گئے''...... چوہدری کرامت علی نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

''ہم نے یہاں بے ہوش کر دینے والی گیس پھیلا دی اور خود سانس روک لئے۔ اس طرح پوری حویلی میں موجود تمام آدمی بے ہوش ہو گئے۔ صرف تمہیں اور لوئس کو زندہ رکھا گیا ہے۔ باقی سب کو ہلاک کر دیا گیا ہے اور اگر تم نے بھی ہم سے تعاون نہ کیا تو تمہیں بھی ہلاک کر دیا جائے گا''...... جولیا نے تفصیل سے بات کرتے ہوئے سرد لہجے میں کہا۔

''تم۔ تم کون ہو۔ تم عام افراد نہیں ہو سکتے۔ کون ہو تم۔ بولو۔ جواب دو کون ہو تم''...... چوہدری کرامت علی نے اس بار قدرے خوفزدہ لہجے میں کہا۔

"ہمارا تعلق پاکیشیا کی سپیشل ملٹری فورس سے ہے"...... جولیا نے کہا تو چوہدری کرامت علی کا چہرہ خوف سے بگڑ گیا۔

"مم۔مم۔ملٹری فورس۔ اوہ۔ اوہ۔ تم۔تم مجھے پہلے بتا دیتے۔ میں تم سے پورا تعاون کرتا"...... چوہدری کرامت علی نے خوفزدہ لہجے میں کہا۔

"اب تعاون کر کے اپنی زندگی بچا لو"...... جولیا نے خشک لہجے میں کہا۔

"مم۔مم۔ میں تعاون کروں گا۔ میں چھوٹا سا آدمی ہوں۔ میں ملٹری فورس کا مقابلہ نہیں کر سکتا"...... چوہدری کرامت علی کی حالت سپیشل ملٹری فورس کا نام سنتے ہی اس قدر خراب ہوگئی تھی جیسے ملٹری فورس کسی بھوت کا نام ہو۔

"تو بتاؤ۔ یہ لوئس یہاں کس مقصد کے لئے آیا ہے"...... جولیا نے پوچھا۔

"اس کے پاس کچھ سامان ہے جسے لے کر یہ کافرستان جانا چاہتا ہے"...... چوہدری کرامت علی نے شرافت سے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"کون سا سامان"...... جولیا نے پوچھا۔

"یہ اکثر آتا جاتا ہے۔ اس کے پاس جو بھی سامان ہوتا ہے میں اپنے ذرائع سے اسے سامان کے ساتھ کافرستان منتقل کر دیتا ہوں۔ اس کا سامان منشیات ہی ہوتا ہے"...... چوہدری کرامت علی

نے جواب دیا۔

"کیا یہ صرف منشیات اسمگل کرتا ہے یا ہیومن ٹریفیکنگ بھی کرتا ہے"...... جولیا نے اس کی طرف غور سے دیکھتے ہوئے پوچھا۔

"یہ دونوں کام کرتا ہے"...... چوہدری کرامت علی نے کہا۔

"کیا اس بار بھی یہ کسی انسان کو اپنے ساتھ کافرستان لے جا رہا ہے"...... جولیا نے پوچھا۔

"نہیں۔ اس بار یہ اکیلا جائے گا البتہ اس کے پاس دو بیگ ہیں جن میں ظاہر ہے منشیات یا پھر گولڈ ہو سکتا ہے۔ یہ چوری شدہ گولڈ بھی دوسری طرف لے جاتا ہے"...... چوہدری کرامت علی نے جواب دیا۔

"کہاں ہے اس کا سامان"...... جولیا نے پوچھا۔

"دوسرے کمرے میں ایک الماری میں رکھے ہیں۔ دو سفری بیگ ہیں"...... چوہدری کرامت نے جواب دیا تو جولیا اسے اسی حال میں چھوڑ کر ملحقہ کمرے میں پہنچ گئی۔ کمرے میں الماری دیکھ کر وہ اس کی طرف بڑھی۔ اس نے الماری کھولی تو اندر واقعی دو سفری بیگ موجود تھے جن میں سے ایک بڑا اور دوسرا چھوٹا تھا۔ جولیا نے باری باری دونوں بیگوں کو کھولا اور انہیں فرش پر الٹا دیا۔ بڑے بیگ میں منشیات کے پیکٹ ایک لانگ رینج ٹرانسمیٹر اور بھاری مالیت کے غیر ملکی کرنسی کی دس گڈیاں بھی موجود تھیں۔ ٹرانسمیٹر دیکھ کر جولیا سمجھ گئی کہ لوئس عام اسمگلر نہیں ہے۔ پھر اس

نے دوسرے بیگ کے سامان کو چیک کیا۔

اس میں صرف کپڑے تھے۔ وہ کافی دیر تک کپڑوں اور بیگوں کو چیک کرتی رہی لیکن اسے ان بیگوں سے ایسی کوئی چیز نہ ملی جس پر کسی فارمولے کی ڈائری، فائل یا مائیکروفلم موجود ہو سکتی ہو۔ اس نے بیگ میں سارا سامان ڈالا اور پھر وہ واپس اس کمرے میں آ گئی جہاں لوئس اور چوہدری کرامت موجود تھے۔ لوئس اسی طرح بے ہوش تھا۔ جولیا نے جیکٹ کی جیب سے اینٹی گیس کی بوتل نکالی اور اس کا ڈھکن کھول کر اس نے بوتل کا دہانہ لوئس کی ناک سے لگا دیا۔ چند لمحوں بعد اس نے بوتل ہٹا کر بند کی اور اسے جیب میں ڈال لی۔ کچھ دیر بعد لوئس نے آنکھیں کھولیں اور اس نے بے اختیار اٹھنے کی کوشش کی۔ چوہدری کرامت علی اس دوران خاموش بیٹھا ہوا تھا۔

''تم۔تم۔ یہ۔ یہ کیا مطلب۔ یہ کیا ہے''...... لوئس نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔ جولیا نے اس کی بات کا جواب دینے کی بجائے اپنی جیکٹ کی اندرونی جیب سے مشین پسٹل نکال لیا۔ اسے مشین پسٹل نکالتے دیکھ کر لوئس اور چوہدری کرامت چونک پڑے اس سے پہلے کہ وہ کچھ کہتے جولیا نے مشین پسٹل کا رخ چوہدری کرامت کی طرف کیا اور ٹریگر دبا دیا۔ تڑتڑاہٹ کی آواز کے ساتھ ہی چوہدری کرامت علی کے سینے میں گولیاں بارش کی طرح اترتی چلی گئیں۔ اسے گولیوں سے چھلنی ہوتا دیکھ کر لوئس کا

رنگ زرد پڑ گیا۔ چوہدری کرامت علی کی آنکھیں بے نور ہو چکی تھیں۔

''یہ۔ یہ۔ یہ تم نے کیا کر دیا۔تم نے چوہدری کرامت کو گولیاں کیوں ماری ہیں''...... لوئس نے بری طرح سے کانپتے ہوئے لہجے میں کہا۔

''یہ ہمارے کسی کام کا نہیں تھا اس لئے میں نے ہلاک کر دیا ہے اور یہی نہیں اس کے یہاں جتنے بھی ساتھی تھے۔ باہر ان کی بھی لاشیں موجود ہیں''...... جولیا نے بڑے اطمینان بھرے لہجے میں کہا تو لوئس کا چہرہ تاریک ہو گیا۔

''تت۔تت۔تم کون ہو۔ یہ سب کیا ہے''...... لوئس نے ہونٹ بھینچتے ہوئے کہا۔ اس کے چہرے پر خوف کے تاثرات ابھر آئے تھے لیکن وہ اب ذہنی طور پر خاصا سنبھل چکا تھا۔

''میں نے تمہارا سامان چیک کیا ہے۔ اس میں ایک لانگ رینج ٹرانسمیٹر ملا ہے، غیر ملکی کرنسی کے ساتھ منشیات کے پیکٹ بھی موجود ہیں جو تم کافرستان اسمگل کرنے جا رہے تھے۔ یہ سب چیزیں تمہارے گلے میں موت کا پھندہ ڈالنے کے لئے کافی ہیں۔ میرا تعلق سپیشل ملٹری فورس سے ہے اور مجھے یہ اختیار حاصل ہے کہ میں تم جیسے اسمگلروں کو گولی مار دوں۔ چوہدری کرامت علی تو اپنے انجام کو پہنچ گیا ہے۔ اب تمہاری باری ہے۔ تمہاری جان ایک صورت میں بچ سکتی ہے اگر تم یہ بتا دو کہ تمہارا بلیک کوبرا، میک پال اور

اینڈرس سے کیا تعلق ہے اور اس نے تمہیں جو فارمولا دیا ہے وہ کہاں ہے۔ تم اسے کافرستان میں کسے دینے جا رہے تھے اور تمہارا تعلق کس گروپ سے ہے جس سے تم ٹرانسمیٹر پر رابطہ کرتے ہو"...... جولیا نے انتہائی خشک لہجے میں کہا۔

"یہ سب تم کیا کہہ رہی ہو۔ مجھے تو کچھ معلوم نہیں ہے"۔ لوئس نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"اوکے۔ میں نے سوچا تھا کہ تمہیں زندہ چھوڑ دیا جائے گا لیکن تم واقعی سوئے دماغ کے آدمی ہو اس لئے مجبوری ہے"۔ جولیا نے کہا اور جیب سے خنجر نکال کر وہ اٹھی اور لوئس کی طرف بڑھ گئی۔

"میں واقعی کچھ نہیں جانتا۔ یہ سب کچھ مجھے چوہدری کرامت علی نے دیا تھا۔ چوہدری کرامت علی بہت بڑا اسمگلر ہے لیکن وہ خود سامنے نہیں آتا۔ اس نے مجھے کال کیا تھا کہ میں یہ سب کچھ کافرستان لے جا کر اس کے ایک آدمی کو دے دوں اور یہ ٹرانسمیٹر بھی اسے دے دوں۔ وہ اس ٹرانسمیٹر پر چوہدری کرامت علی سے بات کر کے اسے بتائے گا کہ سامان اس تک پہنچ گیا ہے۔ اس نے مجھے بھاری رقم بھی دی تھی۔ باقی مجھے کسی فارمولے کے بارے میں کوئی علم نہیں ہے اور نہ ہی میں بلیک کوبرا، میک پال اور اینڈرس کے بارے میں کچھ جانتا ہوں"...... لوئس نے تیزی سے اور مسلسل بولتے ہوئے کہا۔

"تم نے کہانی تو اچھی بنائی ہے کیونکہ چوہدری کرامت علی

ہلاک ہو چکا ہے اور تمہاری بات کی تصدیق یا تردید نہیں کی جا سکتی لیکن تمہیں شاید معلوم نہیں ہے کہ میک پال ہمارے ہاتھ لگ چکا ہے اور اس نے ہمیں بتایا ہے کہ اس نے فارمولا تمہیں پہنچایا تھا اور تمہیں حکم دیا گیا تھا کہ تم وہ فارمولا کافرستان میں ایک مخصوص آدمی تک پہنچا سکو۔ بولو۔ کیا یہ سب جھوٹ ہے"...... جولیا نے سرد لہجے میں کہا۔ وہ اندھیرے میں تیر چلانے کی کوشش کر رہی تھی۔ اس کا خیال تھا کہ فارمولے، بلیک کوبرا یا میک پال اور اینڈرس کا نام سن کر لوئس یقیناً چونک پڑے گا اور جب اسے اس بات کا پتہ چلے گا کہ میک پال ان کے قبضے میں ہے اور اس تک اسی نے انہیں پہنچایا ہے تو وہ یقیناً سب کچھ آسانی سے اگل دے گا لیکن یہ دیکھ کر جولیا کے چہرے پر حیرت کے تاثرات نمودار ہو گئے کہ لوئس کے چہرے پر حیرت کے تاثرات نہ ابھرے تھے اور وہ نارمل نظر آ رہا تھا۔

"یہ سب تمہیں میک پال نے بتایا ہے"...... لوئس نے طنزیہ لہجے میں کہا۔

"ہاں"...... جولیا نے اثبات میں سر ہلا کر کہا۔

"ہونہہ۔ لیکن میں کسی میک پال کو نہیں جانتا اور نہ ہی میرا ایسے کسی شخص سے تعلق ہے"...... لوئس نے منہ بنا کر کہا تو جولیا، لوئس کے طنزیہ انداز میں بات کرنے پر سمجھ گئی کہ فارمولا اس کے پاس نہ بھی ہو تب بھی اس کا تعلق بلیک کوبرا سے ضرور ہے اور پھر اس

سے پہلے کہ لوئس کچھ سمجھتا جولیا کا خنجر والا ہاتھ تیزی سے گھوما اور کمرہ لوئس کے حلق سے نکلنے والی چیخ سے گونج اٹھا۔ ابھی اس چیخ کی بازگشت کمرے میں گونج رہی تھی کہ جولیا کا بازو ایک بار پھر گھوما اور لوئس کے منہ سے ایک بار پھر زور دار چیخ نکل گئی۔ اس کے دونوں نتھنے آدھے سے زیادہ کٹ چکے تھے۔

’’اب تم خود ہی سب کچھ بتاؤ گے‘‘...... جولیا نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے خنجر کے دستے کی ضرب اس کی پیشانی پر ابھر آنے والی رگ پر ماری اور لوئس کی آنکھیں ابل کر باہر کو آ گئیں۔

’’بولو۔ کہاں فارمولا۔ جواب دو۔ بولو‘‘...... جولیا نے غراتے ہوئے کہا۔

’’مم۔ مم۔ میں نے سچ بتایا ہے۔ سچ‘‘...... لوئس نے رک رک کر کہا تو جولیا کا ہاتھ ایک بار پھر حرکت میں آیا اور پیشانی پر لگنے والی دوسری ضرب کے بعد لوئس کی حالت ایسی ہو گئی جیسے اس کی روح کو کچل دیا گیا ہو۔

’’بولو۔ بتاؤ کہاں ہے میک پال اور اینڈرس اور انہوں نے تمہیں کافرستان پہنچانے کے لئے جو فارمولا دیا تھا وہ کہاں ہے۔ جلدی بولو۔ ورنہ......‘‘ جولیا نے غراتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے ایک اور ضرب اس کی پیشانی پر مار دی اور لوئس کا پورا چہرہ پسینے میں شرابور ہو گیا۔ اس کی آنکھیں پھیل سی گئیں اور اب اس کی آنکھوں میں شعور کی چمک مدھم پڑ گئی تھی۔ اس کا جسم بری

طرح سے تھرتھرا رہا تھا۔ اس کے منہ سے کف بہہ نکلا تھا اور اس کی آنکھیں بند ہونے لگیں۔

’’بولو۔ بتاؤ‘‘...... جولیا نے تیز لہجے میں کہا۔

’’فارمولا ایک مائیکروفلم میں ہے اور مائیکروفلم میرے کوٹ کے کالر میں ہے‘‘...... لوئس نے اس طرح رک رک کر بولنا شروع کر دیا جیسے وہ لاشعوری طور پر بول رہا ہو۔ اس کی بات سن کر جولیا چونک پڑی۔ اس نے آگے بڑھ کر فوراً اس کے کوٹ کا کالر چیک کیا اور دوسرے لمحے اس کی آنکھوں میں چمک آ گئی۔ اس نے خنجر سے لوئس کے کوٹ کا کالر کاٹا اور کالر کے اندر سے ایک چھوٹی سا باکس نکال لیا۔ اس نے باکس کھولا تو اس میں ایک مائیکروفلم موجود تھی۔

’’یہ مائیکروفلم تمہیں کس نے دی تھی‘‘...... جولیا نے ایک بار پھر لوئس سے مخاطب ہو کر پوچھا۔

’’رینڈس۔ یہ مائیکروفلم رینڈس میرے پاس لایا تھا‘‘...... لوئس نے جواب دیا تو جولیا چونک پڑی۔

’’کون ہے یہ رینڈس اور میک پال اور اینڈرس کہاں ہیں‘‘۔ جولیا نے پوچھا۔

’’رینڈس کا تعلق بھی بلیک کوبرا سے ہے۔ وہ دوسرے گروپ سے تعلق رکھتا ہے جسے خاص طور پر میک پال اور اینڈرس کی نگرانی کے لئے بھیجا گیا تھا۔ اینڈرس اور میک پال نے فارمولا حاصل کر

کے ریپڈس کو دینا تھا۔ انہوں نے ایسا ہی کیا تھا اور پھر چیف کے حکم پر ریپڈس نے ان دونوں کو ہلاک کر دیا تھا۔ ان کے ساتھ ان کے جتنے بھی ساتھی تھے سب کو ریڈ گن سے ہلاک کر دیا تھا۔ پھر ریپڈس مائیکرو فلم لے کر میرے پاس آیا۔ چیف کے حکم کے تحت میں نے اس سے مائیکرو فلم لی اور اسے بھی ہلاک کر دیا اور پھر مائیکرو فلم لے کر میں یہاں آ گیا۔ مجھے یہ مائیکرو فلم کافرستان لے جا کر ایک آدمی تک پہنچانی تھی"...... لوئس نے جواب دیتے ہوئے کہا۔ یہ سن کر جولیا چونک پڑی تھی کہ میک پال اور اینڈرس کو ان کے ساتھیوں سمیت ختم کر دیا گیا تھا۔

"ریڈ گن سے تمہاری کیا مراد ہے"...... جولیا نے پوچھا۔

"یہ ایک خاص گن ہے جو بلیک کوبرا کے پاس موجود ہے۔ بلیک کوبرا یہ گن چیدہ چیدہ آدمیوں کو دیتا ہے۔ اس گن سے سرخ رنگ کی شعاع نکلتی ہے جو ایک لمحے میں کسی بھی چیز کو جلا کر راکھ بنا دیتی ہے"...... لوئس نے جواب دیا تو جولیا ایک طویل سانس لے کر رہ گئی۔

"کافرستان میں یہ مائیکرو فلم تم نے کس کے حوالے کرنی تھی"...... جولیا نے پوچھا۔

"مجھے یہ مائیکرو فلم کافرستان میں موجود بلیک کوبرا کے نمائندے کراڈ کے حوالے کرنی تھی"...... لوئس نے جواب دیا۔

"کراڈ سے تم کہاں ملنے والے تھے"...... جولیا نے پوچھا۔

"وہ کافرستان کے دارالحکومت میں ایک فائیو سٹار ہوٹل میں رہتا ہے۔ مجھے اس کے پاس پہنچنا تھا"...... لوئس نے جواب دیا۔ جولیا اس سے مسلسل سوال پوچھتی گئی اور وہ نقاہت بھرے انداز میں اور غیر شعوری طور پر اسے ہر بات کا جواب دیتا چلا گیا۔ جب جولیا نے اس سے مطلب کی ساری معلومات حاصل کر لیں تو اس نے مشین پسٹل کا رخ لوئس کی طرف کیا اور دوسرے لمحے ریٹ ریٹ کی آواز کے ساتھ ہی لوئس کے چوڑے سینے میں گولیاں گھستی چلی گئیں اور چند لمحوں بعد ہی لوئس کی آنکھیں بے نور ہو گئیں تو جولیا مڑی اور کمرے سے باہر آ گئی۔

"کیا ہوا"...... باہر موجود صفدر نے پوچھا۔

"سب کچھ معلوم ہو گیا ہے اور ایس ایف فارمولا بھی مل گیا ہے۔ تنویر اور کیپٹن شکیل کو بلاؤ۔ اب ہم نے فوری طور پر یہاں سے نکلنا ہے"...... جولیا نے مسکراتے ہوئے کہا تو صفدر نے اثبات میں سر ہلایا اور دوڑتا ہوا اس طرف چلا گیا جہاں تنویر اور کیپٹن شکیل موجود تھے۔ جولیا کے چہرے پر فتح مندی کے تاثرات نمایاں تھے وہ تو تنویر کی ایک ٹپ پر اس لوئس کے پیچھے آئے تھے۔ انہیں اس بات کا اندازہ تک نہ تھا کہ لوئس سے اس طرح سے ایس ایف فارمولا مل جائے گا۔ تنویر نے جس آدمی پر میک پال ہونے کا شک کیا تھا وہ میک پال نہیں ریپڈس تھا جس کا قد کاٹھ میک پال جیسا تھا لیکن بہرحال تنویر کی ٹپ کام کر گئی تھی۔

ریڈس کا تعلق بھی بلیک کوبرا تنظیم سے ہی تھا جس کے پاس ایس ایف فارمولا تھا اور اس نے وہ فارمولا ایک مائیکروفلم میں لوئس تک پہنچایا تھا تاکہ وہ اس فلم کو فوری طور پر کافرستان اسمگل کر سکے۔ اس سے معلومات حاصل کرنے کے بعد جولیا کو اس بات کا بھی علم ہو گیا تھا کہ اس لوئس کا تعلق بھی بلیک کوبرا سے ہی تھا جو پاکیشیا کے مفادات کو نقصان پہنچا رہا تھا۔

فون کی گھنٹی بج اٹھی تو بلیک کوبرا نے ہاتھ بڑھا کر فون کا رسیور اٹھا لیا۔

"یس"...... بلیک کوبرا نے مخصوص لہجے میں کہا۔

"ڈیٹا ریکارڈنگ سنٹر سے رابرٹ بول رہا ہوں چیف"۔ دوسری طرف سے مردانہ آواز سنائی دی۔

"یس۔ کیوں فون کیا ہے"...... بلیک کوبرا نے کہا۔

"چیف۔ ابھی تھوڑی دیر پہلے اطلاع ملی ہے کہ لوئس جو مائیکرو فلم لے کر پاکیشیا سے کافرستان پہنچنے والا تھا اسے ہلاک کر دیا گیا ہے"...... دوسری طرف سے رابرٹ نے جواب دیا تو بلیک کوبرا بے اختیار اچھل پڑا۔

"ہلاک کر دیا گیا ہے۔ کیا مطلب۔ کیسے ہوا یہ سب کچھ"۔ بلک کوبرا نے ہونٹ بھینچتے ہوئے کہا۔

"آپ کے حکم کے مطابق ریڈس نے مائیکروفلم لوئس کے ہوٹل

میں جا کر اس کے حوالے کر دی تھی اور پھر وہ وہاں سے نکل گیا تھا۔ رینڈس جب ہوٹل سے نکل کر گیا تو لوئس نے اس کے پیچھے اپنے آدمی لگا دیئے تھے۔ ان آدمیوں نے راستے میں ہی رینڈس کی کار پر بم مار کر اسے تباہ کر دیا تھا جس سے کار سمیت رینڈس کے پرخچے اُڑ گئے تھے۔ رینڈس کی ہلاکت کی خبر سن کر لوئس فوراً ہوٹل سے نکلا اور ایک سرحدی قصبے منڈاسی پہنچ گیا۔ وہاں اس کا سیٹ اپ تھا۔ منڈاسی میں اس کا دست راست چوہدری کرامت تھا جس کی مدد سے وہ آسانی سے پاکیشیا سے کافرستان اور کافرستان سے پاکیشیا آ جا سکتا تھا۔ چوہدری کرامت علی رات کے وقت اسے سرحد پار کرانے والا تھا۔ ابھی رات ہونے میں وقت تھا کہ وہاں چار افراد پہنچ گئے۔ ان میں تین مرد اور ایک عورت شامل تھی۔ وہ چوہدری کرامت علی اور لوئس سے ملے اور پھر انہوں نے وہاں بے ہوش کر دینے والی گیس فائر کر دی جس کے نتیجے میں چوہدری کرامت علی، لوئس اور اس عمارت میں موجود تمام افراد بے ہوش ہو گئے۔ لڑکی کے ساتھیوں نے چوہدری کرامت علی کے بیس افراد کو گولیاں مار کر ہلاک کیا اور پھر لڑکی نے چوہدری کرامت علی اور لوئس سے الگ الگ پوچھ گچھ کرنا شروع کر دی۔ چوہدری کرامت علی انتہائی کمزور دل آدمی تھا۔ لڑکی نے اسے بتایا تھا کہ اس کا تعلق سپیشل ملٹری فورس سے ہے۔ اس لئے وہ ڈر گیا اور اس نے اس لڑکی کو اپنے سارے سیٹ اپ کے بارے میں بتا دیا۔ چوہدری

کرامت سے معلومات حاصل کرنے کے بعد لڑکی نے اسے گولیاں مار کر ہلاک کیا اور پھر اس نے لوئس کو ہوش میں لا کر اس سے پوچھ گچھ کرنا شروع کر دی لیکن لوئس اس کے سامنے زبان نہ کھول رہا تھا۔ جس پر لڑکی نے اس پر غیر معمولی تشدد کیا اور اس کی حالت خراب کر دی۔ لوئس کی حالت اتنی خراب تھی کہ اس نے خود ہی لاشعوری کیفیت میں لڑکی کو سب کچھ بتانا شروع کر دیا اور اسے اس مائیکرو فلم کے بارے میں بھی بتا دیا جو اسے کافرستان کراڈ کے حوالے کرنا تھی تاکہ کراڈ اس فلم کو لے کر کافرستان سے ایکریمیا پہنچ کر آپ کو پہنچا سکے۔ لوئس نے مائیکرو فلم اپنے کوٹ کے کالر میں چھپائی ہوئی تھی جو اس کی نشاندہی پر لڑکی نے اس کے کالر سے نکالا اور اپنے قبضے میں لے لی اور پھر اس نے لوئس کو بھی گولیاں مار کر ہلاک کر دیا اور مائیکرو فلم لے کر وہاں سے نکل گئی"۔ دوسری طرف سے رابرٹ نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"تمہیں ان ساری باتوں کی تفصیل کیسے معلوم ہوئی ہے"۔ بلیک کوبرا نے غراتے ہوئے کہا۔

"آپ کی ہدایات کے مطابق میں نے لوئس کو احکامات دیئے تھے کہ جب وہ منڈاسی پہنچے تو اپنی وائٹ واچ کا ورکنگ سسٹم آن کر دے تاکہ اس کی ہر موومنٹ، اس کی وائس اور اس کی لوکیشن کا ہمیں علم ہوتا رہے۔ اس نے وائٹ واچ کا ورکنگ سسٹم آن کر رکھا تھا اس لئے اس کی ہر نقل وحرکت یہاں ہماری سپیشل کمپیوٹرائزڈ

مشین میں خود بخود ریکارڈ ہوتی رہی تھی۔ آج صبح میں معمول کے مطابق مشین کا ڈیٹا چیک کر رہا تھا تو مجھے لوئس کی وائٹ واچ کے ڈیٹا سسٹم میں ریڈ مارک دکھائی دیا جو اس بات کا کاشن تھا کہ اس کی وائٹ واچ تباہ ہوگئی ہے۔ میں نے فوری طور پر چیکنگ کی تو لوئس کی ریکارڈنگ سامنے آ گئی۔ آخر میں جب اسے گولیاں ماری گئی تھیں تو کوئی گولی اس کی وائٹ واچ کی تباہی کا باعث بن گئی تھی جس سے اس کا ورکنگ سسٹم آف ہوگیا تھا''...... رابرٹ نے جواب دیا۔

''اوہ۔ کیا وہ ساری ریکارڈنگ تمہارے پاس محفوظ ہے''۔ بلیک کوبرا نے پوچھا۔

''یس چیف''...... رابرٹ نے جواب دیا۔

''کیا اس ریکارڈنگ سے یہ پتہ چلا ہے کہ وہ لڑکی اور اس کے ساتھی کون تھے۔ کیا واقعی ان کا تعلق سپیشل ملٹری فورس سے ہی تھا''...... بلیک کوبرا نے کہا۔

''ریکارڈنگ میں تو یہی ساری باتیں موجود ہیں چیف۔ چونکہ مشین میں صرف وائس ریکارڈ ہوتی ہے۔ ہم اپنے کسی آدمی کو لائیو مانیٹر نہیں کر سکتے ہیں اس لئے اس ریکارڈنگ میں لڑکی اور اس کے ساتھیوں کی تصویریں موجود نہیں ہیں''...... رابرٹ نے جواب دیا۔

''لڑکی نے اپنا نام بتایا تھا''...... بلیک کوبرا نے پوچھا۔

''نو چیف۔ لڑکی اور اس کے ساتھیوں نے چوہدری کرامت علی

کی رہائش گاہ پر پہنچ کر پہلے یہ پیغام بھجوایا تھا کہ ان کا تعلق دارالحکومت کے ایک خطرناک الیون نائن سینڈیکیٹ سے ہے لیکن جب انہوں نے چوہدری کرامت علی، لوئس اور اس کے ساتھیوں کو بے ہوش کر دیا اور پھر جب چوہدری کرامت علی اور لوئس کو انہوں نے باندھ لیا اور چوہدری کرامت علی کو ہوش میں لا کر پوچھ گچھ کی تو لڑکی نے سپیشل ملٹری فورس کا بتایا تھا۔ لیکن دونوں بار ان میں سے کسی نے اپنا نام نہیں بتایا تھا''...... رابرٹ نے جواب دیا۔

''لڑکی نے لوئس سے کیا معلومات حاصل کی ہیں اور لوئس نے اسے کیا جواب دیا ہے''...... بلیک کوبرا نے پوچھا۔

''لڑکی نے بلیک کوبرا تنظیم کے بارے میں معلومات حاصل کی تھیں چیف اور لوئس نے اسے وہی جواب دیئے تھے جو اسے معلوم تھے۔ اسے اس بات کا علم نہیں ہے کہ بلیک کوبرا تنظیم کا ہیڈ کوارٹر ایکریمیا کی کس ریاست، کس سٹی یا کس علاقے میں ہے اور لوئس آپ کے بارے میں بھی تفصیل نہیں جانتا تھا''...... رابرٹ نے کہا اور پھر جولیا نے لوئس سے جو سوالات کئے تھے اور لوئس نے جو جواب دیئے تھے ان کی وہ تفصیل بتانے لگا۔

''ہونہہ۔ لوئس بھی مارا گیا ہے اور اس کے پاس موجود ایس ایف فارمولے کی مائیکرو فلم بھی نکل گئی ہے۔ میں چاہتا تھا کہ اس فارمولے کی ایک کاپی میرے پاس بھی موجود ہوتا کہ میں کافرستانی ایجنسی سے اپنا پورا معاوضہ لے سکوں۔ ریئڈس نے فارمولے کی

جس طرح میں نے رینڈس کے ہاتھوں میک پال، اینڈرس اور اس کے سارے گروپ کا خاتمہ کرا دیا تھا۔ رینڈس بھی بلیک کوبرا تنظیم کے لئے خطرے کا باعث بن سکتا تھا کیونکہ وہ بلیک کوبرا کے ہیڈ کوارٹر کے بارے میں سب کچھ جانتا تھا اور اسے یہ بھی معلوم تھا کہ بلیک کوبرا کا چیف کون ہے۔ اگر عمران اور اس کے ساتھی اس تک پہنچ جاتے تو وہ رینڈس جیسے سخت جان انسان کو بھی اپنے سامنے بولنے پر مجبور کر سکتے تھے۔ رینڈس کے لئے پاکیشیا سے نکلنا آسان نہ تھا اس لئے مجھے مجبوراً اس کی ہلاکت کا بھی آرڈر دینا پڑا تھا''...... بلیک کوبرا نے کہا۔

''یس چیف''...... رابرٹ نے کہا۔

''اوکے۔ تم وہ مائیکروفلم مجھے پہنچا دو۔ فوراً''...... بلیک کوبرا نے کہا۔

''یس چیف۔ میں ابھی بھجواتا ہوں''...... رابرٹ نے کہا تو بلیک کوبرا نے رسیور کریڈل پر رکھنے کے لئے کان سے ہٹایا ہی تھا کہ یکلخت اسے رسیور میں ہلکی سی کلک کی آواز سنائی دی تو وہ بے اختیار چونک پڑا۔ اس نے رسیور پھر کان سے لگایا لیکن اس بار اسے کوئی آواز سنائی نہ دی۔

''یہ تو ایسی آواز تھی جیسے کوئی اور بھی میری کال سن رہا ہو اور اس نے مجھ سے پہلے رسیور رکھا ہو''...... بلیک کوبرا نے حیرت سے بڑبڑاتے ہوئے کہا۔ اس نے فوراً جیب سے سیل فون نکالا اور اسے

آن کر کے تیزی سے نمبر پریس کرنے لگا۔

''سرچنگ سنٹر سے آلمنڈ بول رہا ہوں''...... رابطہ ملتے ہی دوسری طرف سے ایک مردانہ آواز سنائی دی۔

''بلیک کوبرا بول رہا ہوں''...... بلیک کوبرا نے سخت لہجے میں کہا۔

''یس چیف۔ حکم''...... دوسری طرف سے آلمنڈ نے اس بار مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

''آلمنڈ میں ابھی فون پر ڈیٹا سنٹر کے انچارج رابرٹ سے بات کر رہا تھا۔ میں فون کا رسیور رکھنے ہی لگا تھا کہ اچانک مجھے ایسی آواز سنائی دی جیسے کسی اور نے بھی رسیور کریڈل پر رکھا ہو۔ یہ آواز مجھے تب سنائی دی تھی جب رابرٹ نے رابطہ ختم کر دیا تھا۔ اس آواز کا مطلب ہے کہ میرے اور رابرٹ کی فون کال کوئی اور بھی سن رہا تھا۔ مجھے ایسی آوازیں کئی بار سنائی دے چکی ہیں لیکن میں نے کبھی اس پر توجہ نہیں دی تھی لیکن آج نجانے کیوں یہ آواز میرے دماغ میں چپک سی گئی ہے''...... بلیک کوبرا نے کہا۔

''اوہ۔ یہ کیسے ممکن ہے چیف۔ آپ کا بلکہ آپ کے پورے ہیڈ کوارٹر کے فون سیٹلائٹ ہیں۔ جن پر آنے اور جانے والی کالز نہ کہیں سنی جا سکتی ہیں اور نہ انہیں ریکارڈ کیا جا سکتا ہے''...... آلمنڈ نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

''یہ سب میں جانتا ہوں لیکن میں نے جو آواز سنی ہے وہ یقیناً

کسی فون کے رسیور رکھے جانے کی ہے۔ فوراً پتہ کرو کہ یہ کیا معاملہ ہے۔ میرے اور رابرٹ کے درمیان ہونے والی بات چیت کون سن رہا تھا اور کیسے''...... بلیک کوبرا نے انتہائی سخت لہجے میں کہا۔

''اوکے چیف۔ میں ابھی سرچنگ کرتا ہوں۔ میرے پاس سیٹلائٹ فون سرچنگ کرنے والی سپیشل آئی ٹی مشین موجود ہے۔ میں اس مشین کو آپ کے فون سے لنک کر دیتا ہوں۔ آپ اس فون سے کسی کو کال کریں۔ جس سے آپ بات کریں گے اگر اس کے علاوہ فون لائن پر کوئی اور ہوا تو اس کا آسانی سے پتہ چل جائے گا اور اس مشین سے یہ بھی پتہ چل جائے گا کہ آپ کے سیٹلائٹ فون کی کال کیسے سنی جا رہی ہے اور سننے والا کون ہے''۔ آلمنڈ نے کہا۔

''ٹھیک ہے۔ تم فون مشین سے لنک کرو۔ میں دس منٹ بعد رابرٹ کو ہی کال کرتا ہوں۔ اگر میرا شک درست ہے تو ایک بار پھر ہماری بات سننے کی کوشش کی جائے گی اور اس طرح پتہ چل جائے گا کہ وہ کون ہے''...... بلیک کوبرا نے کہا۔

''یس چیف''...... آلمنڈ نے کہا تو بلیک کوبرا نے سیل فون کان سے ہٹا کر رابطہ ختم کیا اور سیل فون میز پر رکھ دیا۔ اس کے چہرے پر تشویش کے تاثرات نمایاں تھے۔ اس نے دس منٹ انتظار کیا اور پھر اس نے سامنے میز پر پڑے ہوئے فون کا رسیور اٹھایا اور تیزی

سے نمبر پریس کرنے لگا۔ اسی لمحے اسے ایک بار پھر ہلکی سی کلک کی آواز سنائی دی تو اس کی پیشانی پر لاتعداد شکنوں کا جال پھیل گیا۔

''ڈیٹا ریکارڈنگ سنٹر سے رابرٹ بول رہا ہوں''...... رابطہ ملتے ہی دوسری طرف سے رابرٹ کی آواز سنائی دی۔

''تم ابھی تک وہیں ہو۔ مائیکروفلم کہاں ہے۔ میں نے کہا تھا کہ جلد سے جلد وہ فلم مجھے پہنچاؤ''...... بلیک کوبرا نے سرد لہجے میں کہا۔

''میں نے ہارمن کے ہاتھ وہ فلم آپ کے آفس میں بھجوا دی ہے چیف۔ ابھی کچھ ہی دیر میں وہ مائیکروفلم لے کر آپ کے پاس پہنچ جائے گا''...... دوسری طرف سے رابرٹ نے جواب دیا۔

''ہونہہ۔ ٹھیک ہے۔ گڈ بائی''...... بلیک کوبرا نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے رابطہ ختم کر دیا۔ اسی لمحے بلیک کوبرا کو پھر ویسی ہی آواز سنائی دی جیسی آواز اس نے پہلے سنی تھی۔ بلیک کوبرا نے ہونٹ بھینچتے ہوئے رسیور کریڈل پر رکھ دیا۔ ابھی چند لمحے ہی گزرے ہوں گے کہ اسی لمحے انٹرکام کی بیل بج اٹھی تو بلیک کوبرا چونک پڑا۔ اس نے ہاتھ بڑھا کر انٹرکام کا بٹن پریس کیا۔

''یس''...... بلیک کوبرا نے کرخت آواز میں کہا۔

''ریٹا بول رہی ہوں چیف۔ ڈی آر سیکشن سے ہارمن آیا ہے اس کے پاس آپ کے لئے ایک پیکٹ ہے''...... دوسری طرف سے اس کی پرسنل سیکرٹری کی آواز سنائی دی۔

"ٹھیک ہے۔ اس سے پیکٹ لے لو اور اسے واپس بھجوا دو اور پیکٹ لے کر میرے پاس آ جاؤ"...... بلیک کوبرا نے کہا۔

"یس چیف"...... پرسنل سیکرٹری کی آواز سنائی دی تو بلیک کوبرا نے ہاتھ بڑھا کر انٹرکام کا بٹن پریس کر کے اسے آف کر دیا۔ چند لمحوں کے بعد دروازے پر دستک کی آواز سنائی دی۔

"یس کم اِن"...... اس نے دروازے کی طرف دیکھتے ہوئے کہا تو دروازہ کھلا اور ایک نوجوان لڑکی اندر داخل ہوئی۔ لڑکی نے پنک کلر کا اسکرٹ پہنا ہوا تھا اور اس کے بال سنہری مائل تھے جو اس کے کاندھوں تک نہایت نفیس انداز میں ترشے ہوئے تھے۔ لڑکی کے ہاتھ میں ایک چھوٹا سا پیکٹ تھا۔

"آؤ ریٹا"...... بلیک کوبرا نے کہا تو لڑکی اندر آ گئی اور اس نے ہاتھ میں پکڑا ہوا پیکٹ لا کر اسے دے دیا۔ بلیک کوبرا نے اس سے پیکٹ لے کر اسے ایک نظر دیکھا اور پھر اس نے پیکٹ میز کی اوپر والی دراز میں رکھا اور دراز بند کر دی۔

"ہارمن واپس چلا گیا ہے"...... بلیک کوبرا نے پوچھا۔

"یس چیف"...... ریٹا نے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

"ٹھیک ہے تم جاؤ"...... بلیک کوبرا نے کہا تو ریٹا نے اثبات میں سر ہلایا اور واپس جانے کے لئے مڑی اور دروازہ کھول کر آفس سے باہر نکل گئی۔ اس کے جاتے ہی بلیک کوبرا کے سیل فون کی گھنٹی بج اٹھی۔ بلیک کوبرا نے ہاتھ بڑھا کر سیل فون اٹھایا اور

اسکرین پر ڈسپلے دیکھنے لگا۔ اسکرین پر سرچنگ سنٹر کے انچارج آلمنڈ کا نام ڈسپلے ہو رہا تھا۔ بلیک کوبرا نے بٹن پریس کیا اور سیل فون کان سے لگا لیا۔

"یس آلمنڈ۔ کچھ پتہ چلا"...... بلیک کوبرا نے کہا۔

"یس چیف۔ آپ کی اور رابرٹ کی فون کال واقعی سنی گئی تھی"...... دوسری طرف سے آلمنڈ نے جواب دیا تو بلیک کوبرا نے بے اختیار ہونٹ بھینچ لئے۔

"کون ہے وہ"...... بلیک کوبرا نے غراہٹ بھرے لہجے میں کہا۔

"یہ تو پتہ نہیں چلا ہے چیف کہ وہ کون ہے لیکن سرچنگ مشین نے تیسری لائن کے آن ہونے کا کاشن دیا ہے۔ اس مشین کے مطابق سیٹلائٹ فون سے ایک ماسٹر ڈیوائس لنک کی گئی ہے جس سے آپ کی ہر کال سنی بھی جا رہی ہے اور اسے ریکارڈ بھی کیا جا رہا ہے"...... آلمنڈ نے جواب دیا۔

"تم نے تو کہا تھا کہ مشین کے ذریعے تمہیں پتہ چل جائے گا کہ میری کالز کون اور کہاں سے سن رہا ہے"...... بلیک کوبرا نے کہا۔

"یس چیف۔ میں نے سرچنگ مشین کو آن کر رکھا ہے۔ وہ سرچنگ کر رہی ہے۔ چونکہ سیٹلائٹ سے سینکڑوں فون لنکڈ ہیں اس لئے ان کی سرچنگ میں وقت لگ رہا ہے۔ تھرڈ ڈیوائس کے آن ہونے اور اس کی لوکیشن کا جلد ہی پتہ چل جائے گا۔ مشین خود بخود

پتہ لگا لے گی کہ وہ ڈیوائس کہاں اور کس فون سیٹ میں لگی ہوئی ہے۔ میں نے آپ کو ابھی صرف یہ بتانے کے لئے کال کیا تھا کہ آپ کا شک درست ہے۔ آپ کی کالز واقعی سنی اور ریکارڈ کی جا رہی ہیں“...... آلمنڈ نے جواب دیتے ہوئے کہا تو بلیک کوبرا کا چہرہ غصے سے سرخ ہوتا چلا گیا۔

”جلدی پتہ لگاؤ کہ میری کالز کون سن اور ریکارڈ کر رہا ہے۔ کس میں اتنی جرأت ہے کہ وہ بلیک کوبرا کی کال کو سن اور ریکارڈ کر سکے۔ جلدی بتاؤ مجھے۔ میں اس کے اپنے ہاتھوں سے ٹکڑے اُڑا دوں گا۔ اسے جلا کر بھسم کر دوں گا“...... بلیک کوبرا نے غصے سے چیختے ہوئے کہا۔

”لیں چیف۔ آپ مجھے صرف آدھے گھنٹے کا وقت دے دیں۔ میں جلد ہی اس ڈیوائس کی پوری تفصیل آپ کے سامنے لے آؤں گا جس سے آپ کی کالز سنی اور ریکارڈ کی جا رہی ہیں“...... آلمنڈ نے کہا۔

”اوکے“...... بلیک کوبرا نے کہا اور اس نے سیل فون کان سے ہٹا کر رابطہ ختم کر کے میز پر رکھ دیا۔ اس کے چہرے پر تشویش کے تاثرات نمایاں تھے۔ یہ بات اس کے لئے واقعی انتہائی پریشانی کا باعث تھی کہ اس کی کالز کو نہ صرف کہیں سنا جا رہا تھا بلکہ ریکارڈ بھی کیا جا رہا تھا۔

وہ ایک مجرم تنظیم بلیک کوبرا کا سربراہ تھا۔ اس نے اپنی تنظیم کا

ہیڈ کوارٹر اور خود کو سیکرٹ رکھنے کے تمام تر انتظامات کر رکھے تھے۔ سوائے اس کے چند خاص ساتھیوں کے کسی کو اس بات کا علم نہ تھا کہ وہ اصل میں کون ہے اور اس کا ہیڈ کوارٹر کہاں ہے لیکن جس طرح سے اس کی کالز ریکارڈ کی جا رہی تھی اس سے اسے فکر لاحق ہونا شروع ہو گئی تھی کہ اس کی کالز سننے اور ریکارڈ کرنے والا کسی بھی لحاظ سے اس کا مخلص نہیں ہو سکتا ہے۔ وہ یہ سارا کام یقیناً کسی اور کی ایماء پر کر رہا ہے۔ اگر یہ بات درست تھی تو اس کی بلیک کوبرا تنظیم اور خود اسے بھی شدید ترین خطرات لاحق تھے۔ وہ جلد سے جلد اپنے اس نامعلوم دشمن کا پتہ کرانا چاہتا تھا جو اس کی کالز سن بھی رہا تھا اور ریکارڈ بھی کر رہا تھا۔ اسے پریشانی اس بات کی تھی کہ یہ اس کا سیٹلائٹ فون تھا جس پر وہ اپنی تنظیم کے ہر اہم فرد سے رابطہ کرتا تھا اور ان سے رپورٹس لینے کے ساتھ انہیں احکامات دیتا تھا۔ نجانے فون سننے اور ریکارڈنگ کا یہ عمل کب سے جاری تھا اور وہ جو کوئی بھی تھا اس کے خلاف نجانے کتنا مواد اکٹھا کر چکا تھا۔ اسے اپنے ساتھ اپنی بلیک کوبرا تنظیم بھی شدید خطرے میں گھری محسوس ہو رہی تھی اور وہ جلد سے جلد اس خطرے کا تدارک کرنا چاہتا تھا۔ پھر دو گھنٹوں بعد آخر کار اسے بتا دیا گیا کہ یہ کام اس کی پرسنل سیکرٹری کر رہی تھی۔ اس نے اس کے فون سیٹ کے اندر ایک سائنسی آلہ لگایا ہوا تھا جس سے وہ نہ صرف اس کی ہر بات سنتی تھی بلکہ اپنے پاس موجود دوسرے سائنسی آلے سے ہر

کال کو ریکارڈ بھی کرتی تھی۔ یہ معلوم ہونے پر کہ یہ سب کچھ اس کی سیکرٹری کر رہی تھی بلیک کوبرا کو بے حد غصہ آیا۔ اس نے فوراً سیکرٹری کو پکڑ کر بلیک روم میں پہنچانے کا حکم دیا اور پھر وہ بھی بلیک روم پہنچ گیا۔

سیکرٹری عام سی گھریلو لڑکی تھی اس لئے معمولی سا تشدد بھی برداشت نہ کر سکی اور اس نے بلیک کوبرا کو بتا دیا کہ وہ ماسٹر ہنری کے لئے کام کرتی ہے۔ ماسٹر ہنری کا نام معلوم ہونے پر بلیک کوبرا نے لڑکی کو گولیاں مار کر ہلاک کر دیا اور پھر اس نے اپنے آفس میں آ کر ریڈ گروپ کو ماسٹر ہنری کے خلاف بھرپور انداز میں کارروائی کرنے کا حکم دے دیا۔

عمران دانش منزل میں موجود تھا۔ ایکریمیا کے ٹاپ کلب کے ماسٹر ہنری نے اسے معلومات حاصل کرنے کے لئے ایک گھنٹے کے بعد فون کرنے کا کہا تھا۔ عمران نے ایک گھنٹے بعد اسے کال کیا تو ماسٹر ہنری نے اس سے مزید دو گھنٹوں کا وقت مانگ لیا تھا۔ اس نے کہا تھا کہ اگر وہ اسے مزید دو گھنٹے دے دے تو وہ ایسے بہت اہم اور حتمی معلومات فراہم کر سکتا ہے۔ جس پر عمران نے اسے دو گھنٹوں بعد کال کرنے کا کہا تھا۔ چونکہ وہ ماسٹر ہنری سے بات کرنا چاہتا تھا اس لئے وہ ابھی تک دانش منزل میں ہی موجود تھا۔

اسی دوران اسے جولیا نے کال کر کے اپنی کارروائی کے بارے میں ساری تفصیل بتائی تھی۔ یہ سن کر عمران کو بے حد خوشی ہوئی تھی کہ جولیا اور اس کے ساتھیوں نے لوئس کو کافرستان جانے سے پہلے پکڑ لیا تھا اور اس کے پاس مائیکرو فلم میں موجود ایس ایف میزائل کا فارمولا حاصل کر لیا تھا اور پھر عمران کے بطور ایکسٹو حکم دینے پر

وہ سب منڈا سی سے واپس آ گئے تھے اور صفدر دانش منزل کے سپیشل باکس میں وہ مائیکروفلم ڈال گیا تھا۔ فلم بلیک زیرو تک پہنچ گئی تھی اور عمران وہ مائیکروفلم لے کر اسے چیک کرنے نیچے لیبارٹری میں چلا گیا تھا۔

ایک گھنٹے بعد جب عمران کی واپسی ہوئی تو اس نے بلیک زیرو کو بتایا کہ مائیکروفلم میں محض تصویری فوٹیج ہے جبکہ اصل فارمولا کسی بلیک نوٹ بک میں درج ہے۔ لوئس جو مائیکروفلم لے جا رہا تھا اس نے اس کی فلم اس نوٹ بک سے بنا لی تھی۔ اب صورتحال یہ تھی کہ ایس ایف میزائل کے فارمولا کی کاپی تو عمران کو مل گئی تھی لیکن ابھی یہ کنفرم نہ ہوا تھا کہ آیا لوئس کے پاس سے جو فلم برآمد ہوئی تھی کیا صرف اسی میں فارمولا تھا یا پھر میک پال، اینڈرس یا رینڈس نے اصل فارمولے والی بلیک نوٹ بک کسی اور کے حوالے کر دی تھی۔ عمران کو یہ تو معلوم ہو چکا تھا کہ میک پال، اینڈرس اور ان کے گروپ کے تمام افراد کو رینڈس نے ہلاک کر دیا تھا اور جب رینڈس مائیکروفلم لے کر لوئس کے پاس گیا تھا تو لوئس کے آدمیوں نے اسے بھی ہلاک کر دیا تھا۔

اب اگر اصل بلیک نوٹ بک موجود تھی تو وہ کہاں تھی یا میک پال، اینڈرس اور رینڈس نے اس نوٹ بک کی فلم بنا کر نوٹ بک ضائع کر دی تھی۔ عمران کے پاس اس سلسلے میں کوئی بھی معلومات نہ تھی اور نہ ہی اس بارے میں جولیا کو اس لوئس نے کچھ بتایا تھا۔

عمران چونکہ اس سارے چکر کی تہہ تک پہنچنا چاہتا تھا اس لئے وہ ہر صورت میں ایکریمیا کے ٹاپ کلب کے مالک اور جنرل منیجر ماسٹر ہنری سے بات کرنا چاہتا تھا جس کے کہنے کے مطابق وہ اسے بہت اہم معلومات فراہم کرنے والا تھا۔ اس انتظار کے دوران بلیک زیرو اسے دو بار چائے بھی بنا کر پلا چکا تھا۔

"ماسٹر ہنری دو گھنٹوں بعد آپ کو بہت اہم معلومات فراہم کرنے والا ہے۔ نجانے وہ اہم معلومات کیا ہیں"...... بلیک زیرو نے عمران کو خاموش اور مسلسل سوچ میں ڈوبے ہوئے دیکھ کر کہا۔

"ہوسکتا ہے کہ اسے کوئی ایسی ٹپ مل گئی ہو جس سے اسے پتہ چل گیا ہو کہ بلیک کوبرا کے گروپس پاکیشیا میں کس طرح پہنچے تھے۔ ڈاکٹر راشدی سے فارمولا حاصل کرنے کے لئے انہوں نے کیا اقدامات کئے تھے اور اس فارمولے کی اصل نوعیت کیا تھی۔ اس کے علاوہ شاید اسے یہ بھی معلوم ہو گیا ہو کہ یہ فارمولا بلیک کوبرا اپنی تنظیم کے لئے حاصل کرنا چاہتی ہے یا اس فارمولے کو حاصل کرنے کے لئے اسے کسی نے ہائر کیا ہے۔ ایسی ہی معلومات ہو سکتی ہیں"۔ عمران نے اپنے طور پر تجزیہ کرتے ہوئے کہا۔

"لیکن یہ ساری معلومات ماسٹر ہنری کو ملے گی کہاں سے۔ کیا یہ ساری معلومات اسے بلیک کوبرا کا چیف دے گا"...... بلیک زیرو نے کہا۔

"اس کے اپنے ذرائع ہیں۔ جس طرح کارل کا تعلق پہلے بلیک

کوبرا تنظیم سے تھا۔ ہو سکتا ہے کہ ماسٹر ہنری کا بھی اس تنظیم سے تعلق رہا ہو یا پھر اس کا کوئی خاص آدمی بلیک کوبرا تنظیم میں شامل ہو جو چیف کے قریب ہو'' ...... عمران نے کہا۔

''کارل کے بارے میں تو آپ نے بتا دیا تھا کہ وہ کیسے آپ کا دوست بنا تھا لیکن یہ ماسٹر ہنری کون ہے۔ جب آپ کارل سے بات کر رہے تھے تو آپ نے اس سے کہا تھا کہ اس ماسٹر ہنری کا تعلق ایکریمیا کی کسی سرکاری ایجنسی سے تھا۔ پھر وہ آپ کا دوست کیسے بن گیا'' ...... بلیک زیرو نے پوچھا۔

''اگر تم میرا ٹائم پاس کرانے کے لئے یہ سب پوچھ رہے ہو تو ٹھیک ہے۔ میں تمہیں بتا دیتا ہوں'' ...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا تو بلیک زیرو بے اختیار مسکرا دیا۔

''نہیں۔ آپ کافی دیر سے خاموش ہیں اور مسلسل سوچ میں ڈوبے ہوئے ہیں اس لئے میں بھی خاموش ہو گیا تھا۔ یہ سوال کافی دیر سے میرے ذہن میں گردش کر رہے تھے اس لئے پوچھ بیٹھا ہوں'' ...... بلیک زیرو نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''ماسٹر ہنری کا تعلق ایکریمیا کی زیرو ایجنسی سے تھا۔ وہ اس ایجنسی کا ٹاپ ایجنٹ تھا۔ اس کی ایجنسی ان دنوں اسی بلیک کوبرا کے پیچھے لگی ہوئی تھی لیکن بلیک کوبرا تنظیم کا کوئی رکن ان کے ہاتھ نہ آ رہا تھا۔ ماسٹر ہنری اس تنظیم کے بارے میں پوری دنیا سے معلومات حاصل کرنے کی کوشش کر رہا تھا۔ وہ ہر ممکن کوشش کر رہا

تھا کہ کسی طرح بلیک کوبرا تنظیم کے ہیڈ کوارٹر تک پہنچ جائے اور اس کے چیف کو پکڑ سکے۔ وہ پوری دیانتداری سے کام کر رہا تھا اور اس کی تحقیقات آخری مرحلے تک پہنچ چکی تھیں۔ اس نے بلیک کوبرا تنظیم کے خلاف بہت سا مواد اکٹھا کر لیا تھا اور وہ بلیک کوبرا کے چیف تک پہنچنے ہی والا تھا کہ حکومت نے اچانک ہی زیرو ایجنسی کو ختم کر دیا۔ اس بات کا زیرو ایجنسی کے چیف جس کا نام کرنل جیکسن تھا، اسے اور ماسٹر ہنری کو بے حد افسوس ہوا۔ انہوں نے دوسری ایجنسی میں جانے سے انکار کر دیا اور اپنے عہدوں سے ریٹائرڈ ہونے کی دھمکی دے دی لیکن ان کی دھمکیوں کا حکومت پر کوئی اثر نہ ہوا۔ اس لئے کرنل جیکسن اور ماسٹر ہنری نے ریٹائرمنٹ لے لی۔

چونکہ بلیک کوبرا کے بارے میں حاصل کی ہوئی ساری معلومات ماسٹر ہنری کے پاس تھی اس لئے ان کی ایجنسی کو دوسری جس ایجنسی میں ضم کیا گیا تھا اس کے چیف نے اس سے وہ ساری معلومات حاصل کرنے کے لئے ایڑی چوٹی کا زور لگا دیا لیکن ماسٹر ہنری اور کرنل جیکسن نے فیصلہ کر لیا تھا کہ جب تک ان کی ایجنسی بحال نہیں ہو گی وہ بلیک کوبرا کے بارے میں حکومت کی کسی ایجنسی کو وہ معلومات فراہم نہیں کریں گے جو انہوں نے دن رات ایک کر کے حاصل کی تھی۔ دوسری ایجنسی کا نام ٹام ایجنسی تھی جس کے چیف کا نام بھی ٹام تھا۔ وہ ہر صورت میں ان سے یہ معلومات حاصل کرنا

چاہتا تھا لیکن کرنل جیکسن کے کہنے پر ماسٹر ہنری ساری رپورٹس لے کر انڈر گراؤنڈ ہو گیا تھا۔ ٹام نے کرنل جیکسن تک رسائی حاصل کر لی۔ کرنل جیکسن کو اٹھا لیا گیا اور اس سے معلومات حاصل کرنے کی کوشش کی گئی لیکن کرنل جیکسن نے انہیں کچھ نہ بتایا اور ان کے قید خانے میں ہی ٹام سے اس کا ریوالور چھین کر خود کو گولی مار کر ہلاک کر لیا۔ اس پر ٹام کو بے حد غصہ آیا۔ اس کے حکم پر ماسٹر ہنری کو تلاش کیا جانے لگا لیکن ماسٹر ہنری ان کے ہاتھ نہ آ سکا۔ ماسٹر ہنری نے اس دوران اپنی جمع پونجی سے ٹاپ کلب بنا لیا تھا اور اپنا حلیہ اور نام بدل کر وہیں کام کر رہا تھا۔ پھر اس کی اصلیت عیاں ہو گئی تو ٹام کے ایجنٹوں نے اس کے کلب کو گھیر لیا۔ ماسٹر ہنری وہاں سے فرار ہوا تو ایجنٹ اس کے پیچھے لگ گئے۔ ماسٹر ہنری نے بلیک کوبرا کے بارے میں ساری معلومات اپنی ریسٹ واچ کی ایک میموری ڈیوائس میں سیو کر رکھی تھی۔

وہ ایک نواحی علاقے میں جا رہا تھا تو راستے میں ٹام کے آدمیوں نے اسے گھیر لیا۔ ماسٹر ہنری اکیلا ہی ان سے بھڑ گیا۔ وہ بے حد طاقتور اور انتہائی خطرناک فائٹر تھا لیکن اس کے مقابلے میں ٹام ایجنسی کے دس فائٹر تھے۔ جب تک ماسٹر ہنری میں دم تھا وہ ان کا مقابلہ کرتا رہا لیکن اس مقابلے میں وہ زخمی ہو گیا تھا۔ اس کی حالت خراب ہو رہی تھی۔ ٹام ایجنسی کے ایجنٹ اس پر قابو پانے ہی والے تھے کہ اتفاق سے میں وہاں پہنچ گیا۔ میں ایکریمیا میں ایک

مشن پر تھا اور وہ مشن مکمل کر کے ایک جنگل میں چھپنے کے لئے پہنچا تھا۔

ماسٹر ہنری اور ٹام ایجنسی کے ایجنٹوں کے درمیان اسی جنگل میں فائٹ ہو رہی تھی۔ میں نے جب ایک آدمی کو دس افراد کے نرغے میں دیکھا تو مجھے اس ماسٹر ہنری پر ترس آ گیا چنانچہ میں فوراً اس کی مدد کو پہنچا اور میں نے مشین پسٹل سے ٹام ایجنسی کے تمام ایجنٹوں کو ہلاک کر دیا۔ ٹام کی حالت کافی خراب تھی۔ فائٹ کے دوران وہ شدید زخمی ہو چکا تھا۔ اس کا جسم زخموں سے چور تھا اور خون کے زیادہ اخراج کی وجہ سے اس پر نقاہت طاری تھی۔ میں نے اس کی مدد کی اور اسے جنگل کی جڑی بوٹیوں سے ابتدائی فرسٹ ایڈ فراہم کی اور اس کے خون کا اخراج روک دیا اور پھر اسی جنگل میں ایک جگہ اس کا مسلسل علاج کرتا رہا۔ اس کی وجہ سے مجھے اس جنگل میں کئی روز تک چھپنا پڑا تھا۔ میں اس کے علاج کے ساتھ اپنے اور اس کے لئے کھانے کا بھی انتظام کرتا تھا۔ اس کی اور میری گہری دوستی ہو گئی تھی۔

اس نے مجھے ساری حقیقت بتا دی تھی لیکن میں نے اسے صرف اپنے بارے میں بتایا تھا کہ میں کون ہوں اور کہاں سے آیا ہوں۔ اسے میں نے یہ نہیں بتایا تھا کہ میں ایکریمیا میں کس مشن پر آیا تھا۔ بہرحال میرے علاج سے اس کی جان بچ گئی تھی۔ وہ میرا احسان مند تھا اور مجھے اپنا مسیحا سمجھتا ہے۔ تب سے میں اس کا مسیحا

ہی ہوں۔ جب وہ مکمل طور پر صحت یاب ہو گیا تو وہ واپس چلا گیا اس نے تہیہ کیا تھا کہ جب تک وہ ٹام کو ہلاک نہیں کر دے گا چین سے نہیں بیٹھے گا۔ اس کے خیال کے مطابق سارے فساد کی جڑ وہ ٹام ہی تھا جو بلیک کوبرا ایجنسی اور اس کے چیف کو ہلاک کر کے سارا کریڈٹ لے جانا چاہتا تھا۔ اس لئے وہ ماسٹر ہنری اور کرنل جیکسن سے ساری معلومات حاصل کرنے کے لئے کسی بھی حد تک جانے کے لئے تیار تھا۔

ماسٹر ہنری نے اپنا عہد پورا کیا اور اس نے خفیہ طور پر کام کرتے ہوئے ٹام ایجنسی کے چیف ٹام کو ہلاک کر دیا اور ایک ایک کر کے ان ایجنٹوں کا بھی خاتمہ کر دیا جو اس کے خیال کے مطابق کرنل جیکسن کی ہلاکت کا باعث بنے تھے۔ اس کے بعد وہ پھر سے اپنے کلب میں پہنچ گیا۔ اس نے کافی عرصہ تک اپنی پہچان چھپائی رکھی اور پھر آہستہ آہستہ سب اسے بھول گئے۔ وہ بھی سب کچھ بھول گیا تھا لیکن اس کی کھوپڑی میں میرا نام بسا ہوا تھا کہ اگر میں نے وقت پر اس کی جان نہ بچائی ہوتی اور اس کا جنگلی جڑی بوٹیوں سے علاج نہ کیا ہوتا تو جنگل کے جانور اس کی ہڈیاں بھی چٹ کر گئے ہوتے۔ بس اسی وقت سے وہ میرا دوست بنا ہوا ہے اور میرے لئے اپنی جان تک دینے کے لئے تیار رہتا ہے۔

میں نے اس سے پہلے بھی کئی بار معلومات حاصل کی ہیں کیونکہ وہ کلب کی آڑ میں مخبری کا ایک نیٹ ورک بھی چلاتا ہے۔ وہ

میرے لئے فری آف کاسٹ کام کرنا چاہتا تھا لیکن میں کبھی کسی کا حق نہیں مارتا۔ ہر کسی کی محنت کا معاوضہ اسے ضرور دیتا ہوں۔ ماسٹر ہنری کے ساتھ بھی یہی کیا اس لئے اب وہ بھی مجھے کوئی رعایت نہیں دیتا اور ہر کام کا منہ مانگا معاوضہ مانگتا ہے اور میں اس کے منہ پھٹ ہونے پر اس کا خیالوں میں ہی سہی منہ دیکھتا رہ جاتا ہوں۔ میرا مطلب ہے کہ وہ اب میرا بھی کوئی لحاظ نہیں کرتا ہے کہ میں اس کا مسیحا اور محسن ہوں''...... عمران نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا اور اس کے آخری جملے پر بلیک زیرو بے اختیار ہنس پڑا۔

''آپ نے ہی اسے معاوضے کی لت لگائی تھی۔ اب بھگتیں''۔ بلیک زیرو نے ہنستے ہوئے کہا۔

''بھگت ہی رہا ہوں۔ اس کے ساتھ ساتھ اور نجانے کس کس کو اور کس کس طرح سے بھگت رہا ہوں''...... عمران نے کراہ کر کہا تو بلیک زیرو بے اختیار کھلکھلا کر ہنس پڑا۔ وہ عمران کی بات کا مطلب سمجھ گیا تھا۔ عمران کا واضح اشارہ اپنے باورچی سلیمان کی طرف تھا جو سابقہ تنخواہیں لینے کے لئے اس کے سر پر سوار رہتا تھا اور اس کا دوسرا اشارہ ظاہر ہے تنویر ہی ہو سکتا تھا جو اس کا رقیب رو سیاہ تھا۔ عمران نے ریسٹ واچ دیکھی اور پھر اس نے ہاتھ بڑھا کر فون کا رسیور اٹھا لیا اور نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

''ٹاپ کلب''...... رابطہ ملتے ہی دوسری طرف سے پہلے والی آواز سنائی دی۔

’’پاکیشیا سے علی عمران بول رہا ہوں۔ ماسٹر ہنری سے بات کراؤ‘‘...... عمران نے کہا۔

’’ایک نمبر نوٹ کرو۔ ماسٹر ہنری اس نمبر پر تمہارا انتظار کر رہا ہے۔ تم کوڈ میں اپنا نام اے آئی بولو گے اور باس جواب میں ایم ایچ کہے گا‘‘...... دوسری طرف سے کہا گیا اور عمران کو ایک نمبر نوٹ کرا دیا گیا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا تو عمران نے کریڈل پر ہاتھ مار کر ٹون کلیئر کی اور نمبر پریس کرنے لگا۔

’’ہیلو‘‘...... رابطہ ملتے ہی دوسری طرف سے ماسٹر ہنری کی آواز سنائی دی۔

’’اے آئی‘‘...... عمران نے کہا۔

’’ایم ایچ‘‘...... دوسری طرف سے ماسٹر ہنری نے کہا۔

’’کیا بات ہے۔ اس قدر احتیاط کیوں‘‘...... عمران نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

’’جو معلومات مجھے ملی ہیں انہیں سن کر تم حیران رہ جاؤ گے عمران اور یہ تفصیلی معلومات ہیں جو میں تمہیں اپنے آفس کے فون پر نہیں بتا سکتا تھا۔ اس لئے میں سپیشل سیٹلائٹ فون استعمال کر رہا ہوں تاکہ تمہیں پوری تفصیل سے آگاہ کر سکوں‘‘...... دوسری طرف سے ماسٹر ہنری نے کہا۔ اس کی آواز میں خاصا جوش تھا۔

’’ایسا کیا معلوم ہو گیا ہے تمہیں جو تم اس قدر جوش میں ہو‘‘۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

’’یہ سمجھ لو کہ مجھے سب کچھ پتہ چل گیا ہے‘‘...... ماسٹر ہنری نے کہا تو عمران اور بلیک زیرو چونک پڑے۔

’’سب کچھ۔ کیا مطلب‘‘...... عمران نے کہا۔

’’بلیک کوبرا نے تمہارے ملک میں جو کارروائی کی تھی اس کی ایک ایک تفصیل کا مجھے پتہ ہے اور اس کے ساتھ مجھے اس بات کا بھی علم ہو گیا ہے کہ تمہارے ملک سے جو ایس ایف فارمولا اُڑایا گیا ہے اس کی ایک کاپی اور اصل بلیک نوٹ بک کہاں ہے‘‘...... ماسٹر ہنری نے کہا تو عمران محاورتاً نہیں بلکہ حقیقتاً اچھل پڑا۔ بلیک زیرو کے چہرے پر بھی حیرت دکھائی دے رہی تھی کیونکہ عمران نے کال کرنے سے پہلے جو تجزیہ کیا تھا اس کے مطابق ماسٹر ہنری ایسی ہی باتیں کرنے والا تھا۔

’’کیسے معلوم ہوا تمہیں یہ سب کچھ‘‘...... عمران نے کہا۔

’’یہ میں تمہیں بعد میں بتاؤں گا۔ پہلے تم بتاؤ کیا تمہارے پاس وقت ہے یہ تفصیلی باتیں سننے کا‘‘...... ماسٹر ہنری نے کہا۔

’’میرے پاس اور کچھ ہو یا نہ ہو وقت بہت ہے۔ اسی وقت نے ہی تو مجھے قید کر رکھا ہے۔ اسی لئے میں خود کو وقت کا قیدی کہتا ہوں اور تم جانتے ہو کہ اس دنیا میں کوئی بھی قیدی ہو اس کے پاس سوائے آہیں بھرنے اور انتظار کرنے کے اور کوئی کام نہیں ہوتا‘‘۔ عمران نے کہا تو ماسٹر ہنری ہنس پڑا۔

’’سب کچھ بتانے سے پہلے میں تمہیں ایک اور بات بتانا چاہتا

ہوں''...... ماسٹر ہنری نے کہا تو عمران کے لبوں پر بے اختیار مسکراہٹ آ گئی۔

''سب کچھ معلوم کرنے کے لئے ظاہر ہے تمہیں بہت زیادہ اخراجات کرنے پڑے ہوں گے اس لئے ایک لاکھ ڈالر معاوضہ کم ہی پڑ گیا ہو گا''...... عمران نے کہا تو دوسری طرف ماسٹر ہنری کھسیانے سے انداز میں ہنسنے لگا۔

''تم واقعی سمجھدار ہو عمران۔ اسی لئے تو میں تمہاری قدر کرتا ہوں۔ بات کرنے سے پہلے ہی سمجھ جاتے ہو''...... ماسٹر ہنری نے کہا۔

''اچھی قدر کرتے ہو۔ لوٹنے پر آتے ہو تو پھر لوٹتے ہی چلے جاتے ہو۔ یہ بھی نہیں سوچتے کہ میں نے جو جمع پونجی اکٹھی کر رکھی ہے اس سے میں اپنی شادی کرنا چاہتا ہوں۔ اگر معلومات حاصل کرنے کے لئے میں نے ساری دولت تمہیں دے دی تو میری شادی کب اور کیسے ہو گی''...... عمران نے رو دینے والے لہجے میں کہا تو دوسری طرف ماسٹر ہنری ایک بار پھر کھلکھلا کر ہنس پڑا۔

''تم شادی کے لئے ایک بار ہاں تو کرو۔ تمہاری شادی کا سارا خرچہ میں کروں گا''...... ماسٹر ہنری نے ہنستے ہوئے کہا۔

''وعدہ کرتے ہو''...... عمران نے یکلخت چہک کر کہا۔

''ہاں۔ پکا وعدہ''...... ماسٹر ہنری نے فوراً وعدہ کرتے ہوئے کہا۔

''ویری گڈ۔ اب بتاؤ اور کتنا معاوضہ چاہئے تمہیں''...... عمران نے کہا۔

''معلومات حتمی اور مکمل ہیں۔ اس کے لئے مجھے خاصی بڑی رقم خرچ کرنی پڑی ہے۔ تمہارا بھیجے ہوئے ایک لاکھ ڈالر میرے اکاؤنٹ میں پہنچ چکے ہیں۔ تم زیادہ نہیں صرف ایک لاکھ ڈالر مزید بھجوا دو۔ تمہاری جگہ کوئی اور ہوتا تو یہ معلومات میں کسی بھی طرح اسے دس لاکھ ڈالر سے کم پر فراہم نہ کرتا''...... ماسٹر ہنری نے کہا۔

''تمہارا مجھے آٹھ لاکھ ڈالر کی رعایت دینے کا شکریہ۔ اب شروع ہو جاؤ''...... عمران نے کہا۔

''سب سے پہلے میں تمہیں یہ بتا دیتا ہوں کہ ڈاکٹر سفیان کی بیٹی جس کا نام درخشاں ہے اور جو پاکیشیا کے ڈاکٹر راشدی کی پوتی ہے سے ایک بہت بڑی غلطی ہو گئی تھی''...... ماسٹر ہنری نے کہا۔

''کیسی غلطی''...... عمران نے چونک کر کہا۔

''ڈاکٹر راشدی جس ایس ایف فارمولے پر کام کر رہا تھا اس کے بارے میں درخشاں جانتی تھی۔ ڈاکٹر راشدی اسے فون کرتا تھا تو وہ ان کے فارمولے کے بارے میں ذاتی دلچسپی کی وجہ سے پوچھتی رہتی تھی۔ چونکہ وہ پاکیشیا کے نامور اور قابل ترین ڈاکٹر راشدی کی پوتی تھی اس لئے وہ ایکریمیا کی جس یونیورسٹی میں زیر تعلیم تھی وہاں اپنی سہیلیوں کو ان کے کارناموں کے بارے میں بتاتی رہتی تھی۔ درخشاں کی سہیلیوں میں ایک لڑکی ایسی بھی تھی جس

کا تعلق کافرستان سے تھا۔ اس کا نام مایا تھا اور وہ کافرستان کی ایک سرکاری ایجنسی کے چیف کی بیٹی تھی۔ کافرستانی ایجنسی کا چیف ایکریمیا اپنی بیٹی مایا سے ملنے آتا رہتا تھا۔ مایا نے ایک بار درخشاں کی بتائی ہوئی باتیں اپنے باپ کو بتا دی تھیں۔ یہ سن کر اس کا باپ چونک پڑا تھا کہ پاکیشیا کا ایک ریٹائرڈ سائنس دان اب بھی پاکیشیا کے دفاع کے لئے کام کر رہا تھا اور اس نے اپنی ذاتی لیبارٹری میں ایک جدید ترین میزائل کا فارمولا تیار کیا تھا جو پوری دنیا کے میزائلوں سے منفرد اور جدید قسم کا تھا۔ اس فارمولے کی سب سے بڑی خصوصیت یہ تھی کہ یہ میزائل کسی بھی اینٹی میزائل سے ہٹ نہ ہوتا تھا اور اینٹی میزائلوں سے بچ کر ہر صورت میں اپنا ٹارگٹ ہٹ کرتا تھا۔

اس سرکاری ایجنسی کے چیف نے فوراً کافرستانی پرائم منسٹر سے رابطہ کیا اور انہیں میزائل کی تفصیلات سے آگاہ کیا تو کافرستانی پرائم منسٹر نے اسے حکم دیا کہ وہ فوراً اپنی ایجنسی کو حرکت میں لائے اور اس کے ایجنٹ پاکیشیا پہنچ کر ڈاکٹر راشدی کو تلاش کر کے اس سے ہر قیمت پر ایس ایف فارمولا حاصل کریں لیکن اس سرکاری ایجنسی کے چیف نے اپنی ایجنسی کے ایجنٹوں کو پاکیشیا بھیجنے کی بجائے ایکریمیا کی ایک بین الاقوامی مجرم تنظیم بلیک کوبرا کے چیف سے رابطہ کیا اور اسے ہائر کیا کہ وہ اپنے کسی گروپ کو پاکیشیا بھیجے اور وہاں سے ڈاکٹر راشدی کو ٹریس کر کے اس سے فارمولا حاصل

کرے۔ اس کام کے لئے بلیک کوبرا تنظیم کے چیف نے دس لاکھ ڈالر معاوضہ طلب کیا جو سرکاری ایجنسی کے چیف نے فوراً منظور کر لیا۔

بلیک کوبرا کے پوچھنے پر کافرستانی سرکاری ایجنسی کے چیف نے اس سے کچھ نہ چھپایا تھا اور اس فارمولے کے بارے میں اور اس کی انفارمیشن ملنے کے بارے میں اسے ہر بات تفصیل سے بتا دی تھی۔ اس کے بعد بلیک کوبرا نے فوری طور پر پلاننگ کی اور اس نے اپنے گروپ کے ذریعے درخشاں کی رہائش گاہ کا پتہ کرایا اور پھر اس نے اپنے ایک گروپ کو اس کی رہائش گاہ میں بھیج دیا جہاں اس کے ساتھیوں نے درخشاں سمیت اس کے گھر کے تمام افراد کو یرغمال بنایا اور پھر درخشاں کو اپنے ساتھ پاکیشیا لے جانے کے لئے مجبور کیا۔ درخشاں کے ماں باپ اور بہن بھائیوں کے سروں پر بلیک کوبرا کے آدمی موت بن کر موجود تھے اس لئے مجبوراً درخشاں، بلیک کوبرا کے ایک گروپ جس کے دو انچارج میک پال اور اینڈرس تھے کے ساتھ پاکیشیا روانہ ہوگئی۔ پاکیشیا پہنچ کر انہوں نے ڈاکٹر راشدی کی رہائش گاہ میں موجود تمام افراد کو بے ہوش کیا اور پھر ڈاکٹر راشدی اور اس کے اسسٹنٹ کو زندہ چھوڑ کر باقی سب کو ہلاک کر دیا۔

اسسٹنٹ کو اس لئے زندہ چھوڑا گیا تھا تاکہ اس سے انہیں یہ پتہ چل سکے کہ ڈاکٹر راشدی سے کون کون ملنے آتا ہے اور وہ کس

کس سے اور کہاں ملنے جاتا ہے۔ اس کے بعد انہوں نے ڈاکٹر راشدی سے ایس ایف فارمولے کے بارے میں پوچھ گچھ شروع کر دی لیکن ڈاکٹر راشدی نے ایس ایف فارمولے کی موجودگی سے ہی انکار کر دیا۔ ان کے کہنے کے مطابق وہ ذاتی لیبارٹری میں چھوٹے موٹے تجربات کرتا رہتا تھا لیکن وہ کسی ایس ایف نامی فارمولے پر کام نہ کر رہا تھا۔ جس پر میک پال کو غصہ آ گیا اور اس نے ڈاکٹر راشدی پر تشدد کرنا شروع کر دیا۔ ڈاکٹر راشدی بوڑھا ہونے کے ساتھ ساتھ دل کا مریض بھی تھا۔ اس نے میک پال کا ہلکا پھلکا تشدد تو برداشت کر لیا اور وہ ایس ایف فارمولے کی موجودگی سے انکار کرتا رہا جس پر میک پال نے اپنی وحشیانہ عادت کے مطابق ڈاکٹر راشدی پر وحشیانہ تشدد شروع کر دیا جو ڈاکٹر راشدی برداشت نہ کر سکا اور اس تشدد کے دوران اسے ہارٹ اٹیک آیا اور وہ دم توڑ گیا۔ ڈاکٹر راشدی کی موت نے میک پال اور اینڈرس کے لئے پریشانی پیدا کر دی۔ ڈاکٹر راشدی نے انہیں فارمولے کے بارے میں کچھ بھی نہ بتایا تھا۔ میک پال اور اینڈرس نے ڈاکٹر راشدی کی لاش کو ریڈ گن سے جلا کر بھسم کر دیا۔ وہ اس بات کو ڈاکٹر راشدی کی پوتی سے چھپا رہے تھے کہ ان کے ہاتھوں ڈاکٹر راشدی ہلاک ہو گیا ہے۔

وہ درخشاں کے ساتھ ڈاکٹر راشدی کی رہائش گاہ میں رک کر فارمولا تلاش کرنا چاہتے تھے۔ چونکہ درخشاں جانتی تھی کہ ایکریمیا

میں اس کے ماں باپ اور بہن بھائی اور پاکیشیا میں اس کے گرینڈ فادر کی جان خطرے میں تھی اس لئے وہ میک پال اور اینڈرس سے مکمل تعاون کر رہی تھی اور ان کے خلاف کوئی کھیل نہ کھیل رہی تھی لیکن دل سے وہ یہ چاہتی تھی کہ کسی طرح یہ خبر اپنے باپ کے دوست علی عمران کو دے دے جس کے بارے میں ڈاکٹر سفیان نے اسے بتایا تھا اور اس کا پتہ بھی اسے دیا تھا۔ میک پال اور اینڈرس نے درخشاں کو ساکائی قصبے میں آنے جانے کی آزادی تو دے رکھی تھی لیکن وہ اسے دارالحکومت نہیں جانے دیتے تھے۔

بہرحال تلاشی کے دوران میک پال اور اینڈرس کو ڈاکٹر راشدی کی لیبارٹری میں موجود ایک پرانے ریڈیو میں ایک نوٹ بک مل گئی جسے ڈاکٹر راشدی نے نہایت خفیہ طریقے سے چھپایا ہوا تھا۔ میک پال اور اینڈرس نے اس نوٹ بک کو چیک کیا تو اس کے فرنٹ پیج پر ایس ایف لکھا ہوا تھا اور اندر سائنسی زبان میں تحریر تھی ڈائری کو دیکھ کر وہ سمجھ گئے کہ یہی وہ فارمولا ہے جسے وہ حاصل کرنے آئے تھے۔ میک پال نے فارمولا ملنے کی بلیک کوبرا کو اطلاع دی تو بلیک کوبرا نے اسے بلیک نوٹ بک فوری طور پر رینڈس کے حوالے کرنے کا حکم دے دیا جسے میک پال اور اینڈرس کی خفیہ نگرانی کے لئے بلیک کوبرا نے پہلے سے بھیجا ہوا تھا۔

بلیک کوبرا نے میک پال سے کہہ کر درخشاں اور ڈاکٹر راشدی کے اس اسسٹنٹ کو بھی ہلاک کرا دیا جسے انہوں نے تہہ خانے میں

قید کیا ہوا تھا۔ اس کے بعد رینڈس ان سے ملا اور رینڈس نے میک پال سے بلیک نوٹ بک لی اور اسے ہلاک کر دیا۔ اس نے اینڈرس اور اس کے ساتھیوں کو بھی ہلاک کر دیا تھا۔ بلیک کوبرا کے پاس ایک ایسی گن ہے جسے وہ ریڈ گن کہتے ہیں۔ یہ ایک شعاعی ہتھیار ہے جس سے نکلنے والی شعاع کسی بھی چیز کو لمحوں میں جلا کر بھسم کر دیتی ہے۔ رینڈس نے ان سب کی لاشوں کو اسی گن سے جلا کر بھسم کیا تھا۔ یہاں میں یہ بتاتا چلوں کہ میک پال اور اینڈرس، ڈاکٹر راشدی کی رہائش گاہ میں سب کو ہلاک کر کے وہاں ایک ٹائم بم لگا کر نکل گئے تھے ان کے جاتے ہی حویلی میں دھماکہ ہوا اور حویلی مکمل طور پر تباہ ہو گئی۔ وہ اپنے پیچھے کوئی ثبوت نہ چھوڑنا چاہتے تھے اس لئے انہوں نے حویلی کو مکمل طور پر تباہ کر دیا تھا۔ اس کے بعد وہ جہاں شفٹ ہوئے تھے رینڈس نے وہیں ان سے ملاقات کر کے ان سے بلیک نوٹ بک حاصل کی تھی اور جب اس نے ان سب کو ہلاک کر دیا تو اس نے بھی اس رہائش گاہ میں بم لگایا اور اس رہائش گاہ کو تباہ کر دیا۔ اس کے بعد رینڈس نے بلیک کوبرا کو بلیک نوٹ بک کے بارے میں بتایا تو بلیک کوبرا نے اسے حکم دیا کہ وہ سب سے پہلے اس نوٹ بک کی ایک ایک صفحے کی مائیکرو فلم بنائے اور پھر وہ بلیک نوٹ بک لے جا کر کافرستانی سفارت خانے کے فرسٹ سیکرٹری سورج پرتاب کے حوالے کر دے۔

رینڈس نے ایسا ہی کیا۔ اس نے نوٹ بک کے تمام صفحات کی مائیکرو فلم بنائی اور پھر اصل نوٹ بک لے جا کر کافرستانی سفارت خانے کے فرسٹ سیکرٹری سورج پرتاب کے حوالے کر دی۔ وہ مائیکرو فلم لے کر کافرستان فرار ہونا چاہتا تھا تاکہ وہاں سے ایکریمیا روانہ ہو سکے لیکن بلیک کوبرا نے کال کر کے اسے حکم دیا کہ وہ مائیکرو فلم ہیون ہوٹل کے مالک لوئس کے حوالے کر دے۔ لوئس کے ایک سرحدی گاؤں میں خاصے مراسم تھے اور وہ وہاں سے کافرستان اسمگلنگ کا دھندہ کرتا رہتا تھا۔ اس کے پاس ایسے ذرائع تھے کہ وہ مائیکرو فلم لے کر آسانی سے کافرستان میں موجود بلیک کوبرا کے نمائندے تک پہنچا سکتا تھا۔ بلیک کوبرا نے رینڈس کو ایس ایف فارمولے والی مائیکرو فلم کے ساتھ پاکیشیا سے نکلنے سے منع کر دیا تھا۔ رینڈس، بلیک کوبرا کے حکم کا غلام اور اس کا وفادار تھا۔ اس نے مائیکرو فلم لوئس کے حوالے کرنے سے پہلے اس کی ایک اور کاپی تیار کی اور انٹرنیشنل کوریئر کے ذریعے وہ کاپی ایکریمیا کے اس پتے پر بھیج دی جہاں پہنچنے والی ہر چیز بلیک کوبرا کے ہیڈ کوارٹر پہنچ جاتی تھی۔ رینڈس نے یہ کام احتیاطاً کیا تھا تاکہ اگر لوئس کسی بھی وجہ سے مائیکرو فلم کافرستان میں موجود بلیک کوبرا کے نمائندے تک نہ پہنچا سکے تو فارمولے کی دوسری فلم ہر صورت میں بلیک کوبرا کے ہیڈ کوارٹر پہنچ جائے۔

رینڈس نے ایک مائیکرو فلم ایکریمیا بھیج دی اور دوسری مائیکرو

فلم لے جا کر ہیون ہوٹل کے مالک لوئس کے حوالے کر دی۔ یہاں بھی بلیک کوبرا نے اپنے مفادات کے پیش نظر لوئس کو حکم دیا تھا کہ جیسے ہی رینڈس اسے فلم دے کر جائے وہ اپنے آدمیوں کو بھیج کر رینڈس کو ہلاک کرا دے اور لوئس نے ایسا ہی کیا تھا۔ اس نے رینڈس کے باہر جاتے ہی اس کے پیچھے اپنے آدمی بھیج دیئے جنہوں نے ایک سڑک پر رینڈس کی کار پر بم مار کر اسے ہلاک کر دیا۔ ادھر لوئس مائیکرو فلم لے کر کافرستان کے لئے روانہ ہوا اور ایک سرحدی گاؤں منڈاسی پہنچ گیا۔ منڈاسی میں اس کا ایک مددگار موجود تھا جس کا نام چوہدری کرامت علی تھا۔ چوہدری کرامت علی نے پاکیشیا اور کافرستانی بارڈر پر اپنا سیٹ اپ بنا رکھا تھا جہاں سے وہ اسمگلنگ کراتا رہتا تھا۔

اس نے رات کے وقت لوئس کو کافرستان منتقل کرنے کے انتظامات کئے تھے لیکن اچانک وہاں پاکیشیا سپیشل ملٹری فورس کے چار نمائندے پہنچ گئے اور پھر''...... ماسٹر ہنری نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا اور پھر وہ عمران کو جولیا اور اس کے ساتھیوں کے پہنچنے کی تفصیل بتانے لگا جو عمران پہلے ہی جانتا تھا۔ مکمل تفصیل بتا کر ماسٹر ہنری خاموش ہو گیا۔ عمران اور بلیک زیرو کے چہروں پر حیرت کے تاثرات نمایاں تھے کیونکہ ماسٹر ہنری نے اس حد تک تفصیل بتائی تھی جیسے وہ اس سارے پلان کا وہی ماسٹر مائنڈ ہو یا پھر بلیک کوبرا نے جو بھی باتیں اور کارروائیاں کرائی ہوں وہ اس کے

سامنے کرائی ہوں۔

''حیرت ہے۔ تم نے تو بلیک کوبرا کا سارا کچا چٹھا کھول کر رکھ دیا ہے۔ ایسا لگ رہا ہے جیسے بلیک کوبرا کے چیف تم ہو اور تم نے جو کچھ بھی کرایا ہے مجھے اس کی تفصیل بتا رہے ہو یا پھر تم نے بلیک کوبرا کو پکڑ کر اپنے قبضے میں کر لیا ہو اور اس پر تشدد کر کے اس سے سب کچھ اگلوا لیا ہو''...... عمران نے حیرت بھرے لہجے میں کہا تو دوسری طرف موجود ماسٹر ہنری بے اختیار ہنس پڑا۔

''ایسی بات نہیں ہے عمران''...... ماسٹر ہنری نے ہنستے ہوئے کہا۔

''تو پھر اس قدر مکمل اور جامع تفصیل کا تمہیں کیسے علم ہوا ہے کہ ایکریمیا میں کیا ہوتا رہا تھا اور پاکیشیا میں کیا ہو رہا تھا''...... عمران نے کہا۔

''بلیک کوبرا کے ساتھ میرا ایک ایسا ساتھی اٹیچ ہے جس سے بلیک کوبرا کا کوئی بھی راز چھپا ہوا نہیں ہے۔ وہ میرے حکم پر بلیک کوبرا کی ایک ایک حرکت پر نظر رکھتا ہے اور اس کی تمام کالز نہ صرف سنتا ہے بلکہ ان کی ریکارڈنگ بھی کرتا ہے۔ بلیک کوبرا اپنے ایجنٹوں کو جو ہدایات دیتا ہے یا اسے کوئی بھی ممبر کال کرتا ہے میرا آدمی اس کی ہر بات سنتے ہوئے ریکارڈ کرتا ہے اور پھر وہ ساری ریکارڈنگ مجھے بھجوا دیتا ہے۔ اس کے بعد ظاہر ہے مجھے ہر بات کا علم ہو جاتا ہے کہ بلیک کوبرا کیا کر رہا ہے۔ اس کے پلان کیا

ہوتے ہیں اور ان پلانز پر وہ عملدرآمد کیسے کرتا ہے''...... ماسٹر ہنری نے کہا۔

''کون ہے تمہارا آدمی جو بلیک کوبرا کے اس قدر قریب ہے کہ اس کے ہر راز سے واقف ہے''......عمران نے کہا۔

''سوری۔ یہ میرے خفیہ ذرائع ہیں۔ ان کے بارے میں تمہیں نہیں بتا سکتا ہوں''...... ماسٹر ہنری نے کہا تو عمران ایک طویل سانس لے کر رہ گیا۔

''کیا بلیک کوبرا اتنا ہی لاپروہ آدمی ہے کہ اسے اس بات کا علم ہی نہیں کہ اس کے قریب اس کا دشمن موجود ہے جو اس کے ہر راز سے واقف ہے اور اس کی ہر بات سنتا اور ریکارڈ کرتا ہے''۔عمران نے کہا۔

''اس کے لئے میں نے خصوصی انتظامات کر رکھے ہیں۔ بلیک کوبرا کو معمولی سا شک بھی نہیں ہو سکتا کہ کون اس کا دشمن ہے اور وہ کس طرح سے اس کے راز حاصل کرتا ہے اور کس طرح اس کے فون اور ٹرانسمیٹر کالز سنتا ہے اور اس کی ریکارڈنگ کرتا ہے''۔ ماسٹر ہنری نے کہا۔

''بہرحال یہ تمہارا اپنا سیٹ اپ ہے۔ اسے بتانے کے لئے میں تمہیں مجبور نہیں کر سکتا۔تم یہ بتاؤ کہ تمہارے ساتھی نے تمہیں پاکیشیا کے خلاف بلیک کوبرا کی جو یہ ساری پلاننگ کی ریکارڈنگ بھیجی ہے وہ تمہارے پاس محفوظ ہے اور کیا وہ ریکارڈنگ تم مجھے

دے سکتے ہو''......عمران نے کہا۔

''ہاں۔ میرے پاس ساری ریکارڈنگ محفوظ ہیں اور تم جب چاہو مجھ سے حاصل کر سکتے ہو''...... ماسٹر ہنری نے کہا۔

''ٹھیک ہے۔ میں اس کے لئے تمہیں مزید پچاس ہزار ڈالر بھیج دوں گا اور پھر میرا ایکریمیا میں موجود ایک نمائندہ تم سے رابطہ کرے گا۔تم ساری ریکارڈنگ کی کاپیاں اسے دے دینا''۔عمران نے کہا۔

''اوکے''...... ماسٹر ہنری نے کہا۔

''اب یہ بھی بتا دو کہ کافرستان کی وہ کون سی سرکاری ایجنسی ہے جس کے چیف کی بیٹی ایکریمی یونیورسٹی میں زیرتعلیم ہے اور جسے درخشاں نے ایس ایف فارمولے کے بارے میں بتایا تھا''۔عمران نے کہا۔

''اوہ ہاں۔ میں تمہیں کافرستان کی اس سرکاری ایجنسی کا نام بتانا بھول گیا۔ یہ کافرستان کی نئی ایجنسی ہے جو حال میں ہی قائم کی گئی ہے۔ اس کا نام گوپال سروس ہے''...... ماسٹر ہنری نے جواب دیا تو عمران چونک پڑا۔

''گوپال سروس۔ یہ گوپال کہیں وہ کرنل گوپال تو نہیں جو کافرستان کی ہارڈ ایجنسی کا چیف ہوا کرتا تھا''......عمران نے کہا۔

''ہاں۔ یہ وہی کرنل گوپال ہے۔ چند سال پہلے اس پر کرپشن کا الزام لگا تھا اور اس کی ایجنسی کو ختم کر دیا گیا تھا۔ کئی سالوں تک

انکوائری چلی تھی لیکن اس کے خلاف کوئی کلیو ہاتھ نہ لگا تو اس کی سروس پھر سے بحال کر دی گئی اور اسے وہ سب مراعات دی گئیں جو اسے پہلے حاصل تھیں۔ چونکہ وہ سروس میں کئی سالوں کے بعد اِن ہوا تھا اس لئے اس نے ہارڈ ایجنسی کا نام بدل کر اپنے نام پر رکھ لیا اور اب یہ گوپال سروس ہے''...... ماسٹر ہنری نے جواب دیا تو عمران نے بے اختیار ہونٹ بھینچ لئے۔

''اس کا مطلب ہے کہ پاکیشیا سے بین الاقوامی مجرم تنظیم بلیک کوبرا نے ایس ایف کا جو فارمولا حاصل کیا ہے اس کی اصل نوٹ بک اس نے کرنل گوپال کو بھیجی ہے اور اس کی ایک کاپی اپنے پاس اپنے ہیڈ کوارٹر منگوا لی ہے''...... عمران نے کہا۔

''ہاں۔ ایسا ہی ہے''...... ماسٹر ہنری نے کہا۔

''کیا تم مجھے یہ بتا سکتے ہو کہ بلیک کوبرا کا ہیڈ کوراٹر کہاں ہے''...... عمران نے پوچھا۔

''پہلے اس کا ہیڈ کوارٹر مشی گن میں تھا لیکن بعد میں اسے والٹاس میں شفٹ کر لیا گیا لیکن میرے پاس والٹاس میں موجود ہیڈ کوارٹر کے بارے میں معلومات نہیں ہیں''...... ماسٹر ہنری نے کہا۔

''یہ کیسے ہوسکتا ہے۔ تمہارا ایک خاص آدمی بلیک کوبرا کے اس قدر نزدیک ہے اور وہ اس کے ساتھ ہیڈ کوارٹر میں رہتا ہے تو پھر تمہیں اس نے ہیڈ کوارٹر کے بارے میں نہیں بتایا۔ کیوں''......

عمران نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

''ہیڈ کوارٹر کے تمام افراد ہیڈ کوارٹر تک ہی محدود ہیں۔ انہیں ہیڈ کوارٹر سے نکلنے کی اجازت نہیں ہوتی۔ جب انہیں ہیڈ کوارٹر لے جایا گیا تھا تو انہیں بے ہوش کر دیا گیا تھا۔ اس لئے کسی کو بھی اس بات کا علم نہیں ہے کہ ہیڈ کوارٹر کہاں ہے۔ اسی طرح اگر کسی کو ہیڈ کوارٹر سے باہر آنا ہوتا ہے تو اسے بے ہوش کر دیا جاتا ہے اور پھر والٹاس کے ایک خاص مقام پر چھوڑ دیا جاتا ہے جہاں سے وہ اپنی مرضی سے کہیں بھی جا سکتا ہے۔ واپسی کے لئے اسے پھر اسی مخصوص مقام پر آنا پڑتا ہے اور پھر بلیک کوبرا کے مخصوص افراد انہیں بے ہوش کر کے لے جاتے ہیں۔ میرے آدمی کے ساتھ بھی یہی ہوتا ہے۔ اس لئے ہم کوشش کے باوجود ابھی تک بلیک کوبرا کے ہیڈ کوارٹر کو ٹریس نہیں کر سکے ہیں''...... ماسٹر ہنری نے کہا۔

''والٹاس کے اس مقام کے بارے میں ہی بتا دو جہاں سے بلیک کوبرا کے آدمیوں کو ہیڈ کوارٹر سے لایا اور ہیڈ کوارٹر میں بے ہوش کر کے لے جایا جاتا ہے''...... عمران نے کہا۔

''اس جگہ کا نام ریڈ ہیون ہے۔ یہ ایک بڑی اور شاندار کوٹھی ہے جو والٹاس کے پوش علاقے میں موجود ہے''...... ماسٹر ہنری نے کہا اور پھر اس نے ریڈ ہیون کا پورا پتہ عمران کو بتا دیا۔ عمران نے اس سے چند مزید باتیں پوچھیں اور پھر اس نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے رسیور کریڈل پر رکھ دیا۔

"یہ کیا ہوا عمران صاحب۔ ہم تو یہ سارا کھیل بلیک کوبرا کا سمجھ رہے تھے لیکن ڈاکٹر راشدی کا ایس ایف فارمولا تو کافرستان پہنچ چکا ہے"...... عمران کو رسیور رکھتے دیکھ کر بلیک زیرو نے تشویش زدہ لہجے میں کہا۔

"مجھے اس بات کا پہلے سے ہی اندیشہ تھا کہ ڈاکٹر راشدی کے ایس ایف فارمولے کے لئے بلیک کوبرا جیسی مجرم تنظیم پاکیشیا آنے کا رسک نہیں لے سکتی ہے اسے ضرور کسی نے ہائر کیا ہے اور اب بات کھل کر سامنے آ گئی ہے کہ بلیک کوبرا نے یہ فارمولا کافرستانی ایجنسی گوپال سروس کے لئے حاصل کیا تھا اور اب وہ فارمولا اس تک پہنچ چکا ہے"...... عمران نے ہونٹ بھینچتے ہوئے کہا۔

"اور اس کی ایک کاپی مائیکروفلم کی صورت میں بلیک کوبرا کے ہیڈ کوارٹر بھی پہنچ چکی ہے"...... بلیک زیرو نے کہا۔

"ہاں۔ ایک مائیکروفلم جولیا اور اس کے ساتھیوں نے کافرستان منتقل ہونے سے بچا لی تھی لیکن دوسری مائیکروفلم سپیشل کوریئر کے ذریعے پہلے ہی ایکریمیا بھیج دی گئی تھی"...... عمران نے کہا۔

"تو اب کیا کرنا ہے"...... بلیک زیرو نے کہا۔

"کرنا کیا ہے۔ ہمیں ایک ساتھ دو محاذوں پر لڑنا ہو گا۔ جو مائیکروفلم بلیک کوبرا کے ہیڈ کوارٹر پہنچی ہے اسے وہاں سے بھی لانا ہو گا اور دوسری طرف کافرستان پہنچنے والی بلیک نوٹ بک بھی ہمیں ہر قیمت پر واپس لانی ہو گی"...... عمران نے کہا۔

"اس ڈبل مشن کے لئے تو آپ کو ٹیم کے دو گروپ بنانے ہوں گے۔ ایک گروپ ایکریمیا پہنچ کر بلیک کوبرا کے خلاف کام کرے گا اور دوسرا کافرستان کی گوپال سروس کے خلاف"...... بلیک زیرو نے کہا۔

"ہاں۔ ہمیں ایک ساتھ ہی دونوں جگہ پر کام کرنا پڑے گا تاکہ ہم جلد سے جلد اس مشن کو پایہ تکمیل تک پہنچا سکیں کیونکہ جس طرح یہاں بلیک نوٹ بک سے فارمولے کی مائیکروفلمز بنا لی گئی تھیں اسی طرح کافرستان میں گوپال سروس اور ایکریمیا میں بلیک کوبرا تنظیم اس کی بے شمار کاپیاں بنا سکتے ہیں پھر ہمارے لئے ان سب کاپیوں کو تلاش کرنا اور انہیں حاصل کرنا ناممکن ہو جائے گا"۔ عمران نے کہا۔

"اس بارے میں تو ابھی بھی کچھ نہیں کہا جا سکتا ہے۔ ہو سکتا ہے کہ کرنل گوپال نے فوراً ہی بلیک نوٹ بک کی کاپیاں بنا لی ہوں۔ اسی طرح بلیک کوبرا نے بھی مائیکروفلم سے بے شمار کاپیاں بنا لی ہوں"...... بلیک زیرو نے کہا۔

"فوری طور پر تو شاید ایسا نہ کیا گیا ہو۔ کیونکہ فارمولے کی جتنی زیادہ کاپیاں بنائی جائیں گی انہیں محفوظ رکھنا ان کے لئے اتنا ہی مشکل ثابت ہو گا اس لئے بلیک کوبرا اور کرنل گوپال کی یہی کوشش ہو گی کہ وہ ان کی مزید کوئی کاپی نہ کریں اور اصل فارمولے کی حفاظت کریں۔ اگر ہم تیز رفتاری سے کام کریں گے تو شاید ہم

فارمولے کی کاپیاں بننے سے بچا سکتے ہیں۔ کافرستان سے بلیک نوٹ بک اور ایکریمیا سے بلیک کوبرا کے پاس موجود مائیکروفلم میں موجود فارمولا لا سکتے ہیں یا اسے ضائع کر سکتے ہیں''...... عمران نے کہا۔

''آپ کو دو ممالک میں ایک ساتھ کام کرنا ہے۔ اس کے لئے آپ دو ٹیمیں بنائیں گے۔ کس ٹیم میں کون شامل ہو گا۔ اس کے بارے میں کیا پروگرام ہے آپ کا''...... بلیک زیرو نے پوچھا۔

''یہی سوچ رہا ہوں''...... عمران نے کہا تو بلیک زیرو نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ عمران واقعی گہرے خیالوں میں گم ہو گیا کہ وہ بلیک کوبرا کے خلاف کس کس ممبر کو ٹیم کا حصہ بنا کر بھیجے اور کافرستان مشن کے لئے دوسری ٹیم میں کسے شامل کرے۔

کرنل گوپال اپنے آفس میں بیٹھا ایک فائل کا مطالعہ کرنے میں مصروف تھا کہ سامنے پڑے ہوئے فون کی گھنٹی بج اٹھی تو کرنل گوپال چونک پڑا۔ اس نے ہاتھ بڑھا کر فون کا رسیور اٹھا لیا۔

''یس''...... کرنل گوپال نے کرخت لہجے میں کہا۔

''کرنل رام داس کی کال ہے جناب''...... دوسری طرف سے اس کے پرسنل سیکرٹری کی مؤدبانہ آواز سنائی دی تو کرنل گوپال چونک پڑا۔

''کراؤ بات''...... کرنل گوپال نے ایک لمحہ خاموش رہنے کے بعد کہا۔ کرنل رام داس اس کا گہرا دوست تھا اور وہ کافرستان کی ملٹری انٹیلی جنس کے لئے کام کرتا تھا۔ وہ ملٹری انٹیلی جنس کے ریڈیو سیکشن کا انچارج تھا۔ ریڈیو سیکشن میں مواصلاتی نظام کے آلات کا وہ ایکسپرٹ تھا اور وہ پوری دنیا میں کی جانے والی اور موصول کی جانے والی ٹرانسمیٹر کالز کی مانیٹرنگ کرتا تھا اور اس معاملے میں

اسے اتھارٹی سمجھا جاتا تھا اس لئے کرنل گوپال کو حیرت ہو رہی تھی کہ کرنل رام داس نے اسے کال کیوں کی ہے۔

''ہیلو۔ کرنل رام داس بول رہا ہوں''...... چند لمحوں بعد ایک بھاری سی مردانہ آواز سنائی دی۔

''یس۔ کرنل گوپال بول رہا ہوں۔ خیریت۔ آج اتنے دنوں بعد میری یاد کیسے آ گئی''...... کرنل گوپال نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

''میں تو خیریت سے ہوں لیکن مجھے تمہاری اور تمہاری سروس کی خیریت شدید خطرے میں گھری ہوئی دکھائی دے رہی ہے''۔ کرنل رام داس نے کہا تو کرنل گوپال بری طرح سے چونک پڑا۔

''کیا۔ کیا مطلب۔ یہ تم کیا کہہ رہے ہو''...... کرنل گوپال نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

''سچ کہہ رہا ہوں''...... دوسری طرف سے کرنل رام داس نے سنجیدگی سے کہا تو کرنل گوپال کے چہرے پر ناگواریت کے تاثرات نمودار ہو گئے۔

''لگتا ہے تم پر کام کا زیادہ ہی دباؤ ہے جو تمہارے ذہن پر اثر انداز ہو رہا ہے اور تم نے مجھ سے ایسی حماقت آمیز باتیں کرنی شروع کر دی ہیں''...... کرنل گوپال نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

''نہیں۔ مجھ پر کوئی دباؤ نہیں ہے اور میں نے یہ بات بغیر کسی وجہ کے نہیں کی ہے''...... کرنل رام داس نے کہا۔

''تو وجہ بتاؤ''...... کرنل گوپال نے کہا۔

''کیا تم نے کسی بین الاقوامی تنظیم بلیک کوبرا کی مدد سے پاکیشیا میں کوئی مشن مکمل کرایا ہے''...... کرنل رام داس نے کہا تو کرنل گوپال اچھل پڑا۔ اس کے چہرے پر حیرت کے تاثرات ابھر آئے تھے۔

''کیا۔ کیا مطلب۔ تمہیں کیسے معلوم ہوا ہے''...... کرنل گوپال نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

''تمہارے سوال میں ہی تمہارا جواب موجود ہے۔ جس کا مطلب ہے کہ تم نے واقعی ایسا کیا ہے''...... کرنل رام داس نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا۔

''میں اس سلسلے میں ہاں یا نا نہیں کر سکتا۔ تم کھل کر بات کرو۔ تمہیں یہ سب کس نے کہا ہے''...... کرنل گوپال نے انتہائی سنجیدگی سے کہا۔

''میں اپنے سیکشن میں ایک جدید مواصلاتی مشین کی چیکنگ میں مصروف تھا کہ اچانک مجھے کافرستان میں کی جانے والی ایک کال میں ایسی آواز سنائی دی جسے سن کر میں بری طرح سے اچھل پڑا تھا۔ یہ آواز پاکیشیا کے انتہائی مشہور و معروف ایجنٹ علی عمران کی تھی۔ وہ کسی ناٹران کو کال کر رہا تھا۔ مجھے اس کال کی لوکیشن کا پتہ تو نہیں چلا لیکن یہ پتہ چل گیا کہ ناٹران کو کال پاکیشیا سے کی جا رہی تھی۔ اس کال کی تفصیلات یہی تھیں کہ گوپال سروس نے بین

الاقوامی تنظیم بلیک کوبرا کے ذریعے پاکیشیا میں ایک کارروائی کرائی ہے اور پاکیشیا کے ایک ریٹائرڈ سائنس دان ڈاکٹر راشدی کو ہلاک کر کے اس کا جدید ترین الیف الیس میزائل کا فارمولا چوری کرایا ہے اور وہ فارمولا ایک بلیک نوٹ بک میں تحریر ہے جو پاکیشیا میں موجود کافرستانی سفارت خانے کے فرسٹ سیکرٹری کے ذریعے کافرستان منتقل کیا گیا ہے اور وہ نوٹ بک گوپال سروس کے چیف کرنل گوپال تک پہنچ چکی ہے۔ عمران اس ناٹران کو تمہاری سروس کے بارے میں تفصیلات حاصل کرنے کا حکم دے رہا تھا جس سے ظاہر ہوتا ہے کہ ناٹران کا تعلق کافرستان میں پاکیشیائی فارن ایجنٹس سے ہے اور شاید وہ پاکیشیائی فارن ایجنٹس کا چیف ہے"۔ کرنل رام داس نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"اوہ۔ اس ناٹران نے عمران کو کیا بتایا ہے"...... کرنل گوپال نے پوچھا۔

"اس کے پاس تمہاری سروس کے بارے میں زیادہ معلومات نہیں تھی لیکن بہرحال وہ جانتا ہے کہ گوپال سروس کافرستان کی نئی ایجنسی ہے اور اس کا چیف کرنل گوپال کس پائے کا آدمی ہے۔ عمران نے ناٹران کو حکم دیا ہے کہ وہ جلد سے جلد تمہارے بارے میں اور تمہاری سروس کے بارے میں معلومات حاصل کرے۔ جلد یا بدیر وہ خود بھی یہاں آئے گا اور تمہارے خلاف بھرپور کارروائی کا آغاز کرے گا کیونکہ تمہاری وجہ سے بلیک کوبرا نے ڈاکٹر راشدی کو

بھی ہلاک کیا ہے اور اس کی پوتی کے ساتھ ساتھ اس کے چھوٹے بیٹے اور اس کے پورے خاندان کو بھی ختم کر دیا ہے اور جو فارمولا بلیک نوٹ بک میں موجود ہے وہ تمہیں پہنچا دیا ہے۔ عمران آندھی اور طوفان کی طرح آئے گا اور تمہیں اڑا لے جائے گا کیونکہ اس معاملے میں وہ پوری دنیا میں مشہور ہے اس لئے میرا تمہیں مخلصانہ اور دوستانہ مشورہ ہے کہ تم اپنے ایجنٹوں کو بھی انڈر گراؤنڈ کر دو اور خود بھی انڈر گراؤنڈ ہو جاؤ۔ اگر عمران کے ہاتھ تمہارا کوئی بھی ایجنٹ لگ گیا تو اس کے ذریعے اس کا تم تک پہنچنا مشکل نہ ہو گا"...... کرنل رام داس نے سنجیدگی سے کہا۔

"ہونہہ۔ میں بھی عمران کو بخوبی جانتا ہوں۔ میرے پاس اس کے بارے میں تفصیلی معلومات موجود ہیں۔ یہاں موجود فارن ایجنٹوں اور عمران اور اس کے ساتھیوں کا مجھ تک پہنچنا اس قدر آسان نہ ہو گا۔ اب میری ایجنسی پہلے سے کہیں زیادہ طاقتور ہے اور میرے اختیارات بھی لامحدود کر دیئے گئے ہیں۔ میرے ہیڈ کوارٹر کے بارے میں سوائے میرے خاص ایجنٹوں کے کوئی نہیں جانتا ہے اور میری سروس کے ایجنٹ کون ہیں اور کہاں رہتے ہیں ان کے بارے میں سوائے میرے کسی کو بھی کچھ علم نہیں ہے۔ پھر عمران ان تک کیسے پہنچ سکتا ہے"...... کرنل گوپال نے کہا۔

"بہرحال دوست ہونے کے ناطے میرا فرض تھا تمہیں خطرے سے آگاہ کرنا۔ اب تم نے کیا کرنا ہے یہ سوچنا تمہارا کام ہے"......

کرنل رام داس نے کہا۔

"تم نے آگاہ کیا اس کے لئے تمہارا شکریہ"...... کرنل گوپال نے سنجیدگی سے کہا اور ہاتھ بڑھا کر کریڈل پریس کیا اور پھر فون پیس کے نیچے موجود ایک بٹن کو پریس کر کے اس نے فون کو ڈائریکٹ کیا اور پھر تیزی سے نمبر پریس کرنے لگا۔

"یس۔ مدھرتا راؤ بول رہی ہوں"...... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک نسوانی آواز سنائی دی۔

"کرنل گوپال بول رہا ہوں۔ فوراً میرے آفس پہنچو"...... کرنل گوپال نے کرخت لہجے میں کہا اور ایک جھٹکے سے رسیور رکھ دیا۔ تھوڑی دیر بعد ایک نوجوان لڑکی اٹھلاتی ہوئی اندر داخل ہوئی۔ یہ خاصی حسین لڑکی تھی۔ اس کے بال سیاہ اور گھنے تھے جو کافی لمبے تھے۔ اس نے جینز اور گرین شرٹ پہن رکھی تھی جس پر سیاہ رنگ کی لیڈیز جیکٹ تھی۔

"بیٹھو"...... کرنل گوپال نے کرخت لہجے میں کہا۔

"کیا ہوا کرنل گوپال"...... مدھرتا راؤ نے بڑے بے تکلفانہ لہجے میں کہا۔

"میں نے بلیک کوبرا کی مدد سے پاکیشیا میں جو مشن مکمل کرایا ہے اس سلسلے میں ایک اہم اطلاع ملی ہے"...... کرنل گوپال نے کہا تو مدھرتا راؤ چونک پڑی۔

"کیسی اطلاع"...... مدھرتا راؤ نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"پاکیشیا سیکرٹ سروس کے لئے کام کرنے والے خطرناک ایجنٹ علی عمران نے یہاں اپنے کسی چیف فارن ایجنٹ سے رابطہ کیا تھا اور اس نے اسے میرا اور میری ایجنسی کا نام لے کر معلومات حاصل کرنے کا کہا ہے اور چیف فارن ایجنٹ کو یہ بھی بتایا ہے کہ وہ جلد ہی اپنی ٹیم کے ساتھ کافرستان پہنچ رہا ہے۔ اسے اس بات کی اطلاع مل چکی ہے کہ بلیک کوبرا کے ذریعے ہم نے ڈاکٹر راشدی کا ایس ایف فارمولا حاصل کرایا ہے"...... کرنل گوپال نے کہا تو مدھرتا راؤ بری طرح سے چونک پڑی۔ اس کے چہرے پر حیرت کے تاثرات نمودار ہو گئے۔

"اسے یہ ساری معلومات کہاں سے ملی ہیں"...... مدھرتا راؤ نے حیرت بھرے لہجے میں پوچھا۔

"یہ معلوم نہیں ہو سکا ہے"...... کرنل گوپال نے کہا۔

"لیکن گوپال سروس کا نام کیسے آ گیا۔ ہم تو کسی کے سامنے نہیں آئے۔ سارا کام بلیک کوبرا اور اس کے آدمیوں نے کیا تھا"...... مدھرتا راؤ نے کہا۔

"تم شاید عمران کے بارے میں نہیں جانتی۔ اس کے بارے میں مشہور ہے کہ اس سے جو چیز جتنی بھی چھپائی جائے وہ اتنی ہی جلدی اسے ٹریس کر لیتا ہے۔ بہرحال اس بات کو چھوڑو کہ عمران کو اس بات کا کیسے علم ہوا کہ ایس ایف فارمولے کی بلیک نوٹ بک ہم تک کیسے پہنچی ہے۔ اصل مسئلہ یہ ہے کہ اب ہمیں کیا کرنا چاہئے

''...... کرنل گوپال نے کہا۔

''مجھے اجازت دیں۔ میں پاکیشیا جا کر اس عمران کا خاتمہ کر دیتی ہوں تاکہ نہ رہے گا بانس اور نہ بجے گی بانسری''...... مدھرتا راؤ نے بڑے سادہ سے لہجے میں کہا تو کرنل گوپال بے اختیار ہنس پڑا۔

تم ابھی اس عفریت نما انسان کے بارے میں کچھ نہیں جانتی ہو مدھرتا راؤ۔ تمہارا کیا خیال ہے کہ عمران جیسے انسان کو ہلاک کرنا اتنا ہی آسان ہے۔ جس سے پوری دنیا کے ایجنٹ ڈرتے ہیں''۔ کرنل گوپال نے کہا۔

''لیکن میں نہیں ڈرتی۔ وہ انسان بھی ہے اور ایک مرد بھی۔ آپ ایک بار مجھے اجازت تو دے کر دیکھیں میں اسے کسی بھی صورت میں اپنی گرفت سے نہ نکلنے دوں گی''...... مدھرتا راؤ نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

''ہونہہ۔ تمہاری بات عام مردوں کی حد تک تو ٹھیک ہے لیکن عمران ان معاملات میں یکسر مختلف ہے۔ بہرحال ان سب باتوں کو چھوڑو اور میری بات دھیان سے سنو''...... کرنل گوپال نے کہا۔

''اوکے''...... مدھرتا راؤ نے کہا۔

''اب وہ لازماً اس فارمولے کو واپس حاصل کرنے کے لئے یہاں آئے گا''...... کرنل گوپال نے کہا تو مدھرتا راؤ بے اختیار اچھل پڑی۔

''آنے دیں اسے۔ میں اس کا مقبرہ یہیں کافرستان میں بنا دوں گی''...... مدھرتا راؤ نے جواب دیا۔

''جبکہ مجھے مشورہ دیا گیا ہے کہ میں اپنے تمام ایجنٹوں کے ساتھ کچھ عرصہ کے لئے انڈر گراؤنڈ ہو جاؤں۔ عمران اس فارمولے کو واپس حاصل کرنے کے لئے کچھ بھی کر سکتا ہے۔ اگر اسے میری ایجنسی کا ایک بھی آدمی مل گیا تو اسے مجھ تک پہنچنے میں ذرا بھی دیر نہ لگے گی''...... کرنل گوپال نے کہا تو مدھرتا راؤ کے چہرے پر حیرت کے تاثرات ابھر آئے۔

''کیا مطلب۔ کیا آپ یہ چاہتے ہیں کہ اگر وہ یہاں آئے تو اسے یہاں آزاد چھوڑ دیا جائے۔ اس کے خلاف کوئی کارروائی عمل میں نہ لائی جائے''...... مدھرتا راؤ نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

''ہمارا کام پورا ہو چکا ہے۔ میں اپنی ایجنسی کے کسی بھی ایجنٹ کو ضائع نہیں کرنا چاہتا۔ ویسے بھی میں نے فارمولا حکومت کے کہنے پر حاصل کیا تھا اور میں نے وہ فارمولا حاصل کرتے ہی حکومت کے حوالے کر دیا ہے۔ اب وہ لوگ جانیں اور حکومت جانے۔ ہمیں خواہ مخواہ اس پھڈے میں نہیں پڑنا چاہئے۔ میں اس معاملے کی حکومت کو اطلاع دے دوں گا اور بس۔ تمہارے لئے یہی بہتر ہو گا کہ تم وقتی طور پر انڈر گراؤنڈ ہو جاؤ۔ میں باقی سب کو بھی کہہ دیتا ہوں اور وقتی طور پر اس ہیڈ کوارٹر کو بھی خالی کر دیتا ہوں۔ جب معاملات ٹھنڈے ہو جائیں گے تو ہم پھر سے اپنا

ورک شروع کر سکتے ہیں‘‘...... کرنل گوپال نے کہا تو مدھرتا راؤ نے بے اختیار ہونٹ بھینچ لئے۔

’’کیا عمران جانتا ہے کہ آپ کا ہیڈ کوارٹر کہاں ہے‘‘...... مدھرتا راؤ نے ہونٹ بھینچتے ہوئے کہا۔

’’شاید نہیں‘‘...... کرنل گوپال نے کہا۔

’’تو پھر ڈرنے کی کیا بات ہے۔ وہ یہاں آ کر ٹکریں مارتا رہ جائے گا جب اسے آپ کا ہیڈ کوارٹر ہی نہیں ملے گا تو پھر وہ کیا کرلے گا‘‘...... مدھرتا راؤ نے کہا۔

’’اس کے باوجود میں کوئی رسک نہیں لینا چاہتا ہوں‘‘...... کرنل گوپال نے دوٹوک لہجے میں کہا۔

’’میں آپ کی بات مان لیتی ہوں لیکن میں اس حق میں نہیں ہوں کہ عمران یہاں آئے اور ہم اس کے خلاف کچھ نہ کریں۔ آپ مجھے اور باقی سب ساتھیوں کو انڈر گراؤنڈ کر دیں اور خود بھی انڈر گراؤنڈ ہو جائیں لیکن ایسا کچھ تو کریں کہ عمران کو یہاں کھل کر کام کرنے کا کوموقع نہ مل سکے اور وہ یہاں آئے تو پھر اس کی زندہ واپسی ممکن نہ ہو سکے‘‘...... مدھرتا راؤ نے کہا تو کرنل گوپال چونک پڑا۔

’’کیا مطلب۔ تم کیا کہنا چاہتی ہو‘‘...... کرنل گوپال نے چونکتے ہوئے کہا۔

’’ہم کسی سینڈیکیٹ یا کرمنل گروپ کو ہائر کر کے عمران کے

پیچھے لگا سکتے ہیں جن کی یہی کوشش ہو گی کہ عمران کسی بھی صورت میں زندہ نہ بچ سکے‘‘...... مدھرتا راؤ نے کہا۔

’’ایسا کون سا کرمنل گروپ یا سینڈیکیٹ ہے جو عمران کے خلاف کام کرنے پر آمادہ ہو جائے اور اس میں عمران سے ٹکرانے اور اسے ہلاک کرنے کی ہمت موجود ہو‘‘...... کرنل گوپال نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

’’ڈینجر گروپ آشال کے بارے میں سنا ہے آپ نے‘‘۔ مدھرتا راؤ نے کہا تو کرنل گوپال اچھل پڑا۔

’’ڈینجر گروپ آشال‘‘...... کرنل گوپال نے چونکتے ہوئے کہا۔

’’ہاں۔ یہ گروپ کافرستان کا سب سے بڑا کرمنل اور سفاک ترین گروپ کہلاتا ہے اور خاص طور پر ٹارگٹ کلنگ میں اس کا کوئی ثانی نہیں ہے اور یہ گروپ ایک بار جس کے پیچھے پڑ جائے اس کا قبر تک پیچھا نہیں چھوڑتا ہے۔ یہ گروپ اپنے ٹارگٹ کو ہر صورت نہ صرف ٹریس کر لیتا ہے بلکہ اسے اس قدر بھیانک اور ہولناک موت سے ہمکنار کرتا ہے کہ لاش دیکھنے والے کی روح تھرا اٹھتی ہے۔ بہرحال موت کا دوسرا نام ڈینجر گروپ آشال ہے۔ جسے ڈی جی اے کہا جاتا ہے‘‘...... مدھرتا راؤ نے کہا۔

’’تمہیں کیسے اس بارے میں معلوم ہے‘‘...... کرنل گوپال نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

’’اس گروپ کا ہیڈ آشال ہے اور وہ میرا دوست ہے‘‘۔ مدھرتا

راؤ نے بڑے فخریہ لہجے میں جواب دیا تو کرنل گوپال چونک پڑا۔

''دوست''...... کرنل گوپال نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

''ہاں۔ وہ اس وقت کافرستان کی انڈر ورلڈ کا بے تاج بادشاہ ہے اور وہ اس قدر خفیہ رہتا ہے کہ سوائے چند افراد کے کسی کو بھی اس کے بارے میں علم نہیں ہے۔ اس کا ایک خفیہ فون نمبر ہے جسے نہ کوئی ٹریس کر سکتا ہے اور نہ ہی اس کی کال کیچ کر سکتا ہے۔ وہ فون کے ذریعے احکامات دیتا ہے اور اس کے حکم پر جو عمل کرتا ہے اسے انعام ملتا ہے اور جو اس کا حکم ماننے سے انکار کر دے اگلے دن اس کی سر کٹی لاش ملتی ہے''...... مدھرتا راؤ نے کہا۔

''پھر وہ تمہارا دوست کیسے ہو سکتا ہے''...... کرنل گوپال نے چونکتے ہوئے کہا۔

''جیسا کہ میں نے بتایا تھا کہ کوئی بھی اس کے بارے میں نہیں جانتا ہے کہ وہ کون ہے اور کہاں رہتا ہے لیکن میں نے جب اسے تلاش کرنا شروع کیا تو میں کسی نہ کسی طرح اس تک پہنچ گئی۔ میں نے اس تک پہنچنے کے لئے ایک کھیل کھیلا تھا اور میں اس کھیل میں کامیاب رہی تھی۔ اس کی میری ملاقات ہوئی اور پھر میں نے اسے اپنے حسن کے جال میں ایسا پھنسایا کہ اس نے اپنے بارے میں سب کچھ خود ہی بتا دیا۔ اس وقت اگر اس دنیا میں آشال کو کوئی جانتا ہے تو وہ میں ہوں۔ صرف میں''...... مدھرتا راؤ نے فخریہ لہجے میں کہا۔

''کون ہے وہ''...... کرنل گوپال نے پوچھا۔

''سوری۔ میں اس کے بارے میں آپ کو کچھ نہیں بتا سکتی۔ میں نے اسے حلف دیا ہوا ہے کہ میں اس کے بارے میں کسی کو کچھ نہیں بتاؤں گی اور اس نے مجھے بھی اس بات کا حلف دیا ہوا ہے کہ وہ جو کچھ بھی کرے گا اس کے بارے میں مجھے اطلاع دے گا اور میری اجازت کے بغیر ایک مکھی بھی نہ مارے گا''...... مدھرتا راؤ نے کہا۔

''اور وہ تمہاری بات مانتا ہے''...... کرنل گوپال نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

''یس۔ یہی تو میری خوبی ہے۔ ایک بار جو میرے حسن کے جال میں پھنس جاتا ہے تو پھر اسے میرے ہی اشاروں پر ناچنا پڑتا ہے۔ یہ سمجھ لیں کہ اس وقت آشال مکمل طور پر میری مٹھی میں ہے۔ میں چاہوں تو وہ میرے کہنے پر اپنی گردن بھی کاٹ کر میرے سامنے رکھ سکتا ہے''...... مدھرتا راؤ نے جواب دیا تو کرنل گوپال کے چہرے پر حیرت کے تاثرات ابھر آئے۔

''اس لحاظ سے دیکھا جائے تو ڈی جی اے کی اصل کرتا دھرتا تم ہی ہو''...... کرنل گوپال نے کہا تو مدھرتا راؤ بے اختیار ہنس پڑی۔

''ہاں۔ ایسا ہی ہے۔ ایسا کوئی بھی کام نہیں ہے جو آشال میری مرضی یا مجھے بتائے بغیر کرتا ہو۔ اس کے ہر کام میں میری اور اس کی ففٹی ففٹی کی پارٹنر شپ ہے''...... مدھرتا راؤ نے جواب دیا۔

''ویری گڈ۔ تم نے تو کافرستان کے بڑے ڈان کو اپنی گرفت میں لے رکھا ہے۔ ویری گڈ''...... کرنل گوپال نے کہا۔

''اسی لئے آپ سے کہہ رہی ہوں کہ آپ مجھے اجازت دیں میں عمران سے خود ٹکرا کر اس کا خاتمہ کر دوں گی''...... مدھرتا راؤ نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''نہیں۔ تم ایک سائیڈ پر رہو۔ اگر عمران اور اس کے ساتھیوں کو ہلاک کرنا ہے تو اس کے لئے آشال کو ہی آگے کر دو۔ وہ جانے اور عمران جانے۔ اگر آشال کے ہاتھوں عمران مارا جاتا ہے تو یہ جیت ہماری ہی ہو گی اور ہمارے ساتھ ساتھ نجانے کتنے ایجنٹوں کی روحوں کو قرار آ جائے گا جو عمران کے ہاتھوں اپنی گردنیں تڑوا بیٹھے ہیں''...... کرنل گوپال نے کہا تو مدھرتا راؤ کے چہرے پر مسرت کی چمک ابھر آئی۔

''او کے۔ آپ بے فکر رہیں۔ میں آپ سے وعدہ کرتی ہوں کہ میں عمران کے سامنے دانستہ آنے کی کوشش نہیں کروں گی۔ البتہ اگر وہ خود مجھ سے آ کر ٹکرایا تو پھر میں پیچھے نہیں ہٹوں گی۔ پھر میرا اور اس کا مقابلہ ہو گا۔ ایسا مقابلہ جس میں شکست عمران کا ہی مقدر بنے گی''...... مدھرتا راؤ نے کہا۔

''او کے۔ او کے۔ میں پاکیشیا میں اپنے فارن ایجنٹس کو کہہ دیتا ہوں کہ وہ ایئر پورٹ اور کافرستان آنے والے راستوں کی نگرانی کرائیں تا کہ عمران اور اس کے ساتھی جیسے ہی وہاں سے روانہ ہوں

ان کے بارے میں ہمیں اطلاع مل سکے۔ اس وقت تک تم آشال سے بات کر لو''...... کرنل گوپال نے کہا۔

''او کے۔ یہ مناسب رہے گا۔ میں آشال سے کہہ کر اس کے دوسرے سارے کام معطل کرا لوں گی تا کہ وہ اپنی ساری توجہ عمران اور اس کے ساتھیوں کو ٹارگٹ کرنے پر مبذول کر سکے''...... مدھرتا راؤ نے کہا تو کرنل گوپال نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

دیو ہیکل مسافر بردار جہاز اپنی پوری رفتار سے فضاء کا سینہ چیرتا ہوا آگے بڑھا چلا جا رہا تھا۔ یہ طویل فاصلے کی فلائٹ تھی۔ اس لئے مسافر اس میں بڑے ایزی انداز میں بیٹھے ہوئے تھے۔ فلائٹ پاکیشیا سے ایکریمیا جا رہی تھی۔ فلائٹ نے راستے میں دو جگہ لینڈ کیا تھا اور اب دو گھنٹے بعد اسے ونگٹن لینڈ کرنا تھا۔ جہاز کے تقریباً درمیانی حصے میں عمران بیٹھا ہوا تھا۔ اس کے ساتھ ٹائیگر تھا جبکہ جوزف اور جوانا عقبی سیٹ پر موجود تھے۔

عمران نے ٹائیگر کو مختصر طور پر مشن کے بارے میں بتا دیا تھا۔ اس لئے ٹائیگر کے چہرے پر گہری سنجیدگی طاری تھی۔ عمران اپنی عادت کے مطابق سیٹ کی پشت سے سر ٹکائے آنکھیں بند کئے بیٹھا ہوا تھا جبکہ ٹائیگر ایک رسالہ دیکھنے میں مصروف تھا۔ عمران کچھ دیر آنکھیں بند کئے رہا پھر اس نے آنکھیں کھول دیں اور جوزف کی طرف دیکھنے لگا جو اس کی طرف دیکھ رہا تھا۔

''کیا ہوا کالے دیو۔ مجھے کیوں گھور رہے ہو''...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''باس آپ کے سر پر ٹوشوما گدھ کا سایہ پڑ رہا ہے''۔ جوزف نے کہا۔

''فی الحال تو تمہارا سایہ پڑ رہا ہے''...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''میں غلط نہیں کہہ رہا باس اور جس پر ٹوشوما گدھ کا سایہ پڑ جائے وہ انتہائی خطرے میں ہوتا ہے''...... جوزف کا لہجہ بے حد سنجیدہ تھا۔

''پھر اس کا سایہ کیسے دور ہو سکتا ہے''...... عمران نے پر لطف انداز میں کہا۔

''باس ٹوشوما گدھ کا سایہ خون بہائے بغیر دور نہیں ہو سکتا۔ یہ بات طے ہے''...... جوزف نے جواب دیا۔

''تم فکر مت کرو۔ میری ٹائی سرخ رنگ کی ہے خون کے رنگ کی اور یہ خون گلے سے نکل کر ناف تک بہتا چلا جا رہا ہے۔ اس لئے ٹوشوما گدھ کا سایہ دور ہو چکا ہے''...... عمران نے کہا۔ اس نے واقعی سرخ رنگ کی ٹائی بندھی ہوئی تھی۔ جس پر سنہرے رنگ کی لائنیں بنی ہوئی تھیں۔

''اوہ۔ ہاں باس۔ آپ واقعی درست کہہ رہے ہیں۔ فادر جوشوا ہم پر واقعی مہربان ہے''...... جوزف نے اس بار انتہائی اطمینان

بھرے لہجے میں کہا۔

”سنو۔ ابھی کچھ ہی دیر میں فلائٹ ولنگٹن پہنچ جائے گی۔ ایئرپورٹ سے ہم نے الگ الگ ہو کر اسکائی گارڈن پہنچنا ہے۔ کسی کو اس بات کا شک نہیں ہونا چاہئے کہ ہم ساتھ ہیں“۔ عمران نے کہا تو سب نے اثبات میں سر ہلا دیئے اور پھر عمران نے اپنی گردن سیدھی کی اور چند لمحوں بعد ایک بار پھر اس نے سر سیٹ کی پشت سے لگایا اور آنکھیں بند کر لیں تو ٹائیگر ایک بار پھر رسالہ دیکھنے میں مصروف ہو گیا۔ پھر دو گھنٹے کی پرواز کے بعد جب پائلٹ کی طرف سے جہاز کے لینڈ ہونے کے اعلانات ہونے لگے تو پورے طیارے میں جیسے ہلچل سی مچ گئی۔ ہر شخص سیدھا ہو کر بیٹھ گیا اور پھر سب نے بیلٹس باندھنی شروع کر دی۔ عمران اور اس کے ساتھیوں نے بھی بیلٹس باندھ لیں۔ تھوڑی دیر بعد جہاز لینڈ کر گیا۔

عمران اپنے ساتھیوں سمیت جہاز سے نیچے اتر آیا۔ عمران نے پہلے ہی سب کے کاغذات انہیں دے دیئے تھے اس لئے عمران کے پاس صرف اس کے اپنے کاغذات تھے۔

مختلف کاؤنٹرز سے گزرنے کے بعد جب وہ آخری کاؤنٹر سے فارغ ہو گیا تو وہ سیدھا سائیڈ پر بنے ہوئے واش روم کی طرف بڑھ گیا۔ جوزف جوانا اور ٹائیگر وہاں نظر نہیں آ رہے تھے۔ ٹائیگر کے پاس بھی ماسک میک اپ باکس موجود تھا اس لئے عمران سمجھ گیا

کہ وہ میک اپ کر کے باہر جا چکا ہو گا۔

واش روم میں جا کر عمران نے ماسک چہرے پر چڑھا کر ایڈجسٹ کیا اور پھر واش روم سے نکل کر وہ تیز تیز قدم اٹھاتا ہوا پبلک لاؤنج کی طرف بڑھ گیا۔ ایئر پورٹ پر خاصا رش تھا۔ بیک وقت کئی فلائٹس آ جا رہی تھیں۔ عمران جیسے ہی پبلک لاؤنج میں پہنچا اس کی تیز نظروں نے فوراً ہی ایک آدمی کو چیک کر لیا جو جیب میں ہاتھ ڈالے بڑی تیز نظروں سے پبلک لاؤنج سے گزرنے والے ہر آدمی کا جائزہ لے رہا تھا۔

عمران اطمینان سے چلتا ہوا آگے بڑھتا چلا گیا اور پھر بیرونی برآمدے تک پہنچتے پہنچتے اس نے دو اور آدمیوں کو بھی چیک کر لیا۔ ان کی بھی وہی پوزیشن تھی جو اس پہلے آدمی کی تھی۔ ان دونوں کی بھی نظریں ایک ایک آدمی کا بغور جائزہ لے رہی تھیں۔ ظاہر ہے انہوں نے عمران کا بھی بغور جائزہ لیا تھا لیکن چونکہ عمران میک اپ میں تھا اس لئے وہ اسے پہچان نہ سکے تھے۔

عمران تیز تیز قدم اٹھاتا ہوا ٹیکسی اسٹینڈ کی طرف بڑھتا چلا گیا۔ پھر وہاں قریب ہی جنرل پارکنگ کے قریب سے گزرتے ہوئے وہ بے اختیار چونک پڑا۔ اس نے وہاں ایک کار کے قریب کھڑے آدمی کو دیکھا تو اس کے ذہن میں فوراً ہی اس کے لئے شناسائی کی لہر سی اٹھی۔ یہ افریقی نژاد آدمی تھا۔ اس کا رنگ سیاہ تھا۔ وہ لمبے قد اور ورزشی جسم کا مالک تھا۔ وہ کار سے پشت ٹکائے

کھڑا تھا اور اس کی تیز نظریں پبلک لاؤنج کی طرف ہی لگی ہوئی تھیں۔

عمران ذہن پر زور دینے لگا کہ اس آدمی کو اس نے کہاں دیکھا ہے اور پھر اچانک اس کے ذہن میں جھماکہ سا ہوا اور اسے یاد آ گیا کہ یہ شخص ایکریمیا کی ایک سرکاری ایجنسی کا خاصا معروف ایجنٹ تھا۔ اس کا نام کارلوس تھا۔ عمران نے چونکہ اسے بڑے طویل عرصے بعد دیکھا تھا اس لئے وہ اسے فوری طور پر نہ پہچان سکا تھا۔ کارلوس کو دیکھ کر اس نے ٹیکسی میں بیٹھنے کا ارادہ بدل دیا اور قدم بڑھاتا ہوا پارکنگ کی طرف بڑھتا چلا گیا۔ کارلوس نے اسے دیکھا لیکن اس کے چہرے پر کوئی تاثر نہ ابھرا۔

عمران اس کے قریب سے گزر کر آگے بڑھتا چلا گیا۔ کارلوس کی کار کے ساتھ ہی ایک بڑی سی جیپ موجود تھی۔ عمران اس جیپ کی اوٹ میں جا کر رک گیا۔ کارلوس جس انداز میں کھڑا تھا اور جس طرح پبلک لاؤنج کی طرف دیکھا تھا۔ اس سے ظاہر ہوتا تھا کہ وہ بھی اسی سلسلے میں یہاں آیا ہوا ہے اچانک عمران کے کانوں میں سیل فون کی گھنٹی کی ہلکی سی آواز پڑی یہ آواز کارلوس کی طرف سے سنائی دی تھی۔

''یس کارلوس بول رہا ہوں''...... کارلوس کی ہلکی سی آواز سنائی دی۔ وہ آواز کو دبا کر بول رہا تھا لیکن چونکہ عمران اس کے بے حد قریب تھا اس لئے اسے آواز بخوبی سنائی دے رہی تھی۔ کارلوس کا

نام سن کر عمران نے اس انداز میں سر ہلا دیا جیسے اپنی یادداشت پر اس کا بھروسہ درست ثابت ہوا ہو۔

''راڈرک بول رہا ہوں باس۔ میں نے سارا ایئر پورٹ چیک کر لیا ہے لیکن وہ پاکیشیائی ایجنٹ عمران تو پبلک لاؤنج میں آیا ہی نہیں''...... ایک ہلکی سی آواز سنائی دی لیکن الفاظ بہرحال عمران کی سمجھ میں آ گئے تھے اور اپنا نام سن کر وہ بے اختیار چونک پڑا تھا۔

''اس کا وہ مقامی ساتھی اور دو سیاہ فام ان کا کیا ہوا''۔ کارلوس نے پوچھا۔

''سیاہ فام تو نظر آئے تھے لیکن آپ نے چونکہ ساری توجہ اس عمران پر دینے کا حکم دیا تھا اس لئے ہم نے انہیں نظر انداز کر دیا اور وہ باہر چلے گئے۔ دوسرا پاکیشیائی آدمی بھی نظر نہیں آیا''۔ راڈرک نے جواب دیا۔

''اندر سے معلوم کراؤ کہ وہ کہاں گئے۔ تمام خفیہ راستوں پر بھی ہمارے آدمی موجود ہیں۔ اگر یہ دونوں وہاں سے گزرے ہوتے تو اب تک اطلاع مل چکی ہو گی''...... کارلوس نے کہا

''یس باس''...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

''میں کلب جا رہا ہوں۔ تم تمام معلومات حاصل کر کے مجھے وہاں رپورٹ دو''...... کارلوس نے کہا اور تھوڑی دیر بعد وہ اس کار میں سوار ہو کر آگے بڑھ گیا۔ جس سے وہ ٹیک لگائے ہوا کھڑا تھا۔ پھر کار آگے جا کر مڑی اور پارکنگ کے مین گیٹ سے گزر کر گھوم

کر عمران کی نظروں سے اوجھل ہوگئی۔ تو عمران سر ہلاتا ہوا جیپ کی اوٹ سے نکل کر آگے بڑھا اور پھر وہ پارکنگ سے نکل کر ائیر پورٹ کی حدود سے باہر آ کر ایک طرف بنے ہوئے بس، ٹرمینل کی طرف بڑھ گیا۔ اس نے اب ٹیکسی کی بجائے بس کے ذریعے اسکائی گارڈن جانے کا فیصلہ کیا تھا۔

راڈرک کا تعلق بلیک کوبرا کے ریڈ گروپ سے تھا جس کا چیف کارلوس تھا اور وہ بلیک کارلوس کا نمبر ٹو تھا۔ کارلوس آفس میں بیٹھ کر احکامات دینے اور رپورٹس لینے کا کام کرتا تھا جبکہ اس کے تمام احکامات کی تعمیل راڈرک ہی کراتا تھا۔ یہی وجہ تھی کہ گروپ میں کارلوس سے زیادہ راڈرک کو ہی ترجیح دی جاتی تھی۔ کارلوس کو بلیک کوبرا کے چیف نے بتایا تھا کہ اسے پاکیشیا میں موجود اس کے ایک آدمی نے جو مسلسل عمران کے فلیٹ کی نگرانی کر رہا تھا اطلاع دی ہے کہ پاکیشیا سے علی عمران اور اس کے تین ساتھیوں کو جن میں ایک مقامی نوجوان اور دو سیاہ فاموں تھے ایئر پورٹ جاتے دیکھا تھا۔ ایئر پورٹ پر پہنچ کر اس کے آدمی نے انکوائری کی تو اسے پتہ چلا کہ عمران نے اپنے اور اپنے تین ساتھیوں کے لئے ایکریمیا کے دارالحکومت کے لئے سیٹیں ریزرو کرائی تھیں۔ چنانچہ چیف کے حکم پر کارلوس نے راڈرک کو گروپ کے ساتھ ایئر پورٹ بھیج دیا تا کہ

اسے جیسے ہی عمران دکھائی دے وہ اس پر گولیوں کی بوچھاڑ کر کے اسے وہیں ہلاک کر دے۔

ایئر پورٹ پر مطلوبہ فلائٹ سے عمران کے ساتھی تو آ گئے تھے لیکن ان میں اسے عمران کہیں دکھائی نہ دیا تھا۔ راڈرک کو یقین تھا کہ عمران اس فلائٹ میں اپنے ساتھیوں کے ساتھ ہی آیا تھا لیکن پھر یقیناً اس نے لاؤنج میں آنے سے پہلے میک اپ کر لیا تھا یہی وجہ تھی کہ عمران اسے اور اس کے ساتھیوں کو کہیں دکھائی نہ دیا تھا۔ عمران کے اس طرح ہاتھ سے نکل جانے پر اسے بے حد غصہ آ رہا تھا اور وہ واپس اپنے ہیڈ کوارٹر پہنچ گیا تھا۔ ابھی اسے ہیڈ کوارٹر آئے تھوڑی ہی دیر ہوئی ہو گی کہ اچانک سامنے میز پر پڑے ہوئے فون کی گھنٹی بج اٹھی تو اس نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

''یس۔ راڈرک بول رہا ہوں''...... راڈرک نے تیز لہجے میں کہا۔

''باس۔ ولسن بول رہا ہوں۔ میں نے اس حبشی کو ٹریس کر لیا ہے جو پاکیشیائی ایجنٹوں کا ساتھی ہے''...... دوسری طرف سے ایک پرجوش سی آواز سنائی دی۔

''کہاں ہے وہ''...... راڈرک نے چونک کر پوچھا۔

''یہ حبشی ایک اور ایکریمین حبشی اور ایک ایکریمین کے ساتھ ٹیکسی میں سوار مجھے نظر آیا تو میں نے ٹیکسی کا تعاقب کیا۔ ٹیکسی اسکائی گارڈن پہنچ کر رک گئی اور یہ تینوں ٹیکسی چھوڑ کر اسکائی

گارڈن میں داخل ہو گئے اور ابھی تک وہیں ہیں۔ میں ان کی نگرانی کر رہا ہوں''...... ولسن نے جواب دیا۔

''تم اس حبشی کو نظروں سے اوجھل نہ ہونے دینا میں باس کارلوس کو اطلاع دے کر باقی ساتھیوں کو بھی کال کرتا ہوں۔ میرا خیال ہے کہ انہوں نے اسکائی گارڈن میں اکٹھے ہونے کا پلان بنایا ہے اس لئے یہ سب اب وہاں اکٹھے ہو رہے ہیں اور وہاں ان کا خاتمہ بھی آسانی سے ہو سکے گا''...... راڈرک نے کہا۔

''یس باس''...... دوسری طرف سے کہا گیا تو راڈرک نے کریڈل دبایا اور ٹون آنے پر اس نے تیزی سے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

''یس۔ کارلوس بول رہا ہوں''...... رابطہ ہوتے ہی کارلوس کی آواز سنائی دی۔

''راڈرک بول رہا ہوں باس۔ ہم نے عمران کے ساتھی حبشی کا سراغ لگا لیا ہے۔ یہ حبشی ایک دوسرے ایکریمین نژاد حبشی اور ایک ایکریمین کے ساتھ ٹیکسی میں سوار ہو کر ایئر پورٹ سے اسکائی گارڈن پہنچا ہے اور ابھی تک یہ لوگ وہیں ہیں۔ ولسن ان کی نگرانی کر رہا ہے''۔ راڈرک نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

''لیکن اصل پرابلم تو اس عمران کو تلاش کرنا ہے''...... کارلوس نے کہا۔

''باس۔ یہ سب لوگ یقیناً اسکائی گارڈن میں پہنچیں گے۔

انہوں نے اسے میٹنگ پوائنٹ بنایا ہو گا''...... راڈرک نے کہا۔

''ہاں۔ لیکن یہ عمران آخر غائب کیسے ہو گیا۔ وہ کہاں سے باہر نکلا ہو گا''...... کارلوس نے کہا۔

''باس۔ میں نے اس معاملے پر غور کیا ہے۔ میرا خیال ہے کہ یا تو انہیں ہمارے بارے میں اطلاع مل گئی ہو گی یا پھر ویسے ہی احتیاطاً انہوں نے راستے میں میک اپ کر لیا ہو گا''...... راڈرک نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

''احمق تو نہیں ہو گئے۔ پہلی بات تو یہ ہے کہ وہ پاکیشیا سے ڈائریکٹ یہاں آئے ہیں پھر انہیں اطلاع کیسے مل سکتی ہے اور راستے میں وہ میک اپ کیسے کر سکتے ہیں کیونکہ کاغذات پر موجود ان کی تصویریں تو نہیں بدلی جا سکتیں اور اگر ایسا ہوتا تو لامحالہ وہ حبشی بھی میک اپ میں ہوتا''۔ کارلوس نے تیز لہجے میں کہا۔

''آپ کی بات درست ہے باس۔ اب آپ کا کیا حکم ہے''...... راڈرک نے منہ بناتے ہوئے کہا۔ اس کا چہرہ بتا رہا تھا کہ اسے کارلوس کی بات سن کر سخت کوفت ہوئی ہے۔ اپنی طرف سے اس نے بڑی دانشمندانہ بات کی تھی لیکن کارلوس نے اسے ڈانٹ دیا تھا۔

''اپنے ساتھیوں کو کال کر کے اسکائی گارڈن کو گھیر لو۔ پھر جیسے ہی یہ سب لوگ وہاں اکٹھے ہوں خاص طور پر عمران نظر آئے تو ان پر چاروں طرف سے فائرنگ کھول دو۔ انہیں وہاں سے کسی بھی

صورت میں زندہ بچ کر نہیں جانا چاہئے''...... کارلوس نے کہا۔

''لیکن باس۔ عمران اگر میک اپ میں ہوا تو ہم اسے کیسے پہچانیں گے''...... راڈرک نے کہا۔

''احمق آدمی۔ سارمک ریز استعمال کرو۔ ان کی بات چیت سنتے رہو۔ اس طرح تمہیں ہر بات معلوم ہو جائے گی''...... کارلوس نے تیز لہجے میں کہا۔

''یس باس''...... راڈرک نے کہا۔

''جیسے ہی یہ لوگ ہلاک ہوں تم نے مجھے فوری رپورٹ دینی ہے''...... کارلوس نے تیز لہجے میں کہا۔

''یس باس''...... راڈرک نے کہا اور دوسری طرف سے رابطہ ختم ہونے پر اس نے رسیور رکھا اور میز کی دراز سے ایک چھوٹا سا لیکن جدید ساخت کا سیل فون نکال کر اس نے اسے آن کر کے ایک نمبر پریس کر دیا۔

''راڈرک کالنگ''...... راڈرک نے رابطہ ہونے پر سخت لہجے میں کہا۔

''یس باس۔ انتھونی اٹنڈنگ یو''...... چند لمحوں بعد ایک مردانہ آواز سنائی دی۔

''سب کو کال کر کے کہہ دو کہ وہ اسکائی گارڈن پہنچ جائیں۔ ہمارے مطلوبہ آدمی وہاں اکٹھے ہو رہے ہیں۔ ولسن وہاں ان کی نگرانی کر رہا ہے۔ سب وہاں پہنچ جائیں اور ان لوگوں کو گھیر لیں

لیکن انہیں کسی صورت میں مشکوک نہیں ہونا چاہئے۔ میں بھی وہاں پہنچ رہا ہوں۔ جب وہ عمران وہاں پہنچے گا تو ہم ان پر فائر کھول دیں گے لیکن تب تک انہیں کسی صورت میں نہ ہی ہماری نظروں سے اوجھل ہونا چاہئے اور نہ ہی انہیں ہم پر کوئی شک پڑنا چاہئے''...... راڈرک نے کہا۔

''یس باس''...... دوسری طرف سے کہا گیا تو راڈرک نے سیل فون آف کر کے اسے واپس میز کی دراز میں رکھا اور پھر اٹھ کر وہ اس کمرے سے نکل کر دوسرے کمرے میں آ گیا۔ وہاں ایک الماری میں سے اس نے ایک مشین پسٹل نکالا اور اسے جیب میں ڈال کر وہ مڑا اور پھر چند لمحوں بعد اس کی کار ہیڈ کوارٹر سے نکل کر اسکائی گارڈن کی طرف بڑھی چلی جا رہی تھی۔

چیف نے اس بار صفدر کو اکیلے ہی کافرستان بھیجنے کا فیصلہ کیا تھا۔ عمران اور اس کے ساتھی ایکریمیا بلیک کوبرا کے خلاف کام کرنے گئے تھے جبکہ چیف نے صفدر کو حکم دیا تھا کہ وہ کافرستان پہنچ کر گوپال سروس کو ٹریس کرے اور پھر کرنل گوپال تک پہنچ کر اس سے بلیک نوٹ بک حاصل کرے جس میں ڈاکٹر راشدی کا ایس ایف میزائل کا فارمولا تھا۔

صفدر کے لئے کافرستان داخل ہونا مشکل ثابت نہ ہوا تھا۔ منڈاسی میں اس نے ان افراد کے بارے میں پتہ چلایا تھا جو چوہدری کرامت علی کی طرح اسمگلروں اور ان کا سامان دوسری طرف پہنچانے کا کام کرتے ہیں۔ اسے وہاں ایک آدمی مل گیا تھا جس نے بھاری معاوضے پر اسے باحفاظت کافرستان پہنچانے کا وعدہ کر لیا تھا اور پھر رات کو اس نے صفدر کو نہایت خاموشی سے نہ صرف کافرستان پہنچا دیا بلکہ اسے دیہاتی علاقوں سے نکال کر ایک

شہر میں پہنچا دیا۔ اس دوران صفدر کو متعدد بار میک اپ بدلنا پڑا تھا اور پھر وہ مختلف راستوں سے ہوتا ہوا کافرستان کے دارالحکومت پہنچنے میں کامیاب ہو گیا۔

صفدر نے دارالحکومت پہنچ کر ایک غنڈے کا میک اپ کیا اور پھر وہ کافرستان کے انڈر ورلڈ میں گھومنا پھرنا شروع ہو گیا اور اس نے بے شمار ویٹرز اور ایسے افراد کو جو انڈر ورلڈ سے انتہائی حد تک واقف ہوتے ہیں بھاری رقوم دے کر گوپال سروس کے بارے میں معلومات حاصل کرنے کی کوشش شروع کر دی تھی۔ اسے عمران نے ٹپ دی تھی کہ گوپال سروس کا اصل کام انڈر ورلڈ کے بڑے بڑے مگرمچھوں کا خاتمہ کرنا ہے اور اس کے ایجنٹ زیادہ تر انڈر ورلڈ میں ہی میک اپ میں گھوم پھر کر ان مگرمچھوں کے بارے میں معلومات اکٹھی کرنے میں مصروف رہتے ہیں۔ اگر صفدر کو کرنل گوپال تک پہنچنا ہے تو اسے انڈر ورلڈ میں موجود ان افراد کا پتہ کرنا ہو گا جو اصل میں گوپال سروس کے لئے کام کرتے ہیں۔

صفدر ہر جگہ کوشش کرتا رہا لیکن اسے ہر طرف ناکامی کا ہی سامنا کرنا پڑ رہا تھا۔ اسے گوپال سروس کے کسی ایجنٹ کے بارے میں معمولی سا بھی کلیو نہ مل رہا تھا لیکن اس نے اپنی کوشش جاری رکھی ہوئی تھی۔ اپنی اسی کوشش کے دوران وہ ایک کلب میں پہنچا تو اس نے ایک ویٹر کو دیکھ کر اس سے بھی باتوں باتوں میں گوپال سروس کے بارے میں پوچھا تو اس ویٹر نے کہا کہ اگر اسے گوپال

سروس کے بارے میں کچھ معلوم کرنا ہے تو وہ اس کے سپروائزر سے بات کر لے۔ اس سلسلے میں وہ اسے بہت کچھ بتا سکتا ہے۔ چنانچہ صفدر نے سپروائزر سے بات کی تو اس نے صفدر کو ایک سپیشل کیبن میں بٹھا دیا اور اس سے کہا کہ وہ اپنی ڈیوٹی ختم کر کے آئے گا اور پھر اس سے بات کرے گا۔ پھر آدھے گھنٹے بعد ہی وہ واپس آ گیا تو صفدر نے سکون کا سانس لیا۔

"تو تم گوپال سروس کے بارے میں معلومات حاصل کرنا چاہتے ہو"...... سپروائزر نے اس کی طرف غور سے دیکھتے ہوئے سنجیدگی سے پوچھا۔

"ہاں۔ کیا جانتے ہو تم گوپال سروس کے بارے میں"۔ صفدر نے کہا۔

"پہلے تم بتاؤ۔ تم انڈر ورلڈ میں گوپال سروس کو کیوں ڈھونڈ رہے ہو جبکہ یہ ایک سیکرٹ سرکاری سروس ہے"۔ سپروائزر نے اس کی طرف غور سے دیکھتے ہوئے کہا۔

"مجھے گوپال سروس کی نہیں اس سروس کے ایک آدمی کی تلاش ہے اور مجھے ٹپ ملی ہے کہ وہ آدمی مجھے انڈر ورلڈ میں مل سکتا ہے"...... صفدر نے کہا۔

"کون ہے وہ آدمی۔ نام کیا ہے اس کا"...... سپروائزر نے اس کی طرف غور سے دیکھتے ہوئے کہا۔

"اس کا نام مہاویر ہے۔ وہ گوپال سروس کے لئے کام کرتا ہے

اور اس کا زیادہ اٹھنا بیٹھنا انڈر ورلڈ میں ہے“...... صفدر نے کہا۔ اسے یہ ٹپ عمران نے ہی دی تھی۔ مہا ویر کا نام سن کر سپروائزر چونک پڑا۔ اچانک سپروائزر نے اپنی ریسٹ واچ والا ہاتھ صفدر کی طرف کیا۔ اس سے پہلے کہ صفدر کچھ سمجھتا اسی لمحے اس نے ریسٹ واچ کا ونڈ بٹن پریس کیا تو ڈائل پر یکلخت تیز چمک سی پیدا ہوئی اور دوسرے لمحے صفدر کو یوں محسوس ہوا جیسے اس کا دماغ یکلخت سن سا ہو گیا ہو۔ اس کی آنکھوں کے سامنے روشنی پھیل گئی لیکن روشنی چند لمحوں کے لئے ہی اس کی آنکھوں کے سامنے رہی تھی پھر اس کی آنکھوں کے ساتھ اس کا دماغ بھی تاریک دلدل میں ڈوبتا چلا گیا۔ پھر جب اس کی آنکھیں کھلیں اور شعور بیدار ہوا تو یہ دیکھ کر وہ حیران رہ گیا کہ وہ کلب کے اس سپیشل روم کی بجائے کسی عمارت کے کمرے میں راڈز والی کرسی پر جکڑا ہوا تھا۔ سائیڈ پر کرسیوں کی طویل قطار موجود تھی جبکہ سامنے کرسی پر ایک نوجوان اور خوبصورت لڑکی بیٹھی ہوئی تھی جس کے ساتھ لمبے قد اور بھاری جسم کا ایک آدمی کھڑا تھا۔ اس آدمی کے ہاتھ میں چمڑے کا ایک کوڑا دکھائی دے رہا تھا۔

صفدر کو فوراً خطرے کا احساس ہو گیا اور اس نے راڈز سے آزاد ہونے کے لئے جدوجہد کرنی شروع کر دی۔ اس نے دونوں ٹانگیں پہلے دونوں طرف اس انداز میں پھیلائیں جیسے ایک ہی انداز میں وہ مسلسل بیٹھے بیٹھے تھک گیا ہو اور پھر تھوڑی دیر بعد وہ نے ایک

ٹانگ کو سائیڈ پر کر کے عقب کی طرف لے گیا لیکن اس سے پہلے کہ وہ راڈز سے آزادی حاصل کرتا اس نے لڑکی کی آواز سنی۔

”روجو۔ اسے کوڑے مارو“...... لڑکی نے کہا تو اس کی بات سن کر صفدر چونک پڑا۔ کوڑا بردار آدمی لڑکی کی بات سن کر کوڑا چٹختا ہوا صفدر کی طرف بڑھا۔ اسی لمحے صفدر کا پیر عقبی طرف موجود بٹن پر پہنچ گیا اور پھر جیسے ہی روجو نے کوڑا ہوا میں لہرا کر اسے مارنے کی کوشش کی کرسی کے راڈز یکلخت کھل گئے۔ راڈز کھلتے ہی صفدر تیزی سے اچھلا اور اس نے پوری قوت سے روجو کے سینے پر زوردار ٹکر ماری۔ روجو چیختا ہوا لڑکھڑا کر پیچھے ہٹا تو صفدر نے اس کے ہاتھ سے کوڑا چھینا اور ایک زور دار لات اس کے سینے پر مار دی۔ روجو جو پہلے ہی لڑکھڑا کر پیچھے ہٹ رہا تھا صفدر کی لات کھا کر پشت کے بل نیچے گرا۔

”یہ۔ یہ۔ یہ۔ کیا مطلب“...... لڑکی نے یکلخت اچھل کر چیختے ہوئے کہا۔ اسی لمحے شائیں کی تیز آواز کے ساتھ لڑکی بری طرح سے چیختی ہوئی سائیڈ پر پہلو کے بل گری۔ کوڑے کی ایک ہی ضرب نے اس کی جیکٹ پھاڑ دی تھی۔ اس کے ساتھ ہی صفدر کی ٹانگ گھومی اور روجو کنپٹی پر بھرپور ضرب کھا کر دوبارہ نیچے گرا ہی تھا کہ صفدر کے منہ سے بھی چیخ نکلی اور وہ اچھل کر سائیڈ پر جا گرا۔ لڑکی نیچے گر کر کسی اُڑتی ہوئی چیل کی طرح صفدر پر جھپٹی تھی اور یہ اس وقت ہوا تھا جب صفدر، روجو کو ٹانگ مار رہا تھا۔

اس کی ٹانگ چونکہ اوپر اٹھی ہوئی تھی اس لئے لڑکی نے اس کی دوسری ٹانگ پر اپنی ٹانگ ماری تو صفدر لڑکھڑ کر گرتا چلا گیا۔ کوڑا بھی اس کے ہاتھ سے نکل گیا تھا۔ صفدر نے نیچے گرتے ہی تیزی سے اٹھنے کی کوشش کی لیکن اسی لمحے روجو کسی بھینسے کی طرح اس پر آ گرا اور ایک لمحے کے لئے صفدر کو ایسا محسوس ہوا جیسے وہ اس بھاری بھرکم چٹان کے نیچے کچلا گیا ہو لیکن ایک سیکنڈ کے ہزارویں حصے میں اس کا ذہن جاگا اور دوسرے لمحے بھاری روجو جو اب دونوں گھٹنے اٹھا کر صفدر کے پہلو میں مارنے ہی والا تھا اُڑتا ہوا اٹھتی ہوئی لڑکی سے ٹکرایا اور دونوں چیختے ہوئے پیچھے موجود ایک صوفے پر گرے اور پھر صوفے سمیت الٹتے چلے گئے۔

صفدر نے قلابازی کھائی اور پھر جب وہ سیدھا ہوا تو اس نے فوراً آگے بڑھ کر گرا ہوا کوڑا اٹھا لیا اور پھر دوسرے لمحے کمرے میں شائیں شائیں کی تیز آوازوں کے ساتھ روجو اور اس لڑکی کی چیخیں گونجنا شروع ہو گئیں۔ صفدر بغیر اس بات کا لحاظ کئے کہ کوڑا کھانے والی ایک عورت ہے مسلسل ان دونوں پر کوڑے برسا رہا تھا۔ چند ہی لمحوں میں روجو اور لڑکی دونوں کی ہی چیخیں بند ہو گئیں۔ ان کے جسموں پر کوڑوں کے بے شمار نشان تھے جن سے خون رس رہا تھا۔ وہ کوڑوں کی ضربیں کھا کر بے ہوش ہو گئے تھے۔ انہیں بے ہوش ہوتا دیکھ کر صفدر نے کوڑا ایک طرف پھینکا اور پھر تیزی سے آگے بڑھ کر دیوار کے پاس موجود ایک الماری کی

طرف بڑھ گیا۔ الماری کے ایک خانے میں اسے ایک مشین پسٹل دکھائی دیا۔ اس نے مشین پسٹل اٹھایا اور پھر اس کی نظریں الماری کے نچلے خانے میں پڑے ہوئے ایک بڑے سے میڈیکل باکس پر پڑیں تو اس نے اس انداز میں سر ہلایا جیسے وہ کسی خاص نتیجے پر پہنچ گیا ہو۔

دوسرے لمحے وہ مڑا اور اس کے ساتھ ہی کمرہ ریٹ ریٹ کی آواز سے گونج اٹھا اور گولیاں روجو کے جسم میں اترتی چلی گئیں۔ روجو ایک لمحے کے لئے تڑپا اور پھر ساکت ہو گیا۔ اسے ہلاک ہوتے دیکھ کر صفدر نے مشین پسٹل جیب میں ڈالا اور پھر اس نے میڈیکل ایڈ باکس اٹھایا اور لا کر بے ہوش پڑی ہوئی لڑکی کے پاس رکھ دیا۔ لڑکی کا جسم بری طرح سے ادھڑا ہوا تھا۔ صفدر نے میڈیکل باکس کھول کر اس میں سے ایک انجکشن اور سرنج نکالی اور پھر اس نے یکے بعد دیگرے تین انجکشنز لڑکی کے بازو میں لگا دیئے۔ اس کے بعد اس نے الماری کے نیچے خانے میں موجود پانی کی دو بوتلیں لا کر پانی کی مدد سے لڑکی کے زخموں کو دھونا شروع کر دیا۔ زخموں کو دھو کر اس نے تمام زخموں پر مرہم لگائی اور پھر ان پر پٹیاں کرنے لگا۔ بینڈیج کرنے کے بعد صفدر نے اسے ایک اور انجکشن لگایا اور پھر اس نے لڑکی کے زرد چہرے کو نارمل ہوتے دیکھا تو اس کے چہرے پر اطمینان کے تاثرات ابھر آئے۔ اس کا مطلب تھا کہ اب اس کی جان خطرے سے باہر ہے۔

صفدر نے اس کی نبض چیک کی اور پھر ایک طویل سانس لے کر وہ اٹھا اور دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ اس نے باہر نکل کر پوری عمارت چیک کی لیکن وہاں اور کوئی آدمی موجود نہ تھا۔ ایک کمرے میں اس روجو کے لباس موجود تھے۔ صفدر نے ایک لباس کا انتخاب کیا اور پھر وہ لباس لے کر واپس آ گیا۔ اس نے لڑکی کے لباس کے اوپر ہی اسے روجو کا لباس پہنانا شروع کر دیا۔ لڑکی کا لباس چونکہ کوڑوں کی ضربوں سے تار تار ہو چکا تھا اس لئے صفدر نے اسے دوسرا لباس پہنانا ضروری سمجھا تھا۔ لڑکی کو لباس پہنانے کے بعد صفدر نے اسے اٹھایا اور پھر اسے راڈز والی ایک کرسی پر بٹھا دیا۔ پھر اس نے کرسی کے عقب میں جا کر ایک بٹن پریس کیا تو کٹاک کٹاک کی آوازوں کے ساتھ لڑکی کا جسم راڈز میں جکڑتا چلا گیا۔ صفدر نے ایک نظر راڈز اور لڑکی پر ڈالی اور پھر وہ مطمئن ہو گیا کہ ڈبل لباس کی وجہ سے لڑکی راڈز سے نہ نکل سکتی تھی۔

ویسے بھی لڑکی شدید زخمی تھی اور ہوش میں آنے کے بعد اس کے لئے معمولی سی بھی حرکت بھی انتہائی تکلیف کا باعث بن سکتی تھی اس لئے صفدر مطمئن ہو گیا تھا۔ وہ کرسیوں کے عقب سے نکل کر سامنے آیا۔ اس نے میڈیکل باکس اٹھا کر واپس الماری میں رکھا اور ایک بار پھر بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ اسے خیال آیا تھا کہ اس کی یہاں موجودگی کے دوران اگر کسی کا فون آ گیا تو فون اٹنڈ نہ ہونے پر فون کرنے والا شک میں پڑ سکتا ہے۔ اس

لئے اس نے فون کو یہیں لانے کا فیصلہ کیا تھا کیونکہ یہاں بھی فون ساکٹ موجود تھی۔

جس کرسی پر پہلے وہ لڑکی بیٹھی ہوئی تھی صفدر اس پر بیٹھ گیا۔ وہ چند لمحے لڑکی کو دیکھتا رہا پھر اس نے آگے بڑھ کر دونوں ہاتھوں سے لڑکی کا ناک اور منہ بند کر دیا۔ چند لمحوں بعد لڑکی کے جسم میں حرکت کے آثار نمودار ہوئے تو صفدر نے ہاتھ ہٹائے اور پیچھے ہٹ کر کرسی پر اطمینان کے ساتھ بیٹھ گیا۔ تھوڑی دیر بعد لڑکی نے کراہتے ہوئے آنکھیں کھولیں اور اس کے ساتھ ہی اس نے بے اختیار اٹھنے کی کوشش کی لیکن دوسرے لمحے اس کے منہ سے بے اختیار چیخ نکل گئی۔ اس کے ہلتے ہی اس کے زخموں سے شدید ٹیسیں اٹھی تھیں جس کی وجہ سے وہ چیخنے پر مجبور ہو گئی تھی۔ اس کا چہرہ تکلیف کی شدت سے بری طرح سے بگڑ سا گیا تھا۔

”یہ۔ یہ۔ یہ۔ کیا میرے جسم میں درد۔ کیا ہوا تھا مجھے۔ اوہ اوہ۔ کوڑے۔ تم نے مجھ پر کوڑے برسائے تھے۔ اوہ“...... لڑکی نے نیم بے ہوشی کے عالم میں بڑبڑاتے ہوئے کہا اور پھر جلد ہی اس کی آنکھوں میں شعور کی چمک ابھر آئی۔ صفدر نے اسے طاقت کے جو انجکشنز لگائے تھے اس سے لڑکی کی حالت کافی حد تک بحال ہو گئی تھی اور اب اس کے چہرے پر نقاہت کے تاثرات تک دکھائی نہ دے رہے تھے۔

”تمہارا نام کیا ہے“...... صفدر نے اس کی طرف دیکھتے ہوئے

انتہائی سرد لہجے میں کہا۔

''پہلے تم بتاؤ۔ کون ہو تم اور انڈر ورلڈ میں مہا ویر اور گوپال سروس کے بارے میں کیوں پوچھتے پھر رہے تھے''...... لڑکی نے خود کو سنبھالتے ہوئے اور اسے گھورتے ہوئے کہا۔

''تو تمہارا تعلق گوپال سروس سے ہے''...... صفدر نے چونک کر کہا۔

''ہاں۔ میں گوپال سروس کے لئے کام کرتی ہوں اور میرا نام مدھرتا راؤ ہے۔ میں گوپال سروس کی لیڈی ایجنٹ ہوں۔ اب تم بتاؤ کیا تمہارا تعلق پاکیشیا سیکرٹ سروس سے ہے''...... لڑکی نے کہا تو صفدر ایک طویل سانس لے کر رہ گیا۔

''پاکیشیا۔ کیا مطلب۔ میں ایکریمی ہوں اور میرا نام فوشر ہے''...... صفدر نے کہا۔

''فوشر۔ حیرت ہے۔ اگر تم ایکریمی ہو تو پھر تم گوپال سروس کی تلاش میں کیوں ہو''...... مدھرتا راؤ نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

صفدر بدستور میک اپ میں تھا۔ اسے شاید یہاں لانے کے بعد اس کا میک اپ واش کرنے کی کوشش کی گئی تھی لیکن صفدر نے جو میک اپ کر رکھا تھا وہ کسی عام میک اپ واشر سے واش نہ ہو سکتا تھا اور نہ ہی اسے کسی کیمرے سے چیک کیا جا سکتا تھا۔

''مجھے گوپال سروس کی نہیں گوپال سروس میں کام کرنے والے ایک ایجنٹ کی تلاش ہے جس کا نام مہا ویر ہے''...... صفدر نے کہا۔

''کیوں۔ تمہیں مہا ویر سے کیا کام ہے''...... مدھرتا راؤ نے پوچھا۔

''یہ میں تمہیں نہیں بتا سکتا۔ مہا ویر کو جانتی ہو تو مجھے اس کا پتہ بتاؤ یا اسے مجھ سے ملوانے کے لئے یہاں بلا لو۔ میں اس سے ملاقات کر کے یہاں سے واپس چلا جاؤں گا''...... صفدر نے کہا۔

''سوری۔ میں کسی مہا ویر کو نہیں جانتی۔ اور تم نے مجھ پر اس قدر بے رحمی سے کوڑے کیوں برسائے تھے''...... مدھرتا راؤ نے اسے نفرت بھری نظروں سے دیکھتے ہوئے کہا۔

''اگر میں ایسا نہ کرتا تو تم اور تمہارا ساتھی روجو اسی کوڑے سے مجھے ادھیڑ ڈالتے۔ بہرحال میں نے تمہارے ساتھ جو بے رحمی کی ہے اس کا مداوا میں نے تمہارا علاج کر کے کر دیا ہے ورنہ اب تک تم اپنے ساتھی روجو کی طرح لاش میں تبدیل ہو گئی ہوتی''۔ صفدر نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''تت۔ تت۔ تم نے میری بینڈیج کی ہے اور یہ لباس۔ یہ کس کا لباس ہے''...... مدھرتا راؤ نے آنکھیں پھاڑتے ہوئے کہا۔ اس کے بولنے کا انداز ایسا تھا جیسے زخموں پر بینڈیج اور اپنے لباس کے اوپر دوسرے لباس کے بارے میں اسے اب پتہ چلا ہو۔

''میرے ساتھ کوئی عورت نہیں تھی جو تمہارا لباس اتار کر دوسرا لباس پہناتی اس لئے میں نے تمہارے پھٹے ہوئے لباس پر ہی یہ لباس تمہیں پہنا دیا تھا اور یہ لباس شاید تمہارے ساتھی کا تھا''......

صفدر نے جواب دیا تو مدھرتا راؤ کی آنکھوں میں انتہائی حیرت کے تاثرات نمودار ہو گئے۔

''تم۔تم۔ انتہائی حیرت انگیز اور نہ سمجھ میں آنے والے انسان ہو۔ پہلے تم نے مجھ پر بے رحمانہ انداز میں کوڑے برسائے اور پھر میرے زخموں کا علاج کیا اور میرے لباس کے اوپر مجھے دوسرا لباس بھی پہنا دیا''...... مدھرتا راؤ نے کہا۔

''میں عورتوں کی قدر کرنا جانتا ہوں۔ ان باتوں کو چھوڑو اور بتاؤ کہ گوپال سروس کا ہیڈ کوارٹر کہاں ہے''...... صفدر نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

''مجھے نہیں معلوم''...... مدھرتا راؤ نے جواب دیا تو صفدر کے چہرے پر غصے کے تاثرات نمودار ہو گئے۔

''اس کا مطلب ہے کہ میں بلا وجہ تم پر اپنا وقت برباد کر رہا ہوں۔ مجھے مہا ویر کو ہی تلاش کرنا پڑے گا''...... صفدر نے سرد لہجے میں کہا اور ساتھ ہی اس نے جیب سے مشین پسٹل نکال لیا۔ اس نے مشین پسٹل کا رخ مدھرتا راؤ کی طرف کیا تو مدھرتا راؤ کے چہرے پر خوف کے تاثرات ابھر آئے۔

''رکو۔ رکو۔ میری بات سنو۔ تمہارا اصل نام کیا ہے''...... مدھرتا راؤ نے خوف بھرے لہجے میں کہا۔

''فوشر۔ یہی میرا اصل نام ہے''...... صفدر نے منہ بنا کر کہا۔

''لیکن تم گوپال سروس کے ہیڈ کوارٹر کے بارے میں کیوں جاننا

چاہتے ہو''...... مدھرتا راؤ نے کہا۔

''گوپال سروس نے ایکریمیا کی بین الاقوامی مجرم تنظیم بلیک کوبرا کے ذریعے پاکیشیا میں کارروائی کرائی تھی۔ بلیک کوبرا نے گوپال سروس کی ایماء پر پاکیشیا کے ایک ریٹائرڈ سائنسدان اور اس کے خاندان کو یرغمال بنا کر اس سائنس دان سے جدید ترین میزائل کا فارمولا حاصل کیا تھا جسے کوڈ میں ایس ایف فارمولا کہا جاتا ہے۔ مجھے اس فارمولے کے حصول کا ٹاسک دیا گیا ہے اور مجھے معلوم ہے کہ وہ فارمولا جو ایک بلیک نوٹ بک میں تحریر ہے گوپال سروس کے چیف کرنل گوپال تک پہنچ چکا ہے۔تم مجھے گوپال سروس کے ہیڈ کوارٹر کے بارے میں بتا دو یا پھر کرنل گوپال کی رہائش گاہ کا پتہ بتا دو۔ میں خود جا کر اس سے وہ فارمولا حاصل کر لوں گا''۔ صفدر نے کہا۔

''تم تو کہہ رہے ہو کہ تم ایکریمی ہو اور تمہارا نام فوشر ہے پھر پاکیشیا کے سائنس دان کے فارمولے سے تمہارا کیا تعلق ہے''۔ مدھرتا راؤ نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

''میرا تعلق ایکریمیا کی ایک پرائیویٹ ایجنسی سے ہے اور میری ایجنسی کو پاکیشیا کے ایک سیکرٹ ایجنٹ نے یہ کام سونپا ہے کہ کافرستان کی گوپال سروس نے عیاری اور مکاری سے پاکیشیا کا جو فارمولا حاصل کیا ہے اسے واپس لاؤں''۔ صفدر نے بات بناتے ہوئے کہا۔

"کتنا معاوضہ ملا ہے تمہیں اس کام کا"...... مدھرتا راؤ نے پوچھا۔

"سوری۔ یہ میں نہیں بتا سکتا"......صفدر نے منہ بنا کر کہا۔

"سنو۔ تمہیں پاکیشیا سے جتنا معاوضہ ملا ہے اس سے دس گنا معاوضہ میں تمہیں دے سکتی ہوں۔ تم اس کام سے باز آ جاؤ اور واپس ایکریمیا چلے جاؤ اور پاکیشیا سے تمہیں جس نے بھی یہ کام دیا ہے اس سے معذرت کر لو"...... مدھرتا راؤ نے کہا۔

"نہیں۔ ایسا ممکن نہیں ہے۔ میری ایجنسی ایک بار جو کام لے لیتی ہے اس وقت تک پیچھے نہیں ہٹتی جب تک کام پورا نہ ہو جائے اور اب فضول باتیں بہت ہو چکی ہیں اس لئے بہتر ہے کہ اب تم مجھے کرنل گوپال یا گوپال سروس کے ہیڈ کوارٹر کے بارے میں بتا دو۔ اگر بتا دو گی تو میرا وعدہ ہے کہ میں تمہیں زندہ چھوڑ دوں گا ورنہ دوسری صورت میں تم مرنے کے لئے تیار ہو جاؤ"۔ صفدر نے سرد لہجے میں کہا۔

"کیا تم واقعی اپنا وعدہ پورا کرو گے"...... مدھرتا راؤ نے پوچھا۔

"ہاں۔ میں ہر حال میں اپنا وعدہ پورا کرتا ہوں۔ مجھے اس بات کا کوئی خوف نہیں ہے کہ آزاد ہونے کے بعد تم میرے خلاف کیا ایکشن لو گی"......صفدر نے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ میں تمہیں سب کچھ بتا دیتی ہوں۔ گوپال سروس کا چیف کرنل گوپال ہے جو ہمیشہ خفیہ رہتا ہے لیکن میں جانتی ہوں

کہ وہ کہاں رہتا ہے اور کس میک اپ میں رہتا ہے۔ وہ میرا شیدائی ہے اور مجھے بھی اس کی دوستی پر فخر ہے۔ تم چاہو تو میں تم سے بھی دوستی کر سکتی ہوں"...... مدھرتا راؤ نے کہا۔

"تم پھر لائن بدل رہی ہو"...... صفدر کا لہجہ اور زیادہ سخت ہو گیا۔

"ہونہہ۔ تمہاری باتوں سے لگتا ہے کہ تمہارے سینے میں دل نہیں ہے تم کسی اور ہی دنیا کی مخلوق ہو"...... مدھرتا راؤ نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"تم نے جو سمجھنا ہے سمجھ لو۔ مجھے کرنل گوپال کے بارے میں بتاؤ"......صفدر نے انتہائی سرد لہجے میں کہا۔

"کیا تم واقعی مجھے زندہ چھوڑ دو گے۔ سنو اگر تم نے مجھے زندہ چھوڑ دیا تو میں بھی تم سے وعدہ کرتی ہوں کہ میں دوبارہ تمہارے راستے میں نہیں آؤں گی"...... مدھرتا راؤ نے کہا۔

"تم بدستور میرا وقت برباد کر رہی ہو۔ میں نے تمہارا علاج کر کے پہلے ہی تم پر وقت ضائع کر دیا ہے۔ اب میں تمہیں مزید وقت نہیں دے سکتا۔ بتانا ہے تو بتاؤ ورنہ......" صفدر نے انتہائی سرد لہجے میں کہا۔

"ہونہہ۔ تم میری زندگی کے پہلے مرد ہو جو میرے سامنے اس انداز میں باتیں کر رہے ہو ورنہ میرے حسن کے سامنے تو بڑے بڑے سخت مزاج اور رعب و دبدبے والے مرد بھی بھیگی بلی بن کر رہ

جاتے ہیں‘‘...... مدھرتا راؤ نے منہ بنا کر کہا۔

’’تو تمہارا مرنے کا ارادہ ہے‘‘...... صفدر نے غرا کر کہا اور ساتھ ہی اس نے ہاتھ میں پکڑا ہوا مشین پسٹل اس کے سر سے لگا دیا اور ٹریگر پر انگلی کا دباؤ ڈال دیا۔

’’رک۔ رکو۔ رکو۔ پلیز۔ میری بات سنو۔ ٹھیک ہے۔ میں تمہیں بتا دیتی ہوں۔ تمہارے چہرہ اور اور آنکھیں بتا رہی ہیں کہ تم واقعی مجھے گولی مار دو گے۔ سنو۔ کرنل گوپال دارالحکومت کے مضافاتی علاقے ہنگالی میں ایک کلب میں بطور مالک اور جنرل منیجر بیٹھتا ہے۔ اس کلب کا نام کنگ کلب ہے۔ وہاں کرنل گوپال کو سب کنگ کے نام سے جانتے ہیں‘‘...... مدھرتا راؤ نے تیز تیز لہجے میں بات کرتے ہوئے کہا۔ صفدر نے اس سے چند مزید سوال پوچھے اور پھر وہ اٹھ کر کھڑا ہو گیا۔ وہ مڑا اور بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گیا۔

’’ارے ارے۔ رک جاؤ۔ مجھے آزاد تو کر دو۔ رکو۔ کہاں جا رہے ہو‘‘...... مدھرتا راؤ نے یکلخت چیختے ہوئے کہا۔

’’میں اپنا وعدہ پورا کر رہا ہوں اور تمہیں زندہ چھوڑ رہا ہوں۔ تم تربیت یافتہ ہو اس لئے خود کو ان راڈز سے آزاد کرا لو‘‘...... صفدر نے اطمینان بھرے لہجے میں کہا۔

’’لل لل۔ لیکن میں ان راڈز کو کیسے کھول سکتی ہوں۔ تم تو شاید جادو جانتے ہو‘‘...... مدھرتا راؤ نے چیختے ہوئے کہا۔

’’یہ سوچنا تمہارا کام ہے۔ میں بس اپنا وعدہ نبھا رہا ہوں۔ ویسے بھی تم زخمی اور بے بس ہو اور میں زخمی اور بے بس پر ہاتھ نہیں اٹھاتا اس لئے میں تمہیں زندہ چھوڑ کر جا رہا ہوں‘‘...... صفدر نے سنجیدگی سے کہا۔

’’لل لل۔ لیکن اس طرح تو میں یہاں ایڑیاں رگڑ رگڑ کر مر جاؤں گی۔ اس سے تو بہتر ہے کہ تم مجھے گولی مار دو‘‘...... مدھرتا راؤ نے بے بسی کے عالم میں کہا۔

’’ہونہہ۔ ٹھیک ہے۔ میں تمہیں راڈز سے آزاد کر دیتا ہوں‘‘۔ صفدر نے منہ بنا کر کہا اور اس نے کرسی کے پیچھے آ کر بٹن پریس کیا تو کٹاک کٹاک کی آواز کے ساتھ کرسی کے راڈز کھلتے چلے گئے۔ صفدر کو اطمینان تھا کہ مدھرتا راؤ شدید زخمی ہے۔ اس میں اتنا دم خم نہ تھا کہ وہ راڈز سے آزاد ہونے کے بعد اس پر حملہ کر سکے اس لئے اس نے اس کے راڈز کھول دیئے تھے اور پھر وہ تیز تیز چلتا ہوا بیرونی دروازے کی طرف بڑھا اور وہاں سے نکلتا چلا گیا۔

کارلوس اپنے آفس میں بیٹھا بڑی بے چینی سے راڈرک کی کال کا انتظار کر رہا تھا۔ راڈرک نے اسے کال کر کے بتایا تھا کہ اس کے ایک آدمی نے عمران کے دو سیاہ فام ساتھیوں کو ٹریس کر لیا ہے اور یہ سیاہ فام اسکائی گارڈن پہنچے ہیں اور ابھی تک وہیں موجود ہیں۔ ان کے ساتھ ایک ایکریمی بھی ہے لیکن عمران ابھی تک وہاں نہ پہنچا تھا۔

کارلوس نے راڈرک کو حکم دیا تھا کہ وہ اپنے تمام ساتھیوں سمیت انہیں گھیر لیں اور سارنگ ریز ان پر فائر کر کے اس کے ذریعے نہ صرف ان کے میک اپ چیک کریں بلکہ ان کے درمیان ہونے والی بات چیت بھی سننے کی کوشش کریں۔ پھر جیسے ہی عمران وہاں پہنچے تو وہ ان پر بغیر کسی توقف کے فائر کھول دے۔

کارلوس کافی دیر سے انتظار کر رہا تھا لیکن راڈرک نے اسے ابھی تک کال نہ کی تھی۔ ایک بار تو اس کے ذہن میں آیا کہ وہ خود

اسکائی گارڈن پہنچ جائے لیکن پھر اس نے اپنا ارادہ بدل دیا کیونکہ راڈرک اور اس کے ساتھی انتہائی تجربہ کار آدمی تھے۔ اس لئے اسے یقین تھا کہ وہ آسانی سے ان کا خاتمہ کر دیں گے لیکن اس کی سمجھ میں یہ بات اب بھی نہیں آ رہی تھی کہ عمران کہاں چلا گیا تھا۔

اسی لمحے فون کی گھنٹی بج اٹھی تو اس نے جھپٹ کر فون کا رسیور اٹھا لیا۔

''یس۔ کارلوس بول رہا ہوں''...... کارلوس نے رسیور اٹھا کر تیز لہجے میں کہا۔

''بلیک کوبرا بول رہا ہوں''...... دوسری طرف سے چیف کی سرد آواز سنائی دی تو کارلوس کے چہرے پر خوف کے تاثرات نمودار ہو گئے۔ بلیک کوبرا کی آواز سنتے ہی اس پر ایسے ہی خوف طاری ہو جاتا تھا جیسے وہ اس کے سامنے ہو اور اس نے اس کے سر سے گن لگا رکھی ہو اور کسی بھی لمحے وہ اسے گولی مار دے گا۔

''یس چیف''...... کارلوس نے انتہائی مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

''کیا رپورٹ ہے''...... دوسری طرف سے سرد لہجے میں پوچھا گیا تو کارلوس، چیف کو عمران اور اس کے ساتھیوں کے ایئر پورٹ سے نکل جانے کی تفصیل بتانا شروع ہو گیا۔

''ہونہہ۔ اس کا مطلب ہے کہ ایئر پورٹ پر تمہارا ان کے خلاف ریڈ ناکام ہو گیا ہے''...... بلیک کوبرا نے انتہائی سرد لہجے میں کہا۔

"وہاں عمران نظر ہی نہیں آیا تھا چیف۔ ہم نے ہر راستے کی پکٹنگ کر رکھی تھی لیکن اس کے باوجود وہ کہیں نظر نہیں آیا"۔ کارلوس نے جواب دیا۔

"ہونہہ۔ شاید اسے راستے میں ہی اطلاع مل گئی ہو گی کہ ہم نے یہاں اس کے استقبال کی تیاری کر رکھی ہے اس لئے اس نے یقیناً راستے میں ہی میک اپ کر لیا ہو گا"...... بلیک کوبرا نے کہا۔

"لیکن چیف۔ انہیں اطلاع کون دے سکتا ہے"...... کارلوس نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"یہ عمران انتہائی ذہین اور فعال انسان ہے۔ وہ ایسا اندازہ خود بھی لگا سکتا ہے۔ بہرحال کیا تم خود بھی ایئر پورٹ گئے تھے یا سارا کام تم نے راڈرک اور اس کے آدمیوں پر چھوڑا ہوا ہے"...... بلیک کوبرا نے پوچھا۔

"نو چیف۔ میں اس وقت خود بھی وہاں موجود تھا البتہ میں ایئر پورٹ کے اندر نہیں گیا تھا۔ باہر پارکنگ میں رکا ہوا تھا تاکہ اگر عمران میرے ساتھیوں سے بچ کر باہر آ جائے تو میں اسے خود گولی مار دوں لیکن وہ سرے سے کہیں نظر ہی نہیں آیا۔ لیکن فکر کی بات نہیں ہے۔ میرے آدمیوں نے ایک ایکریمی اور عمران کے دو سیاہ فام ساتھیوں کو ٹریس کر لیا ہے۔ وہ اسکائی گارڈن میں موجود ہیں۔ میرے آدمیوں نے اسکائی گارڈن کو چاروں طرف سے گھیرا ہوا ہے۔ بس اس علی عمران کی آمد کا انتظار ہے۔ جیسے ہی وہ پہنچے گا ان

پر ہر طرف سے فائر کھول دیا جائے گا۔ ان کا وہاں سے زندہ بچنا ناممکن بنا دیا جائے گا"...... کارلوس نے کہا۔

"کیا تمہارا پہلے اس علی عمران سے کبھی ٹکراؤ ہوا ہے۔ میرا مطلب ہے کہ کیا تم اسے ذاتی طور پر جانتے ہو"...... بلیک کوبرا نے پوچھا۔

"یس چیف۔ جب میں ایکریمیا کی سرکاری ایجنسی میں کام کرتا تھا تو اس سے کئی بار میری ملاقات اور ٹکراؤ ہو چکا ہے"...... کارلوس نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"کیا تم ایئر پورٹ پر میک اپ میں گئے تھے"...... بلیک کوبرا نے پوچھا۔

"نو چیف۔ میں نے میک اپ کرنا ضروری نہ سمجھا تھا"۔ کارلوس نے جواب دیا۔

"تب پھر میں یہ بات یقین سے کہہ سکتا ہوں کہ ایئر پورٹ سے باہر آتے ہی اس عمران نے تمہیں دیکھ لیا ہو گا۔ اب وہ تمہارے پیچھے تمہارے کلب پہنچے گا۔ لہٰذا تم اپنے کلب میں نہ بیٹھو بلکہ فوراً اسکائی گارڈن جا کر اس کا شکار کرو۔ اگر تم کلب میں رہے تو وہ کسی بھی لمحے تمہارے سر پر پہنچ سکتا ہے"...... بلیک کوبرا نے تیز لہجے میں کہا۔

"یس چیف۔ آپ کے حکم کی تعمیل ہو گی"...... کارلوس نے کہا تو بلیک کوبرا نے رابطہ ختم کر دیا۔ اسے بلیک کوبرا کی باتیں سن کر اس

بات کا شدت کے ساتھ احساس ہو گیا تھا کہ بلیک کوبرا، عمران اور اس کے ساتھیوں کی کارکردگی سے بے حد خائف ہے اس لئے اس نے فیصلہ کیا تھا کہ اب وہ راڈرک کی بجائے خود اس عمران کا مقابلہ کرے گا اور عمران کو ہر صورت میں ہلاک کر دے گا۔ وہ بلیک کوبرا پر یہ ثابت کرنا چاہتا تھا کہ وہ کسی بھی طرح سے صلاحیتوں کے لحاظ سے ان لوگوں سے کم نہیں ہے۔ اس نے میز کی دراز کھولی اور اس میں سے جدید ساخت کا سیل فون نکال کر اسے آن کیا اور تیزی سے نمبر پریس کرنے لگا۔

''یس۔ راڈرک بول رہا ہوں''...... رابطہ ملتے ہی راڈرک کی آواز سنائی دی۔

''کارلوس بول رہا ہوں''...... کارلوس نے کہا۔

''یس باس۔ حکم''...... راڈرک نے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

''کیا ہو رہا ہے وہاں''...... کارلوس نے پوچھا۔

''باس۔ اسکائی گارڈن میں اب دو سیاہ فام اور دو ایکریمی موجود ہیں۔ ایک ایکریمی ابھی کچھ دیر پہلے آیا ہے لیکن وہ عمران نہیں ہے۔ میں نے سارمک ریز فائر کر دی ہیں اور ایک رسیور پر ان کی باتیں سن رہا ہوں۔ وہ عام سی باتیں کر رہے ہیں جیسے وہ یہاں محض سیر و سیاحت کے لئے آئے ہوں۔ اس کے بعد انہوں نے اچانک کسی اجنبی زبان میں باتیں کرنی شروع کر دی تھیں جو میری سمجھ سے بالاتر تھیں''...... راڈرک نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

''تمہارے آدمیوں کی کیا پوزیشن ہے۔ انہوں نے اسکائی گارڈن کو چاروں طرف سے گھیر رکھا ہے یا نہیں''...... کارلوس نے غراتے ہوئے کہا۔

''یس باس۔ میرے آدمیوں نے دو اطراف سے انہیں گھیر رکھا ہے۔ اب ہم صرف اس عمران کا ہی انتظار کر رہے ہیں۔ جیسے ہی وہ آئے گا ہم ان پر فائر کھول دیں گے''...... راڈرک نے کہا۔

''تم اس وقت کہاں پر موجود ہو''...... کارلوس نے پوچھا۔

''میں گارڈن کے کارنر ون پر موجود ہوں باس''...... راڈرک نے جواب دیا۔

''کون ہے تمہارے ساتھ''...... کارلوس نے کہا۔

''میرے ساتھ ولسن اور مزید دو ساتھی جیکب اور شیرٹن ہیں باس''...... راڈرک نے جواب دیا۔

''اوکے۔ میں تمہارے پاس آ رہا ہوں۔ ہو سکتا ہے کہ یہ لوگ نکلنے کی کوشش کریں۔ ایسا ہوا تو تم ان پر فائر کھول دینا۔ ان میں سے کسی کو زندہ بچ کر نہیں جانا چاہئے۔ اگر وہ فرار ہو گئے تو انہیں دوبارہ ٹریس کرنا مشکل ہو جائے گا''...... کارلوس نے ہکا۔

''آپ کے کہنے کا مطلب ہے کہ اگر عمران نہ آیا تو بھی ہم ان پر فائر کھول سکتے ہیں''...... راڈرک کی چونکتی ہوئی آواز سنائی دی۔

''ہاں۔ ایسا اس صورت میں کرنا جب عمران کے آئے بغیر وہ لوگ نکلنے کی کوشش کریں''...... کارلوس نے کہا۔

"اوکے باس"...... راڈرک نے مؤدبانہ لہجے میں کہا تو کارلوس نے سیل فون آف کیا اور پھر اسے اپنی جیب میں ڈال کر وہ اٹھا اور ملحقہ کمرے میں چلا گیا۔ یہ ڈریسنگ روم تھا۔ اس نے وہاں لباس تبدیل کیا اور میک اپ کر کے واپس آفس میں آیا اور پھر وہ آفس کے ایک خفیہ راستے سے نکل کر کلب کے عقبی حصے میں آیا جہاں ایک گیراج موجود تھا۔ اس نے گیراج سے نئے اور جدید ماڈل کی کار نکالی اور پھر وہ کار لے کر اسکائی گارڈن کی طرف روانہ ہو گیا۔ اس کے چہرے پر پتھریلی سنجیدگی تھی۔

چونکہ اسکائی گارڈن کافی فاصلے پر تھا اس لئے وہاں پہنچتے ہوئے اسے خاصا وقت لگ گیا۔ جب وہ وہاں پہنچا تو اسے گارڈن کے پاس ہر طرف پولیس موبائل کے سائرن اور ایمبولینس گاڑیوں کے مخصوص سائرن کی آواز سنائی دی تو وہ چونک پڑا۔ اسی لمحے دو ایمبولینس گاڑیاں سائرن بجاتی ہوئی اس کی کار کے قریب سے گزرتی چلی گئیں۔

"کیا مطلب۔ یہاں کیا ہوا ہے۔ کیا راڈرک نے ان پر فائرنگ کر دی تھی"...... کارلوس نے بڑبڑاتے ہوئے کہا اور پھر تھوڑی دیر بعد اس کی کار پارکنگ کے قریب پہنچی تو اسے کار باہر ہی ایک سائیڈ پر روکنی پڑی کیونکہ لوگ اس طرف افراتفری کے عالم میں وہاں سے بھاگ رہے تھے جیسے اچانک وہاں قیامت ٹوٹ پڑی ہو۔ پارکنگ تیزی سے خالی ہوتی جا رہی تھی۔ کارلوس

کار سے اترا اور تیزی سے آگے بڑھ گیا۔

"یہاں ہوا کیا ہے"...... کارلوس نے ایک آدمی کو دیکھ کر پوچھا جو تیزی سے چلتا ہوا آگے بڑھ رہا تھا۔

"گارڈن میں ہر طرف دھواں ہی دھواں ہے اور فائرنگ ہوئی ہے"...... اس آدمی نے کہا۔

"دھواں، فائرنگ۔ کیا مطلب"...... کارلوس نے چونک کر کہا اور تیزی سے گارڈن کی طرف مڑا تو یہ دیکھ کر چونک پڑا کہ گارڈن کے ایک بڑے حصے میں دھواں بھرا ہوا تھا جیسے وہاں ایک ساتھ کئی سموک بم پھینکے گئے ہوں۔ دھواں چونکہ ابھی نیچے تھا اس لئے وہ اسے باہر سے نہ دیکھ سکا تھا۔ ہر طرف پولیس اور دوسرے لوگ بھاگتے پھر رہے تھے۔ کارلوس آگے بڑھتا رہا۔ وہ ہر طرف گھوم پھر کر دیکھتا رہا لیکن اسے نہ تو وہاں کوئی سیاہ فام آدمی دکھائی دیا اور نہ اس کے ساتھی۔

کچھ لوگوں سے بات کرنے پر اسے پتہ چلا کہ اچانک یہاں پر دھویں کے بم پھینکے گئے تھے جس سے ہر طرف دھواں ہی دھواں پھیل گیا تھا۔ پھر اس دھویں میں اچانک فائرنگ ہونا شروع ہو گئی۔ فائرنگ کی آوازوں کے ساتھ بے شمار انسانی چیخیں گونج اٹھی تھیں اور پھر وہاں جیسے قیامت ٹوٹ پڑی۔ لوگوں نے پاگلوں کی طرح دوڑنا شروع کر دیا تھا۔ لوگوں کے کہنے کے مطابق وہاں ہونے والی فائرنگ میں چار افراد ہلاک ہوئے تھے جبکہ متعدد زخمی

بھی ہوئے تھے۔ لاشوں کے ساتھ زخموں کو بھی ایمبولینسوں میں
ڈال کر ایک مقامی ہسپتال لے جایا گیا تھا۔

چار لوگوں کی ہلاکت کا سن کر کارلوس کو یقین ہو گیا کہ
ایکریمیوں اور سیاہ فاموں کو شاید اس بات کا علم ہو گیا تھا کہ ان کا
گھیراؤ کیا جا رہا ہے۔ ان کے پاس یقیناً سموک بم موجود ہوں
گے۔ انہوں نے سموک بم پھینک کر وہاں دھواں پھیلایا تا کہ وہ
وہاں سے نکل جائیں لیکن راڈرک اور اس کے ساتھیوں نے ان پر
فائرنگ کر دی ہو گی جس کے نتیجے میں وہ چاروں مارے گئے ہوں
گے۔ وہ کافی دیر گھومتا رہا پھر وہ مڑا اور واپس اس طرف آ گیا
جہاں اس نے کار پارک کی تھی۔ وہ کار میں سوار ہوا اور پھر ہیڈ
کوارٹر روانہ ہو گیا۔ ہیڈ کوارٹر پہنچ کر اسے معلوم ہوا کہ راڈرک اور
اس کے ساتھی ابھی نہیں پہنچے تھے۔ کارلوس نے راڈرک کو کال
کرنے کا سوچا ہی تھا کہ راڈرک کی کار اندر داخل ہوئی۔

''اوہ۔ باس آپ۔ آپ یہاں''...... راڈرک نے کار پورچ
میں روک کر نیچے اتر کر کارلوس کے پاس آتے ہوئے کہا۔

''ہاں۔ میں ابھی اسکائی گارڈن سے یہاں پہنچا ہوں۔ کیا ہوا
تھا وہاں۔ کیا تم نے عمران اور اس کے ساتھیوں پر فائرنگ کی
تھی''...... کارلوس نے انتہائی بے چینی سے پوچھا۔

''یس باس۔ انہوں نے اچانک چاروں طرف کوئی چیز پھینکی
تھی۔ اس سے پہلے کہ ہم کچھ سمجھتے اچانک یکے بعد دیگرے چار

دھماکے ہوئے اور ہر طرف دھواں ہی دھواں پھیل گیا۔ جس پر ہم
نے ان پر مسلسل فائرنگ کرنی شروع کر دی اور ہم نے موقع پر ہی
ان چاروں کو مار گرایا تھا''...... راڈرک نے جواب دیا اور پھر باتیں
کرتے ہوئے وہ آفس میں پہنچ گئے۔

''گڈ شو۔ پھر تو تم نے کارنامہ سر انجام دیا ہے''...... کارلوس
نے آفس میں پہنچ کر میز کے پیچھے اپنی مخصوص کرسی پر بیٹھتے ہوئے
کہا۔

''یس باس''...... راڈرک نے کہا۔

''بیٹھو''...... کارلوس نے کہا تو راڈرک شکریہ کہہ کر میز کی دوسری
طرف رکھی ہوئی کرسیوں میں سے ایک کرسی پر بیٹھ گیا۔

''اب مجھے پوری تفصیل بتاؤ''...... کارلوس نے کہا۔

''آپ کے حکم کے مطابق ہم نے انہیں دو اطراف سے گھیرا
ہوا تھا باس۔ سارمک ریز کے ذریعے میں ان کی باتیں سن رہا تھا۔
پہلے تو وہ عام سی سیر و تفریح کی باتیں کر رہے تھے لیکن پھر انہوں
نے انجان سی زبان میں باتیں کرنی شروع کر دی جو میری سمجھ میں
نہ آ رہی تھی پھر اچانک ایک اور مقامی ان کے پاس پہنچ گیا۔ مجھے
اس پر شک ہوا کہ یہ عمران ہو سکتا ہے۔ وہ بھی ان کے ساتھ بیٹھ کر
باتیں کرنے لگا۔ ابھی میں یہ کنفرم کر ہی رہا تھا کہ وہ کون ہے
اچانک وہ سب ایک ساتھ اٹھے اور انہوں نے چاروں اطراف کچھ
پھینک دیا۔ پھر یکے بعد دیگرے چار دھماکے ہوئے اور ہر طرف

تیزی سے دھواں پھیلتا چلا گیا۔ وہ شاید اس دھویں کی آڑ میں بھاگنا چاہتے تھے اس لئے میں نے فوراً اپنے ساتھیوں کو فائر کھولنے کا حکم دیا اور خود بھی اس طرف فائرنگ کرنی شروع کر دی جس طرف وہ موجود تھے۔ فائرنگ ہوتے ہی متعدد افراد کے چیخنے چلانے کی آوازیں سنائی دی تھیں اور پھر ہر طرف بھگدڑ مچ گئی جس کے نتیجے میں مجھے فوراً فائرنگ رکوانی پڑی کیونکہ گارڈن میں اور بھی بے شمار افراد موجود تھے۔ بے شمار افراد کے دوڑنے بھاگنے کی وجہ سے ہمیں اس جگہ پہنچنے میں مشکل ہو رہی تھی جہاں وہ چاروں گرے پڑے تھے۔ اس سے پہلے کہ ہم وہاں پہنچتے پولیس اور ایمبولینس گاڑیاں وہاں پہنچ گئی۔ پولیس کو دیکھ کر ہمیں پیچھے ہٹنا پڑا اور پھر گارڈن سے زخمیوں اور لاشوں کو اٹھا کر لے جایا جانے لگا۔ ہم نے دیکھا ہلاک ہونے والے ہمارے مطلوبہ چار افراد ہی تھے۔ اس لئے میں مطمئن ہو گیا اور پھر پولیس کی وجہ سے میں نے اپنے ساتھیوں کو فوری طور پر وہاں سے نکل جانے کا حکم دے دیا تھا اس لئے وہ موقع ملتے ہی نکل گئے اور پھر میں بھی مطمئن ہو کر یہاں آ گیا''...... راڈرک نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

''تم نے ہسپتال جا کر کنفرم کیا ہے کہ وہ واقعی ہلاک ہوئے ہیں یا نہیں''...... کارلوس نے پوچھا۔

''نو باس۔ میں نے سوچا تھا کہ ہیڈ کوارٹر پہنچ کر کنفرم کروں گا۔ ہسپتال میں پولیس کی موجودگی میں اندر جانا میرے لئے ممکن نہ

تھا''...... راڈرک نے کہا۔

''تو کرو فون تاکہ میں چیف کو رپورٹ دے سکوں''...... کارلوس نے کہا تو راڈرک نے اثبات میں سر ہلایا اور سامنے پڑا ہوا فون اپنی طرف کھسکایا اور رسیور اٹھا کر نمبر پریس کرنے لگا۔ اس نے انکوائری سے سٹی ہسپتال کے نمبر حاصل کئے اور پھر کریڈل دبا کر ٹون آنے پر پھر سے نمبر پریس کرنے لگا۔

''لاؤڈر کا بٹن پریس کر دو''...... کارلوس نے کہا تو راڈرک نے اثبات میں سر ہلا کر آخر میں لاؤڈر کا بٹن پریس کر دیا۔

''سٹی ہسپتال''...... رابطہ ملتے ہی ایک نسوانی آواز سنائی دی۔

''شعبہ ایمرجنسی میں بات کرائیں پلیز''...... راڈرک نے کہا۔

''ہولڈ کریں''...... دوسری طرف سے کہا گیا اور پھر رسیور میں ایک لمحے کے لئے خاموشی چھا گئی۔

''یس شعبہ ایمرجنسی پلیز''...... چند لمحوں بعد ایک مردانہ آواز سنائی دی۔

''اسکائی گارڈن کے حادثے میں جن افراد کو لایا گیا تھا ان کی کیا پوزیشن ہے''...... راڈرک نے پوچھا۔

''آٹھ زخمی ہیں اور چار کی حالت نازک ہے جن کے آپریشن ہو رہے ہیں''...... دوسری طرف سے جواب دیا گیا اور ساتھ ہی رابطہ ختم کر دیا گیا۔ زخمیوں کا سن کر وہ دونوں بے اختیار اچھل پڑے تھے۔

"کیا۔ کیا مطلب۔ کیا وہ ہلاک نہیں ہوئے تھے۔ یہ کیسے ممکن ہے"...... راڈرک نے ایسے لہجے میں کہا جیسے دوسری طرف سے اسے جو اطلاع دی گئی تھی اس پر اسے یقین ہی نہ آ رہا ہو۔

"ان میں سے کوئی بھی ہلاک نہیں ہوا ہے نانسنس۔ تم کہہ رہے تھے کہ وہ چاروں ہلاک ہو گئے تھے"...... کارلوس نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"پولیس نے تو مجھے یہی بتایا تھا باس"...... راڈرک نے ہونٹ بھینچتے ہوئے کہا۔

"انہوں نے شاید زخمیوں کو ہی مردہ سمجھ لیا تھا۔ اب ہمیں ان کے خلاف ہسپتال میں جا کر کارروائی کرنی ہو گی۔ انہیں ہلاک کرنا ہمارے لئے بے حد ضروری ہے"...... کارلوس نے ہونٹ بھینچتے ہوئے کہا۔

"یس باس"...... راڈرک نے کہا۔

"اپنے ساتھیوں کو کال کرو اور پوچھو وہ کہاں ہیں"...... کارلوس نے کہا تو راڈرک نے ایک بار پھر رسیور اٹھایا اور نمبر پریس کرنے لگے۔ آخر میں اس نے لاؤڈر کا بٹن پریس کر دیا۔

"یس"...... رابطہ ملتے ہی دوسری طرف سے راڈرک کے ساتھی ولسن کی آواز سنائی دی۔

"گروپ کے سارے آدمی واپس پہنچے ہیں یا نہیں"۔ راڈرک نے سخت لہجے میں پوچھا۔

"یس سر۔ سب پہنچ گئے ہیں"...... ولسن نے جواب دیا۔

"میں نے ابھی سٹی ہسپتال فون کیا تھا۔ وہاں سے معلوم ہوا ہے کہ ہسپتال میں جتنے بھی افراد پہنچائے گئے ہیں وہ سب کے سب زخمی ہیں۔ وہاں ایک بھی آدمی کی لاش نہیں لائی گئی ہے جس کا مطلب ہے کہ ہم نے جن افراد پر فائرنگ کی تھی وہ محض زخمی ہوئے ہیں۔ بہرحال یہ طے ہے کہ وہ چاروں بھی ان زخمیوں میں شامل ہیں اس لئے تم فوراً اپنے چند آدمیوں کو ساتھ لے جاؤ اور انہیں ہسپتال میں ہی گولیاں مار کر ہلاک کر دو"...... راڈرک نے ولسن کو ہدایات دیتے ہوئے کہا۔

"یس باس۔ آپ کے حکم کی تعمیل ہو گی"...... دوسری طرف سے ولسن نے بغیر کوئی سوال جواب کئے مؤدبانہ لہجے میں کہا تو راڈرک نے رسیور کریڈل پر رکھ دیا۔

"ان چاروں کو ہر صورت میں ہلاک ہونا چاہئے راڈرک، تم خود بھی اپنے گروپ کے ساتھ جاؤ"...... کارلوس نے کہا تو راڈرک چونک پڑا۔

"او کے باس"...... راڈرک نے کہا اور اٹھ کھڑا ہوا اور پھر وہ مڑ کر تیز تیز چلتا ہوا بیرونی دروازے کی طرف بڑھتا چلا گیا۔

عمران اسکائی گارڈن سب سے بعد میں پہنچا تھا۔ اپنے ساتھیوں کو وہاں بھیج کر وہ ایک کلب میں گیا تھا جس کا منیجر اس کا ایک پرانا دوست تھا۔ اس کے دوست کا یہ کلب اسکائی گارڈن سے زیادہ دور نہ تھا۔ اس نے اپنے دوست سے اسلحہ اور چند سموک بم لئے اور پھر وہ اسکائی گارڈن پہنچ گیا جہاں ٹائیگر، جوزف اور جوانا اس کا انتظار کر رہے تھے۔ گارڈن میں داخل ہوتے ہی عمران نے اندازہ لگا لیا کہ وہاں بے شمار مسلح افراد موجود ہیں اور یہ آدمی ظاہر ہے بلیک کوبرا کے اس گروپ کے ہی تھے جن کا انچارج کارلوس تھا۔

جب عمران اپنے ساتھیوں کی طرف بڑھا تو اس نے دیکھا کہ ٹائیگر، جوزف اور جوانا نے سیاہ گاگلز پہنی ہوئی تھیں۔ عمران نے دور سے ہی دیکھ لیا کہ ان کے گاگلز کے شیشوں کا رنگ ہلکا نیلا سا ہو رہا تھا۔ گاگلز کے شیشوں کا بدلا ہوا رنگ دیکھ کر عمران سمجھ گیا کہ وہاں سارمک ریز پھیلائی گئی ہے تاکہ ان کی بات چیت کو سنا جا

سکے۔ اس لئے عمران نے قریب جاتے ہی مقامی زبان میں انہیں سارمک ریز کے بارے میں بتا دیا۔ ٹائیگر نے عمران کو بتایا کہ اس نے پہلے ہی اس ریز کو چیک کر لیا تھا اس لئے وہ جان بوجھ کر ادھر ادھر کی باتیں کر رہے تھے اور زیادہ تر پاکیشیائی زبان میں ہی باتیں کر رہے تھے تاکہ ان کی باتیں سننے والوں کو اس بات کا پتہ نہ چل سکے کہ وہ کیا باتیں کر رہے ہیں۔

عمران نے چونکہ چیک کر لیا تھا کہ انہیں دو اطراف سے گھیرا گیا ہے اس لئے اس نے ان تینوں کو محتاط انداز میں سموک بم دے دیئے تھے۔ ان سب نے سموک بم ہاتھ میں لئے اور پھر عمران نے جیسے ہی انہیں اشارہ کیا وہ تینوں ایک ساتھ اٹھ کھڑے ہوئے اور پھر عمران نے بم کا بٹن پریس کر کے اسے سامنے کی طرف اچھالا تو اس کے ساتھیوں نے بھی مختلف سائیڈوں پر بم پھینک دیئے۔ یکے بعد دیگرے چار دھماکے ہوئے اور پھر ہر طرف دھواں پھیل گیا۔ بم پھینکتے ہی عمران نے انہیں زمین پر گرنے کا کہا تھا اور خود بھی گر گیا تھا۔ ابھی وہ نیچے گرے ہی تھے کہ یکلخت دو اطراف سے فائرنگ شروع ہوگئی اور گولیاں ان کے اوپر سے گزرتی چلی گئیں۔ وہاں ہر طرف دھواں پھیلا ہوا تھا اس لئے فائرنگ کرنے والوں کو اس بات کا اندازہ نہ ہو رہا تھا کہ وہ جن افراد پر فائرنگ کر رہے ہیں وہ کس پوزیشن پر ہیں۔ دھوئیں میں ہونے والی فائرنگ میں متعدد چیخوں کی آوازیں سنائی دی تھیں۔ عمران اور اس کے ساتھیوں کے

گرد چونکہ دھواں زیادہ تھا اس لئے عمران نے جیب سے ایک شیشی نکالی اور اس کا ڈھکن کھول کر اس میں موجود سرخ رنگ کا سیال اپنے جسم پر ڈالنے لگا۔

''یہ بلڈ کلر سیال ہے۔ اسے سب اپنے جسموں پر ڈال لو تاکہ اگر کوئی اس طرف آئے تو اسے یہی محسوس ہو کہ ہم ہٹ ہو گئے ہیں۔ ہمیں خون میں لت پت دیکھ کر وہ ہم پر مزید فائرنگ نہیں کریں گے۔ تم سب ایسے بن جانا جیسے ہٹ ہو گئے ہو''...... عمران نے کہا تو ان سب نے اثبات میں سر ہلا دیئے۔ تھوڑی دیر تک وہاں فائرنگ ہوتی رہی۔ فائرنگ ہوتے ہی ہر طرف ہڑبونگ مچ گئی تھی۔ لوگوں پاگلوں کی طرح چیختے چلاتے ہوئے بھاگ رہے تھے۔ پھر وہاں پولیس اور ایمبولینس گاڑیوں کے سائرنوں کی آوازیں سنائی دیں تو عمران کے لبوں پر مسکراہٹ آ گئی۔ کچھ دیر بعد پولیس اور ایمبولینس گاڑیاں وہاں پہنچ گئیں اور پھر ان میں موجود افراد نے وہاں زخمی ہونے والے افراد کو اٹھانا شروع کر دیا۔ ان سب کو بھی اٹھا کر ایک ایمبولنس میں ڈالا گیا اور ایمبولینس وہاں سے روانہ ہو گئی۔ ایمبولینس میں ان کے ہمراہ ایک آدمی تھا جس نے سفید لباس پہنا ہوا تھا۔

''ہم خطرے سے نکل آئے ہیں جناب''...... اس آدمی نے کہا تو عمران مسکراتا ہوا اٹھ بیٹھا۔ اس کے ساتھی بھی اٹھ کر بیٹھ گئے۔

''یہ تم نے اچھا کیا ہے جو تم نے ہم سب کو ایک ہی ایمبولینس

میں ڈالا تھا۔ ورنہ ہم ایک دوسرے سے الگ ہو گئے ہوتے''۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''میں اسی لئے بڑی ایمبولینس لایا تھا جناب کہ آپ چاروں کو اس میں ڈال کر لایا جا سکے''...... نوجوان نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''اور اب تم ہمیں کہاں لے جا رہے ہو''...... عمران نے کہا۔

''ماسٹر ڈک کے کہنے پر میں آپ کو ان کے ایک محفوظ ٹھکانے پر لے جا رہا ہوں۔ اس محفوظ ٹھکانے کا نام ڈک ہاؤس ہے''۔ نوجوان نے جواب دیا۔

''ارے۔ تو کیا اب ہمیں ڈک ہاؤس میں بطخوں کے ساتھ رہنا پڑے گا''...... عمران نے کہا تو نوجوان بے اختیار ہنس پڑا۔

''وہاں بطخیں نہیں ہیں جناب۔ صرف اس بلڈنگ کا نام ڈک ہاؤس ہے''...... نوجوان نے ہنستے ہوئے کہا۔

''یہ والٹر ہے۔ پاکیشیا سیکرٹ سروس کا فارن ایجنٹ۔ اس کا باس ماسٹر ڈک ہے۔ وہ بھی پاکیشیا کے لئے کام کرتا ہے۔ تم سب کو یہاں بھیجنے کے بعد میں اس سے ملنے اس کے کلب میں گیا تھا جو اسکائی گارڈن کے قریب ہی ہے۔ اسی سے میں سموک بم لایا تھا اور یہ اس کی ہی پلاننگ تھی کہ ہم یہاں خود پر سرخ رنگ کا سیال ڈال کر زخمی ہو کر گر جائیں تاکہ وہ والٹر کو ایمبولینس دے کر یہاں بھیج سکے اور یہ ہمیں وہاں سے نکال سکے''...... عمران نے اپنے ساتھیوں سے اس نوجوان کا تعارف کراتے ہوئے کہا جو حیرت سے

ان دونوں کی باتیں سن رہے تھے۔ عمران کے تعارف کرانے پر ان سب نے ایک دوسرے سے ہاتھ ملائے۔ ایمبولینس کافی دیر تک دوڑتی رہی پھر ایک جگہ رک گئی۔

”آئیں اب ہم نے گاڑی بدلنی ہے“...... والٹر نے کہا اور ساتھ ہی اٹھ کر ایمبولینس کا دروازہ کھول دیا اور اچھل کر باہر نکل گیا۔ عمران اور اس کے ساتھی بھی باہر آ گئے۔ یہ دیکھ کر عمران نے اطمینان کا سانس لیا کہ ایمبولینس ایک بند گیراج میں تھی۔ ڈرائیور نے ایمبولینس کسی گیراج میں روکی تھی۔ سامنے گیراج کا دوسرا بڑا دروازہ دکھائی دے رہا تھا جہاں ایک سیاہ رنگ کی جدید ماڈل کی کار موجود تھی۔ گیراج کے ساتھ ایک ملحقہ کمرہ تھا۔

”آپ اس کمرے میں جا کر لباس بدل لیں۔ ماسٹر ڈک نے آپ کے لئے یہاں لباس کا انتظام کر رکھا ہے“...... والٹر نے کہا تو عمران نے اثبات میں سر ہلایا اور ملحقہ کمرے میں چلا گیا۔ کمرے میں لباسوں کے ساتھ میک اپ کا سامان بھی موجود تھا۔ عمران نے ہلکا پھلکا میک اپ کیا اور پھر وہ لباس بدل کر باہر آ گیا۔ اس کے بعد ٹائیگر اندر جا کر لباس اور میک اپ بدل کر باہر آ گیا۔ جوزف اور جوانا کے ماپ کے لباس بھی وہاں موجود تھے۔ انہوں نے لباس بدلے پھر عمران نے خود ان کے میک اپ کئے اور پھر وہ سب سیاہ رنگ کی کار میں سوار ہو گئے۔

والٹر نے ایمبولینس کے ڈرائیور سے دوسری طرف کا گیٹ کھلوایا

اور پھر وہ انہیں کار میں لے کر وہاں سے روانہ ہو گیا۔ ایک گھنٹے کے سفر کے بعد وہ ایک رہائشی کالونی میں پہنچ گئے۔ والٹر نے کار ایک جدید اور خوبصورت کوٹھی کے گیٹ پر روکی اور پھر وہ کار سے اترا اور اس نے کوٹھی کے گیٹ کا لاک کھولا اور پھر واپس کار میں آ گیا۔ اس نے کار آگے بڑھائی اور پورچ میں لا کر روک دی۔

”آپ کوٹھی کا جائزہ لے لیں۔ اگر یہ آپ کو پسند نہ آئے تو دوسری کا انتظام کیا جا سکتا ہے“...... والٹر نے کہا تو عمران نے اثبات میں سر ہلایا اور پھر وہ کوٹھی کا جائزہ لینے لگا۔ پورچ میں ایک اور کار موجود تھی۔ عمران نے کار کا دروازہ کھول کر دیکھا اور یہ دیکھ کر اس کے چہرے پر اطمینان آ گیا کہ کار کے اگنیشن میں چابیاں لگی ہوئی تھیں۔ کار جدید ماڈل کی اور خاصے طاقتور انجن کی حامل تھی فیول بھی ٹینکی میں فل تھا۔ کار کو چیک کرنے کے بعد وہ کوٹھی کی تفصیلی چیکنگ لگانے لگا۔ ایک الماری میں اسے خصوصی ساخت کا اسلحہ بھی نظر آ گیا۔ ایک آفس نما کمرے میں فون بھی موجود تھا۔ عمران نے رسیور اٹھایا تو فون میں ٹون موجود تھی۔

عمران کے ساتھی بھی وہاں پہنچ گئے۔ والٹر کچھ دیر ان کے ہمراہ رہا اور پھر وہ عمران اور اس کے ساتھیوں سے اجازت لے کر وہاں سے چلا گیا۔ عمران نے کچھ وقت اپنے ساتھیوں کے ساتھ گزارا اور پھر وہ انہیں وہیں رکنے کا کہہ کر کوٹھی سے نکل آیا۔ پیدل چلتا ہوا وہ کالونی سے نکل کر ایک مارکیٹ میں پہنچ گیا۔ اس کا انداز ایسا تھا

جیسے وہ سیاح ہو اور وہاں گھومنے پھرنے کے لئے آیا ہو۔ عمران گھومتے گھومتے ایک دکان میں داخل ہوا۔ یہ موٹر پارٹس کی دکان تھی۔ کافی بڑی دکان تھی۔ کاؤنٹر پر دو نوجوان موجود تھے جن میں سے ایک کسی کسٹمر سے باتیں کر رہا تھا جبکہ دوسرا آدمی ایک کرسی پر بیٹھا سیل فون پر کسی سے باتیں کر رہا تھا۔ عمران کو دیکھ کر اس نے سیل فون بند کیا اور اٹھ کر اس کے پاس آ گیا۔

''یس سر۔ فرمائیں''...... نوجوان نے عمران سے مخاطب ہو کر کاروباری انداز میں مسکراتے ہوئے کہا۔

''کیا یہ سارفن کی شاپ ہے''...... عمران نے پوچھا۔

''جی ہاں''...... نوجوان نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

''کہاں ہیں وہ۔ میں ان سے ملنا چاہتا ہوں''...... عمران نے کہا۔

''آپ کون ہیں اور کہاں سے آئے ہیں''...... نوجوان نے اس کی طرف غور سے دیکھتے ہوئے پوچھا۔

''تم انہیں میرا نام بتا دو۔ ان سے کہو کہ ٹمبکٹو ان سے ملنا چاہتا ہے اور بس''...... عمران نے کہا۔

''ٹمبکٹو۔ یہ کیسا نام ہے''...... نوجوان نے حیرت سے کہا۔

''کیسا ہے یہ تو میں نہیں جانتا لیکن میرا یہی نام ہے''۔ عمران نے کہا۔

''اوکے۔ میں بات کرتا ہوں''...... نوجوان نے کہا اور پھر اس

نے کاؤنٹر پر موجود فون کا رسیور اٹھایا اور یکے بعد دیگرے چار بٹن پریس کر دیئے۔

''کاؤنٹر سے ہیرس بول رہا ہوں جناب۔ ایک صاحب تشریف لائے ہیں۔ ان کا نام ٹمبکٹو ہے''...... نوجوان نے کہا۔

''جج۔ جج۔ جی سر۔ یس سر۔ یس۔ ابھی سر۔ اوکے سر''۔ اچانک ہیرس نے انتہائی بوکھلائے ہوئے لہجے میں کہا۔ اس کے چہرے کے تاثرات یکلخت بدل گئے تھے۔ اس نے جلدی سے رسیور کریڈل پر رکھا۔

''آئیں جناب۔ میں آپ کو ان کے آفس تک لے چلتا ہوں''...... ہیرس نے اس بار انتہائی مؤدبانہ لہجے میں کہا اور کاؤنٹر سے نکل کر وہ دائیں طرف چل پڑا۔ عمران اس کے پیچھے چل پڑا۔ کاؤنٹر سے کچھ فاصلے پر موجود ایک راہداری میں داخل ہو کر وہ آگے بڑھے۔ اس راہداری کا اختتام ایک کمرے کے دروازے پر ہوا۔

''اندر تشریف لے جائیں جناب''...... ہیرس نے دروازے کے قریب پہنچ کر بڑے مؤدبانہ لہجے میں کہا اور ایک طرف ہٹ گیا۔ عمران نے اس کا شکریہ ادا کیا اور پھر دروازے کو دھکیلتا ہوا اندر داخل ہو گیا۔ یہ ایک خاصا بڑا اور شاندار انداز میں سجا ہوا آفس نما کمرہ تھا۔ سامنے بڑی سی میز کے پیچھے کرسی پر ایک ادھیڑ عمر آدمی جس کا سر گنجا تھا بیٹھا ہوا تھا اسے دیکھ کر وہ یکلخت اٹھ کھڑا ہوا۔

اس کی آنکھوں میں چمک ابھر آئی تھی۔ اس نے گرے کلر کا تھری
پیس سوٹ پہنا ہوا تھا اور وہ مقامی تھا۔

''میرا نام سارفن ہے''...... ادھیڑ عمر آدمی نے عمران کی طرف
مصافحے کے لئے ہاتھ بڑھاتے ہوئے بڑے جوش بھرے لہجے میں
کہا۔

''اور مجھے ٹمبکٹو کہتے ہیں''...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا تو
ادھیڑ عمر آدمی بے اختیار ہنس پڑا۔

''اوہ اوہ۔ آپ سے ملاقات کا تو مجھے بے حد اشتیاق تھا عمران
صاحب۔ لیکن آپ میرے تصور سے بالکل برعکس شخصیت ہیں۔
بہرحال خوش آمدید''...... سارفن نے بڑے گرمجوشانہ انداز میں
مصافحہ کرتے ہوئے کہا۔

''ارے ارے۔ کہیں آپ نے اپنے تصور میں میرا لئے جن
بھوت کا خاکہ تو نہیں بنا لیا تھا''...... عمران نے کہا تو سارفن بے
اختیار کھلکھلا کر ہنس پڑا۔

''ایسی بات نہیں ہے۔ بہرحال تشریف رکھیں اور بتائیں کیا پینا
پسند کریں گے''...... سارفن نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''میں تو بن بلایا مہمان ہوں اس لئے کسی تکلف میں پڑنے کی
ضرورت نہیں ہے''...... عمران نے کہا۔

''نہیں۔ آپ پہلی بار میرے پاس تشریف لائے ہیں۔ کچھ تو
ہونا چاہئے۔ چلیں اور کچھ نہیں تو آپ کے لئے کافی منگوا لیتا

ہوں''...... سارفن نے کہا تو عمران نے اثبات میں سر ہلا دیا۔
سارفن نے انٹرکام کا رسیور اٹھا کر اپنی پرسنل سیکرٹری کو دو کپ کافی
لانے کا کہا اور پھر اس نے انٹرکام آف کر دیا۔

''فرمائیں۔ میں آپ کی کیا خدمت کر سکتا ہوں''...... سارفن
نے کہا۔

''مجھے دو کاریں اور ایک ایسی کوٹھی چاہئے جہاں میں اور میرے
چند ساتھی کچھ دن سکون سے قیام کر سکیں''...... عمران نے مسکراتے
ہوئے کہا۔

''کوئی اور ڈیمانڈ ہے تو وہ بھی بتا دیں''...... سارفن نے
مسکراتے ہوئے کہا اور ساتھ ہی اس نے میز کی اوپر والی دراز کھولی
اور اس میں سے ایک کی رنگ جس میں چار چابیاں تھیں اور ساتھ
ہی ایک ٹوکن منسلک تھا، نکال کر عمران کی طرف بڑھا دی۔

''جب چیف نے فون کر کے آپ کی مدد کرنے کا کہا تھا تو
میں نے پہلے ہی اس کا انتظام کر لیا تھا''...... سارفن نے مسکراتے
ہوئے کہا تو عمران نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ اس کے لبوں پر ہلکی
سی مسکراہٹ تھی۔ وہ مسکرا اس لئے رہا تھا کہ اب وہ سارفن کو کیا
بتاتا کہ فون چیف نے نہیں بلکہ عمران نے ہی کیا تھا۔ سارفن کو اگر
پتہ چل جاتا کہ اس کے سامنے بیٹھا ہوا شخص ہی ایکسٹو ہے تو وہ
شاید حیرت سے مر ہی جاتا۔ سارفن بظاہر ایکریمیا میں ایک
اسمگلنگ ریکٹ سے وابستہ تھا لیکن درحقیقت وہ پاکیشیا سیکرٹ

سروس کا فارن ایجنٹ تھا۔ ایکریمیا آنے سے پہلے عمران نے اسے اور اس جیسے کئی افراد کو فون کیا تھا تاکہ ضرورت کے وقت وہ اس کے اور اس کے ساتھیوں کے کام آ سکیں۔

''شکریہ''...... عمران نے کہا۔ سارفن نے اسے کوٹھی کا نمبر اور پتہ بتا دیا۔

''کیا میں ایک فون کر سکتا ہوں''...... عمران نے کہا۔

''ضرور۔ کیوں نہیں''...... سارفن نے کہا اور سامنے پڑا ہوا فون اٹھا کر عمران کی طرف بڑھا دیا۔ عمران نے رسیور اٹھایا اور نمبر پریس کرنے لگا۔

''ایس ایس کلب''...... رابطہ ملتے ہی دوسری طرف سے ایک مردانہ آواز سنائی دی۔

''پرنس آف ڈھمپ بول رہا ہوں''...... عمران نے آواز بدل کر کہا۔

''اوہ۔ گیرن بول رہا ہوں جناب''...... دوسری طرف سے مؤدبانہ لہجے میں کہا گیا۔

''کیا وہ لوگ پہنچ گئے ہیں''...... عمران نے کہا۔

''یس سر۔ وہ ابھی تھوڑی دیر پہلے پہنچے ہیں''...... دوسری طرف سے فوراً جواب دیا گیا۔

''کہاں ہیں وہ''...... عمران نے پوچھا۔

''میں نے انہیں کلب کے گیسٹ روم میں پہنچا دیا ہے''۔

دوسری طرف سے گیرن نے جواب دیا۔

''لیڈی سے میری بات کراؤ''...... عمران نے اسی انداز میں کہا۔

''اوکے۔ ہولڈ کریں''...... دوسری طرف سے کہا گیا اور پھر رسیور میں ایک لمحے کے لئے خاموشی چھا گئی۔

''یس''...... چند لمحوں بعد دوسری طرف سے جولیا کی آواز سنائی دی۔

''ایک رہائش گاہ کا پتہ نوٹ کرو اور اپنے ساتھیوں کو لے کر وہاں پہنچ جاؤ۔ گیرن سے کہنا کہ وہ تمہیں بند باڈی والی وین میں بٹھا کر خود وہاں پہنچا دے۔ کوٹھی پر نمبروں والا تالا ہے۔ نمبر نوٹ کر لو''...... عمران نے سنجیدگی سے کہا۔

''اوکے''...... جولیا نے کہا تو عمران نے اسے سارفن کی بتائی ہوئی رہائش گاہ کا پتہ اور نمبر بتا کر اس پر لگے ہوئے نمبروں والے تالے کا کوڈ بتانا شروع کر دیا۔

''سنو۔ جب تک میں وہاں نہ پہنچوں تم میں سے کوئی باہر نہیں نکلے گا۔ میں شام تک تمہارے پاس پہنچ جاؤں گا''...... عمران نے کہا اور پھر اس نے دوسری طرف سے جولیا کا جواب سنے بغیر رسیور رکھ دیا۔

وہ اپنے ساتھ ٹائیگر، جوزف اور جوانا کو لایا تھا لیکن اس کے پیچھے دوسری فلائٹ میں جولیا، صالحہ، تنویر اور کیپٹن شکیل بھی یہاں پہنچ گئے تھے۔ پاکیشیا میں عمران نے انہیں ہدایات دی تھیں کہ وہ

ایئر پورٹ سے نکل کر الگ الگ ہو کر دارالحکومت کے ایس ایس کلب میں پہنچ جائیں۔ ایس ایس کلب کا مالک اور جنرل منیجر جسٹن تھا جو عمران کا خاص دوست تھا۔ عمران نے جسٹن سے پہلے ہی بات کر لی تھی اور وہ انہیں اپنے پاس رکھنے کے لئے تیار ہو گیا تھا۔

عمران چاہتا تھا کہ وہ فون پر بات کر کے رہائش گاہ کی بجائے خود ایکریمیا پہنچ کر کسی رہائش گاہ کا بندوبست کرے گا۔ اس کا مقابلہ چونکہ ایک بڑی اور طاقتور مجرم تنظیم بلیک کوبرا سے تھا اس لئے وہ پوری طرح محتاط تھا کیونکہ ایکریمیا میں بلیک کوبرا کا ہولڈ تھا اور اس کے ایجنٹ انہیں کہیں بھی گولیوں سے نشانہ بنا سکتے تھے جس کا ثبوت اسکائی گارڈن میں ہونے والا حملہ تھا جہاں انہوں نے دوسرے لوگوں کی پرواہ کئے بغیر انہیں ہلاک کرنے کے لئے اندھا دھند فائر کھول دیا تھا۔ اسی لمحے دروازہ کھلا اور ایک ملازم ٹرالی دھکیلتا ہوا اندر داخل ہوا۔ ٹرالی پر کافی کے کپ موجود تھے۔ اس نے ایک کپ عمران اور دوسرا کپ سارفن کے سامنے رکھا اور پھر ٹرالی کو ایک طرف کھڑی کر کے واپس چلا گیا۔

''سارفن۔ یہاں ایک مجرم تنظیم بلیک کوبرا کام کر رہی ہے۔ کیا آپ کو اس بارے میں کچھ علم ہے''...... عمران نے کافی کا سپ لیتے ہوئے کہا۔

''اس تنظیم کے بارے میں سنا تو بہت ہے لیکن میرے پاس

اس کے بارے میں تفصیلی معلومات نہیں ہیں''...... سارفن نے جواب دیا۔

''کوئی ایسی ٹپ۔ جس سے اس کے بارے میں تفصیلی معلومات مل سکیں''...... عمران نے کہا تو سارفن چند لمحے خاموش بیٹھا سوچتا رہا پھر اس نے ایک طویل سانس لیا اور ہاتھ بڑھا کر فون کا رسیور اٹھا لیا اور تیزی سے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

''ہیلو۔ سارفن بول رہا ہوں۔ اولڈ فاکس سے بات کراؤ''۔ رابطہ ہونے پر سارفن نے کہا۔ چونکہ اس نے لاؤڈر کا بٹن پریس نہ کیا تھا اس لئے عمران دوسری طرف سے آنے والی آواز نہ سن سکتا تھا۔

''کیسے ہو اولڈ فاکس۔ سارفن بول رہا ہوں''...... چند لمحوں بعد سارفن نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''ارے نہیں۔ میں تمہیں کیسے بھول سکتا ہوں۔ بس مصروفیات کے باعث فرصت نہیں ملتی۔ اب تم سے ایک ضروری کام آن پڑا ہے اس لئے تمہیں کال کیا ہے''...... سارفن نے دوسری طرف کی بات سن کر کہا۔

''بلیک کوبرا تنظیم کے بارے میں معلومات درکار ہیں۔ مجھے یقین ہے کہ تم جیسا انسان اس بارے میں ضرور معلومات رکھتا ہو گا۔ تم معاوضے کی فکر نہ کرنا۔ جو تم کہو گے اس سے زیادہ دوں گا''۔ سارفن نے کہا اور پھر خاموش ہو کر دوسری طرف کی بات

سننے لگا۔

''نہیں۔ میرے پاس اور کوئی ذریعہ نہیں ہے اور مجھے یقین ہے کہ تم یہ کام کر سکتے ہو۔ میرے ایک عزیز ہیں انہیں یہ معلومات درکار ہیں۔ ان معلومات کا سارا معاوضہ میں تمہیں ادا کروں گا''۔ سارفن نے کہا۔

''نہیں۔ میں اپنے عزیز کو تمہارے پاس بھیج دیتا ہوں۔ تمہارے پاس جو معلومات ہوں یا وہ تم سے جو معلومات حاصل کرنا چاہیں انہیں دے دینا۔ اس کے بعد جیسا تم چاہو گے ویسا ہی ہو گا اور تم جانتے ہو کہ معاوضہ دینے میں میں کنجوس نہیں ہوں''۔ سارفن نے کہا۔ اس نے چند مزید بات کیں اور پھر رسیور رکھ دیا۔

''آپ کا کام ہو گیا ہے عمران صاحب میں آپ کو اولڈ فاکس کا پتہ بتا دیتا ہوں۔ آپ اس کے پاس چلے جائیں''...... سارفن نے کہا۔

''ٹھیک ہے''...... عمران نے کہا۔

''پتہ ہے۔ فاکس کلب، جی ایس روڈ''...... سارفن نے کہا تو عمران نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

''یہ کلب اولڈ فاکس کا ہی ہے۔ اس کا اصل نام کچھ اور ہی ہے لیکن سب اسے اولڈ فاکس کے نام سے جانتے ہیں۔ بوڑھا آدمی ہے لیکن اس کے پاس معلومات کا خزانہ ہے۔ آپ کلب کے کاؤنٹر پر جا کر میرا نام لیں گے تو آپ کو اس تک پہنچا دیا جائے گا''......

سارفن نے کہا۔

''تو کیا آپ کو اولڈ فاکس کا اصل نام معلوم نہیں ہے''۔ عمران نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

''اس کا اصل نام رالف ہے۔ یہ ایک سرکاری ایجنسی کا چیف رہ چکا ہے اور خاص طور پر یہ بین الاقوامی مجرم تنظیموں کے خلاف کام کرتا رہا ہے۔ ایکریمیا میں بننے والی کئی نامور بین الاقوامی تنظیموں کے خاتمے میں اسی کا ہاتھ تھا۔ پھر ریٹائرڈ ہونے کے بعد اس نے کلب کھول لیا لیکن کلب کے ساتھ ساتھ یہ معلومات کی خرید و فروخت کا بھی کاروبار کرتا ہے۔ لیکن یہ صرف اسے ہی معلومات فراہم کرتا ہے جو اسے منہ مانگا معاوضہ ادا کرے۔ کافی معزز آدمی ہے۔ میرا گہرا دوست ہے اس لئے یہ آپ کی مدد ضرور کرے گا۔ آپ بے فکر ہو کر اس کے پاس چلے جائیں۔ وہ بلیک کوبرا کے بارے میں جانتا ہے اس لئے آپ کو بہت کچھ بتا سکتا ہے''...... سارفن نے کہا تو عمران اثبات میں سر ہلا کر اٹھ کھڑا ہوا اور پھر وہ اس کے دفتر اور پھر شاپ سے باہر آ گیا۔

ڈینجر گروپ آشال کا چیف آشال اپنے کلب کے سپیشل آفس میں ریوالونگ چیئر پر بیٹھا ہوا تھا۔ اس کا جسم بے حد چوڑا اور سانڈ کی طرح پھیلا ہوا تھا۔ پیشانی تنگ اور اس کا سر گنجا تھا اس کی آنکھوں میں تیز شیطانی چمک تھی۔ اس نے براؤن کلر کا سوٹ پہنا ہوا تھا ۔ وہ شکل و صورت سے ہی سفاک اور بھیڑیئے کی سی خصوصیت رکھنے والا آدمی تھا۔ اس کا نام پورے کافرستان میں شیطان کے نام کی طرح مشہور تھا۔ وہ دارالحکومت سے چار سو کلو میٹر دور ایک چھوٹے سے قصبے میں رہتا تھا۔ یہاں اس نے ایک کلب بنایا ہوا تھا جس کا نام کنگ کلب تھا اور وہ یہاں کنگ کے نام سے پہچانا جاتا تھا۔ وہ بیٹھا شراب پی رہا تھا کہ اچانک میز پر موجود فون کی گھنٹی بج اٹھی تو اس نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

''یس''...... کنگ نے بھیڑیئے کی طرح غراہٹ بھری آواز میں کہا۔

''دارالحکومت سے مس مدھرتا راؤ کی کال ہے باس''...... دوسری طرف سے اس کی پرسنل سیکرٹری کی آواز سنائی دی۔

''مدھرتا راؤ کی۔ اوہ اچھا۔ کراؤ بات''...... کنگ نے چونک کر کہا۔

''ہیلو۔ مدھرتا راؤ بول رہی ہوں''...... چند لمحوں بعد دوسری طرف سے مدھرتا راؤ کی آواز سنائی دی۔ اس کی آواز میں تکلیف کا عنصر تھا جیسے وہ بڑی مشکل سے بات کر رہی ہو۔

''کنگ بول رہا ہوں مدھرتا راؤ۔ کیا ہوا۔ یہ تمہاری آواز میں تکلیف کا عنصر کیوں ہے''...... کنگ نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

''میں شدید زخمی ہوں کنگ''...... دوسری طرف سے مدھرتا راؤ نے اسی انداز میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

''اوہ۔ یہ سب کیسے ہوا اور کس نے کیا ہے''...... کنگ نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

''یہی سب بتانے کے لئے تو میں نے تمہیں کال کی ہے کنگ''...... مدھرتا راؤ نے کہا۔

''تو بتاؤ''...... کنگ نے کہا۔

''جیسا کہ میں نے تمہیں بتایا تھا کہ یہاں پاکیشیا سیکرٹ سروس کی آمد متوقع ہے اور اس سلسلے میں تم سے میں نے تعاون بھی مانگا تھا۔ میں نے تم سے کہا تھا کہ جب عمران اور پاکیشیا سیکرٹ سروس

یہاں آئے گی تو میں تمہیں مطلع کر دوں گی۔ تمہیں بتانے کے ساتھ ساتھ میں نے اپنے گروپ کے افراد کو بھی ایکٹیو کر رکھا تھا۔ انڈر ورلڈ سے مجھے میرے ایک مخبر نے بتایا کہ ایک آدمی گوپال سروس کے ایک ایجنٹ مہا ویر کے بارے میں معلومات حاصل کرتا پھر رہا ہے۔ اسے شاید اس بات کا علم نہ تھا کہ دو روز قبل مہا ویر ایک روڈ ایکسیڈنٹ میں ہلاک ہو چکا ہے۔ اس کا اس طرح مہا ویر کے بارے میں معلومات حاصل کرنا باعث حیرت تھا اس لئے میرے کہنے پر میرے آدمیوں نے اسے اغوا کیا اور اسے میرے ایک مخصوص ٹھکانے پر پہنچا دیا۔ میں نے اسے راڈز والی کرسی پر جکڑا تھا۔ پھر اسے ہوش میں لا کر میں نے اس سے پوچھ گچھ کے لئے کوڑے مارنے کا ارادہ کیا تو وہ حیرت انگیز طور پر راڈز والی کرسی سے آزاد ہو گیا''...... مدھرتا راؤ نے کہا اور پھر وہ اسے ساری تفصیل بتاتی چلی گئی۔

''ویری سیڈ کہ اس نے تمہیں کوڑے مار کر زخمی کیا ہے۔ میں اس کے ٹکڑے اُڑا دوں گا۔ کوڑے مار مار کر میں اس کی بوٹیاں الگ الگ کر دوں گا۔ اسے ہمت کیسے ہوئی میری فرینڈ کو کوڑے مارنے کی''...... کنگ نے نہایت غصیلے لہجے میں کہا۔

''اس بات کو چھوڑو۔ میں نے تمہیں جس کام کے لئے فون کیا ہے وہ سن لو''...... مدھرتا راؤ نے کہا۔

''سن رہا ہوں۔ بولو''...... کنگ نے کہا۔

''وہ مجھ سے کرنل گوپال کے بارے میں پوچھ رہا تھا لیکن میں نے اسے جان بوجھ کر تمہارے بارے میں بتا دیا ہے''...... مدھرتا راؤ نے کہا تو کنگ چونک پڑا۔

''میرے بارے میں۔ کیا مطلب''...... کنگ نے چونکتے ہوئے کہا۔

''میں چاہتی ہوں کہ وہ تمہارے پاس پہنچ جائے اور تمہارے آدمی اسے دیکھتے ہی گولی مار دیں۔ وہ کرنل گوپال کے بارے میں جاننے کے لئے مجھ پر تشدد کرنا چاہتا تھا اس لئے میں نے اسے یہ بتا دیا کہ تم اصل میں کرنل گوپال ہو۔ میں نے اسے تمہارے کلب کا پتہ بھی بتا دیا ہے۔ اب وہ تمہارے کلب میں آئے گا۔ تم اپنے آدمیوں کو تیار رکھو۔ جیسے ہی وہ تمہارے کلب میں پہنچے تم اس کا خاتمہ کر دینا''...... مدھرتا راؤ نے کہا تو کنگ نے بے اختیار ہونٹ بھینچ لئے۔

''تم نے اسے یہ کیوں کہا ہے کہ میں کرنل گوپال ہوں''۔ کنگ نے غصیلے لہجے میں کہا۔

''کیونکہ مجھے کرنل گوپال کا اصل پتہ ٹھکانہ معلوم نہ تھا اور نہ میں یہ جانتی ہوں کہ کرنل گوپال کون ہے اور کس میک اپ میں رہتا ہے۔ تم جانتے ہو کہ میں کرنل گوپال کے لئے کام ضرور کرتی ہوں لیکن آج تک میری اس سے کبھی ملاقات نہیں ہوئی ہے وہ مجھے صرف فون یا پھر ٹرانسمیٹر پر ہی ہدایات دیتا ہے۔ وہ آدمی میری

کسی بات پر یقین نہیں کر رہا تھا۔ اس نے مجھ پر ٹارچر کیا تھا۔ اس کے پاس مشین پسٹل تھا جو اس نے میرے سر سے لگا رکھا تھا۔ میرے پاس اپنی جان بچانے کے لئے اس کے سوا کوئی چارہ نہ تھا کہ میں اسے کرنل گوپال کے بارے میں بتا دوں اور پھر میں نے جان بوجھ کر اسے تمہارے بارے میں بتا دیا۔ اگر میں ایسا نہ کرتی تو وہ میری کھوپڑی اُڑا دیتا''...... مدھرتا راؤ نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

''اب تم چاہتی کیا ہو''...... کنگ نے پوچھا۔

''یہی کہ جیسے ہی وہ تمہارے کلب میں آئے اس پر فائر کھول دو۔ اسے وہاں سے زندہ بچ کر نہیں جانا چاہئے''...... مدھرتا راؤ نے کہا۔

''نہیں۔ میں اسے فوری طور پر گولی نہیں ماروں گا''...... کنگ نے کہا۔

''وہ کیوں''...... مدھرتا راؤ نے چونک کر کہا۔

''سب سے پہلے میں اس سے یہ پوچھوں گا کہ وہ کون ہے۔ اگر وہ پاکیشیا سیکرٹ سروس کا ممبر ہے تو پھر اس کے باقی ساتھی کہاں ہیں۔ یہ تو ممکن ہی نہیں کہ پاکیشیا سیکرٹ سروس کا صرف ایک ممبر گوپال سروس سے ٹکرانے کے لئے یہاں پہنچ جائے۔ کیا گوپال سروس اتنی ہی گئی گزری ہے کہ وہ ایک ایجنٹ کا مقابلہ نہ کر سکے''۔ کنگ نے کہا۔

''اوہ ہاں۔ یہ تو میں نے سوچا ہی نہیں تھا''...... مدھرتا راؤ نے کہا۔

''تم نے نہیں سوچا تو کیا ہوا۔ میرے پاس تو عقل ہے نا۔ میں تو سوچ سکتا ہوں''...... کنگ نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''ٹھیک ہے۔ تم اسے کسی طرح سے زندہ پکڑ لو۔ جب وہ ہاتھ آ جائے تو اس کی بوٹی بوٹی الگ کر کے اس سے ساری تفصیل پوچھ لینا۔ ممکن ہے کہ اس کے اور ساتھی بھی یہاں چھپے ہوئے ہوں۔ اس کی نشاندہی پر پھر ہم اس کے ساتھیوں پر ایک ساتھ حملہ کریں گے اور ان سب کو ہلاک کر دیں گے۔ عمران اور پاکیشیا سیکرٹ سروس کو ہلاک کرنا میری زندگی کا سب سے بڑا مشن ہے اور خواہش بھی جسے میں ہر حال میں پورا کرنا چاہتی ہوں''۔ مدھرتا راؤ نے غراتی ہوئی آواز میں کہا۔

''تمہارا یہ مشن مکمل کرنے میں، میں تمہارے ساتھ ہوں''۔ کنگ نے کہا۔

''جانتی ہوں۔ اسی لئے تو میں نے تمہیں ساری تفصیل بتائی ہے''...... مدھرتا راؤ نے جواب دیا۔

''اس کا حلیہ کیا ہے''...... کنگ نے پوچھا۔

''وہ ایکریمی ہے۔ میں نے اس کے ہوش میں آنے سے پہلے اس کا میک اپ واش کرانے کی کوشش کی تھی لیکن اس کا میک اپ واش نہیں ہوا تھا لیکن مجھے یقین ہے کہ وہ میک اپ میں ہے اور

میں یہ بات بھی یقین سے کہہ سکتی ہوں کہ اس کا تعلق پاکیشیا سیکرٹ سروس سے ہے۔ اس کے بات کرنے کا انداز اور اس کا اس طرح حیرت انگیز طور پر راڈز والی کرسی سے آزاد ہو جانا۔ یہ کام سوائے پاکیشیا سیکرٹ سروس کے ممبران کے اور کوئی نہیں کر سکتا ہے“...... مدھرتا راؤ نے کہا۔

”اس کا قدوقامت بتاؤ“...... کنگ نے کہا تو دوسری طرف سے مدھرتا راؤ نے اسے تفصیل سے صفدر کا قدوقامت بتانا شروع کر دیا۔

”اور کون تھا اس کے ساتھ“...... کنگ نے پوچھا۔

”کوئی نہیں۔ وہ اکیلا ہی ہے“...... مدھرتا راؤ نے کہا۔

”ٹھیک ہے۔ تم بے فکر رہو۔ میں جلد ہی اسے ٹریس کرا لوں گا اور پھر اسے پکڑ کر میں اس سے تمہارے ایک ایک زخم کا حساب لوں گا۔ اس کا اس قدر بھیانک حشر کروں گا کہ مرنے کے بعد بھی اس کی روح صدیوں تک بلبلاتی رہے گی“...... کنگ نے غراتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے فون کا کریڈل پریس کیا اور ٹون آنے پر اس نے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

”یس۔ شنکر بول رہا ہوں“...... دوسری طرف سے ایک مردانہ آواز سنائی دی۔

”کنگ بول رہا ہوں“...... کنگ نے تیز لہجے میں کہا۔

”یس کنگ“...... دوسری طرف سے اس بار مؤدبانہ لہجے میں کہا

گیا تو کنگ نے اسے مدھرتا راؤ کا بتایا ہوا حلیہ اور قدوقامت کے بارے میں تفصیل بتانی شروع کر دی۔

”یس کنگ“...... شنکر نے کہا۔

”یہ آدمی دارالحکومت میں کہیں موجود ہے اور کسی بھی وقت ہمارے کلب میں پہنچ سکتا ہے۔ تم پورے علاقے میں اسے فوراً چیک کراؤ اور جیسے ہی اور جہاں بھی وہ نظر آئے اسے بے ہوش کر کے بلیک پوائنٹ پر پہنچا دو اور پھر مجھے کال کرو“...... کنگ نے کہا۔

”بلیک پوائنٹ پر“...... شنکر نے سنجیدگی سے پوچھا۔

”ہاں۔ میں اس سے پوچھ گچھ کرنا چاہتا ہوں۔ اس نے میری گرل فرینڈ کو تشدد کا نشانہ بنایا ہے۔ جس کا مجھے اس سے حساب لینا ہے اس کا رعشہ رعشہ الگ کر کے۔ سمجھ گئے تم“...... کنگ نے غصیلے لہجے میں کہا۔

”یس کنگ۔ حکم کی تعمیل ہو گی“...... شنکر نے کہا۔

”محتاط رہنا۔ یہ عام آدمی نہیں ہے۔ ہو سکتا ہے کہ اس کا تعلق پاکیشیا سیکرٹ سروس سے ہو۔ ایسے آدمی تربیت یافتہ ہوتے ہیں“۔ کنگ نے کہا۔

”یس کنگ“...... شنکر نے کہا تو کنگ نے ایک بار پھر کریڈل پریس کیا اور ٹون آنے پر دوبارہ نمبر پریس کرنے لگا۔

”نارائن بول رہا ہوں“...... رابطہ ہوتے ہی ایک بھاری سی مردانہ آواز سنائی دی۔

"کنگ بول رہا ہوں"...... کنگ نے تیز لہجے میں کہا۔

"یس کنگ۔ حکم"...... دوسری طرف سے مؤدبانہ لہجے میں کہا گیا۔

"شنکر کو میں نے حکم دیا ہے کہ وہ ایک آدمی کو ٹریس کرے اور پھر اسے بے ہوش کر کے بلیک پوائنٹ پر پہنچا دے۔ تم بلیک پوائنٹ کے انچارج ہو۔ جیسے ہی شنکر اس آدمی کو تمہارے پاس لائے اسے راڈز والی کرسی پر جکڑ دینا اور پھر مجھے اطلاع دینا اور سنو۔ وہ ایک تربیت یافتہ ایجنٹ ہے اس لئے پوری طرح محتاط رہنا میں خود وہاں آ کر اس سے پوچھ گچھ کروں گا"۔ کنگ نے کہا۔

"یس کنگ"...... نارائن نے کہا تو کنگ نے رسیور کریڈل پر رکھا اور ایک بار پھر شراب کی بوتل اٹھا کر منہ سے لگا لی جو اس نے پہلے فون رسیو کرتے ہوئے میز پر رکھ دی تھی۔ ابھی اس نے آدھی بوتل ہی پی ہو گی کہ فون کی گھنٹی بج اٹھی تو اس نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

"یس۔ کنگ بول رہا ہوں"...... کنگ نے مخصوص لہجے میں کہا۔

"شنکر بول رہا ہوں"...... دوسری طرف سے شنکر کی آواز سنائی دی۔

"یس شنکر۔ کیا رپورٹ ہے"...... کنگ نے پوچھا۔

"آپ نے جو حلیہ بتایا تھا اس حلیئے اور قدوقامت کا آدمی کلب میں پہنچا ہوا تھا۔ مجھے ایک ویٹر نے بتایا کہ وہ آپ کے

بارے میں پوچھ رہا تھا۔ اس نے ویٹر سے کافی منگوائی تھی۔ میں نے اس کی کافی میں ٹی ایکس ملا دیا۔ ٹی ایکس کی خاصیت ہے کہ اگر اسے کسی لیکوئڈ میں ملا کر کسی کو پلا دیا جائے تو اس کا ایک گھونٹ ہی کارگر ثابت ہوتا ہے اور اسے پینے والا ایک لمحے میں بے ہوش ہو جاتا ہے چنانچہ ایسا ہی ہوا۔ اس آدمی نے کافی کا گھونٹ بھرا اور بے ہوش ہو گیا۔ میں نے اسے فوراً وہاں سے اٹھوایا اور آپ کے حکم کے مطابق اسے بلیک پوائنٹ پر پہنچا دیا ہے"۔ شنکر نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"اوکے"...... کنگ نے کہا اور پھر اس نے کریڈل دبا کر ٹون کلیئر کی اور پھر یکے بعد دیگرے نمبر پریس کرنے لگا۔

"نارائن بول رہا ہوں"...... رابطہ ملتے ہی دوسری طرف سے بلیک پوائنٹ کے انچارج نارائن کی آواز سنائی دی۔

"کنگ بول رہا ہوں"...... کنگ نے مخصوص لہجے میں کہا۔

"اوہ۔ یس کنگ۔ میں آپ کو ہی کال کرنے لگا تھا۔ شنکر کے آدمی ایک بے ہوش آدمی کو یہاں پہنچا گئے ہیں اور میں نے اسے راڈز والی کرسی پر جکڑ دیا ہے"...... نارائن نے کہا۔

"شنکر نے اسے ٹی ایکس سے بے ہوش کیا تھا۔ اس کا اینٹی موجود ہے تمہارے پاس"...... کنگ نے پوچھا۔

"یس کنگ"...... نارائن نے مؤدبانہ لہجے میں جواب دیا۔

"اوکے۔ میں پہنچ رہا ہوں۔ میرے پہنچنے تک اسے ہوش نہیں

آنا چاہئے''...... کنگ نے کہا اور رسیور رکھ کر اس نے انٹرکام کا رسیور اٹھایا اور ایک بٹن پریس کر دیا۔

''یس سر''...... دوسری طرف سے اس کی سیکرٹری کی مؤدبانہ آواز سنائی دی۔

''میں ایک ضروری کام سے باہر جا رہا ہوں۔ مجھے آنے میں وقت لگے گا۔ کوئی کال یا کوئی پارٹی ڈیل کے لئے آئے تو اس کے بارے میں شنکر کو ہی بتا دینا۔ وہ کلب میں ہی موجود ہے''...... کنگ نے کہا۔

''اوکے سر''...... سیکرٹری نے کہا تو کنگ نے رسیور رکھ دیا۔ چند لمحے وہ سوچتا رہا پھر وہ ایک جھٹکے سے اٹھا اور میز کے پیچھے سے نکل کر تیز تیز چلتا ہوا بیرونی دروازے کی طرف بڑھتا چلا گیا۔

صفدر کے دماغ کے سیاہ پردے پر روشنی کا نقطہ سا ابھرا اور تیزی سے پھیلتا چلا گیا۔ اس کے ساتھ ہی اس کی آنکھیں کھلیں تو اس نے لاشعوری طور پر اٹھنے کی کوشش کی لیکن دوسرے لمحے اسے معلوم ہو گیا کہ وہ راڈز والی کرسی پر جکڑا ہوا ہے۔ وہ چند لمحے اسی طرح بیٹھا رہا پھر جیسے ہی اس کا شعور جاگا اس نے دیکھا کہ وہ جس راڈز والی کرسی پر جکڑا ہوا ہے اس کے بالکل سامنے کرسی پر ایک سانڈ جیسا گنجے سر والا بدمعاش ٹائپ کا آدمی بیٹھا تھا۔ اس کی نظریں صفدر پر جمی ہوئی تھیں۔ اس کی کرسی کے ساتھ لمبے قد اور ورزشی جسم کا ایک نوجوان بھی موجود تھا۔ اس کے ہاتھوں میں مشین گن تھی۔ اس کی نظریں بھی صفدر پر جمی ہوئی تھیں۔

''تو تم پاکیشیائی ہو اور تمہارا تعلق پاکیشیا سیکرٹ سروس سے ہے''...... کرسی پر بیٹھے ہوئے آدمی نے اچانک سرد لہجے میں کہا تو صفدر بے اختیار چونک پڑا۔

"پہلے تم اپنا تعارف تو کراؤ"...... صفدر نے بھی جواب میں سرد لہجے میں کہا۔

"میں کنگ ہوں۔ کنگ کلب کا مالک اور جنرل مینجر۔ تم اس وقت میرے ایک سپیشل پوائنٹ پر موجود ہو۔ یہ نارائن ہے۔ اس پوائنٹ کا انچارج۔ تمہارے بارے میں مجھے مدھرتا راؤ نے فون پر اطلاع دی تھی کہ تم نے اس پر تشدد کیا تھا اور تم وہاں سے نکل کر فوراً میرے کلب میں پہنچے تھے اور ایک ویٹر سے میرے بارے میں معلوم کر رہے تھے۔ مدھرتا راؤ نے تمہارا حلیئے اور قدوقامت کے بارے میں بتا دیا تھا۔ ویٹر نے تمہیں جو کافی سرو کی تھی اس کافی میں میرے آدمی نے ایک تیز ترین نشیلی دوا ٹی ایکس ملا دی تھی۔ کافی کا ایک گھونٹ بھرتے ہی تم بے ہوش ہو گئے تھے اور پھر تمہیں بے ہوشی کی حالت میں یہاں لایا گیا"...... کنگ نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا تو صفدر کو پہلی بار احساس ہوا کہ اس نے اس مدھرتا راؤ کو زندہ چھوڑ کر واقعی حماقت کی تھی۔ اسے دراصل یہ خیال ہی نہ آیا تھا کہ فون وہیں کمرے میں ہی موجود تھا اور مدھرتا راؤ راڈز والی کرسی سے آزاد ہو کر سب سے پہلے فون پر کنگ سے بات کر کے اسے اطلاع دے سکتی تھی جبکہ اس نے نہ میک اپ بدلا تھا اور نہ لباس اور ٹیکسی میں سوار ہو کر سیدھا کنگ کلب میں پہنچ گیا تھا لیکن اب ظاہر ہے پچھتانے کا کوئی فائدہ نہ تھا۔

"تو تم کرنل گوپال ہو۔ گوپال سروس کے چیف"...... صفدر نے

اس کی طرف غور سے دیکھتے ہوئے کہا۔

"گوپال۔ کون کرنل گوپال"...... کنگ نے کہا۔

"مجھے تمہاری لیڈی ایجنٹ مدھرتا راؤ نے سب کچھ بتا دیا ہے کہ تم ہی اصل میں کرنل گوپال ہو اور یہاں تم کنگ کی حیثیت سے رہتے ہو تاکہ تمہاری اصلیت چھپ سکے"...... صفدر نے اطمینان بھرے لہجے میں کہا۔

"تمہیں مدھرتا راؤ نے غلط بتایا ہے۔ میں کنگ ہوں۔ انڈر ورلڈ کا ڈان۔ تم چونکہ مدھرتا راؤ پر تشدد کر رہے تھے اور تم نے اسے جان سے مارنے کی دھمکی دی تھی اس لئے اس نے تمہیں یہ بتایا کہ میں ہی گوپال سروس کا کرنل گوپال ہوں تاکہ تم یہاں آؤ تو میں تمہیں پکڑ سکوں اور اس کا تم سے انتقام لے سکوں"...... کنگ نے کہا تو صفدر بے اختیار چونک پڑا۔ اس نے کنگ کا چہرہ اور آنکھیں دیکھ لی تھیں۔ وہ اس سے جھوٹ نہیں بول رہا تھا۔

"کیا۔ کیا مطلب۔ کیا تم سچ بول رہے ہو۔ تم کرنل گوپال نہیں ہو"...... صفدر نے حیرت بھرے لہجے میں کہا تو کنگ بے اختیار قہقہہ لگا کر ہنس پڑا۔

"تم پاکیشیائی ایجنٹ اس قدر احمق ہو سکتے ہو کہ مجھ جیسے انڈر ورلڈ کے ڈان کو کرنل گوپال سمجھ رہے ہو اور تم نے اس قدر آسانی سے مدھرتا راؤ کی بات پر یقین بھی کر لیا"...... کنگ نے ہنستے ہوئے کہا تو صفدر نے بے اختیار ہونٹ بھینچ لئے۔ مدھرتا راؤ نے

اس سے جس انداز میں بات کی تھی اس سے صفدر کو اس بات کا معمولی سا بھی اندازہ نہ ہوا تھا کہ وہ اس سے جھوٹ بول رہی ہے اور اس نے جان بچانے کے لئے اسے جھوٹ بتایا تھا کہ کنگ ہی کرنل گوپال ہے۔ صفدر کو اپنے آپ پر غصہ آنے لگا کہ اس نے مدھرتا راؤ کی بات پر اتنی آسانی سے یقین کیوں کر لیا۔ اگر وہ اس سے کرنل گوپال سے فون پر بات کروا کر کنفرم کر لیتا تو حقیقت سامنے آ جاتی لیکن یہ مدھرتا راؤ واقعی بے حد شاطر اور ذہین تھی۔ اس نے اپنے چہرے سے ظاہر ہی نہ ہونے دیا تھا کہ وہ اپنی جان بچانے کے لئے اس سے جھوٹ بول رہی ہے۔ وہ واقعی باکمال اداکارہ تھی۔

''تو تم کرنل گوپال نہیں ہو''...... صفدر نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا۔ کنگ سے باتیں کرتے ہوئے اس نے راڈز والی کرسی کا جائزہ لینا شروع کر دیا تھا۔ یہ دیکھ کر اس کے چہرے اطمینان کے تاثرات ابھر آئے تھے کہ یہ راڈز والی کرسی بھی ویسی ہی تھی جس پر مدھرتا راؤ نے اسے جکڑا تھا۔ اس کی ٹانگیں مڑیں اور پھر پایوں کے دوسری طرف موجود بٹن تک پہنچ گئیں۔ اس نے اپنا پیر موڑ کر اس بٹن پر رکھ دیا۔ اب بس بٹن پریس کرنے کی دیر تھی۔ کرسی کے راڈز کھل جاتے اور وہ آزاد ہو جاتا۔

''تم کرنل گوپال کو کیوں تلاش کر رہے ہو''...... کنگ نے اس کی طرف غور سے دیکھتے ہوئے پوچھا۔

''اس نے ایکریمیا کی ایک مجرم تنظیم بلیک کوبرا کی مدد سے پاکیشیا میں کارروائی کرائی تھی۔ بلیک کوبرا نے پاکیشیا کے ایک ریٹائرڈ سائنسدان اور اس کے سارے خاندان کو ہلاک کر کے اس کا ایک قیمتی فارمولا حاصل کر لیا تھا جو کرنل گوپال کو پہنچایا گیا ہے۔ میں اس سے وہ فارمولا واپس حاصل کرنا چاہتا ہوں جو ایک بلیک نوٹ بک میں تحریر ہے''...... صفدر نے کہا۔

''گڈ شو۔ تمہاری بات سے یہ تو کنفرم ہو گیا ہے کہ تم پاکیشیائی ایجنٹ ہو اور پاکیشیائی فارمولے کے پیچھے آئے ہو۔ بہرحال ویری سوری۔ مدھرتا راؤ نے واقعی تمہیں احمق بنایا ہے۔ نہ میں کرنل گوپال ہوں اور نہ ہی میرے پاس وہ فارمولا ہے''...... کنگ نے کہا۔

''ہاں۔ مجھے اس کا اندازہ ہو گیا ہے کہ مدھرتا راؤ نے واقعی مجھے زبردست ڈاج دیا تھا اور میں آسانی سے اس کے ڈاج میں آ گیا تھا۔ مجھے معلوم ہے اب تم مجھے زندہ نہیں چھوڑو گے لیکن میں چاہتا ہوں کہ مرتے ہوئے میں اس حد تک مطمئن ہو کر مروں کہ میں نے گوپال سروس کے بارے میں تفصیلات حاصل کر لی ہیں۔ کیا تم یہ تفصیلات بتاؤ گے''...... صفدر نے کہا۔

''ہونہہ۔ میں نے سنا تھا کہ پاکیشیائی بے حد جذباتی اور احمق ہوتے ہیں۔ آج اس کا ثبوت بھی مل گیا ہے۔ میں تم سے یہ باتیں صرف اس لئے کر رہا ہوں تاکہ تم سے معلوم کر سکوں کہ تم یہاں

اکیلے آئے ہو یا تمہارے اور ساتھی بھی ہیں۔ جبکہ تم موت کے منہ میں ہونے کے باوجود مجھ سے تفصیلات معلوم کرنا چاہتے ہو''...... کنگ نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

''تم شاید مجھ سے ڈر رہے ہو''...... صفدر نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''ہونہہ۔ یہ تمہاری مرضی ہے کہ تم جو چاہو سمجھتے رہو۔ بہرحال اب بہت باتیں ہوگئی ہیں اس لئے اب تم مرنے کے لئے تیار ہو جاؤ''...... کنگ نے یکلخت اٹھتے ہوئے کہا۔ اس کے ساتھ ہی اس کی کرسی کے قریب کھڑا مشین گن بردار تیزی سے حرکت میں آ گیا اور اس نے اپنے کاندھے سے لٹکی ہوئی مشین گن اتار کر کنگ کی طرف بڑھا دی۔

''ایسے نہیں۔ اگر میں نے اس پر فائر کھولا تو آسانی سے مر جائے گا۔ اس نے مدھرتا راؤ کو شدید زخمی کیا ہے۔ اس نے جو حشر مدھرتا راؤ کا کیا ہے ایسا ہی اس کے ساتھ ہونا چاہئے''...... کنگ نے کہا۔

''یس کنگ''...... اس کے ساتھی نے مختصر سا جواب دیا۔

''تو بیلٹ نکالو اور شروع ہو جاؤ۔ اس وقت تک اس پر بیلٹ کوڑوں کی طرح برساتے رہنا جب تک اس کی روح نہ نکل جائے''...... کنگ نے سفاک لہجے میں کہا۔ وہ شدید فطری طور پر اذیت پسند آدمی تھا اس لئے اب اس کے چہرے پر مسرت اور

اطمینان کے تاثرات ابھر آئے تھے۔

''یس کنگ''...... اس آدمی نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے مشین گن کو دوبارہ کندھے سے لٹکایا اور اپنی پتلون سے چمڑے کی بیلٹ نکالنے لگا جبکہ صفدر نے بھی اب ایکشن میں آنے کا فیصلہ کر لیا تھا کیونکہ وہ کنگ جیسے بدمعاشوں کی فطرت سمجھتا تھا۔ وہ اچانک صفدر کو گولیاں مارنے کا فیصلہ بھی کر سکتا تھا۔

صفدر کا پیر پہلے ہی کرسی کے پائے کے بٹن پر تھا اور پھر جیسے ہی کنگ کے ساتھی نے بیلٹ پتلون سے نکالی صفدر کے پیر نے حرکت کی اور بٹن پریس کر دیا۔ کٹاک کٹاک کی آوازوں کے ساتھ کرسی کے راڈز کھلتے چلے گئے۔ اسی لمحے کنگ کے ساتھی نے آگے بڑھ کر بیلٹ کو ہوا میں لہرایا تاکہ کوڑے کی طرح کی مخصوص آواز پیدا ہو سکے اس دوران وہ صفدر کے کافی قریب آ چکا تھا اور پھر وہ بیلٹ مارنے کے لئے اچھلا ہی تھا کہ صفدر کا جسم کسی تیر کی طرح آگے بڑھا۔ اس نے بجلی کی سی تیزی سے اپنے جسم کو آگے کی طرف جھٹکا دیا اور دوسرے لمحے وہ آدمی چیخ کر کسی پرندے کی طرح اڑتا ہوا عقب میں کرسی پر بیٹھے ہوئے کنگ سے جا ٹکرایا اور دونوں کی چیخوں کے ساتھ ساتھ کرسی ٹوٹنے کی مخصوص تڑتڑاہٹ سے ماحول گونج اٹھا۔ بیلٹ اس آدمی کے ہاتھ سے نکل کر وہیں گر گئی تھی جبکہ الٹ کر گرنے کی وجہ سے مشین گن اس کے کاندھے سے علیحدہ ہو کر ایک سائیڈ پر جا گری تھی۔ صفدر نے اس آدمی کے

سینے پر مخصوص انداز میں ضرب لگائی تھی۔

پھر جیسے ہی کنگ اور وہ آدمی قلابازی کھا کر اٹھے اسی لمحے صفدر یکلخت سیدھا ہوا ہی تھا کہ اچانک تڑتڑاہٹ کی آواز کے ساتھ ہی صفدر کو یوں محسوس ہوا جیسے انتہائی گرم سلاخیں اس کے جسم میں جگہ جگہ اترتی چلی جا رہی ہوں اور وہ نیچے گر گیا۔ اس کا جسم اس طرح تڑپنے لگا جیسے ذبح ہوتی ہوئی مرغی تڑپتی ہے۔ اس کی توجہ چونکہ کنگ کے ساتھی کی طرف تھی اس لئے وہ کنگ کو مشین پسٹل نکالتے نہ دیکھ سکا تھا جس نے یکلخت اس پر فائر کھول دیا۔

''یہ تو ختم ہوا۔ یہ واقعی انتہائی خطرناک آدمی تھا''...... کنگ نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے مشین پسٹل واپس جیب میں ڈال لیا جبکہ اس کا ساتھی ایک طرف پڑی ہوئی اپنی مشین گن کی طرف بڑھ گیا تھا۔ صفدر کو یوں محسوس ہو رہا تھا کہ وہ واقعی مر رہا ہو اور کمرے میں موجود ہر چیز جیسے اپنا وجود کھوتی جا رہی ہو کہ اچانک اس کے ذہن پر عمران کی شبیہہ نمودار ہوئی اور اسے یوں محسوس ہوا جیسے عمران اسے کہہ رہا ہو کہ وہ سپر ایجنٹ ہونے کے باوجود ایک عام سے بدمعاش کے ہاتھوں کیسے ہٹ ہو گیا ہے اور یہ خیال ذہن پر ابھرتے ہی جیسے صفدر کے جسم میں انتہائی طاقتور برقی رو دوڑنے لگی اور اس کا آہستہ آہستہ لرزتا ہوا جسم یکلخت ایک جھٹکے سے سیدھا ہوا اور دوسرے لمحے صفدر کو صرف ایک لمحے کے لئے احساس ہوا کہ اس کے ہاتھ میں مشین

گن موجود ہے۔

اس کے ذہن پر اب سیاہی سی چھاتی جا رہی تھی لیکن دوسرے لمحے ماحول مشین گن کی تڑتڑاہٹ اور انسانی چیخوں سے گونج اٹھا۔ اس کے ساتھ ہی صفدر کو یوں محسوس ہوا جیسے اس کا سانس اٹک رہا ہو اور پھر اس کے تمام احساسات جیسے کسی گہری دلدل میں اترتے چلے گئے۔ آخری احساس جو اس کے ذہن میں ابھرا وہ یہی تھا کہ آخر کار اس کی موت کا وقت بھی آ ہی گیا تھا اور پھر اس کے دماغ میں اندھیرے نے یلغار کر دی۔

ٹیلی فون کی گھنٹی بجتے ہی میز کے پیچھے کرسی پر بیٹھے ہوئے کارلوس نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

”یس“...... کارلوس نے اپنے مخصوص انداز میں بات کرتے ہوئے کہا۔

”راڈرک بول رہا ہوں باس“...... دوسری طرف سے راڈرک کی آواز سنائی دی۔

”یس۔ کیا رپورٹ ہے“...... کارلوس نے قدرے تیز لہجے میں کہا۔

”باس۔ عمران اور اس کے ساتھی جانسن کالونی کی ایک کوٹھی میں شفٹ ہو گئے ہیں اور اس عمران نے اولڈ فاکس سے بھی ملاقات کی ہے“...... دوسری طرف سے راڈرک نے جواب دیا تو کارلوس بے اختیار چونک پڑا۔

”اولڈ فاکس سے ملاقات۔ کیوں“...... کارلوس کے لہجے میں

حیرت کے ساتھ ساتھ پریشانی کے تاثرات نمایاں تھے۔

”اس نے اولڈ فاکس سے بلیک کوبرا کے بارے میں معلومات حاصل کرنے کی کوشش کی ہے“...... راڈرک نے جواب دیا تو کارلوس ایک لمحے کے لئے تو اس طرح خاموش بیٹھا رہا جیسے اس پر سکتہ طاری ہو گیا ہو لیکن دوسرے لمحے اس کے ذہن میں جیسے آتش فشاں سا پھٹ پڑا ہو۔ اس طرح وہ کرسی پر اچھل پڑا۔

”کیا۔ کیا کہہ رہے ہو۔ کیا تم ہوش میں ہو“...... کارلوس نے پھٹ پڑنے والے لہجے میں کہا۔

”یس باس۔ میرے پاس ان کے درمیان ہونے والی گفتگو کا ٹیپ بھی موجود ہے“...... راڈرک نے جواب دیا۔

”اوہ۔ اوہ۔ یہ تو انتہائی خطرناک بات ہے“...... کارلوس نے چیختی ہوئی آواز میں کہا۔

”یس باس اور عمران جس کوٹھی میں پہنچا ہے وہاں اس کے دوسرے ساتھی بھی موجود ہیں“...... راڈرک نے کہا۔

”دوسرے ساتھی۔ وہ دوسرا ایکریمی اور دو سیاہ فام“...... کارلوس نے چونک کر کہا۔

”وہ بھی اور ان کے علاوہ تین افراد اور بھی موجود ہیں جن میں ایک عورت بھی شامل ہے“...... راڈرک نے کہا تو کارلوس بے اختیار اچھل پڑا۔

”اوہ اوہ۔ اس کا مطلب ہے کہ عمران اپنے تین ساتھیوں کے

ساتھ پہلے یہاں پہنچا تھا اور پھر اس کے بعد اس کے تین ساتھی اور یہاں پہنچ گئے تھے۔ یہ تو واقعی خطرناک صورتحال ہے۔ تم فوراً میرے پاس آؤ۔ فوراً''...... کارلوس نے حلق کے بل چیختے ہوئے کہا۔

''یس باس''...... دوسری طرف سے راڈرک نے جواب دیا اور کارلوس نے ہونٹ کاٹتے ہوئے رسیور رکھ دیا۔

''ہونہہ۔ تو یہ لوگ اب کھل کر ہمارے خلاف کام کرنا چاہتے ہیں۔ واقعی یہ لوگ بے حد فعال اور خطرناک ہیں''...... کارلوس نے بڑبڑاتے ہوئے انداز میں کہا۔ وہ اب انتہائی بے چینی سے راڈرک کے آنے کا انتظار کر رہا تھا۔ تقریباً نصف گھنٹے بعد دروازہ کھلا اور راڈرک اندر داخل ہوا۔ اس کا چہرہ بھی ستا ہوا تھا۔

''آؤ بیٹھو۔ میں انتہائی بے چینی سے تمہارا انتظار کر رہا تھا''...... کارلوس نے کہا اور راڈرک سر ہلاتا ہوا میز کی دوسری طرف رکھی ہوئی کرسی پر بیٹھ گیا۔ اس نے جیب سے جدید ساخت کا سیل فون نکالا اور پھر اس کا ریکارڈنگ سسٹم آن کیا اور اسے میز پر رکھ دیا۔ اس نے شاید وہ ریکارڈنگ اس سیل فون میں کی تھی۔

''پہلے مجھے زبانی تفصیل بتاؤ۔ اس کے بعد ریکارڈنگ سنوں گا''...... کارلوس نے کہا۔

''باس۔ میں عمران اور اس کے ساتھیوں کی تلاش میں مصروف تھا کہ مجھے میرے ایک ساتھی نے اطلاع دی کہ پاکیشیا سے تین

افراد یہاں پہنچے ہیں جن کے قدوقامت پاکیشیا سیکرٹ سروس کے ممبران جیسے ہیں۔ خاص طور پر ان کے ساتھ جو لیڈی آئی ہے اس کا قدوقامت بالکل پاکیشیا سیکرٹ سروس کی ڈپٹی چیف جیسا تھا جس کا نام جولیانا ہے۔ میرا ایک آدمی ایس ایس کلب میں ویٹر ہے۔ اس نے ان تینوں کو دیکھا تھا جو ہال میں داخل ہوئے اور پھر بغیر کسی سے پوچھے اور کچھ بتائے کلب کے مالک گیرن سے ملنے پہنچ گئے۔ گیرن نے ان کے لئے کافی منگوائی تو وہی ویٹر جو میرا مخبر ہے انہیں کافی سرو کرنے پہنچ گیا۔ وہ آپس میں ایشیائی زبان میں باتیں کر رہے تھے۔ ویٹر کے آتے ہی وہ خاموش ہو گئے۔ ویٹر نے انہیں کافی سرو کی اور پھر باہر آ گیا۔ تھوڑی دیر بعد اس نے دیکھا کہ گیرن ان تینوں کو خود کلب کے ایک گیسٹ ہاؤس میں لے گیا تھا۔ جب گیرن انہیں لے کر گیسٹ روم کی طرف گیا تو میرے آدمی کو اس کے آفس میں داخل ہونے کا موقع مل گیا۔ اس نے اندر جا کر گیرن کی میز کے نیچے ایک ڈکٹا فون لگا دیا جس کا رسیور اس کے پاس تھا۔ تھوڑی دیر بعد گیرن واپس آ گیا۔ میرے آدمی نے رسیور کان سے لگایا ہوا تھا تا کہ گیرن اگر کسی کو فون کرے یا اسے کسی کا فون آئے تو وہ اس کی باتیں سن سکے۔ اسے یقین تھا کہ جو تین افراد آئے ہیں ان کے بارے میں گیرن ضرور کسی نہ کسی سے بات کرے گا۔ چنانچہ ایسا ہی ہوا۔ گیرن نے اپنے سیل فون پر کسی کو کال کیا اور پھر وہ بتانے لگا کہ پاکیشیا سیکرٹ سروس کے

تینوں ممبران اس کے پاس پہنچ چکے ہیں۔ جواب میں اسے کہا گیا کہ عمران صاحب خود اس سے رابطہ کریں گے۔ وہ انہیں جہاں پہنچانے کا کہیں پہنچا دیا جائے۔ جس پر گیرن نے اوکے کہہ کر رابطہ ختم کر دیا تھا۔ پاکیشیا سیکرٹ سروس کے ممبران کا سن کر میرا آدمی چونک پڑا۔ اس نے فوراً مجھے کال کیا اور ساری تفصیل بتا دی۔ میں نے اسے ان تینوں کی نگرانی کا حکم دے دیا۔ میں وہاں مزید افراد نہیں بھیجنا چاہتا تھا کیونکہ اس طرح گیرن کو شک پڑ سکتا تھا۔ پھر گیرن کو کسی پرنس آف ڈھمپ کی کال موصول ہوئی۔ پرنس آف ڈھمپ نے اس لڑکی سے بات کی جو گیسٹ روم میں موجود تھی۔ اتفاق سے وہ لڑکی اس وقت گیرن کے پاس اس کے آفس میں ہی موجود تھی۔ اس لئے گیرن نے اس کی پرنس آف ڈھمپ سے بات کرا دی۔ اب شک کی کوئی گنجائش نہ تھی کیونکہ پرنس آف ڈھمپ عمران کا ہی دوسرا نام تھا۔ بہرحال عمران نے جولیا سے کہا کہ وہ گیرن سے کہے کہ وہ اسے ایک بند باڈی والی وین میں ایک رہائش گاہ میں پہنچا دے۔ اس نے کوٹھی کا نمبر ایک سو بارہ بتایا تھا اور اس کوٹھی کا پتہ جانسن کالونی تھا۔ میرے آدمی نے گیرن کی میز کے نیچے جو ڈکٹا فون لگایا تھا وہ اتنا حساس تھا کہ فون کی ہلکی سی آواز بھی کیچ کر رہا تھا۔ بہرحال گیرن نے مجھے اطلاع دی اور اس کوٹھی کے بارے میں بتا دیا۔ چونکہ ان سب کو وہاں پہنچنے میں وقت لگ سکتا تھا اس لئے میں نہایت تیز رفتاری سے اس پتے پر پہنچ گیا

اور پھر میں نے اس کوٹھی کا نمبروں والا تالا کھولا اور اندر داخل ہو گیا۔ کوٹھی خالی تھی۔ میں نے کوٹھی کا جائزہ لیا اور پھر میں نے کوٹھی میں جگہ جگہ ڈکٹا فون لگا دیئے تاکہ عمران اور اس کے ساتھی جب پہنچیں تو میں ان کی آوازیں سن سکوں اور ان کی باتوں کی ریکارڈنگ کر سکوں۔ وہاں اردگرد مزید کئی کوٹھیاں خالی تھیں۔ میں نے اس کوٹھی سے نکل کر نمبروں والا تالا بند کیا اور ساتھ والی کوٹھی میں آ گیا۔ دو گھنٹوں بعد عمران کے ساتھی گیرن کے ساتھ ایک بند باڈی والی وین میں وہاں پہنچ گئے اور میں انہیں مانیٹر کرنے لگا۔ پھر کچھ دیر بعد عمران بھی اپنے دوسرے ساتھیوں کے ہمراہ وہاں پہنچ گیا''...... راڈرک نے پوری تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

''تم کہہ رہے تھے کہ عمران نے اولڈ فاکس سے بھی بات کی تھی''...... کارلوس نے کہا۔

''یس باس۔ میرے پاس ان کی گفتگو کی بھی ریکارڈنگ موجود ہے۔ مجھے اس بات کا پہلے سے ہی شک تھا کہ اگر عمران یا اس کے کسی ساتھی نے بلیک کوبرا کے بارے میں معلومات حاصل کرنے کے لئے کسی سے رابطہ کیا تو اس کے لئے اولڈ فاکس ہی بہترین آدمی ثابت ہوسکتا ہے۔ اولڈ فاکس کے پاس بلیک کوبرا کے بارے میں ایسی معلومات ہیں جو عمران کے لئے فائدہ مند ہوسکتی ہیں۔ اس لئے میں نے اس کے آفس میں اپنے ایک آدمی کو بھیج کر ڈکٹا فون لگوا دیا تھا۔ میں وقتاً فوقتاً ان تمام ڈکٹا فون کو چیک کر رہا تھا۔

میں نے تمام ڈکٹا فونز کو ایک ریکارڈنگ مشین سے منسلک کر دیا تھا تاکہ اگر میں کوئی ڈکٹا فون چیک نہ کر سکوں تو اس میں آنے والی آوازیں خود بخود ریکارڈ ہو سکیں۔ پھر جب میں نے اتفاق سے اولڈ فاکس کے آفس میں لگایا ہوا ڈکٹا فون چیک کیا تو اس میں خاصی ریکارڈنگ ہو چکی تھی۔ میں نے اسے چیک کیا تو حیران ہ گیا۔ عمران واقعی اس کے پاس پہنچا ہوا تھا۔

’’کیا باتیں ہوئی تھیں ان کی‘‘...... کارلوس نے ہونٹ بھینچتے ہوئے کہا۔

’’آپ خود سن لیں‘‘...... راڈرک نے کہا۔

’’اوکے۔ کرو آن کرو‘‘...... کارلوس نے کہا تو راڈرک نے میز پر رکھے ہوئے سیل فون کا ریکارڈر آن کر دیا۔

’’آپ پہلے یہ بتائیں کہ آپ بلیک کوبرا کے بارے میں کس قسم کی معلومات حاصل کرنا چاہتے ہیں‘‘...... ایک بھاری سی آواز سنائی دی۔

’’یہ اولڈ فاکس کی آواز ہے‘‘...... راڈرک نے کہا تو کارلوس نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

’’مجھے اس کے ہیڈ کوارٹر اور اس کے چیف کے بارے میں معلومات چاہئیں‘‘...... ایک اور آواز سنائی دی۔

’’یہ علی عمران کی آواز ہے‘‘...... اس بار راڈرک نے کہا اور کارلوس نے ایک بار پھر اثبات میں سر ہلا دیا۔

’’یہ انتہائی خفیہ تنظیم ہے۔ مجھے اس بارے میں تفصیلات کا تو علم نہیں ہے‘‘...... اولڈ فاکس نے کہا۔

’’جو کچھ بھی آپ کو معلوم ہو۔ وہ بتا دیں‘‘...... عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

’’مجھے صرف اتنا معلوم ہے کہ بلیک کوبرا ایک انتہائی سفاک، بے رحم اور خطرناک ترین مجرم تنظیم ہے جس نے اپنے پنجے پورے ایکریمیا اور یورپ میں پھیلائے ہوئے ہیں۔ میری معلومات کے مطابق بلیک کوبرا کا ہیڈ کوارٹر ایکریمی ریاست والٹاس میں ہے۔ کہاں ہے یہ مجھے نہیں معلوم۔ پہلے اس کا ہیڈ کوارٹر مشی گن میں تھا لیکن پھر کچھ عرصہ قبل مشی گن کا ہیڈ کوارٹر ختم کر دیا گیا اور مجھے صرف اتنا ہی معلوم ہوا ہے کہ بلیک کوبرا نے اپنا ہیڈ کوارٹر والٹاس میں شفٹ کر لیا ہے۔ بلیک کوبرا کا چیف راڈسن ہے جو خود کو بلیک کوبرا کہتا ہے۔ اس تنظیم کے بے شمار گروپس ہیں۔ یہ انتہائی تربیت یافتہ اور جدید ترین آلات استعمال کرنے میں مشہور ہیں۔ اگر آپ کو بلیک کوبرا کے چیف راڈسن تک پہنچنا ہے تو پھر اس کے لئے آپ کو اس کے نمبر ٹو کے پاس جانا پڑے گا۔ اس کا نمبر ٹو سٹیفن ہے جو اس کا دست راست بھی ہے اور اس کا پارٹنر بھی‘‘۔ اولڈ فاکس نے کہا۔

’’یہ سٹیفن صاحب کہاں مل سکیں گے‘‘...... عمران نے پوچھا۔

’’وہ بلیک سن کلب کا مالک اور منیجر ہے اور بلیک سن کلب شمال

میں واقع ایک قدیم علاقے والٹاس کے ایک اولڈ فورٹ میں ہے۔ یہ قلعہ بھی والٹاس فورٹ کہلاتا ہے۔ اس قلعے کے گرد ایکریمی فوجی چھاؤنی ہے۔ بہت بڑی چھاؤنی ہے اور آپ کی اطلاع کے لئے بتا دوں کہ اس فوجی چھاؤنی پر سٹیفن کا مکمل کنٹرول ہے کیونکہ وہ وہاں ایک کرنل کے عہدے پر فائز ہے''...... اولڈ فاکس نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

''بلیک کوبرا کا ایجنٹ اور کرنل کے عہدے پر فائز ہے۔ کیا مطلب ہوا اس بات کا''...... عمران کی حیرت بھری آواز سنائی دی۔

''سیدھی سی بات ہے جناب۔ اس نے اصل کرنل کو غائب کر دیا تھا اور اس کی جگہ وہاں پہنچ گیا تھا اور اب وہ مستقل طور پر وہیں رہتا ہے''...... اولڈ فاکس نے جواب دیا۔

''اوہ۔ تو یہ بات ہے۔ اس نے کس کرنل کی جگہ لے رکھی ہے''...... عمران نے پوچھا۔

''کرنل ہاورڈ۔ وہ کرنل ہاورڈ کے میک اپ میں وہاں موجود ہے''...... اولڈ فاکس نے جواب دیا۔

''کیا وہ کسی خاص وجہ سے اس فوجی چھاؤنی میں رہتا ہے''۔ عمران نے پوچھا۔

''ہاں۔ ایک پوری چھاؤنی اس کے کنٹرول میں ہے۔ اگر بلیک کوبرا کے خلاف کوئی ایکشن لیا جاتا ہے تو وہ اس چھاؤنی کی فوج سے بلیک کوبرا کو بچانے کا کام لے سکتا ہے۔ اس کے علاوہ اس

قلعے میں فوجیوں کے اسلحے کا بہت بڑا ڈپو موجود ہے جہاں ہر قسم کا اسلحہ وافر تعداد میں موجود ہے۔ وہ وہی اسلحہ وہاں سے نکال کر بلیک کوبرا کو پہنچاتا ہے۔ اس سے بڑا مقصد اور اس کا کیا ہوسکتا ہے''۔ اولڈ فاکس نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

''کیا یہ واقعی کوئی قلعہ ہے یا صرف نام قلعے کا ہے''...... عمران نے پوچھا۔

''باقاعدہ قلعہ ہے جناب''...... اولڈ فاکس نے جواب دیا۔

''اس چھاؤنی اور قلعے کے علاوہ سٹیفن کی کوئی اور مصروفیات۔ یہاں دارالحکومت میں بھی تو بہرحال وہ آتا جاتا ہو گا''...... عمران نے پوچھا۔

''نہیں۔ وہ بے حد ریزرو رہتا ہے''...... اولڈ فاکس نے جواب دیا۔

''اس کا مطلب ہے کہ بلیک کوبرا کا چیف راڈسن بھی اسی فورٹ میں موجود ہو گا''...... عمران نے کہا۔

''ہو سکتا ہے لیکن مجھے اس بارے میں حتمی طور پر علم نہیں ہے''...... اولڈ فاکس نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

''آپ کو بلیک کوبرا کے چیف اور سٹیفن کے بارے میں کس طرح علم ہوا''...... عمران نے پوچھا۔

''کرنل ہاورڈ اصل میں میرا دوست تھا۔ میری اور اس کی اکثر فون پر بات ہوتی تھی اور وہ جب بھی دارالحکومت آتا تھا تو وہ

سیدھا میرے پاس ہی آتا تھا اور ہم دونوں اکٹھے ہی وقت
گزارتے تھے۔ کافی دن ہو گئے جب وہ نہ آیا تو میں نے اسے
فون کیا لیکن اس نے مجھ سے بات کرنے سے انکار کر دیا۔ میں
نے متعدد بار اس سے بات کرنے کی کوشش کی۔ اس سے میری جو
تھوڑی بہت جو ہیلو ہائے ہوئی تو مجھے اس کی آواز بدلی ہوئی محسوس
ہوئی تھی۔ مجھے حیرت تھی کہ کرنل ہاورڈ کو آخر ہوا کیا ہے اور وہ مجھ
سے بات کرنے سے کیوں کترا رہا ہے۔ چونکہ وہ میرا اچھا دوست
تھا۔ اس لئے میں اس سے ملنے فورٹ میں پہنچ گیا۔ میں اکثر اس
سے ملنے جاتا رہتا تھا اس لئے مجھے اس کے آفس میں جانے سے
نہ روکا گیا۔ جب میں اس کے آفس میں پہنچا تو وہ اپنے آفس میں
موجود نہ تھا۔ میں وہیں بیٹھ کر اس کا انتظار کرنے لگا۔ ابھی مجھے
وہاں بیٹھے چند لمحے ہی ہوئے تھے کہ اچانک مجھے آفس سے ملحقہ
کمرے سے چند آوازیں سنائی دیں۔ یہ ایسی آوازیں تھیں جیسے کوئی
ٹرانسمیٹر پر بات کر رہا ہو۔ میں اٹھا اور اس دروازے کے پاس گیا
تو واقعی ایک آدمی کسی راڈسن سے بات کر رہا تھا۔ ان کی باتوں
سے ساری بات واضح ہوگئی۔ مجھے اس بات پر حیرانی تھی کہ آخر یہ
سٹیفن، کرنل ہاورڈ تک پہنچا کیسے اور اس نے اتنی آسانی سے اس
کی جگہ کیسے لے لی۔ سب سے زیادہ مجھے غصہ اس بات پر آ رہا تھا
کہ وہ بلیک کوبرا کا نمبر ٹو تھا۔ میں کافی دیر تک اس کی باتیں سنتا رہا
پھر میں اس سے ملے بغیر وہاں سے نکل آیا۔ بلیک کوبرا کے بارے

میں مجھے معلوم تھا کہ یہ ایک انتہائی خطرناک تنظیم ہے۔ جو انسانوں
کو کیڑے مکوڑوں سے زیادہ حیثیت نہیں دیتی ہے۔ میں نے سوچا
اگر میں نے اس کے بارے میں کسی کو کچھ بتایا یا اس کے خلاف
کوئی بھی کارروائی کرنے کی کوشش کی تو مجھے لینے کے دینے پڑ سکتے
ہیں کیونکہ بلیک کوبرا کے بارے میں مشہور ہے کہ وہ جس کا دشمن
بن جائے اس کے خاندانوں کا نام و نشان مٹا دیتا ہے۔ سٹیفن اور
راڈسن کے درمیان جو بات چیت ہو رہی تھی اس کے مطابق چھاؤنی
میں ان کے اپنے آدمیوں کی تعداد بڑھ رہی تھی۔ وہ اصل فوجیوں
کو ہٹا کر ان کی جگہ اپنے آدمیوں کو لا رہے تھے تاکہ پوری کی
پوری چھاؤنی پر ان کا قبضہ ہوجائے۔ اگر میں کسی سے کوئی بات کرتا
تو ان کے درمیان زبردست جنگ چھڑ سکتی تھی۔ اس لئے میں اسی
ادھیڑ بن میں رہا کہ مجھے کیا کرنا چاہیے۔ میں جس عمر کا آدمی ہوں
بلیک کوبرا جیسی خطرناک تنظیم سے ٹکر نہیں لے سکتا تھا۔ اس لئے
میں نے خاموشی ہی اختیار کر لی لیکن میں چونکہ فورٹ میں کرنل
ہاورڈ کے آفس میں گیا تھا اور وہاں کافی دیر رکا رہا تھا اس لئے
سٹیفن کو میری آمد کے بارے میں بتا دیا گیا تھا۔ بس پھر کیا تھا۔
بلیک کوبرا کے آدمی فوراً مجھ تک پہنچ گئے اور پھر انہوں نے مجھے اغوا
کیا اور اپنے نامعلوم ٹھکانے پر لے گئے۔ وہ مجھ سے پوچھنا چاہتے
تھے کہ میں کرنل ہاورڈ سے ملے بغیر واپس کیوں آ گیا تھا اور اتنی
دیر تک اس کے آفس میں بیٹھا کیا کرتا رہا تھا۔ وہ شاید یہ جاننا

چاہتے تھے کہ میں نے کہیں سٹیفن اور راڈسن کی ٹرانسمیٹر پر ہونے والی باتیں تو نہیں سن لیں۔ میرے انکار کرنے پر انہوں نے مجھے بہت ڈرایا دھمکایا اور پھر میرے انکار کرنے پر یا پھر شاید میرے بوڑھا ہونے کا خیال کر کے انہوں نے مجھے چھوڑ دیا لیکن انہوں نے مجھے سخت وارننگ دیتے ہوئے کہا تھا کہ اگر میں کچھ جانتا ہوں تو اسے اپنے سینے میں ہی محفوظ کر لوں۔ اگر میں نے کبھی کسی کے سامنے زبان کھولی تو وہ نہ صرف مجھے بلکہ میرے پورے خاندان کو ختم کر دیں گے۔ تب سے میری زبان بند ہے اور میں اپنے کاموں میں ہی مصروف رہتا ہوں''۔ اولڈ فاکس نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

''یہ کب کا واقعہ ہے''...... عمران نے پوچھا۔

''ایک ماہ پہلے کا''...... اولڈ فاکس نے کہا۔

''تو کیا یہاں بلیک کوبرا کے آدمی موجود ہیں جو آپ کی نگرانی کرتے ہیں''...... عمران نے کہا۔

''ہو سکتے ہیں۔ مجھے ان کے بارے میں کچھ نہیں معلوم''۔ اولڈ فاکس نے کہا۔

''اوکے جناب۔ آپ کا بے حد شکریہ۔ اب مجھے اجازت دیں''...... عمران کی آواز سنائی دی۔

''جناب۔ سارفن کے مجھ پر بے پناہ احسان ہیں۔ ان کی میں کوئی بات ٹال نہیں سکتا۔ ان کی وجہ سے میں آپ کو یہ سب کچھ

بتانے پر مجبور ہو گیا ہوں۔ آپ برائے کرم اس بات کا خیال رکھیں کہ اس سلسلے میں میرا نام نہ آئے''...... اولڈ فاکس کی آواز سنائی دی۔

''آپ بے فکر رہیں۔ ایسا ہی ہو گا''...... عمران نے جواب دیا اور اس کے ساتھ ہی سیل فون سے آواز نکلنا بند ہو گئی تو راڈرک نے ہاتھ بڑھا کر سیل فون اٹھا کر واپس جیب میں ڈال لیا۔

''ہونہہ۔ اب اس سلسلے میں کیا کیا جائے''...... کارلوس نے چند لمحے خاموش رہنے کے بعد کہا۔

''کیا مطلب باس۔ میں سمجھا نہیں''...... راڈرک نے چونک کر کہا۔

''عمران کو بلیک کوبرا کے سیکنڈ چیف کے بارے میں ساری تفصیل کا پتہ چل چکا ہے۔ ہمارے لئے مسئلہ یہ ہے کہ چیف نے ہمیں نہ تو سیکنڈ چیف کے بارے میں بتایا ہے اور نہ ہی ہمیں اس کے بارے میں کسی بھی تفصیل کا علم ہے کہ وہ والٹاس فورٹ میں کیا کر رہا ہے اور اس کا مقصد کیا ہے۔ ہم اس سے قطعی طور پر انجان ہیں جبکہ عمران یہاں صرف وہ فارمولا لینے کے لئے آیا ہے جو چیف کے پاس موجود ہے۔ چیف نے ہمیں حکم دیا ہے کہ وہ اور اس کے ساتھی یہاں آئیں تو ہم ان کے خلاف فاسٹ ایکشن کریں اور انہیں ہر صورت میں ہلاک کر دیں۔ اگر یہ لوگ یہاں سے نکل کر فورٹ اور چھاؤنی میں جاتے ہیں تو ہمارے لئے وہاں

جانا ناممکن ہو جائے گا۔ والٹاس فورٹ اور سیکنڈ چیف کے بارے میں ہمیں کچھ بھی معلوم نہیں ہے۔ ہو سکتا ہے چیف نے اسے سارے گروپس سے چھپایا ہوا ہو اور اگر چیف کو اس بات کا علم ہوا کہ ہمیں سیکنڈ چیف اور ان کا والٹاس فورٹ کی چھاؤنی پر قبضہ کرنے کا پتہ چل گیا ہے تو وہ ہمیں بھی زندہ نہیں چھوڑے گا۔ اس لئے میرے خیال میں ہمیں ان تمام باتوں کو ذہن سے نکال دینا چاہئے کہ چیف کا اصل نام کیا ہے۔ سیکنڈ چیف کون ہے اور فورٹ کی چھاؤنی پر انہوں نے قبضہ کیوں کیا ہے۔ ہمیں صرف اس بات کو ذہن میں رکھنا ہو گا کہ عمران اور اس کے ساتھیوں کا خاتمہ کیسے کیا جائے''...... کارلوس نے کہا۔

''یس باس۔ اب جبکہ ہمیں ان کی رہائش گاہ کا علم ہو چکا ہے تو ہمیں انہیں اسی جگہ ٹارگٹ کر لینا چاہئے۔ آپ حکم دیں تو میں ابھی اپنے آدمیوں کو لے جاتا ہوں اور اس رہائش گاہ کو بموں اور میزائلوں سے اُڑا دیتا ہوں۔ عمارت کے ساتھ ساتھ وہ سب بھی وہاں جل کر راکھ بن جائیں گے''...... راڈرک نے کہا۔

''کیا تمہارا کوئی آدمی ان کی نگرانی کر رہا ہے''...... کارلوس نے پوچھا۔

''یس باس۔ میں نے وہاں اپنے گروپ کے دس افراد کو بھیجا ہوا ہے جنہوں نے رہائش گاہ کو چاروں طرف سے گھیر رکھا ہے''۔ راڈرک نے جواب دیا۔

''ٹھیک ہے۔ ہمیں ابھی جا کر ان کے خلاف کارروائی کرنی ہو گی تا کہ ان کے بچ نکلنے کا کوئی امکان نہ رہے ورنہ ان سے کچھ بعید نہیں کہ وہ کب رہائش گاہ کے کسی خفیہ راستے سے نکل جائیں''۔ کارلوس نے کہا۔

''یس باس۔ میں بھی یہی سوچ رہا تھا۔ ویسے میں نے رہائش گاہ کے اندر جا کر چیکنگ کی تھی۔ بظاہر مجھے وہاں کوئی خفیہ راستہ نہیں ملا تھا۔ لیکن میں نے چونکہ سارا کام جلد بازی میں کیا تھا اس لئے ممکن ہے کہ میں خفیہ راستہ ٹریس نہ کر سکا ہوں''۔ راڈرک نے کہا۔

''اوہ۔ تو پھر آؤ۔ جلدی''...... کارلوس نے کہا اور ایک جھٹکے سے اٹھ کھڑا ہوا، راڈرک بھی اٹھ کر کھڑا ہو گیا اور پھر وہ دونوں بیرونی دروازے کی طرف بڑھتے چلے گئے۔

ناٹران کو عمران نے صفدر کی خصوصی نگرانی اور انتہائی مشکل حالات میں مدد کرنے کا ٹاسک دیا تھا۔ صفدر کافرستان پہنچا تو تھا لیکن وہ اب تک ناٹران سے نہ ملا تھا اور نہ ہی اس کی صفدر سے بات ہوئی تھی لیکن چونکہ عمران نے اسے صفدر کے کافرستان میں داخل ہونے کے ذرائع بتا دیئے تھے اس لئے ناٹران کو اس بات کا علم ہو گیا تھا کہ صفدر کس میک اپ میں کافرستان پہنچا تھا۔ اس کا ایک آدمی صفدر کی مسلسل نگرانی کر رہا تھا۔ چونکہ وہ آدمی صفدر کی نگرانی ایک سائنسی آلے سے کر رہا تھا اس لئے صفدر کو اس کے بارے میں معلوم نہ ہو سکا تھا۔ ناٹران کے آدمی کا نام جبران تھا جو ناٹران کو صفدر کے بارے میں مسلسل رپورٹس دے رہا تھا۔

ناٹران کو جبران نے بتایا تھا کہ صفدر، کنگ کلب کے کنگ سے ملنے آیا ہے تو ناٹران قدرے پریشان ہو گیا۔ اسے کنگ کے بارے میں معلوم تھا۔ وہ ایک درندہ صفت انسان تھا اور انسانوں کو

کیڑے مکوڑوں سے زیادہ اہمیت نہ دیتا تھا۔ اگر صفدر اس کے ہاتھ لگ جاتا تو وہ اس کا رعشہ رعشہ الگ کر سکتا تھا۔ جبران نے جب ناٹران کو یہ رپورٹ دی کہ صفدر کو ہال میں اسے سرو کی جانے والی کافی میں کچھ ملا کر بے ہوش کر دیا گیا تھا اور پھر جب وہ بے ہوش ہو گیا تو چند آدمی اسے وہاں سے اٹھا کر لے گئے ہیں تو ناٹران نے ایک لمحے کی بھی دیر کرنا مناسب نہ سمجھی اور فوراً اپنے چار ساتھیوں کو ساتھ لے کر مقامی بدمعاشوں کے میک اپ میں کنگ کلب پہنچ گیا۔ وہ اس وقت اپنے ساتھیوں کے ساتھ کنگ کلب کے ہال میں بیٹھا ہوا تھا۔ جبران بھی ان کے پاس آ کر بیٹھ گیا تھا۔

''کیا رپورٹ ہے''...... ناٹران نے جبران سے پوچھا۔

''جو لوگ صفدر صاحب کو بے ہوشی کی حالت میں اٹھا کر لے گئے ہیں ان کے بارے میں کچھ معلوم نہیں ہو سکا ہے۔ میں چونکہ سائنسی آلے سے صفدر صاحب کی نگرانی کر رہا تھا اس لئے اس سے کافی دور تھا۔ جب تک یہاں پہنچا وہ لوگ انہیں یہاں سے لے جا چکے تھے۔ مجھے تو فکر لاحق ہونے لگی ہے کہ کہیں صفدر صاحب کو کنگ نے کوئی نقصان نہ پہنچا دیا ہو''...... جبران نے کہا تو ناٹران نے بے اختیار ہونٹ بھینچ لئے۔

''نہیں۔ وہ صفدر کو کوئی نقصان نہیں پہنچا سکتا۔ وہ سپر ایجنٹ ہے اور کنگ جیسے غنڈے اس کا کچھ نہیں بگاڑ سکتے ہیں''...... ناٹران

نے کہا۔

''نجانے وہ لوگ صفدر صاحب کہاں لے گئے ہیں اور وہ کس حال میں ہیں''...... جبران نے کہا۔ ناٹران نے اس کی بات کا کوئی جواب نہ دیا۔ وہ کچھ دیر اپنے ساتھیوں کے ساتھ بیٹھا رہا پھر اس نے اپنے ساتھیوں کو وہیں رکنے کا کہا اور اٹھ کر تیز تیز چلتا ہوا کاؤنٹر کی طرف بڑھتا چلا گیا۔

''یس سر''...... کاؤنٹر پر موجود ایک لڑکی نے لبوں پر کاروباری مسکراہٹ سجاتے ہوئے کہا۔

''کنگ سے ملنا ہے''...... ناٹران نے خشک لہجے میں کہا۔

''وہ آفس میں موجود نہیں ہیں''......لڑکی نے جواب دیا۔

''کیوں۔ کہاں گیا ہے وہ''...... ناٹران نے پوچھا۔

''میں نہیں جانتی۔ تم اس کی سیکرٹری مایا وتی سے مل لو۔ باس ہمیشہ اسے بتا کر ہی کہیں جاتے ہیں۔ ویسے وہ تمہیں نہیں بتائے گی لیکن اگر تم مجھ سے وعدہ کرو کہ تم آج رات میرے ساتھ گزارو گے تو میں اس سے پوچھ کر تمہیں بتا سکتی ہوں''...... لڑکی نے ناٹران کی طرف پسندیدہ نظروں سے دیکھتے ہوئے کہا تو ناٹران نے بے اختیار ہونٹ بھینچ لئے۔ ناٹران کی شخصیت اور وجاہت وہاں موجود تمام افراد سے یکسر مختلف تھی اس لئے لڑکی اسے دیکھتے ہی اس پر ریشہ خطمی ہوگئی تھی۔

''ٹھیک ہے۔ تم جیسی حسین عورت کی ہم نشینی میرے لئے

باعث فخر ہو گی۔ فکر مت کرو۔ ڈنر کے بعد میں تمہیں شراب بھی پلاؤں گا اور تمہاری پسند کا ڈنر بھی کراؤں گا اور تمہیں الگ سے بھرپور معاوضہ بھی دوں گا''...... ناٹران نے دل پر جبر کر کے بازاری لہجے میں کہا۔ اس کی بات سن کر لڑکی کے چہرے پر مسرت کے تاثرات ابھر آئے۔

''گڈ۔ میرا نام سویٹی ہے۔ شام پانچ بجے میری ڈیوٹی آف ہو جائے گی۔ میں چھ بجے ٹاور ہوٹل میں پہنچ جاؤں گی۔ تم وہیں آ جانا۔ وہ اس علاقے کا شاندار ہوٹل ہے''...... سویٹی نے باقاعدہ تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

''ٹھیک ہے لیکن شرط وہی ہے کہ تم کنگ کی سیکرٹری سے درست طور پر معلوم کر کے بتاؤ گی کہ وہ کہاں مل سکتا ہے''۔ ناٹران نے کہا۔

''ابھی معلوم کر کے بتاتی ہوں''...... سویٹی نے کہا اور فوراً سامنے پڑے ہوئے فون کا رسیور اٹھایا اور نمبر پریس کرنے لگی۔

''سویٹی بول رہی ہوں کاؤنٹر سے''...... سویٹی نے کہا۔ اس نے چونکہ لاؤڈر کا بٹن پریس نہ کیا تھا اس لئے ناٹران دوسری طرف سے آنے والی آواز نہ سن پا رہا تھا۔

''کنگ کہاں ہے مایا وتی۔ دارالحکومت سے ایک بہت بڑی پارٹی ان سے ملنے آئی ہے۔ لاکھوں ڈالر کا سودا ہو سکتا ہے۔ یہ سودا میری اور تمہاری توسط سے ہو گا تو ہمیں بھی کمیشن مل سکتا

ہے''...... سویٹی نے کہا اور پھر خاموش ہو کر دوسری طرف کی بات سننے لگی۔

''اوہ۔ ٹھیک ہے۔ پھر تو واقعی مجبوری ہے۔ اوکے۔ میں اس پارٹی کو کل کا وقت دے دیتی ہوں''...... سویٹی نے کہا اور پھر اس نے رسیور رکھ دیا۔

''تم کنگ سے کیوں ملنا چاہتے ہو''...... سویٹی نے اس کی طرف غور سے دیکھتے ہوئے کہا۔

''جو تم نے کہا ہے وہی بات ہے۔ میں واقعی کنگ سے مل کر ایک بگ ڈیل کرنے آیا ہوں''...... ناٹران نے کہا۔

''وہ بلیک پوائنٹ پر موجود ہے اور جب وہ وہاں ہوتا ہے تو پھر وہ کسی سے نہیں ملتا چاہے کروڑوں کا سودا ہی کیوں نہ ہو''۔ سویٹی نے کہا۔

''کیوں۔ کیا بلیک پوائنٹ اسپیس پر ہے''...... ناٹران نے منہ بنا کر کہا تو سویٹی بے اختیار کھلکھلا کر ہنس پڑی۔

''اسپیس پر نہیں اسی زمین پر ہی ہے لیکن وہ ایک ٹارچنگ سیل ہے۔ خوفناک ترین ٹارچنگ سیل۔ جہاں کنگ کے دشمنوں کو پہنچایا جاتا ہے اور پھر کنگ وہاں جا کر دشمنوں پر شدید ترین تشدد کرتا ہے۔ اب بھی اس کی سیکرٹری بتا رہی تھی کہ اس کے حکم پر کسی ایکریمی کو جو اپنی شامت آنے پر خود ہی یہاں پہنچ گیا تھا وہاں پہنچایا گیا ہے۔ وہ یہاں گوپال سروس کے ایجنٹ مہا ویر کو ڈھونڈ رہا

تھا۔ یہاں کے ایک ویٹر نے اس کی کافی میں بے ہوشی کی دوا ملا دی تھی۔ جس سے وہ بے ہوش ہو گیا اور پھر کنگ کے آدمی اسے بے ہوشی کی حالت میں اٹھا کر بلیک پوائنٹ پر لے گئے ہیں''...... سویٹی نے کہا تو ناٹران نے بے اختیار ہونٹ بھینچ لئے۔

''تم جتنی حسین ہو اس سے مجھے لگتا ہے کہ تم دوسری لڑکیوں سے زیادہ کنگ کی منظور نظر ہو گی''...... ناٹران نے کہا تو سویٹی بے اختیار کھلکھلا کر ہنس پڑی۔

''ہاں۔ تم ٹھیک کہہ رہے ہو۔ میں واقعی کنگ کی منظور نظر تھی لیکن جب سے یہ مایا وتی آئی ہے کنگ نے مجھے پوچھنا ہی چھوڑ دیا ہے۔ اس کم بخت عورت نے کنگ کو مکمل طور پر اپنے جال میں پھنسا لیا ہے اور اسے اپنے جال سے نکلنے ہی نہیں دیتی اس لئے کنگ اب کم ہی مجھ پر مہربان ہوتا ہے۔ بہرحال تم کنگ سے کل مل لینا۔ اب تو وہ اس ایکریمی کی کھال اتارنے میں مصروف ہو گا''...... سویٹی نے کہا۔

''ایکریمی کا یہاں کیا کام''...... ناٹران نے کہا۔

''مجھے معلوم نہیں''...... سویٹی نے جواب دیا۔ وہ زیادہ ہی باتونی معلوم ہوتی تھی یا پھر شاید اسے ناٹران کے روپ میں اپنا کوئی من چاہا ہیرو مل گیا تھا اس لئے وہ اس سے کلوز ہونے کی کوشش کر رہی تھی۔

''بلیک پوائنٹ کے بارے میں جانتی ہو۔ میرے پاس اس کے

لئے ایک کروڑ ڈالر کا سودا ہے۔ ایک کروڑ ڈالر کا سن کر وہ سب کچھ چھوڑ کر مجھ سے ملنے کے لئے فوراً آ جائے گا۔ اس سے فارغ ہو کر رات کو میں تمہارے پاس پہنچ جاؤں گا اور تمہیں پانچ ہزار ڈالر بھی دوں گا''...... ناٹران نے اسے لالچ دیتے ہوئے کہا اور پانچ ہزار ڈالر کا سن کر سویٹی بے اختیار اچھل پڑی۔

''پانچ ہزار ڈالر۔ کیا تم سچ کہہ رہے ہو''...... سویٹی نے آنکھیں چمکاتے ہوئے کہا۔

''ہاں۔ میں معاوضہ ایڈوانس دوں گا''...... ناٹران نے مسکراتے ہوئے کہا تو سویٹی کا چہرہ فرط مسرت سے سرخ ہوتا چلا گیا اور اس کی آنکھوں میں تیز چمک ابھر آئی۔ اس نے فوراً ہی ناٹران کو بلیک پوائنٹ کی تفصیل بتانی شروع کر دی۔

''تم کبھی گئی ہو وہاں''...... ناٹران نے پوچھا۔

''ہاں۔ کئی بار جا چکی ہوں۔ اس پوائنٹ کا انچارج نارائن ہے۔ وہ کبھی کبھار مجھے وہاں بلا لیتا ہے اور خود بھی لے جاتا ہے''۔ سویٹی نے خالص کاروباری انداز میں کہا۔

''اور کون کون ہوتا ہے وہاں۔ میرا مطلب ہے کہ اس پوائنٹ کی حفاظت کے لئے کتنے لوگ ہوتے ہیں''...... ناٹران نے پوچھا۔

''وہ ایک ٹارچر سیل ہے۔ وہاں کی حفاظت کی کیا ضرورت ہے۔ وہاں نارائن اکیلا ہی ہوتا ہے۔ وہی انچارج ہے''...... سویٹی نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

''اوکے۔ تو اب میں چلتا ہوں۔ اس وقت میرا وہاں جانا مناسب نہیں ہو گا۔ کنگ سے کل ہی مل لوں گا۔ اور ہاں تم چھ بجے نہیں بلکہ رات نو بجے ہوٹل میں پہنچ جانا۔ میں بھی وہاں پہنچ جاؤں گا انجوائے کرنے اور یہ رہا تمہارا ایڈوانس''...... ناٹران نے کہا۔ اس نے ڈالر کی ایک گڈی نکال کر اس کی طرف بڑھائی تو سویٹی نے گڈی یوں جھپٹ لی جیسے چیل گوشت پر جھپٹتی ہے۔ اس کا چہرہ یکلخت مسرت سے سرخ ہو گیا تھا۔ ڈالر کی گڈی کی شکل میں جیسے اسے خزانہ مل گیا تھا۔ اس نے فوراً گڈی کو کاؤنٹر کے نیچے ایک دراز میں ڈال لی۔ ناٹران مسکراتا ہوا مڑا اور اپنے ساتھیوں کو مخصوص انداز میں اشارہ کرتا ہوا بیرونی دروازے کی طرف بڑھتا چلا گیا۔

اس کے ساتھی اس کا اشارہ ملتے ہی اٹھ کھڑے ہوئے تھے اور پھر وہ سب بھی اس کے پیچھے باہر آ گئے۔ ایکریمی کا سن کر اس کے ذہن میں دھماکے سے ہونے لگ گئے تھے۔ وہ سمجھ گیا تھا کہ یہ ایکریمی صفدر ہی ہے جو کنگ کے ہاتھ لگ گیا ہے اور کنگ اب اسے ٹارچر سیل میں لے گیا ہے۔ کلب کے کمپاؤنڈ گیٹ سے نکل کر وہ اس طرف بڑھتا چلا گیا جہاں اس کی اور اس کے ساتھیوں کی کار کھڑی تھی۔ اس کے ساتھی بھی وہاں پہنچ گئے۔

''کیا ہوا باس۔ آپ بے حد پریشان دکھائی دے رہے ہیں''۔ جبران نے اس کے قریب آتے ہی چونک کر کہا۔

''نجانے کیا بات ہے کہ میرا دل ڈوبا جا رہا ہے۔ ایسے محسوس

ہو رہا ہے جیسے اسے کسی نے مٹھی میں لے کر دبا دیا ہو''...... ناٹران نے جلدی سے کار کا دروازہ کھول کر ڈرائیونگ سیٹ پر بیٹھتے ہوئے کہا۔

''ہوا کیا ہے''...... جبران نے سائیڈ سیٹ پر بیٹھتے ہوئے پریشان سے لہجے میں کہا اور اس کے ساتھ ہی عقبی سیٹ پر اس کے دوسرے ساتھی بھی بیٹھ گئے۔ ناٹران نے کار سٹارٹ کی اور دوسرے لمحے کار اس قدر تیز رفتاری سے آگے بڑھنے لگی جیسے سڑک پر دوڑنے کی بجائے ہوا میں اڑتی ہوئی جا رہی ہو۔

''ابھی تو صرف اتنا معلوم ہوا کہ یہاں کنگ کے بلیک پوائنٹ پر جو اس کا ٹارچنگ پوائنٹ ہے کسی ایکریمی کو لے جایا گیا ہے''۔ ناٹران نے ہونٹ چباتے ہوئے جواب دیا۔

''ایکریمی۔ اوہ۔ وہ یقیناً صفدر صاحب ہوں گے۔ وہ مسلسل ایکریمین میک اپ میں تھے''...... جبران نے چونک کر کہا۔

''ہاں۔ لیکن نجانے کیا بات ہے کہ میرا دل ڈوبا جا رہا ہے۔ مجھے یوں محسوس ہو رہا ہے جیسے میری عزیز ترین چیز مجھ سے چھینی جا رہی ہو''...... ناٹران نے بڑبڑاتے ہوئے لہجے میں کہا۔ خاصی سپیڈ سے کار چلانے کے بعد وہ جلد ہی ایک کالونی میں داخل ہو گئے۔ پھر ناٹران نے ایک کوٹھی کے پھاٹک کے سامنے گاڑی روکی اور کار کا دروازہ کھول کر باہر آ گیا۔ اسی لمحے اندر سے مشین گن کی فائرنگ کی تیز آوازیں سنائی دیں۔

''اوہ۔ اوہ۔ اندر مشین گن کی فائرنگ ہو رہی ہے''...... ناٹران نے یکلخت چیختے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی وہ اس قدر تیزی سے پھاٹک پر چڑھ کر اندر کود گیا جیسے اس کے جسم میں بجلیاں بھر گئی ہوں اندر کود کر اس نے چھوٹا پھاٹک کھولا اور دوڑتا ہوا اندرونی عمارت کی طرف بڑھتا چلا گیا۔ ناٹران کے ساتھی بھی اس کے پیچھے دوڑتے ہوئے اندر آ گئے تھے۔

''اوہ۔ اوہ۔ صفدر۔ اوہ۔ اس کی حالت تو بے حد خراب ہے'' یکلخت ناٹران کے ساتھیوں کو اندر سے ناٹران کے چیخنے کی آواز سنائی دی اور اس کے ساتھی صفدر کا نام سن کر بے اختیار اچھل پڑے۔ جب وہ سب ایک بڑے کمرے میں داخل ہوئے تو وہاں ہر طرف خون ہی خون پھیلا ہوا تھا۔ ایک آدمی ہلاک ہو چکا تھا اور دوسرے کی ٹانگیں گولیوں سے چھلنی تھیں جبکہ ایک سائیڈ پر ایک ایکریمی پڑا ہوا تھا۔ اس کے پہلو سے خون تیزی سے بہہ رہا تھا۔

''یہ صفدر ہے۔ اس کی حالت بے حد خراب ہے۔ جبران تم میڈیکل باکس تلاش کرو اور حاشر تم پانی کی بوتلیں ڈھونڈو۔ جلدی کرو''...... ناٹران نے اس ایکریمی کی نبض اور دل کی دھڑکن چیک کرنے کے بعد چیخ کر کہا تو جبران اور اس کا دوسرا ساتھی حاشر بے اختیار مڑ کر باہر کی طرف دوڑتے چلے گئے جبکہ ناٹران کا تیسرا ساتھی وہیں دروازے کے قریب رک گیا۔ ناٹران، صفدر پر جھکا کر مخصوص انداز میں اس کے سینے پر مسلسل مالش کر رہا تھا۔ چندلمحوں

بعد جبران آندھی اور طوفان کی طرح دوڑتا ہوا اندر آیا تو اس کے ہاتھ میں ایک بڑا سا میڈیکل باکس موجود تھا جبکہ اس کے پیچھے حاشر ہاتھوں میں پانی کی بڑی بڑی بوتلیں اٹھائے ہوئے دوڑتا ہوا اندر داخل ہوا۔

"جبران۔ اسے انجکشن لگاؤ۔ میں ہاتھ نہیں ہٹا سکتا ورنہ صفدر ابھی آخری ہچکی پر پہنچ جائے گا"...... ناٹران نے چیختے ہوئے کہا اور پھر جبران نے ناٹران کی ہدایات پر میڈیکل باکس سے انجکشن اور سرنجیں نکال کر صفدر کے دونوں بازوؤں میں یکے بعد دیگرے کئی انجکشن لگا دیئے۔

"اوہ۔ اللہ تعالیٰ کا کرم ہو گیا ہے۔ معاملہ کافی حد تک سنبھل گیا ہے"...... چند لمحوں بعد ناٹران نے انتہائی متشکرانہ لہجے میں کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے صفدر کے سینے کی مالش بند کر دی۔

"صفدر کو مشین پسٹل کی تین گولیاں لگی ہیں اور نجانے اس حالت میں بھی اس نے کیسے مشین گن چلا لی ہے۔ بہرحال اب یہ گولیاں نکالنی ہوں گی"...... ناٹران نے کہا تو جبران نے اثبات میں سر ہلا دیا اور پھر ان دونوں نے مل کر صفدر کا آپریشن کرنا شروع کر دیا۔

ان کے چوتھے ساتھی کا نام ابراہیم تھا۔ اس نے ناٹران کے کہنے پر حاشر کے ساتھ مل کر میڈیکل باکس سے سامان نکالا اور دوسرے زخمی کی ٹانگوں کی بینڈیج شروع کر دی۔ اس کی دونوں

ٹانگیں گولیوں سے چھلنی ہو گئی تھیں لیکن صرف زخم ہی زخم تھے۔ کوئی گولی اندر موجود نہ تھی اس لئے ابراہیم نے حاشر کے ساتھ مل کر اس کی ٹانگوں کی بینڈیج کر کے اسے طاقت کے دو انجکشن لگا دیئے۔ یہ آدمی ویسے تو شدید زخمی تھا اور اس کی ٹانگوں سے خون فواروں کی طرح نکل رہا تھا لیکن اس کا جسم اس قدر پلا ہوا تھا کہ اتنا خون نکل جانے کے باوجود وہ ختم نہیں ہوا تھا ورنہ کوئی عام آدمی شاید کافی دیر پہلے ہی ہلاک ہو چکا ہوتا۔

"یہی کنگ ہے"...... ناٹران نے اٹھ کر اس آدمی کے قریب آتے ہوئے کہا۔

"مجھے تو حیرت ہو رہی ہے باس کہ صفدر صاحب نے تین گولیاں لگنے کے باوجود نہ صرف اس قدر بھاری مشین گن اٹھا کر چلا دی بلکہ اس نے اس حالت میں بھی دانستہ اس آدمی کی ٹانگوں پر فائرنگ کی ہے حالانکہ میرا خیال ہے جب انہوں نے فائرنگ کی ہو گی تو وہ یقیناً پوری طرح ہوش و حواس میں بھی نہ ہوں گے"۔ جبران نے کہا تو ناٹران کا چہرہ یکلخت چمک اٹھا۔

"تمہاری بات درست ہے لیکن اس سے لازماً کوئی نہ کوئی ایسی حماقت ہوئی ہے جس کی وجہ سے یہ مار کھا گیا ہے اگر کلب میں مجھے ایکریمی کے بارے میں نہ بتایا جاتا اور میرا دل اس پر پریشان نہ ہوتا تو لازمی بات ہے کہ ہم اتنی جلدی یہاں نہ پہنچ سکتے تھے اور ایسی صورت میں صفدر صاحب اور اس کنگ دونوں کا خاتمہ لازمی

تھا‘‘۔ ناٹران نے کہا تو سب نے اثبات میں سر ہلا دیئے۔
’’بہرحال اللہ تعالیٰ کا لاکھ لاکھ شکر ہے کہ ہم بروقت پہنچ گئے۔ صفدر صاحب کو تین گولیاں لگی تھیں ان کا کافی خون بہہ گیا تھا۔ اگر ہمیں آنے میں دیر ہو جاتی تو ان کی زندگی کو واقعی خطرہ لاحق ہو سکتا تھا‘‘...... جبران نے کہا تو ناٹران نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

عمران والٹاس کا تفصیلی نقشہ سامنے رکھے اسے انتہائی غور سے دیکھنے میں مصروف تھا۔ اس کے ساتھ ٹائیگر بھی موجود تھا۔ جوزف اور جوانا باقی ممبران کے ساتھ دوسرے کمرے میں بیٹھے کھانا کھانے کے بعد گپ شپ میں مصروف تھے۔ عمران نے انہیں کہہ دیا تھا کہ وہ آج کا دن آرام کر لیں تاکہ کل سے بھرپور انداز میں مشن کا آغاز کیا جا سکے۔ اسے معلوم تھا کہ والٹاس کا شمالی علاقہ انتہائی گھنے جنگلات پر مشتمل ہیں۔ اس لئے وہاں موجود فوجی چھاؤنی اور قلعے تک پہنچنے کے لئے خصوصی انتظامات کرنے پڑیں گے۔
’’باس۔ کیا اب یہ بات طے شدہ ہے کہ بلیک کوبرا کا ہیڈ کوارٹر اس قلعے کے اندر ہی ہے‘‘...... ٹائیگر نے کہا۔
’’ہاں۔ میں نے اب تک جو معلومات حاصل کی ہیں ان کے مطابق تو ایسا ہی لگ رہا ہے‘‘...... عمران نے سر اٹھا کر جواب دیتے ہوئے کہا۔

''ہو سکتا ہے کہ اولڈ فاکس کی معلومات سو فیصد درست نہ ہوں''...... ٹائیگر نے کہا۔

''بظاہر تو اولڈ فاکس کو جھوٹ بولنے کی ضرورت نہ تھی اور اس کا لہجہ بتا رہا تھا کہ اس نے جو کچھ بتایا ہے سچ بتایا ہے لیکن بہرحال سو فیصد حتمی تو کوئی بات نہیں ہوتی''...... عمران نے جواب دیا۔

''میرا خیال ہے باس اگر اس سٹیفن کو کسی طرح قابو کر لیا جائے تو پھر حتمی معلومات مل سکتی ہیں''...... ٹائیگر نے کہا۔

''اس کے لئے ہمیں فوجی چھاؤنی سے ہو کر والٹاس فورٹ میں جانا ہو گا اور......'' عمران نے ابھی اتنا ہی کہا تھا کہ اچانک باہر دھماکوں کی آوازیں ابھریں۔

''یہ کیسی آوازیں ہیں''...... عمران نے چونک کر کہا تو ٹائیگر تیزی سے کرسی سے اٹھا۔ عمران نے بھی اٹھنے کی کوشش کی لیکن دوسرے لمحے اسے ایسا محسوس ہوا جیسے وہ اچانک کسی انتہائی گہرے اور تاریک کنوئیں میں گرتا چلا جا رہا ہو۔ اس نے لاشعوری طور پر اپنے آپ کو سنبھالنے کی کوشش کی لیکن اس کا ذہن یکلخت تاریک ہو گیا تھا پھر اچانک اس کے ذہن میں ایک دھماکے سے روشنی ہوئی اور ایک لمحے کے لئے تو اسے وہی احساس ہوا جو ذہن تاریک ہونے سے پہلے اس کے ذہن میں موجود تھا کہ وہ کسی گہرے اور اندھیرے کنوئیں میں گر رہا ہے لیکن دوسرے لمحے اس کے احساسات بیدار ہو گئے اور اسے احساس ہو گیا کہ وہ کسی کرسی پر

بیٹھا ہوا ہے۔ اس کی آنکھیں کھلیں تو اس کے ساتھ ہی اس کے ذہن میں بے اختیار دھماکے سے ہونے لگے۔ اس کے چہرے پر شدید حیرت کے تاثرات ابھر آئے کیونکہ اس وقت اس نے اپنے آپ کو ایک کمرے میں راڈز والی کرسی پر جکڑے پایا۔ اس نے گردن گھمائی تو اس کے دونوں اطراف میں اس کے سارے ساتھی بھی اسی پوزیشن میں راڈز والی کرسیوں پر جکڑے ہوئے تھے اور ان سب کے سر ڈھلکے ہوئے تھے۔ اس کا مطلب تھا کہ وہ سب ابھی تک بے ہوش تھے۔

''یہ۔ یہ۔ یہ سب کیا ہے''...... عمران نے انتہائی حیرت بھرے انداز میں بڑبڑاتے ہوئے کہا۔ اس نے اپنے بازوؤں اور پیروں کو حرکت دے کر ان زنجیروں کی ماہیت معلوم کرنے کی کوشش کی لیکن وہ صرف معمولی سی حرکت ہی کر سکا۔ اسی لمحے اس تہہ خانے نما کمرے کے اکلوتے بند دروازے کی دوسری طرف اسے قدموں کی آواز سنائی دی اور اس کے ساتھ ہی دروازہ کھلا اور ایک مقامی نوجوان جس کے کاندھے سے مشین گن لٹکی ہوئی تھی اور جس نے ایک ہاتھ میں نیلے رنگ کی ایک لمبی گردن والی بوتل پکڑی ہوئی تھی اندر داخل ہوا۔

''اوہ اوہ۔ کیا۔ کیا مطلب۔ یہ تمہیں خود بخود ہوش کیسے آ گیا''...... آنے والے نے عمران پر نظر پڑتے ہی انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔ وہ اس طرح عمران کو دیکھ رہا تھا جیسے اسے

اپنی آنکھوں پر یقین نہ آ رہا ہو۔

''میں چونکہ خود بخود بے ہوش ہوا تھا اس لئے خود بخود ہوش میں آ گیا''...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''خود بخود بے ہوش۔ اوہ۔ تو تم سمجھ رہے ہو کہ تم خود بخود بے ہوش ہوئے تھے حالانکہ تمہیں ٹرانساک گیس سے بے ہوش کیا گیا تھا اور ٹرانساک گیس سے بے ہوش ہونے والا انسان خود بخود ہوش میں آ ہی نہیں سکتا''...... نوجوان نے پہلے کی طرح حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

''شاید ٹرانساک گیس اصلی نہیں ہو گی۔ ملاوٹ شدہ ہو گی''۔ عمران نے بڑے معصوم سے لہجے میں کہا تو نوجوان بے اختیار ہنس پڑا۔

''تم واقعی بہادر آدمی ہو کہ اس حالت میں بھی ایسی باتیں کر رہے ہو۔ ورنہ تو لوگ اس حالت میں ہوش میں آتے ہی چیخنا اور رونا شروع کر دیتے ہیں''...... نوجوان نے کہا اور پھر وہ ہاتھ میں پکڑی ہوئی بوتل اٹھائے عمران کے ہی انداز میں جکڑے ہوئے تنویر کی طرف بڑھ گیا۔ اس نے بوتل کا ڈھکن ہٹایا اور پھر اس لمبی گردن والی بوتل تنویر کی ناک سے لگا دی۔ چند لمحوں بعد اس نے بوتل ہٹائی اور پھر ساتھ بندھے ہوئے کیپٹن شکیل کی طرف بڑھ گیا۔

''سنو''...... عمران نے کہا تو وہ آدمی چونک کر اس کی طرف

دیکھنے لگا۔

''بولو''...... اس آدمی نے کہا۔

''تمہارا نام کیا ہے''...... عمران نے پوچھا۔

''راڈرک۔ میرا نام راڈرک ہے''...... اس آدمی نے جواب دیا۔

''بہت اچھا نام ہے۔ راڈرک۔ یہ تو بتاؤ کہ ہم اس وقت کس کے مہمان ہیں۔ کم از کم میزبان کا نام تو پتہ ہو تا کہ اس کا شکریہ ادا کیا جاسکے''...... عمران نے نوجوان سے مخاطب ہو کر کہا تو راڈرک بے اختیار ہنس پڑا۔

''ایسا سمجھ لو کہ تم موت کے مہمان ہو اور تمہاری میزبان موت ہے''...... راڈرک نے اور آگے بڑھتے ہوئے کہا۔

''واہ۔ بڑے عرصے بعد کسی صنف نازک نے ہمیں مہمان بنانے کا شرف حاصل کیا ہے۔ اچھا یہ بتاؤ کہ یہ محترمہ موت صاحبہ شادی شدہ ہیں یا غیر شادی شدہ اور یہ حسین بھی ہیں یا......'' عمران نے مسکراتے ہوئے کہا تو راڈرک کے چہرے پر حیرت کے تاثرات ابھر آئے۔

''کیا تم پاگل ہو جو ایسی باتیں کر رہے ہو''...... راڈرک نے کہا۔ اس کے لہجے میں حیرت تھی۔ وہ اب جوزف کی ناک سے وہ نیلے رنگ کی بوتل لگائے ہوئے تھا۔

''اس بے پناہ عقلمندی کے دور میں پاگل ہونا تو ایک نعمت

ہے''......عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''تم واقعی عجیب آدمی ہو۔ کوئی سوچ بھی نہیں سکتا کہ موت کے سامنے کھڑے ہونے کے باوجود کوئی انسان ایسی باتیں بھی کر سکتا ہے''۔ راڈرک نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

''فی الحال تو مجھے تم سامنے کھڑے دکھائی دے رہے ہو اور تمہاری شکل دیکھ کر موت نہیں بلکہ زندگی کی خوبصورتی ہی ذہن میں آتی ہے''......عمران نے جواب دیا تو راڈرک مڑا اور پھر عمران کے سامنے آ کر رک گیا۔

''تمہارے بارے میں سنا تھا کہ تم دنیا کے ذہین ترین انسان ہو عمران لیکن تم تو انتہائی احمق اور پاگل دکھائی دے رہے ہو۔ تم جیسا انسان پاکیشیا سیکرٹ سروس کا لیڈر کیسے ہو سکتا ہے۔ مجھے واقعی حیرت ہو رہی ہے''...... راڈرک نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا تو عمران بے اختیار چونک پڑا۔

''تمہیں میرے نام کا کیسے علم ہوا ہے''......عمران کے لہجے میں اس بار حقیقی حیرت تھی۔

''ہمارے چیف نے خاص طور پر تمہارا حلیہ بتا کر ہدایت کی تھی کہ تمہیں ہر وقت نظر میں رکھا جائے۔ تمہارا نام بھی انہوں نے ہی بتایا تھا اور ان کے کہنے کے مطابق تم پاکیشیا سیکرٹ سروس کے لئے کام کرتے ہو اور یہ باقی سب تمہارے ساتھی ہیں اور یہ بھی بتا دوں کہ تم سب ابھی تک زندہ ہی اس لئے ہو کہ تمہارے ساتھیوں

کے بارے میں ابھی تک چیف پوری طرح باخبر نہیں ہے''۔ راڈرک نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

''تمہارا مطلب ہے کہ ہم بلیک کوبرا کے قبضے میں ہیں''۔ عمران نے حیران ہوتے ہوئے پوچھا۔

''ہاں۔ تم سب بلیک کوبرا کے ہی قیدی ہو''...... راڈرک نے جواب دیا اور پھر وہ عمران کے بائیں طرف موجود اس کے ساتھیوں کی طرف بڑھ گیا۔

''کیا یہ قید خانہ والٹاس فورٹ میں ہے''......عمران نے پوچھا۔

''نہیں۔ تم اس وقت کارلوس کی قید میں ہو اور یہ کارلوس کا سپیشل سیل ہے جہاں تمہیں رکھا گیا ہے۔ میں نے تو کارلوس کو مشورہ دیا تھا کہ تم اپنے ساتھیوں کے ساتھ جس رہائش گاہ میں موجود ہو اسے بموں اور میزائلوں سے اُڑا دیا جائے تاکہ نہ رہے بانس اور نہ بجے بانسری۔ عمارت کے ساتھ تم سب بھی راکھ کا ڈھیر بن جاؤ۔ کارلوس میرے ساتھ آیا تو اسی ارادے سے تھا لیکن پھر رہائش گاہ کے پاس پہنچ کر اس کا ارادہ بدل گیا۔ اس نے کہا کہ وہ تم سب کو زندہ پکڑنا چاہتا ہے تاکہ تم سے پوچھ گچھ کر سکے کہ کیا تمہارے اور ساتھی بھی یہاں ہیں اگر ہیں تو ان کی تعداد کتنی ہے اور وہ کہاں موجود ہیں اور یہ کہ سارفن اور اولڈ فاکس جیسے یہاں تمہارے کتنے سہولت کار موجود ہیں۔ اسی لئے کارلوس کے کہنے پر اس رہائش گاہ پر ٹرانساک گیس کے کیپسول فائر کئے گئے جو انتہائی

ژود اثر گیس ہے۔ اس گیس سے تم سب بے ہوش ہو گئے تو ہم تمہیں اٹھا کر یہاں لے آئے''۔ راڈرک نے جواب دیا۔

''یہاں کہاں۔ یہ جگہ ہے کہاں''...... عمران نے کہا۔

''سوری۔ یہ تمہیں نہیں بتایا جا سکتا''...... راڈرک نے منہ بناتے ہوئے کہا۔ وہ ساتھ ساتھ عمران کے ساتھیوں کو ہوش میں لانے کی کارروائی بھی جاری رکھے ہوئے تھا لیکن عمران جانتا تھا کہ ٹرانساک گیس سے بے ہوش آدمی اینٹی سونگھنے کی باوجود کم از کم نصف گھنٹے بعد ہی ہوش میں آ سکتا ہے۔ یہی وجہ تھی کہ عمران کے جن ساتھیوں کو اینٹی گیس سونگھائی جا چکی تھی وہ بھی بدستور بے ہوش تھے۔

''کیا بلیک کوبرا کا چیف یہاں خود آئے گا''...... عمران نے پوچھا۔

''نہیں۔ وہ کہیں آتا جاتا نہیں ہے۔ میں نے بتایا تو ہے کہ اس اڈے کا انچارج کارلوس ہے۔ وہی تم سے پوچھ گچھ کرے گا البتہ ایک بات بتا دوں کہ کارلوس تشدد کرنے کے معاملے میں بے حد سفاک آدمی ہے۔ اس تہہ خانے میں اس نے انسانوں پر اس قدر سفاکانہ انداز میں تشدد کیا ہوا ہے کہ دیواریں کانپ اٹھتی ہیں۔ اس لئے تمہاری بہتری اسی میں ہے کہ وہ جو کچھ پوچھے تم سچ سچ بتا دینا۔ ایسا کر کے تم خود کو اور اپنے ساتھیوں کو ناقابل برداشت تکلیف سے بچا سکتے ہو''۔ راڈرک نے اسے تلقین کرتے ہوئے کہا۔ وہ اب آخری آدمی کی ناک سے بوتل لگا کر واپس آ رہا تھا۔

اس نے بوتل کا ڈھکن بند کر دیا تھا۔

''کیا تم ہماری کوئی مدد کر سکتے ہو''...... عمران نے کہا تو راڈرک بے اختیار ہنس پڑا۔

''سوری۔ مجھے تم سے ہمدردی تو ہے لیکن یقین کرو میں تمہاری کوئی مدد نہیں کر سکتا''...... راڈرک نے کہا اور پھر تیزی سے مڑ کر دروازے کی طرف بڑھ گیا اور پھر دروازہ کھول کر تیزی سے باہر نکل گیا۔

دروازہ اس کے عقب میں بند ہوگیا تو عمران نے بے اختیار ایک طویل سانس لیا اور پھر تھوڑی دیر بعد اس کے ساتھی ایک ایک کر کے ہوش میں آنے لگ گئے۔ عمران نے اپنے آپ کو آزاد کرانے کی کوششیں شروع کر دی تھیں لیکن یہ نئے طرز کی راڈز والی کرسی تھی جس کا کوئی سر پیر اسے سمجھ نہ آ رہا تھا۔ کرسی پر کسی قسم کا کوئی بٹن موجود نہ تھا۔ کرسی کے پائے زمین کے اندر دھنسے ہوئے تھے۔ جو چیز دیکھ کر عمران کو تشویش ہو رہی تھی وہ یہ تھی کہ سازی کی ساری کرسیاں فولادی تھیں۔ ان پر کسی قسم کا کوئی کور موجود نہ تھا۔ ایسا لگ رہا تھا جیسے یہ الیکٹرک چیئرز ہوں۔ ایسی کرسیاں جن پر موت کی سزا پانے والے مجرموں کو بٹھا کر طاقتور شاک دے کر انہیں ہلاک کیا جاتا ہو۔ گو کہ عمران کو کرسی کے ارد گرد الیکٹرک وائر بھی دکھائی نہیں دے رہے تھے لیکن ان کرسیوں کی بناوٹ الیکٹرک چیئرز جیسی ہی تھی۔ راڈز میں اس کے جسم اور بازو کے ساتھ ساتھ

اس کی ٹانگیں بھی جکڑی ہوئی تھیں اور باوجود کوشش کے کوئی ایسی ترکیب اس کے ذہن میں نہ آ رہی تھی جس سے وہ ان راڈز سے نجات حاصل کر سکتا اس نے جب اپنے ساتھیوں کو بتایا کہ وہ بلیک کوبرا کے گروپ سیکشن انچارج کارلوس کی قید میں پہنچ چکے ہیں تو وہ سب بھی عمران کی طرح بے حد حیران ہوئے۔ لیکن ظاہر ہے کہ حیرن ہونے کے علاوہ اور کچھ کر بھی نہ سکتے تھے۔

اسی لمحے کمرے کا دروازہ کھلا اور لمبے قد اور بھاری جسم کا ایک آدمی اندر داخل ہوا۔اس کے چہرے پر سختی اور سفاکی کے تاثرات جیسے ثبت ہوئے دکھائی دے رہے تھے۔ اس کے پیچھے راڈرک تھا۔ مشین گن ابھی تک اس کے کاندھے سے لٹکی ہوئی تھی عمران اسے دیکھتے ہی پہچان گیا کہ یہ کارلوس ہے۔ کارلوس کی نظریں عمران پر جمی ہوئی تھیں۔ اس کے ہاتھ میں ایک چھوٹا سا ریموٹ کنٹرول نما آلہ تھا۔ جس پر نمبروں والے بٹن موجود تھے۔

”تمہارا نام علی عمران ہے اور تمہارا تعلق پاکیشیا سے ہے اور تم یہاں بلیک کوبرا کے خلاف کام کرنے آئے تھے“...... کارلوس نے اچانک عمران سے مخاطب ہو کر کہا۔ اس کے لہجے میں سختی کے ساتھ ساتھ ہلکی سی غراہٹ بھی موجود تھی۔

ہاں“...... عمران نے مختصر سا جواب دیا تو کارلوس بے اختیار چونک پڑا۔ اس کے چونکنے کا انداز ایسا تھا جیسے اسے عمران کی طرف سے ایسے جواب کی توقع نہ ہو۔

”باس۔ میں نے اسے بتا دیا ہے کہ اگر یہ اور اس کے ساتھی آسان موت مرنا چاہتے ہیں تو یہ باس کے سوالوں کے درست جواب دے دے“۔ کارلوس کے عقب میں کھڑے راڈرک نے کہا۔

”ہونہہ۔ تو تم اب سچ سچ بتا دو کہ کیا تمہارے ان ساتھیوں کا تعلق پاکیشیا سیکرٹ سروس سے ہے“...... کارلوس نے عمران سے مخاطب ہو کر کہا۔

”پاکیشیا سیکرٹ سروس ہم جیسے احمقوں کا ٹولہ نہیں ہے کہ اس طرح آسانی سے تمہارے ہاتھ لگ جائیں۔ یہ میرے ذاتی گروپ کے ممبرز ہیں“...... عمران نے منہ بناتے ہوئے جواب دیا۔

”ذاتی گروپ۔ کیا مطلب۔ تمہار ذاتی گروپ کہاں سے آ گیا“...... کارلوس نے چونک کر کہا۔

”گروپ آتا کہاں سے۔ گروپ بنایا جاتا ہے۔ میں فری لانسر آدمی ہوں۔ سیکرٹ سروس کو جب میری خدمات کی ضرورت ہوتی ہے وہ مجھ سے معاوضے کے عوض کام لے لیتی ہے۔ لیکن ظاہر ہے میں صرف سیکرٹ سروس کے کام کے انتظار میں بھوکا تو نہیں مر سکتا۔ اس لئے میں نے اپنا ذاتی گروپ بھی بنایا ہوا ہے اور یہ میرے ہی گروپ کے آدمی ہیں“...... عمران نے منہ بناتے ہوئے جواب دیا۔

”اوہ۔ تو یہ بات ہے“...... کارلوس نے اطمینان بھرا طویل

سانس لیتے ہوئے کہا۔

"ہاں۔ مجھے تو صرف اپنے معاوضے سے دلچسپی رہتی ہے"۔ عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ میں تمہاری بات تسلیم کرتا ہوں لیکن تم بلیک کوبرا کے خلاف کس کی ایماء پر کام کرنے یہاں آئے ہو"...... کارلوس نے کہا۔

"ظاہر ہے کسی پارٹی نے ہی میرے گروپ کو ہائر کیا ہو گا۔ ورنہ اب مجھے ذاتی طور پر تو کسی تنظیم یا گروپ سے کوئی دشمنی نہیں ہوسکتی"...... عمران نے جواب دیا۔

"کس پارٹی نے ہائر کیا ہے تمہیں"...... کارلوس نے کہا۔

"سوری۔ میرا اصول ہے کہ میں ہائر کرنے والی پارٹی کے بارے میں کسی کو کچھ نہیں بتایا کرتا۔ ویسے بھی اس پارٹی نے مجھے یہ کام فون پر سونپا تھا۔ اس نے میرے اکاؤنٹ میں میرا طلب کردہ معاوضہ ٹرانسفر کر دیا تھا اور میں اس کا کام کرنے کے لئے راضی ہو گیا تھا اور بس"...... عمران نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"کام۔ تمہارا مطلب ہے بلیک کوبرا کے خلاف کام کر کے اس سے فارمولا حاصل کرنا"...... کارلوس نے جواب دیا۔

"ہاں"...... عمران نے جواب دیا تو کارلوس نے ہونٹ بھینچ لئے۔

"کیا تمہارے گروپ کے یہی آدمی ہیں یا اور لوگ بھی ہیں اور

کیا بلیک کوبرا کے خلاف کام کرنے کے لئے یہاں پاکیشیا سیکرٹ سروس بھی پہنچی ہوئی ہے"...... کارلوس نے کہا۔

"ہاں۔ پاکیشیا سیکرٹ سروس کی پوری ٹیم بھی یہاں موجود ہے۔ بلیک کوبرا کے خلاف یہاں دو گروپس کام کر رہے ہیں۔ ایک میرا گروپ اور دوسرا پاکیشیا سیکرٹ سروس کا گروپ"۔ عمران نے اطمینان بھرے لہجے میں کہا تو کارلوس بری طرح سے اچھل پڑا۔

"اوہ اوہ۔ کیا تم سچ کہہ رہے ہو"...... کارلوس کے لہجے میں بے پناہ حیرت تھی۔

"مجھے جھوٹ بولنے کی کیا ضرورت ہے اور میں خواہ مخواہ تشدد برداشت کرنے کا عادی نہیں ہوں"...... عمران نے جواب دیا۔

"تمہارا پاکیشیا سیکرٹ سروس سے رابطہ ہے"...... کارلوس نے ہونٹ بھینچتے ہوئے کہا۔

"ظاہر ہے۔ ایک دوسرے سے رابطے کے بغیر مشن کیسے مکمل ہو سکتا ہے"...... عمران نے جواب دیا۔

"تو بتاؤ وہ کہاں چھپا ہوئے ہیں"...... کارلوس نے کہا۔

"سنو کارلوس۔ تمہیں شاید ایسے معاملات کا پوری طرح تجربہ نہیں ہے ہم معاوضے کے لئے کام کرتے ہیں اور ہمارے نزدیک معاوضہ سب سے زیادہ اہمیت رکھتا ہے۔ ہمیں چونکہ باقاعدہ معاوضے پر ہائر کیا گیا ہے۔ اس لئے ہم کسی کے بارے میں تمہیں کچھ بھی نہیں بتا سکتے۔ پاکیشیا سیکرٹ سروس بھی یہاں موجود ہے

اس کے بارے میں تمہیں میں نے بتا دیا ہے اور یہ بھی درست ہے کہ میرا پاکیشیا سیکرٹ سروس سے رابطہ بھی ہے۔ وہ اپنے طور پر کام کر رہے ہیں اور ہم اپنے طور پر۔ اگر تم لوگ واقعی پاکیشیا سیکرٹ سروس کو ٹریس کرنا چاہتے ہو تو پھر تمہیں مجھ سے باقاعدہ سودے بازی کرنا ہو گی اور سودا بازی کا یہ کوئی طریقہ نہیں ہے کہ تم ہمیں اس طرح جکڑ کر ہم سے بات کرو۔ اس کا طریقہ یہ ہے کہ تم ہمیں عزت اور معاوضہ دو۔ ہم تمہاری مدد کریں گے''...... عمران نے کہا۔

''نہیں۔ تمہیں ابھی اور اسی وقت بتانا ہو گا''...... کارلوس نے غرا کر کہا۔

''اس طرح تم کوئی فائدہ حاصل نہ کر سکو گے۔ تم زیادہ سے زیادہ ہم پر تشدد کر کے ہمیں ہلاک کر سکتے ہو لیکن پاکیشیا سیکرٹ سروس کا چیف ہماری جگہ کوئی اور گروپ ہائر کر لے گا۔ تم کس کس گروپ کا خاتمہ کرتے رہو گے''...... عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

''کیا تم واقعی درست کہہ رہے ہو''...... کارلوس نے کہا۔

''میں نے پہلے ہی کہا ہے کہ مجھے معاوضے سے دلچسپی ہے اور بس''...... عمران نے جواب دیا۔

''راڈرک''...... کارلوس نے مڑ کر راڈرک سے مخاطب ہو کر کہا۔

''یس باس''...... راڈرک نے چونک کر مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

''اس عمران کو آزاد کر دو۔ لیکن پہلے بازو کھول کر اس کے

دونوں ہاتھوں کو عقب میں کر کے ہتھکڑی ڈال دو۔ اس کے بعد اسے میرے پاس لے آؤ جبکہ اس کے ساتھی اسی حالت میں رہیں گے اور اگر عمران نے مجھے پوری طرح مطمئن کر دیا تو پھر اس کے ساتھیوں کو بھی آزاد کیا جا سکتا ہے۔ ورنہ انہیں گولیوں سے اڑا دیا جائے گا''...... کارلوس نے کہا اور پھر وہ تیزی سے مڑ کر دروازے کی طرف بڑھ گیا۔

''یس باس''...... راڈرک نے جواب دیا اور جب کارلوس دروازہ کھول کر باہر نکل گیا تو راڈرک عمران کی طرف بڑھا۔

''تم واقعی ذہین آدمی ہو۔ تم نے بہرحال وقتی طور پر باس کے ذہن کو الجھا کر اپنے اور اپنے ساتھیوں پر ہونے والا خوفناک تشدد روک دیا ہے''...... راڈرک نے عمران کی طرف بڑھتے ہوئے مسکرا کر کہا۔

''میں نے جو کچھ کہا ہے درست کہا ہے۔ مجھے کیا ضرورت ہے خواہ مخواہ کا تشدد برداشت کرنے کی''...... عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا تو راڈرک نے اثبات میں سر ہلا دیا اور پھر آگے بڑھ کر اس نے عمران کے دونوں ہاتھ راڈز سے آزاد کر دیئے لیکن اس کا جسم بدستور راڈز میں جکڑا ہوا تھا۔ ہلکی سی کلک کلک کی آواز کے ساتھ ہی دونوں راڈز اس کے بازوؤں سے ہٹ گئے تھے۔ چند لمحوں بعد ایک بار پھر کلک کلک کی ہلکی سی آوازیں ابھریں اور عمران نے محسوس کیا کہ اس کی دونوں ٹانگیں بھی راڈز سے آزاد ہو گئی

ہیں۔ پھر عمران کے دونوں ہاتھ اس کے عقب میں کئے گئے اور اس کے بعد کلپ ہتھکڑی کا بٹن دبنے کی آواز سنائی دی اور اس کے ساتھ ہی اس کے دونوں ہاتھ اس کے عقب میں جکڑ دیئے گئے۔

راڈرک پیچھے ہٹا اور پھر وہ تیز تیز قدم اٹھاتا دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ اس نے دروازے کے ساتھ دیوار پر ایک جگہ کو ہاتھ سے مخصوص انداز میں تھپتھپایا تو وہاں ایک سوئچ پینل نمودار ہو گیا۔ اس پر دو قطاروں میں سرخ رنگ کے بٹن نصب تھے اور سائیڈوں پر باقاعدہ نمبر لگے ہوئے تھے۔ راڈرک نے ایک لمحے کے لئے مڑ کر عمران کی طرف دیکھا اور پھر ایک بٹن کو انگلی سے پریس کر دیا۔

دوسرے لمحے کرر کی تیز آواز سے عمران کی کمر کے گرد موجود راڈز غائب ہو گئے۔ اب عمران کے لئے اٹھ کھڑے ہونے میں کوئی مشکل نہ تھی۔ وہ اطمینان بھرے انداز میں اٹھ کر کھڑا ہو گیا اور دو قدم آگے بڑھ آیا۔ اب صرف اس کے ہاتھ اس کے عقب میں ہتھکڑی سے بندھے ہوئے تھے۔

''آؤ''...... راڈرک نے مڑ کر عمران کی طرف دیکھا۔ اس نے کاندھے سے مشین گن اتار کر اس کا رخ عمران کی طرف کیا اور دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ سوئچ پینل ایک بار پھر دیوار میں غائب ہو گیا تھا۔

''اس اڈے میں کتنے افراد ہیں''...... عمران نے راڈرک کی طرف بڑھتے ہوئے کہا۔ اس دوران اس کی انگلیوں نے کلپ

ہتھکڑی کے درمیانی بٹن کو ٹٹولنا شروع کر دیا تھا۔

''یہاں کافی لوگ ہیں۔ آؤ جلدی کرو۔ ورنہ باس ناراض بھی ہو سکتا ہے''...... راڈرک نے دروازہ کھولتے ہوئے کہا۔ اسی لمحے عمران کی انگلی کلپ ہتھکڑی کے درمیانی بٹن پر پہنچ گئی۔

''یہ تم نے کیسی ہتھکڑی لگائی ہے۔ میری تو کلائی کی ہڈیاں ہی ٹوٹ رہی ہیں''...... اچانک عمران نے کہا تو راڈرک تیزی سے واپس مڑا۔ وہ شاید عمران کے عقب میں آ کر اس کی ہتھکڑی کو چیک کرنا چاہتا تھا۔ اسی لمحے کٹاک کی آواز کے ساتھ ہی عمران کی دونوں کلائیاں آزاد ہو گئیں۔

''یہ۔ یہ کیسی آواز تھی''...... راڈرک نے چونک کر کہا۔

''اسے تم میری آزادی کا نغمہ بھی کہہ سکتے ہو''...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی وہ تیزی سے سائیڈ پر ہٹا اور اس سے پہلے کہ راڈرک کچھ کہتا عمران کا بازو بجلی کی سی تیزی سے میں آیا اور راڈرک چیخ مار کر اچھلا اور ایک دھماکے سے نیچے فرش پر جا گرا۔ نیچے گرتے ہی اس نے تیزی سے اٹھنے کی کوشش کی لیکن دوسرے ہی لمحے عمران کی لات حرکت میں آئی اور راڈرک کنپٹی پر بھرپور ضرب کھا کر ایک جھٹکے سے سیدھا ہوا اور پھر ساکت ہو گیا۔ عمران نے جلدی سے جھک کر سب سے پہلے اس کے ہاتھوں سے نکل کر گر جانے والی مشین گن اٹھائی اور پھر وہ دروازے کی طرف بڑھ گیا۔

اس نے دروازہ بند کر کے اس کی چٹخنی چڑھا دی۔ پھر اس نے راڈرک کے طرح سوئچ پینل والی جگہ پر ہاتھ مارا تو سوئچ پینل دوبارہ نمودار ہو گیا۔ عمران کے ہاتھ اس طرح سرخ رنگ کے بٹنوں پر چلنے لگے جیسے کسی ماہر موسیقار کی انگلیاں پیانو بجاتے ہوئے حرکت کرتی ہیں۔ کرر کرر کی تیز آوازوں کے ساتھ اس کے ساتھیوں کی کرسیوں کے راڈز کھلنا شروع ہو گئے۔ جب سب ساتھی راڈز والی کرسیوں سے آزاد ہو گئے تو عمران تیزی سے مڑ کر ان کی طرف بڑھا اور اس نے تنویر اور جولیا دونوں کے ہاتھوں کے کڑے بٹن دبا کر کھول دیئے۔

''اپنے آپ کو اور باقی ساتھیوں کو کھولو۔ میں باہر جا رہا ہوں''...... عمران نے ان دونوں سے کہا اور پھر تیزی سے وہ بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ اس نے دروازہ کھولا باہر موجود راہداری کو پہلے ہی دیکھ چکا تھا اسے معلوم تھا کہ یہ کمرہ تہہ خانہ ہے اس لئے کارلوس ار اس کے دوسرے ساتھی لامحالہ اوپر والے حصہ میں ہی ہوں گے۔ وہ مشین گن پکڑے باہر راہداری میں آیا۔ راہداری ایک طرف سے بند تھی جبکہ دوسری طرف اس کا اختتام سیڑھیوں پر ہوا اور ان سیڑھیوں کے آخر میں دروازہ تھا جو آدھے سے زیادہ کھلا ہوا تھا۔ عمران سیڑھیاں چڑھتا ہوا اوپر پہنچا اور اس نے ایک لمحے کے لئے دروازے میں رک کر باہر جھانکا۔ یہ بھی ایک راہداری تھی جس کے دونوں طرف کمروں کے دروازے تھے

اور سامنے ایک برآمدہ اور اس کے بعد کھلا صحن نظر آ رہا تھا۔ ایک سرخ رنگ کی جدید ماڈل کی کار بھی برآمدے کی دوسری طرف کھڑی نظر آ رہی تھی۔ راہداری خالی تھی۔ عمران تیزی سے آگے بڑھا۔ اسی لمحے اسے رسیور رکھے جانے کی آواز سنائی دی۔

''یہ راڈرک ابھی تک اسے لے کر کیوں نہیں آیا''...... کارلوس کی آواز سنائی دی۔ اسی لمحے عمران دراوزے کے قریب پہنچ چکا تھا۔ دوسرے لمحے اس نے کارلوس کو باہر آتے دیکھا تو وہ کسی بھوکے عقاب کی طرح اس پر جھپٹ پڑا۔ اس کا ایک بازو کارلوس کی گردن کے گرد جم سا گیا تھا۔ کارلوس نے جھٹکا دے کر اپنے آپ کو چھڑانے کی کوشش کی پھر اس نے دونوں کہنیاں عمران کے پہلوؤں پر مارنا چاہیں لیکن اس سے پہلے کہ وہ کوئی خطرناک ضرب لگا سکتا۔ اس کا جسم یکلخت ڈھیلا پڑتا چلا گیا۔ وہ بے ہوش ہو چکا تھا۔

عمران نے جان بوجھ کر یہ سب کچھ کیا تھا۔ وہ چاہتا تھا کہ کارلوس کے منہ سے کوئی آواز نہ نکل سکے۔ کیونکہ راڈرک نے بتایا تھا کہ بہت سے افراد یہاں موجود ہیں۔ جب کارلوس کا جسم ڈھیلا پڑ گیا تو وہ اسے گھسیٹتا ہوا کمرے کے اندر لے گیا۔ کمرے کے فرش پر قالین بچھا ہوا تھا اس نے کارلوس کے جسم کو دروازے کی اوٹ میں قالین پر ڈالا اور پھر مشین لئے وہ ایک بار پھر راہداری میں آیا لیکن پھر پوری عمارت گھوم لینے کے باوجود اسے اور کوئی

آدمی نہ ملا تو اس نے بے اختیار ایک طویل سانس لیا۔ اس کا مطلب تھا کہ راڈرک نے جھوٹ بولا تھا۔ کارلوس کمرے میں ابھی تک بے ہوش پڑا ہوا تھا۔ اس نے اسے اٹھا کر کاندھے پر ڈالا اور پھر ایک بار پھر تہہ خانے کی طرف بڑھ گیا۔ جب وہ سیڑھیوں میں پہنچا تو اس نے کیپٹن شکیل کو راہداری میں آتے ہوئے دیکھا۔ کیپٹن شکیل، عمران کو دیکھ کر رک گیا۔

''فائرنگ کی آواز تو نہیں آئی''...... کیپٹن شکیل نے کہا۔

''پولیس والوں کی طرح خفیہ مار ماری ہے''...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا تو کیپٹن شکیل بے اختیار ہنس پڑا۔ عمران کارلوس کو اٹھائے تہہ خانے میں داخل ہوا تو سب ساتھی آزاد ہو چکے تھے۔

''کارلوس اور راڈرک دونوں کو راڈز میں جکڑ دو اور سوائے تنویر اور جولیا کے باقی سب باہر جا کر نگرانی کریں۔ کہیں اچانک کوئی آ ہی نہ جائے''...... عمران نے کارلوس کو زمین پر لٹاتے ہوئے اپنے ساتھیوں سے مخاطب ہو کر کہا۔

''یہ جولیا اور تنویر کے ساتھ خاص رعایت کیوں ہے''...... کیپٹن شکیل نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''آخر کارلوس سے پوچھ گچھ کرنی ہے۔ کم از کم کوئی تو صورت یہاں ایسی ہونی چاہئے جسے دیکھ کر ہی وہ دہشت زدہ ہو کر سب کچھ بتا دے''...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''تمہارا مطلب ہے کہ ہماری شکلیں خوفناک ہیں''...... جولیا نے غصیلے لہجے میں کہا۔

''ارے میں نے صرف ایک صورت کہا ہے۔ صورتیں نہیں کہا''...... عمران نے کہا اور کمرہ قہقہوں سے گونج اٹھا۔

''تم سے تو میں زیادہ خوبصورت ہوں''...... تنویر نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

''زیادہ کا مطلب ہوا کہ تم بہرحال میری خوبصورتی کو تسلیم کرتے ہو۔ چلو میرے لئے اتنا ہی کافی ہے۔ باقی کم یا زیادہ کا حساب تو کوئی تیسرا ہی کر سکتا ہے۔ کیوں جولیا''...... عمران نے جولیا کی طرف دیکھتے ہوئے بڑے شرارت بھرے لہجے میں کہا تو سارے ساتھی بے اختیار مسکرا دیئے۔

''میرا ووٹ تو تنویر کے لئے ہو گا''...... جولیا نے مسکراتے ہوئے کہا تو تنویر کا چہرہ یکلخت کھل اٹھا اور اس بار سارے ساتھی قہقہہ مار کر ہنس پڑے۔

''اب میں کیا کہہ سکتا ہوں۔ ووٹ تو ہم جنس کے حصے میں ہی آتا ہے''...... عمران نے کہا اور پھر تو جیسے تہہ خانے میں بے اختیار ہنسی کے فوارے سے پھوٹ پڑے۔ اس دوران کارلوس اور راڈرک دونوں کو راڈز والی کرسیوں پر جکڑ دیا گیا۔ عمران مڑ کر ان کی طرف بڑھا۔

''کیپٹن شکیل انہیں ہوش میں لاؤ''...... عمران نے ایک طرف

کھڑے کیپٹن شکیل سے کہا تو کیپٹن شکیل اثبات میں سر ہلاتا ہوا آگے بڑھا اور چند لمحوں بعد ہی راڈرک اور کارلوس دونوں کے ڈھلکے ہوئے جسموں میں حرکت کے آثار نمودار ہونے شروع ہو گئے۔

''اب ہم باہر جائیں''...... کیپٹن شکیل نے کہا۔

''ہاں۔ یہ میں اس لئے کہہ رہا ہوں کہ جب میں اوپر گیا تھا تو کارلوس کسی سے فون پر بات کر رہا تھا۔ ہوسکتا ہے کہ اس نے کسی کو بلایا ہو''...... عمران نے کہا اور سوائے تنویر اور جولیا کے باقی سب ساتھی بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گئے۔ اسی لمحے راڈرک اور کارلوس دونوں ہی یکے بعد دیگرے کراہتے ہوئے ہوش میں آگئے۔

''تم۔ تم۔ کک کک۔ کیا مطلب۔ تم نے ہتھکڑی کیسے کھول لی''...... راڈرک نے ہوش میں آتے ہی حیرت بھرے لہجے میں کہا جبکہ کارلوس نے ہوش میں آتے ہی ہونٹ بھینچ لئے تھے۔ اس کی آنکھوں میں سرخی سی نمودار ہو گئی تھی اور چہرہ غصے کی شدت سے بگڑ گیا تھا لیکن وہ خاموش تھا۔

''تم شاید میرے بارے میں نہیں جانتے ہو۔ میں نے بازی گری میں بھی ڈاکٹریٹ کی ہوئی ہے۔ میں نے کارلوس کو چکر دے کر اپنی اور اپنے ساتھیوں کی جان بچانے اور تمہیں اپنے جھانسے میں لانے کی کوشش کی تھی اور میری یہ بازی گری کام کر گئی ہے اس

لئے ہماری جگہ اب تم ہو اور تمہاری جگہ ہم''...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''تم کیا چاہتے ہو''...... اچانک کارلوس نے بڑے سرد لہجے میں پوچھا۔

''صرف اتنا بتا دو کہ بلیک کوبرا کا ہیڈ کوارٹر یا راڈسن کا ٹھکانہ کہاں''...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''مجھے کیا کسی کو بھی معلوم نہیں ہے''...... کارلوس نے منہ بناتے ہوئے جواب دیا۔

''پھر تو تم سے گفتگو کرنا وقت ضائع کرنے کے مترادف ہے''...... عمران نے بھی منہ بناتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے ہاتھ میں پکڑی ہوئی مشین گن سیدھی کر لی۔ اس کے چہرے اور آنکھوں میں سفاکی کے تاثرات ابھر آئے۔

''تم یقین کرو۔ مجھے یا کسی کو بھی ہیڈ کوارٹر کے بارے میں علم نہیں ہے''...... کارلوس نے اس بار قدرے گھبرائے ہوئے لہجے میں کہا۔

''تم فون پر کس سے بات کر رہے تھے''...... عمران اس طرح سرد لہجے میں پوچھا۔

''میں اپنے ایک دوست سے بات کر رہا تھا''...... کارلوس نے جواب دیا لیکن عمران اس کے لہجے سے ہی سمجھ گیا کہ وہ جھوٹ بول رہا ہے۔

"اوکے۔ پھر اس دوست کی آمد کا انتظار کرو۔ کیونکہ ہم یہاں سے جا رہے ہیں"...... عمران نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا۔

"اوہ نہیں۔ اگر تم نے ہمیں اس حالت میں زندہ چھوڑ بھی دیا تو ہم یہاں بھوکے پیاسے مر جائیں گے۔ یہاں کوئی نہیں آئے گا"...... کارلوس نے عمران کی بات سن کر اور زیادہ گھبرائے ہوئے لہجے میں کہا۔

"مجھے چکر دینے کی کوشش نہ کرو۔ یہ تمہارا اپنا سیٹ اپ ہے۔ میں نے نہیں چاہتا کہ یہاں خواہ مخواہ قتل و غارت کروں"۔ عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔ پھر وہ ایک طرف کھڑے تنویر اور جولیا کی طرف مڑ گیا۔

"آؤ چلو"...... عمران نے ان سے کہا اور واپس دروازے کی طرف بڑھ گیا۔

"عمران۔ میری بات سنو۔ پلیز۔ کم از کم مجھے تو رہا کرو دو۔ میں تو بس ایک عام سا ملازم ہوں"...... یکلخت راڈرک نے گڑگڑاتے ہوئے کہا۔

"نہیں۔ اپنی مدد آپ کرو"...... عمران نے مڑے بغیر کہا اور دروازہ کھول کر باہر آ گیا۔ اس کے پیچھے تنویر اور جولیا بھی باہر آ گئے۔

"رک جاؤ۔ رک جاؤ۔ میں بتاتا ہوں۔ رک جاؤ۔ اس طرح

ہمیں چھوڑ کر مت جاؤ۔ سنو"...... اچانک اندر سے کارلوس کی چیختی ہوئی آواز سنائی دی اور عمران مسکراتا ہوا واپس اندر آ گیا۔ کارلوس کے چہرے پر اب ہوائیاں اڑ رہی تھیں۔ عمران کو واپس آتے دیکھ کر اس کے چہرے پر قدرے اطمینان کے تاثرات ابھر آئے۔

"سنو کارلوس۔ میں نے پہلے ہی تمہیں بتایا ہے کہ میں خوہ مخواہ کی قتل و غارت کا قائل نہیں ہوں۔ ورنہ میرے لئے یہ کام کہیں زیادہ آسان ہے کہ میں تم دونوں کو ہلاک کر دوں لیکن میں بلاوجہ کسی کو ہلاک نہیں کرتا اس لئے اس بار میں واقعی اپنے ساتھیوں کے ساتھ یہاں سے چلا جاؤں گا۔ اس کے بعد کیا ہوتا ہے یہ تم بہتر سمجھ سکتے ہو۔ تم اسی حالت میں ایڑیاں رگڑ رگڑ کر اور بھوک پیاس سے تڑپ تڑپ کر انتہائی عبرتناک انداز میں ہلاک ہو جاؤ گے۔ اس لئے آخری بار کہہ رہا ہوں کہ مجھے بلیک کوبرا کے ہیڈ کوارٹر کے بارے میں بتا دو۔ اگر تم نے مجھے سچ سچ بتا دیا تو پھر میں تمہیں آزاد کر کے صرف بے ہوش کر کے واپس چلا جاؤں گا پھر ہوش میں آ کر تم کہیں بھی جا سکتے ہو"...... عمران نے تیز تیز لہجے میں کہا۔

"میں سچ کہہ رہا ہوں۔ میری بات کا یقین کرو۔ میں نے تمہیں درست بتایا ہے کہ بلیک کوبرا کے ہیڈ کوارٹر کے بارے میں ہم میں سے کوئی بھی نہیں جانتا۔ صرف چیف راڈسن کو اس کا علم ہو گا"...... کارلوس نے کہا۔

"پھر وہی بات"...... عمران نے غصیلے لہجے میں کہا۔
"ہونہہ۔ تم یقین کرو مجھے واقعی نہیں معلوم"...... کارلوس نے اپنی بات پر زور دیتے ہوئے کہا۔
"چلو۔ میں تمہاری بات پر یقین کر لیتا ہوں۔ یہ بتاؤ کہ چیف راڈسن کے علاوہ اور کون ہے جو بلیک کوبرا کے ہیڈ کوارٹر کے بارے میں جانتا ہے"...... عمران نے کہا۔
"صرف چیف راڈسن ہی جانتا ہے"...... کارلوس نے جواب دیتے ہوئے کہا۔
"تم نے فون اپنے کسی دوست کو نہیں کیا تھا۔ سچ بتاؤ کسے کیا تھا تم نے فون"...... عمران نے کہا۔
"چیف راڈسن کو۔ میں نے اسے بتایا تھا کہ تم معاوضہ لے کر سیکرٹ سروس کے بارے میں معلومات مہیا کرنے پر تیار ہو۔ تو اس نے کہا تھا کہ جتنا معاوضہ بھی تم طلب کرو تمہیں دے دیا جائے"...... کارلوس نے جواب دیتے ہوئے کہا۔
"کیا فون نمبر ہے اس کا"...... عمران نے پوچھا تو کارلوس نے فون نمبر بتا دیا۔
"یہ فون کہاں نصب ہے"...... عمران نے پوچھا۔
"مجھے نہیں معلوم۔ البتہ اس نمبر پر اس سے بات ہو جاتی ہے"...... کارلوس نے جواب دیتے ہوئے کہا۔
"ٹھیک ہے۔ پہلے اس بات کی تصدیق کر لوں کہ تم نے

درست نمبر بتایا ہے یا نہیں۔ اگر تمہارا بتایا ہوا نمبر درست ہوا تو میں واپس آؤں گا ورنہ باہر سے ہی واپس چلا جاؤں گا"...... عمران نے کہا اور ایک بار پھر دروازے کی طرف مڑ گیا۔
"رک جاؤ۔ رک جاؤ۔ میں بتاتا ہوں۔ رک جاؤ۔ تمہیں چکر دینا ناممکن ہے۔ تم واقعی بے حد تیز اور ذہین انسان ہو۔ سنو۔ ہیڈ کوارٹر والٹاس قلعے کے اندر ہے اور قلعہ والٹاس چھاؤنی میں ہے۔ چیف راڈسن وہیں رہتا ہے"...... کارلوس نے یکلخت بری طرح سے چیختے ہوئے کہا۔
"لیکن وہاں تو بلیک کوبرا کا سیکنڈ چیف سٹیفن ہوتا ہے۔ جس نے کرنل ہاورڈ کا میک اپ کر کے اس کی جگہ لے رکھی ہے"۔ عمران نے کہا۔
"چیف راڈسن بھی اسی قلعے میں ہے۔ وہاں چھاؤنی میں زیرو سیکشن ہے جو چھاؤنی کے اسلحے کی ڈپو کی سیکورٹی پر معمور ہے۔ چیف راڈسن نے اس سیکشن کے انچارج کی جگہ لے رکھی ہے اور وہ وہیں رہتا ہے"...... کارلوس نے جواب دیتے ہوئے کہا۔
"گڈ شو۔ دونوں چیفس نے اپنے ہی ملک میں اپنے آپ کو خفیہ رکھنے کا اتنا زبردست سیٹ اپ بنا رکھا ہے اور اپنا ہیڈ کوارٹر ایک فوجی چھاؤنی میں بنایا ہوا ہے اور اس ملک کے اعلیٰ حکام کو اس بات کی خبر ہی نہیں ہے"...... عمران نے کہا۔
"یہ سب چیف نے خفیہ طور پر کیا ہے"...... کارلوس نے کہا۔

"تمہیں کیسے معلوم ہوا ہے یہ سب۔ کیا تم سٹیفن اور راڈسن سے ملے ہو"...... عمران نے پوچھا۔

"سٹیفن سے تو نہیں البتہ میری کئی بار چیف راڈسن سے ملاقات ہوئی ہے۔ ضروری امور کے لئے چیف وہاں سے ایک سپیشل ہیلی کاپٹر بھیجتا ہے۔ اس ہیلی کاپٹر میں ہی مجھے وہاں لے جایا اور واپس لایا گیا ہے"...... کارلوس نے کہا۔

"اب وہاں کا درست فون نمبر بھی بتا دو"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور کارلوس نے ایک اور فون نمبر بتا دیا۔

"او کے۔ میں چیک کرتا ہوں"...... عمران نے کہا اور تیزی سے دروازے کی طرف بڑھ گیا۔

"میں نے درست نمبر بتایا ہے۔ ہمیں اس حالت میں چھوڑ کر مت جاؤ۔ پلیز"...... کارلوس نے خوفزدہ لہجے میں کہا اور عمران اثبات میں سر ہلاتا ہوا دروازے سے باہر راہداری میں آ گیا۔ تنویر اور جولیا اس کے پیچھے ہی باہر آ گئے۔

"عجیب آدمی ہے۔ بظاہر تو مضبوط اعصاب کا لگتا ہے لیکن اس طرح چھوڑ کر جانے کی بات پر انتہائی خوفزدہ ہو جاتا ہے حالانکہ اسے معلوم ہے کہ ہم اسے زندہ چھوڑ کر بھی نہیں جا سکتے"...... سیڑھیاں چڑھتے ہوئے تنویر نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"اس کی اسی کمزوری سے تو میں نے فائدہ اٹھایا ہے ورنہ اس کی ایک ایک بوٹی کاٹ لی جائے تب بھی اس کی زبان نہ کھل سکتی

تھی"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"لیکن تم نے اس کی یہ کمزوری کیسے چیک کر لی"...... جولیا نے حیران ہو کر پوچھا۔

"اس کی آنکھوں کی مخصوص بناوٹ سے۔ ایسی آنکھوں والے افراد سسک سسک کر مرنے سے لاشعوری طور پر شدید خوفزدہ رہتے ہیں۔ اس سے بہتر وہ خود کو گولی مار لینا پسند کرتے ہیں"...... عمران نے جواب دیا۔

"کیا ہوا عمران صاحب۔ بہت جلدی معلومات حاصل کر لیں"...... اوپر والی راہداری میں موجود کیپٹن شکیل نے انہیں آتے دیکھ کر حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"ابھی کہاں ابھی تو ابتدا ہے۔ آگے آگے دیکھو ہوتا ہے کیا"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور اس کمرے میں داخل ہو گیا جس میں سے کارلوس باہر نکلا تھا۔ وہاں ایک میز پر فون موجود تھا۔ عمران نے رسیور اٹھایا اور انکوائری کے نمبر پریس کر دیئے کیونکہ انکوائری کے نمبر ہر جگہ ایک ہی رکھے جاتے ہیں۔ اس لئے اسے یہ نمبر کسی سے پوچھنے کی ضرورت نہ تھی۔

"انکوائری پلیز"...... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک نسوانی آواز سنائی دی۔

"چیف سیکرٹری آفس سے بول رہا ہوں"...... عمران نے آواز بدل کر سخت اور تحکمانہ لہجے میں بات کرتے ہوئے کہا۔

’’یس سر۔ یس سر‘‘...... دوسری طرف سے بولنے والی کا لہجہ یکلخت مؤدبانہ ہو گیا تھا۔

’’ایک فون نمبر نوٹ کرو اور مجھے بتاؤ کہ یہ نمبر کہاں نصب ہے‘‘...... عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے وہ نمبر دوہرا دیا جو کارلوس نے پہلے بتایا تھا۔

’’یس سر۔ ہولڈ آن کریں۔ میں کمپیوٹر سے چیک کر کے بتاتی ہوں سر‘‘...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

’’ہیلو سر۔ کیا آپ لائن پر ہیں‘‘...... چند لمحوں بعد دوسری طرف سے پوچھا گیا۔

’’یس‘‘...... عمران نے سخت لہجے میں کہا۔

’’سر۔ یہ فون نمبر ٹاور ہاؤس میں نصب ہے‘‘...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

’’پورا پتہ دوہراؤ‘‘...... عمران نے سرد لہجے میں کہا۔

’’سر۔ ٹاور ہاؤس۔ پائرس روڈ‘‘...... لڑکی نے جواب دیا۔

’’فون کس آفس میں نصب ہے‘‘...... عمران نے پوچھا۔

’’انٹرنیشنل ٹریڈرز کے آفس میں‘‘...... لڑکی نے جواب دیا۔

’’اب دوسرا نمبر نوٹ کرو اور اس کا تفصیلی پتہ بتاؤ‘‘...... عمران نے کہا اور اس بار اس نے دوسرا نمبر دوہرایا جو کارلوس نے بتایا تھا۔

’’یس سر۔ میں ابھی بتاتی ہوں سر‘‘...... دوسری طرف سے کہا گیا اور عمران نے بے اختیار ہونٹ بھینچ لئے۔

’’ہیلو سر۔ کیا آپ لائن پر ہیں‘‘...... چند لمحوں بعد انکوائری آپریٹر نے پوچھا۔

’’یس‘‘...... عمران نے کہا۔

’’یہ نمبر ٹاپ سیکرٹ نمبروں میں سے ہے سر۔ اس کے بارے میں کسی کو بھی معلوم نہیں ہے سر۔ یہ سپیشل سیکرٹ ایکسچینج کا نمبر ہے سر‘‘...... چند لمحوں بعد دوسری طرف سے کہا گیا۔

’’اوکے‘‘...... عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے کریڈل دبایا اور وہی پہلے والا نمبر پریس کرنا شروع کر دیا۔

’’یس انٹرنیشنل ٹریڈرز‘‘...... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک مردانہ آواز سنائی دی۔

’’چیف سے بات کراؤ۔ میں کارلوس بول رہا ہوں‘‘...... عمران نے اس بار کارلوس کے لہجے میں بات کرتے ہوئے کہا۔

’’آپ کا مطلب ہے ڈائریکٹر جنرل صاحب سے‘‘...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

’’ہاں‘‘...... عمران نے کہا اور چند لمحوں بعد ایک بھاری سی آواز سنائی دی۔

’’یس‘‘...... بولنے والے کے لہجے میں ہلکا سا اکھڑ پن نمایاں تھا۔

’’کارلوس بول رہا ہوں‘‘...... عمران نے کارلوس کے لہجے میں بات کرتے ہوئے کہا۔

’’پھر مجھے فون کیوں کیا گیا ہے۔ نانسنس۔ کتنی بار کہا ہے جو

بھی بات کرنی ہو۔ فلیگ سے کیا کرو“...... دوسری طرف سے انتہائی سخت لہجے میں کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا تو عمران نے بے اختیار ایک طویل سانس لیا اور کریڈل دبا کر ایک بار پھر وہی نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔

”انٹرنیشنل ٹریڈرز“...... دوسری طرف سے وہی پہلے والی آواز سنائی دی۔

”فلیگ سے بات کراؤ۔ میں کارلوس بول رہا ہوں“...... عمران نے کہا۔

”لیس سر“...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

”ہیلو۔ فلیگ بول رہا ہوں“...... چند لمحوں بعد دوسری طرف سے بات کی گئی۔

”کارلوس بول رہا ہوں“...... عمران نے کہا۔

”اوہ۔ کیا ہوا۔ اس عمران نے پاکیشیا سیکرٹ سروس کے ممبران کے بارے میں کچھ بتایا ہے“...... دوسری طرف سے چونک کر پوچھا گیا۔

”میں نے اس سے ابھی بات کی ہے وہ کہتا ہے اس کی بات چیف راڈسن سے کراؤ۔ وہ اس سے فون پر بات کرے گا اور اسے ہی بتائے گا“...... عمران نے کہا۔

”ہونہہ۔ تو اس میں مسئلہ کیا ہے۔ کرا دو اس کی چیف سے بات۔ اس طرح ہم اس دردسری سے بچ جائیں گے“...... فلیگ

نے جواب دیا۔

”اگر تم کہتے ہو تو کرا دیتا ہوں اس کی بات چیف سے“۔ عمران نے کہا۔

”اس میں پریشانی کی کیا بات ہے کارلوس۔ چیف نے ہماری ڈیوٹی لگائی ہے کہ اس سے سیکرٹ سروس کے بارے میں معلومات حاصل کی جائیں اب اگر وہ خود ہی یہ معلومات مہیا کرنے پر رضامند ہے تو ہماری دردسری ختم ہو جاتی ہے۔ چیف کو نجانے کیا سوجھی ہے کہ وہ عمران اور اس کے ساتھیوں کو ہلاک کرانے کی بجائے اس سے سیکرٹ سروس کے ممبران کے بارے میں معلوم کرنا چاہتا ہے جو یہاں کسی دوسرے گروپ کی شکل میں موجود ہیں۔ اب یہ چیف کی مرضی ہے تو ہم بھلا کیا کر سکتے ہیں“...... دوسری طرف سے فلیگ نے کہا۔

”ٹھیک ہے۔ میں بات کرا دیتا ہوں“...... عمران نے اس انداز میں سر ہلاتے ہوئے کہا جیسے اب اسے اصل بات کی سمجھ آئی ہو۔ اس کے ساتھ ہی اس نے کریڈل دبایا اور پھر دوسرے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

”لیس“...... ایک بھاری سی آواز سنائی دی۔

”کارلوس بول رہا ہوں۔ چیف سے پاکیشیائی علی عمران کے بارے میں ایک اہم بات کرنی ہے“...... عمران نے کارلوس کے لہجے میں بات کرتے ہوئے کہا۔

''ہولڈ آن کرو''...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

''یس۔ بلیک کوبرا بول رہا ہوں۔ کیا بات ہے''...... چند لمحوں بعد ایک بھاری سی آواز سنائی دی۔ لہجہ بے حد کرخت تھا۔

''کارلوس بول رہا ہوں جناب''...... عمران نے انتہائی مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

''یس۔ کیا رپورٹ ہے اس عمران اور اس کے ساتھیوں کے بارے میں۔ کیا اس نے پاکیشیا سیکرٹ سروس کے گروپ کے بارے میں بتایا ہے''...... بلیک کوبرا نے کرخت لہجے میں کہا۔

''نو چیف۔ اس کا کہنا ہے کہ وہ فری لانسر ہے اس کے ساتھیوں کا تعلق اس کے ذاتی گروپ سے ہے اور اس کے گروپ کو سیکرٹ سروس کے چیف نے ہائر کیا ہے تاکہ بلیک کوبرا کے ہیڈ کوارٹر کر ٹریس کر کے وہاں سے فارمولا حاصل کر سکے''...... عمران نے کہا۔

''تو وہ سیکرٹ سروس کے دوسرے گروپ کے بارے میں کیوں نہیں بتا رہا۔تم نے تو کہا تھا کہ وہ بھاری معاوضے کے بدلے ان کے بارے میں بتانے کے لئے تیار ہے۔ پھر اب کیا ہوا ہے''۔ بلیک کوبرا نے تیز لہجے میں کہا۔

''وہ کہتا ہے کہ پاکیشیا سیکرٹ سروس کے بارے میں معلومات وہ آپ کے سوا کسی کو نہیں دے گا۔ وہ آپ سے بات کرنا چاہتا ہے''......عمران نے کہا۔

''اگر اسے واقعی سیکرٹ سروس نے ہائر کیا ہے تو پھر اس کے پاس یقیناً سیکرٹ سروس کے بارے میں معلومات بھی موجود ہوں گی۔ لیکن ہوسکتا ہے وہ ڈاج دینا چاہتا ہو۔ یہ ایشیائی لوگ بے حد شاطر اور مکار ہوتے ہیں لیکن میرے سامنے اس کی کوئی مکاری نہیں چل سکتی''...... بلیک کوبرا نے کہا۔

''بالکل جناب۔ آپ کی بات درست ہے۔ آپ کے سامنے تو اس کی ایک نہیں چل سکے گی''...... عمران نے کہا۔

''میرے سامنے تو بڑے بڑے شاطر اور مکار بھی اپنی چوکڑیاں بھول جاتے ہیں پھر یہ عمران کیا چیز ہے لیکن میرے پاس وقت نہیں ہے''...... بلیک کوبرا نے کہا۔

''جناب۔ اگر آپ حکم دیں تو اسے اور اس کے ساتھیوں کو بے ہوش کر کے بھجوا دیا جائے۔ جب بھی آپ کو فرصت ملے۔ اس سے معلومات حاصل کر لیں۔ آپ کے سامنے تو وہ کسی صورت بھی جھوٹ بول سکے گا''...... عمران نے بڑے خوشامدانہ لہجے میں کہا۔

''ہونہہ۔ تمہاری تجویز تو درست ہے لیکن میں اسے ہیڈ کوارٹر میں نہیں منگوا سکتا۔ البتہ یہ ہوسکتا ہے کہ میں وقت نکال کر تمہارے پوائنٹ پر آ جاؤں''...... چند لمحے خاموش رہنے کے بعد بلیک کوبرا نے کہا۔

''یس چیف۔ جیسے آپ بہتر سمجھیں کیونکہ بہرحال آپ چیف ہیں۔ میری صرف اتنی گزارش ہے کہ اس سے فوری معلومات

حاصل کر کے پاکیشیا سیکرٹ سروس کو گرفتار کر لیا جائے تو زیادہ بہتر رہے گا۔ کیونکہ اگر ان کے کانوں میں عمران اور اس کے گروپ کی گرفتاری کی خبر پہنچ گئی تو وہ ہوشیار ہو جائیں گے اور پھر ان کا ہاتھ آنا مشکل ہو جائے“...... عمران نے اسے چکر دیتے ہوئے کہا۔

”اوہ۔ تمہاری بات درست ہے۔ مجھے احساس ہو رہا ہے کہ تم خاصے عقلمند آدمی ہو لیکن بہرحال مجھ سے تو کم ہی ہو۔ ٹھیک ہے۔ اس کام میں دیر نہیں ہونی چاہئے۔ میں ابھی آ جاتا ہوں تاکہ اس اہم کام کو جلد از جلد نمٹایا جا سکے۔ لیکن کیا عمران اور اس کے ساتھی پوری طرح بے بس ہیں“...... بلیک کوبرا نے کہا۔

”یس چیف۔ وہ راڈز والی کرسیوں پر پوری طرح جکڑے ہوئے ہیں۔ میں نے انہیں تھری سکس کے انجکشن لگا دیئے ہیں جس سے ان کے جسم مکمل طور پر بے بس ہو چکے ہیں۔ اس صورتحال میں ان کی صرف زبان ہی حرکت کر سکتی ہے۔ وہ خود حرکت نہیں کر سکتے“...... عمران نے جواب دیا۔

”تمہارے پوائنٹ پر کتنے محافظ ہیں“...... بلیک کوبرا نے پوچھا۔

”صرف ایک محافظ ہے جناب۔ زیادہ کی یہاں ضرورت بھی نہیں ہے“...... عمران نے جواب دیا۔

”ٹھیک ہے۔ میں آ رہا ہوں۔ تم محافظ سمیت میرا استقبال کرو گے“...... بلیک کوبرا نے کہا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا۔

”یہاں کا تو ہر آدمی ہی انوکھا ہے پہلے وہ کارلوس صاحب

ہیں۔ وہ سسک سسک کر مرنے کے تصور سے ہی خوفزدہ ہیں۔ دوسرے یہ راڈسن صاحب ہیں جو اپنے آپ کو پوری دنیا میں سب سے عقلمند سمجھتے ہیں“...... تنویر نے کہا۔

”مجرم تنظیموں کے افراد کی ایسی ہی نفسیاتی کیفیت ہوتی ہے“۔ عمران نے رسیور رکھ کر مسکراتے ہوئے کہا۔

”لیکن تمہیں ان لوگوں کی نفسیاتی کمزوریوں کا کیسے علم ہو جاتا ہے۔ چلو کارلوس کی حد تک تو بات سمجھ میں آ جاتی ہے کہ تم نے ے کی آنکھوں کی ساخت دیکھ کر قیافہ شناسی کر لی لیکن راڈسن سے تو صرف تمہاری بات ہی ہوئی ہے اور وہ بھی پہلی بار“...... تنویر نے کہا۔

”تم نے اس کی باتوں سے اندازہ نہیں لگایا کہ وہ اس زعم کا شکار ہے کہ وہی سب سے قابل اور ذمہ دار آدمی ہے اور اس کے سامنے کسی کی مکاری اور عیاری نہیں چل سکتی۔ انہی فقروں سے اس کی نفسیاتی کمزوروں کا پتہ چلتا ہے۔ میں نے تو صرف ان کمزوریوں کو استعمال کیا ہے۔ بہرحال اب وہ آ رہا ہے اور مجھے یقین ہے کہ وہ اکیلا ہی آئے گا کیونکہ اس کو تسلی ہو چکی ہے کہ ہم بے بس ہیں“...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا تو ان سب نے اثبات میں سر ہلا دیئے۔

حصہ اول ختم شد

عمران سیریز

سپیشل فورس

حصہ دوم

مظہر کلیم ایم اے

ارسلان پبلی کیشنز اوقاف بلڈنگ پاک گیٹ ملتان

اس ناول کے تمام نام، مقام کردار، واقعات اور پیش کردہ سچویشنز قطعی فرضی ہیں۔ بعض نام بطور استعارہ ہیں۔ کسی قسم کی جزوی یا کلی مطابقت محض اتفاقیہ ہوگی۔ جس کے لئے پبلشرز، مصنف، پرنٹر قطعی ذمہ دار نہیں ہوں گے۔

ناشران ----- محمد ارسلان قریشی
---------- محمد علی قریشی
ایڈوائزر ----- محمد اشرف قریشی
کمپوزنگ، ایڈیٹنگ محمد اسلم انصاری
طابع ------ شہکار سعیدی پرنٹنگ پریس ملتان

Price Rs 185/-

Mob 0333-6106573 0336-3644440 0336-3644441
Phone 061-4018666

چند باتیں

محترم قارئین۔ سلام مسنون۔ میرے نئے ناول ''سپیشل فورس'' کا دوسرا اور آخری حصہ آپ کے ہاتھوں میں ہے۔ مجھے اس بات کا یقین ہے کہ آپ ناول کے دوسرے حصے میں عروج کی طرف بڑھتی ہوئی کہانی کو پڑھنے کے لئے انتہائی حد تک بے چین ہو رہے ہوں گے لیکن ناول پڑھنے سے پہلے ایک خط کا مطالعہ بھی کر لیں جو دلچسپی کے لحاظ سے کم نہیں ہے۔

لاہور سے جاوید حسن لکھتے ہیں۔ آپ کے ناولوں کی تعریف کرنا سورج کو چراغ دکھانے کے مترادف ہے۔ آپ کی ہر تحریر اپنی مثال آپ ہوتی ہے جس کے لئے میں زبردستی تعریف کے پل باندھ کر آپ کا اور اپنا وقت ضائع نہیں کروں گا۔ میں آپ سے صرف یہ کہنا چاہتا ہوں کہ آپ نے بلیک تھنڈر، کرنل فریدی اور میجر پرمود پر مشتمل ناول لکھنا بالکل ہی چھوڑ دیئے ہیں۔ کافی وقت ہو گیا ہے نہ تو آپ کا بلیک تھنڈر پر لکھا ہوا کوئی ناول آیا ہے اور نہ ہی کوئی ایسا ناول جس میں میجر پرمود اور کرنل فریدی جیسے عظیم کرداروں نے عمران کے ساتھ مشترکہ کارنامہ سر انجام دیا ہو۔ آپ سے التماس ہے کہ بلیک تھنڈر کے ساتھ ساتھ ان دونوں عظیم کرداروں پر بھی ناول لکھیں۔ کیونکہ ہمیں یہ کردار بے حد پسند ہیں اور ان عظیم کرداروں پر آپ سے بہتر کوئی نہیں لکھ سکتا ہے۔ امید ہے آپ
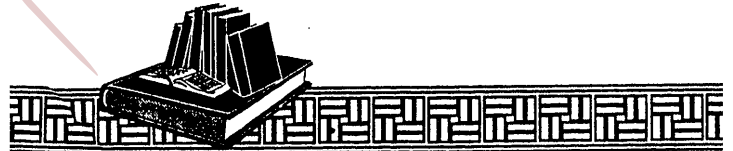
میری یہ خواہش ضرور پوری کریں گے۔

محترم جاوید حسن صاحب۔ خط لکھنے اور ناولوں کی اس حد تک پسندیدگی کا شکریہ کہ آپ کو ناولوں کی پسندیدگی کے لئے سورج کو چراغ دکھانے کے مترادف جیسے الفاظ کا استعمال کرنا پڑا۔ آپ کی خواہش سر آنکھوں پر۔ میں آپ کے لئے جلد ہی بلیک تھنڈر اور آپ کے پسندیدہ کرداروں پر مشتمل ناول ضرور لکھوں گا جس میں آپ کو میجر پرمود اور کرنل فریدی جیسے عظیم کردار عمران کے ساتھ مشترکہ مشن میں نظر آئیں گے۔ امید ہے آپ آئندہ بھی خط لکھتے رہیں گے۔

اب اجازت دیجئے

والسلام

مظہر کلیم ایم اے

''باس۔ صفدر صاحب کی حالت اب خطرے سے باہر ہے لیکن بہرحال انہیں آرام کی سخت ضرورت ہے۔ اسے دوسرے کمرے میں بیڈ پر لٹا دینا چاہئے ورنہ یہاں ہوش میں آ کر وہ بے اختیار اٹھنے اور حرکت کرنے کی کوشش کریں گے''...... جبران نے ناٹران سے مخاطب ہو کر کہا۔

''ہاں۔ اگر یہ چند گھنٹے مکمل آرام کر لے تو زیادہ بہتر ہے۔ تم حاشر کے ساتھ مل کر اسے احتیاط سے اٹھاؤ اور دوسرے کمرے میں موجود بیڈ پر لٹا دو۔ میں ابراہیم کے ساتھ مل کر اس کنگ کو کرسی پر ڈال کر ہوش میں لا کر اس سے پوچھ گچھ کرتا ہوں''...... ناٹران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

''اس کی حالت کافی خراب ہے۔ کیا یہ اس حالت میں کچھ بتا سکے گا''...... جبران نے پوچھا۔

''پریشانی کی بات نہیں ہے۔ یہ زخمی ضرور ہے لیکن اس کی

حالت بھی خطرے سے باہر ہے۔ صفدر نے صرف اس کی ٹانگوں پر گولیاں ماری تھیں۔ اور ہم زیادہ دیر یہاں نہیں رک سکتے اس لئے اس سے پوچھ گچھ ضروری ہے“...... ناٹران نے کہا تو سب نے اثبات میں سر ہلا دیئے اور پھر تھوڑی دیر بعد صفدر کو اٹھا کر دوسرے کمرے میں پہنچا دیا گیا جبکہ کنگ کو اٹھا کر ایک کرسی پر ڈال دیا گیا۔

صفدر کو ایک گولی اس کے کاندھے میں لگی تھی۔ ایک بائیں ٹانگ کا گوشت ادھیڑتی ہوئی نکل گئی تھی اور تیسرے گولی اس کے سر کو چھو کر گزر گئی تھی۔ کاندھے میں لگنے والی گولی چونکہ اندر دھنس گئی تھی اس لئے ناٹران اور اس کے ساتھیوں نے اس کا آپریشن کر کے گولی نکالی تھی۔ صفدر کی حالت زیادہ خون بہہ جانے کی وجہ سے مخدوش ہوئی تھی چونکہ اس کی بروقت ٹریٹمنٹ کر دی گئی تھی اس لئے اس کی جان بچ گئی تھی۔

”اسے ہوش میں لے آؤ ابراہیم“...... ناٹران نے کہا تو ابراہیم آگے بڑھا اور دوسرے لمحے کمرہ تھپڑوں کی زور دار آوازوں سے گونج اٹھا۔

”ارے۔ زخمی آدمی پر تشدد کر رہے ہو۔ ناک اور منہ بند کر کے اسے ہوش میں لے آنا تھا“...... ناٹران نے چونک کر کہا۔

”نو باس۔ ان جیسے لوگوں کی ایک ایک رگ بھی کاٹ دی جائے تو کم ہے“...... ابراہیم نے نفرت بھرے لہجے میں کہا اور کمرہ

ایک بار پھر زور دار تھپڑ کی آواز سے گونج اٹھا اور اس کے ساتھ ہی کنگ کراہتے ہوئے ہوش میں آ گیا تو ابراہیم تیزی سے پیچھے ہٹ کر کرسی پر بیٹھ گیا۔ ناٹران پہلے ہی کرسی پر بیٹھا ہوا تھا جبکہ جبران اور حاشر باہر تھے۔ کنگ نے ہوش میں آتے ہی بے اختیار اپنے جسم کو سمیٹنے کی کوشش کی اور پھر اس کی نظریں ایک طرف بڑی ہوئی لاش پر جم گئیں۔ اس کے ساتھ ہی اس کے ہونٹ بے اختیار بھنچ گئے۔

”یہ۔ یہ۔ یہ۔ کیا مطلب۔ تت۔ تت۔ تم۔ تم کون ہو اور مجھے اس طرح کیوں باندھا گیا ہے“...... کنگ نے کہا۔

”تمہارا نام کنگ ہے“...... ناٹران نے نرم لہجے میں پوچھا۔

”ہاں۔ میں کنگ ہوں لیکن تم کون ہو اور یہاں کیسے پہنچ گئے“...... کنگ نے کہا۔

”تو تم دراصل آشال ہو۔ جسے کرنل گوپال کے بارے میں علم ہے۔ بتاؤ کہاں ہے کرنل گوپال“...... ناٹران کا لہجہ یکلخت سرد پڑ گیا۔

”اوہ۔ اوہ۔ کک کک۔ کیا مطلب۔ کیا تم بھی پاکیشیائی ہو۔ پاکیشیا سیکرٹ سروس کے لوگ۔ کاش میں اس آدمی کا فوری خاتمہ کر دیتا۔ اس نے مجھے میری زندگی کا سب سے بڑا دھچکا پہنچایا ہے۔ نجانے اس نے کس طرح خود کو راڈز والی کرسی سے آزاد کرا لیا اور پھر اس نے نارائن کو جو اسے کوڑے مارنے جا رہا تھا مجھ پر

اس طرح اچھال دیا کہ میں سنبھلا بھی نہ تھا کہ نارائن سمیت پیچھے فرش پر جا گرا۔

پھر یہ آدمی نارائن کی طرف متوجہ ہوا تو میں اس دوران سنبھل گیا اور میں نے جیب سے مشین پسٹل نکال کر اس پر فائر کھول دیا۔ میں نے اسے چار گولیاں ماری تھیں لیکن نجانے وہ کس مٹی کا بنا ہوا ہے کہ اس قدر گولیاں لگنے کے باوجود اس نے مشین گن اٹھا کر فائرنگ کھول دی۔ جس سے نارائن کے ساتھ ساتھ میں بھی ہٹ ہو گیا۔ کاش مجھے معلوم ہوتا کہ وہ اس قدر سخت جان ہے تو میں اس پر پورا برسٹ ہی فائر کر ڈالتا اور اسے گولیوں سے چھلنی کر دیتا''...... کنگ اس طرح تیز تیز بولتا چلا گیا جیسے وہ اپنے دل کی بھڑاس نکالنا چاہتا ہو۔

''اس کاش نے سینکڑوں بار ہم لوگوں کی زندگیوں میں اہم کردار ادا کیا ہے۔ بہرحال جو میں نے پوچھا ہے اس کا جواب دو۔ کرنل گوپال کہاں ہے''...... ناٹران نے انتہائی سرد لہجے میں کہا۔

''یہ تم بار بار کیا نام لے رہے ہو۔ میں تو کسی کرنل گوپال کو نہیں جانتا''...... کنگ نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

''ابراہیم۔ کیا خیال ہے''...... ناٹران نے ساتھ بیٹھے ہوئے ابراہیم سے مخاطب ہو کر کہا۔

''یہ ابھی طوطے کی طرح بولنا شروع کر دے گا باس''۔ ابراہیم نے مسرت بھرے لہجے میں کہا۔

''خیال رکھنا۔ اسے بس مرنا نہیں چاہئے ورنہ ہم ایک بار پھر اندھیرے میں رہ جائیں گے''...... ناٹران نے کہا۔

''آپ فکر نہ کریں باس۔ میں اس کی روح کو اس کے جسم سے باہر نہیں نکلنے دوں گا''...... ابراہیم نے کہا اور اٹھ کر تیزی سے آگے بڑھا اور پھر اس نے یکلخت پوری قوت سے کنگ کے چہرے پر تھپڑ جڑ دیا۔

''بے رحم، بزدل۔ زخمی انسان پر ہاتھ اٹھاتے ہو''...... کنگ نے یکلخت چیختے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے سائیڈ پر منہ کر کے تھوک دیا اور ابراہیم کا چہرہ غصے کی شدت سے سیاہ پڑ گیا اور پھر اس سے پہلے کہ ناٹران کچھ کہتا کمرہ مشین پسٹل کا تڑتڑاہٹ اور کنگ کے حلق سے نکلنے والی چیخوں سے گونج اٹھا اور چند لمحوں بعد کنگ کی آنکھیں بے نور ہو چکی تھیں۔ ناٹران کا چہرہ یکلخت پتھرا سا گیا تھا۔

''یہ تم نے کیا کیا ابراہیم۔ میں نے خاص طور پر تمہیں منع کیا تھا کہ اسے مرنا نہیں چاہئے۔ اب کون بتائے گا کرنل گوپال کے بارے میں''...... ناٹران نے یکلخت انتہائی غصیلے لہجے میں کہا۔

''آئی ایم سوری۔ جو کچھ اس نے کہا اور جو کچھ اس نے کیا وہ میری برداشت سے باہر تھا''...... ابراہیم نے ہونٹ چباتے ہوئے غصیلے لہجے میں کہا۔

''یہ موٹے دماغ کا آدمی تھا اس لئے میں نے سوچا کہ تم اسے

آسانی سے ہینڈل کر لو گے لیکن اب اس نے بات ہی ایسی کر دی اور تھوکنے والا کام بھی کر دیا بہرحال اب یہ باب تو ختم ہوا۔ اب چلیں یہاں سے''...... ناٹران نے اٹھتے ہوئے کہا تو اسی لمحے جبران تیز تیز قدم اٹھاتا ہوا کمرے میں داخل ہوا۔

''باس۔ فون کی گھنٹی بج رہی ہے''...... جبران نے کہا۔

''اوہ اچھا۔ آؤ شاید کوئی راستہ نکل آئے''...... ناٹران نے کہا۔

''راستہ۔ کیا مطلب۔ اور یہ آدمی کیسے مارا گیا''...... جبران نے چونک کر کہا شاید اس کی توجہ اب کنگ کی لاش کی طرف گئی تھی اور ابراہیم نے اسے تفصیل بتانا شروع کر دی جبکہ ناٹران اس دوران اس کمرے سے نکل کر اس کمرے کی طرف بڑھ گیا جہاں سے فون کی گھنٹی بجنے کی آواز سنائی دے رہی تھی۔

''یس''...... ناٹران نے رسیور اٹھاتے ہوئے کہا۔

''مدھرتا راؤ بول رہی ہوں۔ کنگ سے بات کراؤ''...... دوسری طرف سے ایک نسوانی آواز سنائی دی تو ناٹران بے اختیار اچھل پڑا کیونکہ اسے علم تھا کہ مدھرتا راؤ اسی گوپال سروس سے تعلق رکھتی ہے جس کی تلاش میں صفدر یہاں پہنچا ہوا تھا اور ناٹران کو اس بات کا بھی پتہ چلا تھا کہ اس نے کنگ کو صفدر کے خلاف کام کرنے پر آمادہ کیا تھا۔ اس مدھرتا راؤ کو صفدر نے کور کرنے کے بعد چھوڑ دیا تھا اس کے بعد وہ مدھرتا راؤ منظر سے غائب ہو گئی تھی لیکن اب وہی کنگ کو کال کر رہی تھی۔

''یس مدھرتا راؤ۔ کیوں کال کی ہے''...... ناٹران نے کنگ کی آواز میں بات کرنے کی کوشش کرتے ہوئے کہا۔

''یہ تمہاری آواز کو کیا ہوا ہے''...... دوسری طرف سے مدھرتا راؤ نے چونک کر اور حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

''میرا گلا خراب ہے۔ بہرحال۔ تم بتاؤ''...... ناٹران نے کنگ کی طرح سرد اور انتہائی خشک لہجے میں کہا۔

''کیا ہوا ہے اس آدمی کا۔ میں نے چیف کو ساری بات بتا دی ہے۔ چیف کا حکم ہے کہ اسے ہر حال میں ختم کر دیا جائے''۔ مدھرتا راؤ نے کہا۔

''میں نے اسے ہلاک کر دیا ہے۔ اب اس کی لاش میرے سامنے پڑی ہے''...... ناٹران نے کہا۔

''اوہ۔ کیا مرنے سے پہلے اس نے زبان کھولی تھی۔ کیا یہ یہاں اکیلا آیا تھا یا اس کے ساتھ اور لوگ بھی یہاں آئے ہیں''۔ مدھرتا راؤ نے چونک کر کہا۔

''یہ اکیلا نہیں ہے۔ اس کے ساتھ اور لوگ بھی ہیں اور ان کا تعلق پاکیشیا سیکرٹ سروس سے ہے''...... ناٹران نے کہا۔

''اوہ اوہ۔ تو میرا اندازہ درست تھا۔ یہ پاکیشیا سیکرٹ سروس کا ہی ایجنٹ تھا''...... مدھرتا راؤ نے کہا۔

''ہاں''...... ناٹران نے کہا۔

''اس سے اس کے ساتھیوں کے بارے میں پوچھنا تھا۔ وہ کون

ہیں۔ کہاں ہیں اور ان کی تعداد کتنی ہے"...... مدھرتا راؤ نے پوچھا۔

"میں نے اس سے سب کچھ پوچھ لیا ہے۔ تم جانتی ہو کہ میرے سامنے پتھر بھی بولنے پر مجبور ہو جاتے ہیں تو پھر یہ آدمی کس کھیت کی مولی تھا"...... ناٹران نے کہا۔

"جانتی ہوں۔ یہ بتاؤ اس نے کیا بتایا ہے"...... مدھرتا راؤ نے بے چین لہجے میں پوچھا۔

"یہ سب کچھ میں تمہیں فون پر نہیں بتا سکتا۔ تم مجھ سے آ کر مل لو۔ میں تمہیں ساری باتیں بتا دوں گا"...... ناٹران نے کہا۔

"میرا آنا تو مشکل ہے۔ ایسا کرو تم میرے آفس میں آ جاؤ پھر ہم اطمینان سے بیٹھ کر بات کریں گے"...... مدھرتا راؤ نے کہا۔

"میرے پاس کرنل گوپال کے بارے میں بھی اہم معلومات ہیں۔ کیا ایسا ممکن ہے کہ تم مجھے ایسی جگہ بلاؤ جہاں پر کرنل گوپال بھی مجھ سے مل سکے"...... ناٹران نے کہا۔

"ایسی کیا بات ہے کہ تم کرنل گوپال سے ملنا چاہتے ہو"۔ مدھرتا راؤ نے ایک بار پھر چونکتے ہوئے کہا۔

"ایک اہم بات ہے۔ وہ بات میں صرف کرنل گوپال کو ہی بتا سکتا ہوں اور اس کی وجہ بھی تمہیں بتا دیتا ہوں کہ اگر میں کرنل گوپال کو کوئی اہم بات بتاؤں گا تو اس کے لئے کرنل گوپال یقیناً مجھے بڑا معاوضہ دے گا۔ تمہاری توسط سے بات کی تو مجھے وہ معاوضہ نہیں ملے گا جو میں چاہتا ہوں"...... ناٹران نے کہا۔

"کیا اتنی اہم بات ہے کہ تمہیں کرنل گوپال سے بڑا معاوضہ ملنے کی امید ہے"...... مدھرتا راؤ نے کہا۔

"تمہاری سوچ سے بھی زیادہ اہم بات ہے"...... ناٹران نے مسکراتے ہوئے کہا۔ اس نے اندھیرے میں تیر چلایا تھا جو اسے نشانے پر لگتا ہوا دکھائی دے رہا تھا۔

"ٹھیک ہے۔ میں کرنل گوپال کو بھی یہیں بلا لیتی ہوں۔ وہ میرے بلانے پر آنے سے انکار نہیں کرے گا۔ مگر......"۔ مدھرتا راؤ نے کہا اور پھر خاموش ہو گئی۔

"مگر کیا"...... ناٹران نے پوچھا۔

"تمہیں جو معاوضہ ملے گا اس میں سے آدھا میرا ہو گا۔ آخر میں نے ہی تمہیں اس کام پر لگایا تھا۔ اس لئے کرنل گوپال سے تمہیں جو بھی معاوضہ ملے گا اس میں میرا بھی حصہ بنتا ہے"۔ مدھرتا راؤ نے ہنستے ہوئے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ مجھے منظور ہے"...... ناٹران نے کہا۔

"تو آ جاؤ میرے آفس۔ تمہارے آنے کے بعد ہی میں کرنل گوپال کو فون کروں گی"...... مدھرتا راؤ نے کہا اور پھر اس نے رابطہ ختم کر دیا۔ ناٹران نے چونکہ لاؤڈر کا بٹن پریس کر دیا تھا اس لئے اس کے ساتھیوں نے بھی ان کی بات چیت سن لی تھی۔

"یہ کیا باس۔ آپ نے اسے یہاں بلانا تھا یا پھر اس سے اس کا ایڈریس پوچھنا تھا۔ اب آپ وہاں کیسے پہنچیں گے"...... جبران

نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

''نہیں۔ وہ سرکاری ایجنسی سے تعلق رکھتی ہے۔اس لئے ہوسکتا ہے کہ اس کی ہر کال ٹیپ ہوتی ہو۔ میری اطلاع کے مطابق کرنل گوپال اپنے ایجنٹوں پر گہری نظر رکھتا ہے۔ اگر میں مدھرتا راؤ کا اس سے ایڈریس پوچھتا تو وہ لوگ مشکوک ہو سکتے تھے اس لئے میں نے دانستہ ایسی کوئی بات نہیں کی''...... ناٹران نے تفصیل سے جواب دیتے ہوئے کہا۔

''لیکن ہم تو مدھرتا راؤ کا ایڈریس نہیں جانتے اب ہم اس کے آفس کیسے جائیں گے''...... ابراہیم نے کہا۔

''اس نے فون کر کے خود ہی اپنا پتہ بتا دیا ہے''...... ناٹران نے مسکراتے ہوئے کہا تو اس کے ساتھی چونک پڑے۔

''وہ کیسے''...... جبران نے حیرت بھرے لہجے میں کہا تو ناٹران نے مسکراتے ہوئے فون کا رسیور اٹھایا اور انکوائری کے نمبر پریس کر دیئے۔

''یس۔ انکوائری پلیز''...... رابطہ قائم ہوتے ہی دوسری طرف سے ایک نسوانی آواز سنائی دی۔

''کنگ کلب کا نمبر دیں''...... ناٹران نے لہجہ بدل کر کہا تو دوسری طرف سے نمبر بتا دیا گیا تو ناٹران نے کریڈل دبایا اور پھر ٹون آنے پر اس نے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

''کنگ کلب''...... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک سخت مردانہ آواز

سنائی دی۔

''سنٹرل انٹیلی جنس بیورو سے سپرنٹنڈنٹ روی کمار بول رہا ہوں۔ کنگ سے بات کراؤ''...... ناٹران نے کرخت آواز اور لہجے میں کہا۔

''اوہ۔ اوہ۔ سر آپ نے یہاں کلب کا نمبر پریس کیا ہے۔ کنگ کا سپیشل نمبر پریس کریں''...... اس بار دوسری طرف سے قدرے بوکھلائے ہوئے لہجے میں کہا گیا۔

''اوہ اچھا۔ کیا نمبر ہے''...... ناٹران نے اسی لہجے میں پوچھا تو دوسری طرف سے نمبر بتا دیا گیا تو ناٹران نے شکریہ ادا کر کے کریڈل دبایا اور پھر تیزی سے وہ نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

''یس۔ پرسنل سیکرٹری ٹو کنگ''...... چند لمحوں بعد ایک نسوانی آواز سنائی دی۔

''کنگ بول رہا ہوں''...... ناٹران نے اس بار کنگ کی آواز اور لہجے میں بات کرنے کی کوشش کرتے ہوئے کہا اور وہ اپنی اس کوشش میں کافی حد تک کامیاب رہا تھا۔

''اوہ۔ یس باس۔ حکم باس''...... دوسری طرف سے انتہائی مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

''میں بلیک پوائنٹ کے فون سے بار بار مدھرتا راؤ سے رابطہ کرنے کی کوشش کر رہا ہوں لیکن رابطہ نہیں ہو رہا۔ تم بتاؤ مدھرتا راؤ

کا کیا نمبر ہے۔ کہیں مجھ سے نمبر پریس کرنے میں غلطی تو نہیں ہو رہی''...... ناٹران نے اسی طرح کنگ کی آواز اور لہجے میں کہا تو پرسنل سیکرٹری نے جلدی سے نمبر دوہرا دیا۔

''اوہ۔ میں واقعی غلط نمبر پریس کر رہا تھا۔ اوکے''...... ناٹران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے کریڈل دبایا اور پھر ٹون آنے پر اس نے انکوائری کے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

''انکوائری پلیز''...... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک نسوانی آواز سنائی دی۔

''چیف کمشنر پولیس بول رہا ہوں''...... ناٹران نے رعب دار لہجے میں کہا۔

''یس سر۔ حکم سر''...... دوسری طرف سے انتہائی مؤبانہ لہجے میں کہا گیا۔

''ایک نمبر نوٹ کریں اور مجھے چیک کر کے بتائیں کہ یہ نمبر کس کے نام اور کہاں نصب ہے لیکن انتہائی احتیاط سے چیک کریں۔ یہ انتہائی اہم ملکی مسئلہ ہے''...... ناٹران نے کہا اور ساتھ ہی اس نے مدھرتا راؤ کا نمبر بتا دیا۔

''ہولڈ کریں سر''...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

''ہیلو سر۔ کیا آپ لائن پر ہیں''...... چند لمحوں بعد دوسری طرف سے کہا گیا۔

''یس''...... ناٹران نے کہا۔

''جناب۔ یہ نمبر مدھرتا راؤ ولاس کے نام پر آنند کالونی کی کوٹھی نمبر چار سو دس میں نصب ہے''...... آپریٹر نے جواب دیتے ہوئے کہا تو ناٹران چونک پڑا۔ مدھرتا راؤ نے اسے اپنے آفس میں آنے کا کہا تھا جبکہ اس نے جس نمبر سے کال کیا تھا وہ شاید اس کی رہائش گاہ کا تھا۔ کیا اس کا آفس اس کی رہائش گاہ میں ہی تھا۔ ناٹران نے سوچا۔

''کیا آپ نے اچھی طرح چیک کر لیا ہے''...... ناٹران نے سخت لہجے میں کہا۔

''یس سر۔ میں نے انتہائی احتیاط سے دو بار چیک کیا ہے''۔ آپریٹر نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

''اب یہ کہنے کی ضرورت تو نہیں کہ اٹ از سٹیٹ سیکرٹ''۔ ناٹران نے سرد لہجے میں کہا۔

''نو سر۔ میں سمجھتی ہوں سر''...... دوسری طرف سے کہا گیا تو ناٹران نے رسیور رکھ دیا۔

''یہ نمبر تو مدھرتا راؤ کی رہائش گاہ کا ہے''...... ناٹران نے رسیور رکھ کر ہونٹ بھینچتے ہوئے کہا۔

''ہو سکتا ہے کہ اس نے اپنا آفس اپنی رہائش گاہ میں ہی بنا رکھا ہو''...... جبران نے کہا۔

''چیک کرنا پڑے گا۔ تو اب چلیں''...... ناٹران نے کہا تو سب نے اثبات میں سر ہلا دیئے۔

''صفدر صاحب کا کیا کرنا ہے''...... جبران نے پوچھا۔

''کاشفی اور شمائل کو یہاں بلا لو۔ وہ اس کی دیکھ بھال کریں گے''...... ناٹران نے کہا تو جبران نے اثبات میں سر ہلایا اور جیب سے سیل فون نکال کر نمبر پریس کرنے لگا۔

عمران اور اس کے ساتھی اسی پوائنٹ پر موجود تھے جہاں بلیک کوبرا کے چیف راڈسن نے آنے کا کہا تھا۔ وہ کافی دیر سے انتظار کر رہے تھے لیکن راڈسن وہاں آنے کا نام ہی نہ لے رہا تھا جس پر عمران سمیت سب کو ہی تشویش لاحق ہونا شروع ہو گئی تھی کہ کہیں راڈسن نے وہاں آنے کا ارادہ تو تبدیل نہ کر دیا۔

''تم اسے ایک بار پھر فون کر لو۔ ہو سکتا ہے کہ اس نے واقعی یہاں آنے کا ارادہ بدل دیا ہو اور ہم اس کے انتظار میں یہاں بیٹھے رہ جائیں''...... جولیا نے کہا۔

''وہ آئے گا۔ اگر اس نے نہ آنا ہوتا تو اب تک وہ کال کر دیتا''......عمران نے سنجیدگی سے کہا۔

''تو پھر وہ آنے میں اتنی دیر کیوں لگا رہا ہے''...... جولیا نے سر جھٹک کر کہا۔

''اسے والٹاس سے آنا ہے اور ہم دارالحکومت میں موجود ہیں۔

دارالحکومت سے والٹاس کا فاصلہ بہت زیادہ ہے۔ وہ تیز ترین ہیلی کاپٹر پر بھی آئے تو اسے آنے میں وقت لگ سکتا ہے“...... عمران نے جواب دیا تو ان سب نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

”اس نے کہا تھا کہ جب وہ آئے تو کارلوس اور اس کا ساتھی راڈرک ہی اسے رسیو کرے۔ آپ کو کارلوس اور ہم میں سے کسی ایک کو اس کے ساتھی راڈرک کا میک اپ کر لینا چاہئے“۔ کیپٹن شکیل نے کہا۔

”نہیں۔ وہ شاید راڈرک کو نہیں جانتا اس لئے اس نے محافظ کے بارے میں پوچھا تھا۔ تم سب مختلف جگہوں پر چھپ جاؤ۔ میں بطور راڈرک اس کا استقبال کروں گا۔ اس کے بعد جو ہو گا۔ دیکھا جائے گا“...... عمران نے کہا اور ان سب نے اثبات میں سر ہلا دیئے اور پھر تھوڑی دیر بعد وہ سب مختلف جگہوں پر چھپ گئے تھے جبکہ عمران پھاٹک کے قریب جا کر کھڑا ہو گیا تھا۔ مشین گن ابھی تک اس کے کاندھے سے لٹکی ہوئی تھی۔ پھر انہیں مزید ایک گھنٹہ انتظار کرنا پڑا۔ ایک گھنٹے کے بعد باہر سے کار کے ہارن کی آواز سنائی دی تو وہ چونک پڑے۔

”ارے۔ اسے تو ہیلی کاپٹر پر آنا تھا۔ پھر یہ کار“...... جولیا نے کہا۔

”ہو سکتا ہے اس نے ہیلی کاپٹر کہیں اور لینڈ کیا ہو اور کار لے کر یہاں پہنچا ہو“...... عمران نے کہا اور پھر انہیں چھپنے کا کہہ کر وہ

تیزی سے پھاٹک کی طرف بڑھا۔ اس نے جلدی سے پھاٹک کا بڑا کنڈا کھولا اور پھر بجلی کی سی تیزی سے اس نے ایک بڑا پٹ کھولا اور پوری رفتار سے دوڑ کر دوسرے پٹ کی آڑ میں ہو گیا۔ اس کا مقصد یہ تھا کہ کار میں بیٹھے ہوئے افراد اسے غور سے نہ دیکھ سکیں اور صرف اس کے کاندھے سے لٹکی ہوئی مشین گن پر ہی ان کی نظر پڑے۔ دوسرا پٹ کھلتے ہی سیاہ رنگ کی جدید ماڈل کی ایک رولس رائس کار تیزی سے اندر داخل ہوئی اور عمران پھاٹک کے بڑے پٹ کی اوٹ سے یہ دیکھ کر بے اختیار مسکرا دیا کہ اس کی توقع کے عین مطابق ایک آدمی ہی آیا تھا جو یقیناً راڈسن ہی ہو سکتا تھا۔ عمران نے ہاتھ اٹھا کر ادھر ادھر چھپے ہوئے اپنے ساتھیوں کو مخصوص اشارہ کیا اور خود اس نے اطمینان سے پھاٹک کو بند کرنا شروع کر دیا۔

”یہ۔ یہ کارلوس کہاں ہے۔ وہ محافظ“...... کار سے نکل کر اس غیر ملکی نے حیرت سے ادھر ادھر دیکھتے ہوئے کہا لیکن دوسرے لمحے وہ بری طرح چیختا ہوا اچھل کر نیچے گرا۔ برآمدے کے ایک ستون کے پیچھے چھپے ہوئے تنویر نے بڑی ہوشیاری سے اچانک اس پر چھلانگ لگائی تھی۔ عمران نے پھاٹک بند کیا اور پھر اطمینان سے چلتا ہوا برآمدے کی طرف بڑھ آیا۔ راڈسن نے نیچے گر کر اٹھنے کی کوشش کی لیکن تنویر کی ایک ہی لات نے اسے بے ہوش کر دیا تھا۔ اس کے ساتھ ہی ادھر ادھر سے باقی ساتھی بھی سامنے آ گئے۔

"گڈ شو۔ اب اس بے چارے راڈسن صاحب عرف بلیک کوبرا کو اٹھا کر تہہ خانے میں لے چلو اور اسے دوسرے لوگوں کے ساتھ باندھ دو"...... عمران نے تنویر سے کہا اور تنویر نے جھک کر بے ہوش پڑے ہوئے غیر ملکی کو اٹھا کر کاندھے پر ڈال لیا۔

"باس۔ کیا واقعی یہ راڈسن ہی ہے۔ جو بلیک کوبرا کا چیف ہے"۔ ٹائیگر نے کہا۔

"ابھی معلوم ہو جائے گا"...... عمران نے کہا اور تنویر کے ساتھ ہی وہ بھی تہہ خانے کی طرف بڑھ گیا۔ پھر جیسے ہی وہ تہہ خانے میں داخل ہوئے کارلوس اور راڈرک دونوں ہی بے اختیار چونک پڑے۔

"یہ۔ یہ چیف راڈسن۔ یہ یہاں۔ کیا مطلب"...... یکلخت کارلوس نے حیرت کی شدت سے چیختے ہوئے کہا کیونکہ تنویر نے کاندھے پر لدے ہوئے غیر ملکی کو فرش پر لٹا دیا تھا اور کارلوس اس کا چہرہ سامنے آتے ہی چیخ پڑا تھا۔

"میں نے سوچا کہ دو سے تین بھلے"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا کیونکہ کارلوس نے کنفرم کر دیا تھا کہ یہی راڈسن ہے۔ عمران کے باقی ساتھی بھی تہہ خانے میں آ گئے تھے۔ چنانچہ چند ہی لمحوں بعد کارلوس اور راڈرک کے ساتھ راڈسن کو بھی ایک راڈز والی کرسی پر جکڑ دیا گیا۔

"یہ یہاں کیسے آ گیا۔ یہ تو کسی صورت بھی کہیں نہیں

جاتا"...... کارلوس کے لہجے میں انتہائی حیرت تھی۔

"بلانے والے کی طلب سچی ہو تو کسی کو بھی بلایا جا سکتا ہے"۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور کارلوس نے بے اختیار ہونٹ بھینچ لئے۔

"ٹائیگر"...... اچانک عمران نے ٹائیگر سے مخاطب ہو کر کہا۔

"یس باس"...... ایک طرف کھڑے ہوئے ٹائیگر نے چونک کر جواب دیا۔

"کارلوس کی تلاشی لو"...... عمران نے کہا تو ٹائیگر سر ہلاتا ہوا تیزی سے کارلوس کی طرف بڑھ گیا اور پھر اس کے قریب پہنچ کر وہ اس کی تلاشی لینے لگا۔ اس کے لباس کی مختلف جیبوں سے مشین پسٹل اور دوسرا سامان برآمد ہوا جسے ٹائیگر نے اس سے دور ایک تپائی پر رکھ دیا۔ عمران آگے بڑھا اور ان چیزوں کو دیکھنے لگا۔ پھر اس نے ہاتھ بڑھایا اور ان چیزوں میں سے ایک چھوٹا سا ریموٹ کنٹرول نما آلہ اٹھا لیا اور اسے غور سے دیکھنے لگا۔ دوسرے لمحے اس کے لبوں پر بے اختیار مسکراہٹ ابھر آئی۔ وہ آلہ لے کر کارلوس اور راڈرک کی طرف بڑھا۔ اس کے ہاتھ میں آلہ دیکھ کر کارلوس اور راڈرک کے رنگ زرد پڑ گئے۔

"اسے۔ اسے مت استعمال کرنا۔ ورنہ ہم مر جائیں گے"۔ کارلوس نے گھٹے گھٹے لہجے میں کہا۔

"اگر تم اس کے بارے میں تفصیل بتا دو تو استعمال نہیں کروں

گا۔ ورنہ بہرحال تجربہ تو ضروری ہے“...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

”مم۔مم۔ میں بتاتا ہوں۔ ان کرسیوں کے نیچے الیکٹرک وائر لگے ہوئے ہیں۔ کرسیوں میں ایک خاص میکنزم ہے جسے اس ریموٹ کنٹرول سے آپریٹ کیا جاتا ہے۔ اس پر بٹن ہیں جو بٹن بھی پریس کیا جائے گا اس نمبر کی کرسی میں تیز کرنٹ دوڑنے لگتا ہے اور بٹن کو جس قدر زیادہ دبایا جائے اتنا ہی تیز کرنٹ آتا ہے لیکن زیادہ کرنٹ سے آدمی ہلاک بھی ہو جاتا ہے“...... کارلوس نے فوراً ہی تفصیل بتاتے ہوئے کہا اور عمران نے مسکراتے ہوئے اثبات میں سر ہلا دیا کیونکہ اب وہ اس آلے کی صحیح نوعیت کو پوری طرح سمجھ گیا تھا۔ اس نے آلہ اپنی جیب میں ڈال لیا۔

”کیپٹن شکیل تم چیف صاحب کو ہوش میں لاؤ“...... عمران نے کیپٹن شکیل سے مخاطب ہو کر کہا اور کیپٹن شکیل اثبات میں سر ہلا کر آگے بڑھا اور اس نے راڈسن کی ناک اور منہ دونوں ہاتھوں سے بند کر دیئے۔ چند لمحوں بعد جب راڈسن کے جسم میں حرکت کے آثار نمودار ہونے لگ گئے تو کیپٹن شکیل پیچھے ہٹ گیا تھوڑی دیر بعد راڈسن نے کراہتے ہوئے آنکھیں کھول دیں۔ پہلے چند لمحوں تک تو اس کی آنکھوں میں دھندسی چھائی رہی پھر جیسے ہی شعور کی چمک پیدا ہوئی تو وہ بے اختیار چیخ پڑا۔

”یہ۔ یہ۔ یہ کیا۔ کیا مطلب مجھے۔ میرا مطلب ہے مجھے۔ اوہ۔

اوہ۔ کارلوس تم۔ یہ۔ یہ کون ہیں۔ یہ سب کیا ہے۔ کیا ہو رہا ہے یہ سب“...... راڈسن نے بری طرح بوکھلائے ہوئے لہجے میں کہا اس کا انداز ایسا تھا جیسے اسے اپنی اس حالت پر کسی طرح بھی یقین ہی نہ آ رہا ہو۔

”مسٹر راڈسن چیف آف بلیک کوبرا۔ تم بے حد عقلمند ہو نا اور بزرگوں کا کہنا ہے کہ زیادہ عقلمندی اور حماقت کی سرحدیں ملتی ہیں۔ اس لئے جیسے ہی تم نے یہ سرحد کراس کی تم اس حال کو پہنچ گئے ہو“...... عمران نے اس سے مخاطب ہو کر کہا۔

”کک کک۔ کیا کیا مطلب۔ تم۔ تم کون ہو“...... راڈسن نے اس بار قدرے سنبھلے ہوئے لہجے میں کہا۔

”میرا نام علی عمران ہے اور یہ میرے ساتھی ہیں اور یہ بھی سن لو کہ کارلوس کی آواز میں فون پر تم سے بات چیت بھی میں نے ہی کی تھی اور تم جیسے عقل کے زعم میں مبتلا آدمی کو یہاں بلانے میں مجھے زیادہ محنت نہیں کرنا پڑی“...... عمران نے سرد لہجے میں کہا۔

”اوہ۔ اوہ۔ مگر میں تو کارلوس کی آواز پہچانتا ہوں“...... راڈسن نے یقین نہ آنے والے لہجے میں کہا۔

”بس اب میرا انٹرویو ختم۔ اب تمہارا انٹرویو شروع“...... عمران نے اس بار کارلوس کے لہجے میں کہا تو راڈسن کے ساتھ ساتھ کارلوس اور راڈرک کے چہروں پر بھی شدید حیرت کے تاثرات ابھر آئے۔

"تم۔تم کیا چاہتے ہو۔ سنو۔ اگر تم معاوضہ چاہتے ہو تو جتنا بھی معاوضہ کہو۔ میں دینے کے لئے تیار ہوں۔ اس کے علاوہ بھی تم جو چاہتے ہو وہ میں تمہیں مل سکتا ہوں۔ تم بس بتا دو کہ تم یہ چاہتے ہو"...... راڈسن نے کہا۔

"میں صرف اتنا چاہتا ہوں کہ تم مجھے ایس ایف فارمولے کے بارے میں بتا دو۔ کہاں ہے فارمولا۔ اگر تمہارے ہیڈکوارٹر میں ہے تو مجھے اپنے ہیڈکوارٹر کے بارے میں پوری تفصیلات بتا دو اور بس"......عمران نے کہا۔

"کک۔کک۔کون سا فارمولا اور تم مجھے بلیک کوبرا کیوں کہہ رہے ہو۔ میں بلیک کوبرا نہیں ہوں۔ میرا نام ہیرلڈ ہے۔ مجھے بلیک کوبرا نے کال کر کے یہاں بھیجا ہے"...... راڈسن نے بوکھلائے ہوئے لہجے میں کہا۔

"او کے۔ جیسے تمہاری مرضی"......عمران نے کہا اور پھر اس نے جیب سے ریموٹ کنٹرول آلہ نکال کر اس کا ایک بٹن دبا کر اسے آن کیا اور پھر اس پر موجود بٹنوں میں سے اس بٹن پر انگلی رکھ دی جس پر وہی نمبر درج تھا جو راڈسن کی راڈز والی کرسی پر لکھا ہوا تھا۔ اس کے ساتھ ہی اس نے آہستہ سے بٹن کو دبایا تو کمرہ یکلخت راڈسن کے حلق سے نکلنے والی چیخوں سے گونج اٹھا۔ اس کا جسم انتہائی بری طرح سے تڑپا تھا۔

"یہ سب سے کم پاور کا الیکٹرک شاک ہے راڈسن۔ اس لئے

سب کچھ بتا دو۔ ورنہ"......عمران کا لہجہ سرد ہو گیا۔

"رک جاؤ۔ مجھے چھوڑ دو۔ یقین کرو میں تمہیں کچھ نہیں کہوں گا۔ میں تم سے سیکرٹ سروس کے بارے میں بھی نہ پوچھوں گا۔ مجھے چھوڑ دو"...... راڈسن نے انتہائی خوفزدہ لہجے میں کہا۔

"تم واقعی ضرورت سے زیادہ عقلمند ہو"......عمران نے طنزیہ لہجے میں کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے بٹن پر رکھی ہوئی انگلی کو ایک بار پھر دبا دیا۔ اس بار چونکہ دباؤ ذرا زیادہ تھا اس لئے کمرہ راڈسن کے حلق سے نکلنے والی مسلسل چیخوں سے گونج اٹھا۔ راڈسن کی حالت یکلخت انتہائی غیر ہو گئی تھی۔ اس کا پورا جسم پانی سے نکلی ہوئی مچھلی کی طرح پھڑک رہا تھا۔ حتیٰ کہ چہرے کے عضلات بھی اس طرح پھڑک رہے تھے جیسے کسی نے ان میں پارہ بھر دیا ہو۔ اس کی زبان باہر نکل آئی تھی اور آنکھیں ابل آئی تھیں۔ عمران نے انگلی ہٹا لی تو آہستہ آہستہ راڈسن کی چیخیں مدھم پڑتی چلی گئیں اور پھر وہ کراہنے لگا۔

"اب آخری بار کہہ رہا ہوں کہ سب کچھ بتا دو۔ ورنہ......" عمران نے سرد لہجے میں کہا۔

"مجھے مار ڈالو۔ مجھے گولی مار دو۔ مجھے مار ڈالو"...... یکلخت راڈسن نے ہذیانی انداز میں چیختے ہوئے کہا۔

"او کے۔ اگر تمہاری یہی خواہش ہے تو یہ بھی پوری کی جا سکتی ہے"......عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے کاندھے سے

لٹکی ہوئی مشین گن اتار کر ہاتھ میں لے لی۔

''مار ڈالو۔ مجھے مار ڈالو۔ گولیوں سے چھلنی کر دو''...... راڈسن نے اسی ہذیانی کیفیت میں کہا۔

''تم نے ابھی صرف موت کا نام ہی سنا ہے۔ میں تمہیں پہلے موت کا منظر دکھا دوں۔ پھر بھی اگر تم یہی کہو گے تو پھر میں تمہاری یہ خواہش بھی پوری کر دوں گا''...... عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے مشین گن کا رخ کارلوس کی طرف کیا اور دوسرے لمحے مشین گن چلنے کی آواز اور کارلوس کی گھٹی گھٹی چیخ سے کمرہ گونج اٹھا۔ مشین گن کا پورا برسٹ اس کے جسم میں اتر گیا تھا۔

''اب دیکھو مرنے والے کی کیا کیفیت ہوتی ہے اور اگر ابھی پوری طرح محسوس نہیں کر سکے ہو تو پھر دوسرا برسٹ اس محافظ کے سینے میں اتار دیتا ہوں''...... عمران کا لہجہ بے حد سرد تھا جبکہ محافظ راڈرک خوف کی وجہ سے بے ہوش ہو چکا تھا۔

''نہیں نہیں۔ مجھے مت مارو۔ مت مارو مجھے۔ تم تو ظالم ہو۔ سفاک ہو۔ درندے ہو''...... راڈسن نے اس بار انتہائی خوفزدہ لہجے میں کہا۔

''دیکھو۔ آخری بار کہہ رہا ہوں۔ یا تو مجھے اپنے ہیڈ کوارٹر اور فارمولے کے بارے میں تفصیل بتا دو یا پھر واقعی بہادری سے موت کو گلے لگا لو۔ ہیڈ کوارٹر میں خود ہی تلاش کر لوں گا اور وہاں سے فارمولا ڈھونڈنا میرے لئے مشکل نہ ہو گا''...... عمران نے مشین گن

کا رخ اس کی طرف کرتے ہوئے کہا۔

''بب۔ بب۔ بتاتا ہوں۔ رک جاؤ لیکن پہلے وعدہ کرو کہ تم مجھے نہیں مارو گے۔ مجھے چھوڑ دو گے''...... راڈسن نے اس بار انتہائی خوفزدہ لہجے میں کہا۔

''اگر تم واقعی سچ سچ بتا دو گے تو میں وعدہ کرتا ہوں کہ تمہیں گولی تمہیں ماروں گا''...... عمران نے سرد لہجے میں کہا۔

''میرا ہیڈ کوارٹر کراسن پہاڑیوں میں ہے۔ دومگا پہاڑی کے اندر ہے۔ انتہائی خفیہ ہے۔ وہاں کوئی آدمی نہیں جا سکتا۔ کسی طرح بھی''...... راڈسن نے کہا۔

''لیکن ہمیں تو بتایا گیا ہے کہ ہیڈ کوارٹر والٹاس فورٹ کے اندر ہے والٹاس چھاؤنی اس کے گرد ہے''...... عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

''ہم نے جان بوجھ کر یہ بات پھیلائی ہوئی ہے۔ ویسے وہاں میرا دفتر ہے''...... راڈسن نے جواب دیا۔

''ہیڈ کوارٹر کی تفصیل بتاؤ''...... عمران نے کہا اور راڈسن نے تفصیل بتانا شروع کر دی۔ پھر عمران اس سے سوالات کرنے لگا اور راڈسن کی چونکہ قوت ارادی الیکٹرک شاک اور موت کے خوف کی وجہ سے مکمل طور پر ختم ہو چکی تھی اس لئے وہ عمران کے سب سوالوں کے جواب دیتا چلا گیا۔ عمران ابھی اس سے پوچھ گچھ کر ہی رہا تھا کہ اسی لمحے راڈسن کی جیب میں موجود فون کی گھنٹی بج اٹھی تو

عمران چونک پڑا۔ اس نے تنویر کو اشارہ کیا تو تنویر نے آگے بڑھ کر راڈسن کی تلاشی لی اور اس کے کوٹ کی اندرونی جیب سے ایک سیل فون نکال لیا۔ گھنٹی اسی سیل فون کی بج رہی تھی۔

"اَن نان نمبر سے کال ہے"...... تنویر نے کہا اور آگے بڑھ کر سیل فون عمران کو دے دیا۔ عمران نے اس سے سیل فون لیا اور اسکرین پر ڈسپلے دیکھ کر ایک بٹن پریس کیا اور تنویر کو اشارہ کرتے ہوئے اس نے سیل فون کا اسپیکر آن کر دیا۔ عمران کا اشارہ پاتے ہی تنویر تیزی سے راڈسن کی طرف بڑھا اور اس نے راڈسن کی کرسی کے عقب میں جاتے ہی اس کے منہ پر ہاتھ رکھ دیا۔

"بلیک کوبرا بول رہا ہوں"...... عمران نے راڈسن کی آواز میں انتہائی سرد اور سخت لہجے میں بات کرتے ہوئے کہا۔

"کون بلیک کوبرا"...... دوسری طرف سے غراتی ہوئی آواز سنائی دی تو عمران کے ساتھ ساتھ اس کے ساتھی بھی بری طرح سے اچھل پڑے۔

"کیا مطلب۔ کون ہو تم"...... عمران نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"وہی۔ جس کی آمد کا تمہیں انتظار تھا"...... دوسری طرف سے طنزیہ لہجے میں کہا گیا تو عمران کا ہاتھ بے اختیار اپنے سر پر پہنچ گیا۔

"مجھے کس کی آمد کا انتظار تھا"...... عمران نے اسی انداز میں

کہا۔

"مسٹر علی عمران۔ جسے تم راڈسن اور بلیک کوبرا سمجھ رہے ہو اور جس کی آواز میں تم بات کرنے کی کوشش کر رہے ہو وہ بلیک کوبرا نہیں ہے اور نہ ہی اس کا نام راڈسن ہے"...... دوسری طرف سے زہریلے لہجے میں کہا۔

"کیا کہنا چاہتے ہو"...... عمران نے ہونٹ بھینچ کر کہا۔

"بلیک کوبرا میں ہوں"...... دوسری طرف سے کہا گیا تو عمران اور اس کے ساتھیوں کے چہروں پر حیرت کے تاثرات ابھر آئے۔

"تو پھر یہ راڈسن"...... عمران نے کہنا چاہا۔

"یہ راڈسن نہیں میرا ہمشکل ہیرلڈ ہے۔ اسے میں نے ہی راڈسن بنا کر بھیجا تھا تاکہ اصل صورتحال کا پتہ چلایا جا سکے"۔ دوسری طرف سے بلیک کوبرا نے اس کی بات کاٹ کر کہا۔

"اصل صورتحال سے تمہاری کیا مراد ہے"...... عمران نے ہونٹ بھینچتے ہوئے کہا۔

"پہلے اپنے ساتھی سے کہو کہ وہ ہیرلڈ کے منہ سے ہاتھ ہٹا لے۔ تم سب اس وقت میری نظروں میں ہو۔ کون کس پوزیشن میں ہے مجھے سب دکھائی دے رہا ہے اور یہ بات بھی ذہن میں رکھو کہ میں جب چاہوں تم میں سے کسی کو بھی ریڈ گن سے نشانہ بنا کر ہلاک کر سکتا ہوں۔ تمہارے ہاتھ میں جو سیل فون ہے یہ بھی تمہاری اور تمہارے ساتھیوں کی موت کا ذریعہ بن سکتا ہے۔ یقین

نہیں تو ایک نظر اس سیل فون کو دیکھ لو۔ میں نے اس سیل فون میں جی سکس بلاسٹر نصب کر رکھا ہے۔ اس سیل فون کی ڈسپلے اسکرین سے نکلنے والی ریڈ ریز تم سب کو ایک لمحے میں جلا کر بھسم کر سکتی ہیں اور میں چاہوں تو اس سیل فون کو بلاسٹ کر کے اتنا بڑا دھماکہ کر سکتا ہوں کہ تم سمیت یہاں موجود تمام افراد کے چیتھڑے اُڑ سکتے ہیں“...... دوسری طرف سے کہا گیا تو عمران نے غور سے سیل فون کو دیکھا تو اس کے چہرے پر تشویش کے تاثرات نمودار ہو گئے۔ بظاہر یہ ایک سیل فون تھا لیکن اس کی اسکرین اور اس کی بناوٹ عام سیل فونوں سے مختلف تھی۔ ڈسپلے اسکرین پر سبز رنگ کا ایک دائرہ سا گردش کرتا ہوا دکھائی دے رہا تھا جس کے درمیان میں راڈار اسکرین جیسی سوئی بھی حرکت کر رہی تھی اور یہ سوئی مختلف اسپاٹس پر ریڈ ڈاٹس کو بھی مارک کرتی ہوئی دکھائی دے رہی تھی۔

”یہ سوئی جن ریڈ ڈاٹس کو مارک کر رہی ہے یہ تم سب ہو۔ اسپاٹس کے مارک ہونے کا مطلب ہے کہ تم سب اس سیل فون کے بلاسٹر کے ٹارگٹ پر ہو اور میں یہاں بیٹھے بیٹھے تم سب کو الگ الگ کر کے بھی ہلاک کر سکتا ہوں اور ایک ساتھ بھی۔ اب فیصلہ تم نے کرنا ہے کہ تم ایک ایک کر کے مرنا چاہتے ہو یا پھر ایک ساتھ“۔ دوسری طرف سے بلیک کوبرا نے اسی طرح انتہائی سرد اور طنز بھرے لہجے میں کہا۔

”یہ سارا چکر ہے کیا“...... عمران نے ایک طویل سانس لیتے

ہوئے کہا۔ ساتھ ہی اس نے اپنے ساتھیوں کو آئی کوڈ میں اشارے کرنے شروع کر دیئے۔

”تم ہمیشہ دوسروں کے ساتھ کھیل کھیلتے ہو۔ انہیں اپنی انگلیوں پر نچاتے ہو اور دوسروں کے سامنے احمق بن کر اپنا کام کر جاتے ہو۔ تمہاری چالاکیوں، عیاریوں اور شاطرانہ کھیلوں کو کوئی نہیں سمجھ پاتا اور آسانی سے تمہارے جھانسے میں آ جاتا ہے اور تم اسی بات کا فائدہ اٹھا کر اپنے دشمنوں پر حاوی ہو جاتے ہو۔ تم کسی مجرم تنظیم کے خلاف کام کرو یا پھر کسی سرکاری ایجنسی کے خلاف۔ تم ہمیشہ ایسی پلاننگ کرتے ہو جس کا نتیجہ سو فیصد تمہارے حق میں نکلتا ہے۔ خاص طور پر تم جس طرح آوازیں بدل کر دوسروں کو دھوکہ دیتے ہو اب یہ بات کسی سے ڈھکی چھپی ہوئی نہیں ہے۔ میں نے تمہارے کارناموں کی نہایت باریک بینی سے اسٹڈی کی تھی اور مجھے معلوم ہو گیا تھا کہ تم میں آخر ایسی کون سی خوبیاں ہے جو تمہیں ہمیشہ کامیابیوں سے ہمکنار کرتی ہے۔ تمہارے کارناموں کی اسٹڈی سے مجھے یہ بھی پتہ چل گیا کہ تمہاری ایک خوبی دوسروں کی آواز میں بات کرنا ہے۔ تم کسی کی بھی آواز کی ہو بہو نقل کر سکتے ہو۔ تم کسی کی بھی آواز کی اس قدر کامیاب نقل کرتے ہو کہ جس کا کوئی دوسرا تصور بھی نہیں کر سکتا ہے کہ یہ آواز اصل آدمی کی نہیں بلکہ تمہاری ہے۔ بہرحال جب میں نے کافرستانی ایجنسی گوپال سروس کے کہنے پر پاکیشیا میں ڈاکٹر راشدی کے خلاف مشن مکمل کرایا تو

مجھے اس بات کا یقین تھا کہ اگر اس بارے میں تمہیں معلوم ہوا تو تم کسی نہ کسی طرح اس بات کا پتہ چلا لو گے کہ یہ کارروائی بلیک کوبرا تنظیم نے کی ہے اور پھر تم ہاتھ دھو کر بلیک کوبرا کے پیچھے لگ جاؤ گے۔ اس کے لئے ظاہر ہے تم ایکریمیا پہنچو گے اور پھر تم نے بلیک کوبرا اور اس کے ہیڈ کوارٹر کی تلاش میں دن رات ایک کر دینے ہیں۔ مجھے اس بات کا بھی بخوبی اندازہ تھا کہ تم میرے گروپ سیکشنوں کے انچارجوں تک بھی پہنچ جاؤ گے اور پھر انہیں پکڑ کر ان کی آواز میں مجھ سے بھی بات کرنے کی کوشش کرو گے۔ اس لئے میں نے اپنے ہیڈ کوارٹر میں ایک نیا اور جدید ترین سسٹم نصب کرایا۔ یہ سسٹم فون سسٹم سے منسلک تھا۔ یہ کمپیوٹر سسٹم ہے جس میں، میں نے اپنی تنظیم میں کام کرنے والے ہر ایک شخص کی آواز فیڈ کرا رکھی ہے۔ ان تمام افراد کی جو مجھ سے رابطے میں رہتے ہیں۔ نئے افراد کی کال تو میں سنتا ہی نہیں۔ بہرحال میں نے سسٹم میں جو آوازیں فیڈ کرائی تھیں صرف وہی لوگ مجھ سے بات کر سکتے تھے اور اگر ان میں سے کسی کی آواز میں کوئی اور مجھ سے بات سے بات کرنے کی کوشش کرتا تو اس کے بارے میں سسٹم مجھے فوراً الرٹ کر دیتا۔ میں نے اس سسٹم میں ان افراد کی بھی آوازیں ٹیپ کرا رکھی تھی جن سے مجھے خطرات لاحق ہو سکتے تھے۔ ان میں زیادہ تر ایکریمیا کی سیکرٹ ایجنسیوں کے ایجنٹس، پولیس کمشنرز اور ایسے بہت سے افراد شامل تھے۔ ان کے ساتھ ساتھ

تمہاری آواز کو بھی میں نے خصوصی طور پر اپنے سسٹم میں فیڈ کرایا تھا تاکہ اگر کبھی تم مجھ سے کسی اور کی آواز میں بات کرنے کی کوشش کرو تو مجھے فوراً پتہ چل جائے کہ آواز بدل کر تم مجھ سے بات کر رہے ہو۔ بہرحال جب تم نے مجھے کال کی تو کمپیوٹر سسٹم نے فوراً تمہاری آواز کو چیک کیا اور پھر اس سسٹم کی وجہ سے کارلوس کی آواز میں بات کرنے کے باوجود تمہاری اصل آواز مجھے سنائی دی اور مجھے فوراً پتہ چل گیا کہ کارلوس تمہارے قبضے میں ہے اور تم اس کی آواز میں مجھ سے بات کر رہے ہو۔ تمہاری آواز سننے کے بعد میں نے فوراً ایک پلاننگ کی اور میں نے تم سے خود کارلوس کے سپیشل پوائنٹ پر آنے کی حامی بھر لی۔ پھر میں نے اپنے ایک آدمی ہیرلڈ کو تیار کیا اور اسے یہ سیل فون دے کر تمہارے پاس بھیج دیا تاکہ اس سیل فون کے ذریعے میں کارلوس کے سپیشل پوائنٹ کو مانیٹر کر سکوں اور تم سب کو ایک ساتھ ہلاک کر سکوں''...... بلیک کوبرا نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

''تو یہ واقعی بلیک کوبرا نہیں ہے''...... عمران نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا۔

''نہیں''...... بلیک کوبرا نے کہا۔

''اور اس نے جو تفصیل بتائی ہے کیا وہ سب بھی غلط ہے''۔ عمران نے ہونٹ بھینچتے ہوئے کہا۔

''ہاں وہ سب بھی غلط ہے۔ اگر تم پوری بات سننا چاہتے ہو تو

سنو۔ مجھے تمہاری آمد کا پہلے سے ہی معلوم ہو گیا تھا۔ تمہارے چیف نے پاکیشیا سے سارفن کو کال کیا تھا اور تمہاری اور تمہارے ساتھیوں کی مدد کے لئے کہا تھا تو اس کی اس کال کی ٹیپ مجھ تک پہنچ گئی تھی اور پھر میں نے سارفن کے ساتھ اپنا ایک آدمی منسلک کر دیا تھا جس نے سارفن کی کالز ٹیپ کرنا شروع کر دی تھیں اس کے علاوہ اس کے آفس میں بھی ڈکٹا فون لگا دیئے تھے تاکہ وہ جب بھی اور جس سے بھی بات کرے اس کی باتیں ریکارڈ کی جا سکیں۔ پھر جب تم نے اس سے بات کی اور اس نے تمہیں اولڈ فاکس کی ٹپ دی تو مجھے اولڈ فاکس کے بارے میں بھی پتہ چل گیا۔ اس سے پہلے کہ تم اولڈ فاکس تک پہنچتے۔ میں بذات خود اولڈ فاکس تک پہنچ گیا اور اسے ہٹا کر میں نے اس کی جگہ لے لی۔ اس لئے تمہاری اولڈ فاکس سے نہیں بلکہ مجھ سے ملاقات ہوئی تھی۔ میں نے تمہیں بھٹکانے کے لئے والٹاس فورٹ کے بارے میں بتایا اور سیکنڈ چیف سٹیفن کے بارے میں بتایا۔ میں تمہیں بری طرح سے الجھانا چاہتا تھا۔ تم خود کو میک اپ ایکسپرٹ سمجھتے ہو اور تمہارا یہ بھی خیال ہے کہ تم کسی کا بھی میک اپ آسانی سے چیک کر سکتے ہو لیکن اس معاملے میں تم سے میں دو ہاتھ آگے ہوں۔ میں تم سے بھی بڑا میک اپ ایکسپرٹ ہوں۔ جس کا ثبوت یہ ہے کہ تم اولڈ فاکس کے روپ میں نہ مجھے پہچان سکے اور نہ ہی تمہیں اس بات کا شبہ ہوا کہ میں تمہیں جھوٹ بول کر ڈاج دینے کی کوشش کر رہا

ہوں۔ یہی نہیں۔ تمہارے پاس جو ہیرلڈ آیا ہے۔ تم اس کا میک اپ بھی چیک نہیں کر سکے۔ میرا ارادہ تھا کہ میں تمہیں تمہارے ساتھیوں کے ساتھ خوب دوڑاؤں اور تم لوگ ہر طرف ٹکریں مارتے رہو لیکن تم کسی طرح مجھ تک نہ پہنچ سکو۔ تمہارے خواب وگمان میں بھی نہیں ہو گا کہ بلیک کوبرا کون ہے۔ اس کا اصل نام کیا ہے اور اس کا ہیڈ کوارٹر کہاں ہے۔ اب تک تمہاری ساری بھاگ دوڑ اور معلومات بے کار ہیں عمران۔ تم نے وہی سب کچھ کیا ہے جو میں نے تم سے کرایا ہے۔ میں نے جان بوجھ کر کارلوس اور راڈرک کو بھی تمہارے پیچھے لگایا ہوا تھا تاکہ تم یہی سمجھتے رہو کہ یہ تمہارے خلاف سخت ترین کارروائیاں کر رہے ہیں لیکن حقیقت میں تمہیں میں ہی نچا رہا تھا۔ یہاں آ کر تم نے جس جس سے رابطے کئے تھے اور جو جو سہولیات حاصل کی تھیں ان سب کا مجھے علم ہے اور کارلوس نے بھی تمہیں وہی سب کچھ بتایا جو میں نے اسے بتانے کا کہا تھا لیکن تم ایک بار بھی میرے کھیل کو نہ سمجھ سکے تھے اور یہی سمجھتے رہے کہ تم درست لائن پر کام کر رہے ہو اور جلد یا بدیر تم مجھ تک یا میرے ہیڈ کوارٹر تک پہنچ جاؤ گے۔ لیکن افسوس۔ تمہاری ساری پلاننگ، تمہاری ساری ذہانت اور تمہاری ساری عقلمندی اس بار ناکام ہو گئی ہے اور تمہیں ناکام کرنے والا میں ہوں۔ بلیک کوبرا“...... دوسری طرف سے بلیک کوبرا نے کہا اور پھر آخری الفاظ کہتے ہوئے وہ بے اختیار فخریہ انداز میں قہقہے لگانا شروع ہو گیا۔

عمران خاموشی سے اس کی باتیں سن رہا تھا۔ اس کے چہرے پر تردد کا کوئی نشان دکھائی نہ دے رہا تھا۔

"کیا ہوا۔ اب تمہاری آواز کیوں نہیں نکل رہی"...... بلیک کوبرا نے کہا۔

"میں چاہتا ہوں کہ تم نے جتنا بولنا ہے ایک ہی بار بول لو کیونکہ اگر میں بولنے پر آیا تو پھر سب کہتے ہیں کہ لڑکیاں بے چاری مفت میں بدنام ہیں۔ عمران بولتا ہے تو نان اسٹاپ بولتا ہی چلا جاتا ہے"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"کیا۔ کیا مطلب۔ تم کیا کہنا چاہتے ہو"...... بلیک کوبرا نے چونکتی ہوئی آواز میں کہا۔

"زیادہ کچھ نہیں۔ صرف یہ کہوں گا کہ یہ بات درست ہے کہ واقعی میں اولڈ فاکس کے میک اپ میں نہ تمہیں پہچان سکا تھا اور نہ یہاں آنے والے ہیرلڈ کا میک اپ چیک کر سکا تھا۔ میک اپ میں تم واقعی باکمال ہو۔ اس کے لئے میں تمہیں مبارک باد دیتا ہوں۔ رہی بات تم مجھے نچانے کے لئے جو کھیل کھیل رہے تھے میں اس کھیل کو نہیں سمجھ سکا تو یہ درست نہیں ہے کیونکہ اگر ایسا ہوتا تو میں اب تک والٹاس پہنچ چکا ہوتا اور اپنے ساتھیوں سمیت والٹاس فورٹ اور وہاں موجود فوجی چھاؤنی کے خلاف ایکشن میں نظر آتا۔ میرے دماغ شروع سے ہی اس بات کو تسلیم نہیں کر رہا تھا کہ اتنی بڑی چھاؤنی پر ایک مجرم تنظیم کا قبضہ ہو اور دو کرنلوں کو

غائب کر کے ساری چھاؤنی پر قبضہ کر لیا جائے۔ ایسا ممکن ہی نہ تھا۔ ایسی چھاؤنیاں جہاں بڑے بڑے اسلحے کے ڈپو ہوں کسی ایک کرنل کو وہاں مستقل طور پر تعینات ہی نہیں کیا جا سکتا اور ایکریمیا کے قانون کے مطابق ایسی چھاؤنیوں کے کرنلز کو کچھ عرصے بعد تبدیل کر دیا جاتا ہے۔ ایکریمین قانون کے مطابق چھاؤنیوں کو کنٹرول کرنے والے کرنلوں کو ایک سے دوسری اور دوسری سے تیسری چھاؤنی میں ٹرانسفر کیا جاتا رہتا ہے تاکہ کوئی کرنل کسی چھاؤنی کی آڑ میں حکومت یا آرمی کے خلاف غداری کی پلاننگ نہ کر سکے۔ اگر والٹاس فورٹ کی چھاؤنی پر تمہارا اور تمہارے سیکنڈ چیف کا قبضہ ہوتا تو تم اور تمہارا سیکنڈ چیف سٹیفن وہاں اب تک موجود نہ ہوتے۔ اب تک نجانے کتنی چھاؤنیوں میں ٹرانسفر ہو چکے ہوتے۔ میں تمہارے آدمیوں سے جو معلومات لے رہا تھا ان کی ساری باتیں میں سنتا ضرور تھا لیکن ان کی کسی بھی بات پر مجھے یقین نہ آ رہا تھا۔ اگر میں صاف لفظوں میں کہوں تو واقعی ابھی تک مجھے ایسی کوئی معلومات نہیں مل سکی ہے کہ میں تم تک یا تمہارے ہیڈ کوارٹر تک پہنچ سکوں"...... عمران نے کہا۔

"تو تم اپنی شکست تسلیم کرتے ہو"...... بلیک کوبرا نے ہنستے ہوئے کہا۔

"شکست تب تسلیم کی جاتی ہے جب ہاتھ پیر چھوڑ دیئے جائیں لیکن میں نے اور میرے ساتھیوں نے ابھی تک شکست تسلیم نہیں کی

اور ہماری جدوجہد ابھی جاری ہے“...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔ اس کے ساتھی خاموشی اور حیرت سے ان کی باتیں سن رہے تھے۔

”تو تم ابھی بھی پرامید ہو کہ مجھ تک یا میرے ہیڈ کوارٹر تک پہنچ جاؤ گے“...... بلیک کوبرا نے سرد لہجے میں کہا۔

”ہاں“...... عمران نے اسی انداز میں جواب دیا۔

”بھول ہے تمہاری۔ تم ساری زندگی بھی سر پٹکتے رہو تب بھی مجھ تک یا میرے ہیڈ کوارٹر تک پہنچنا تمہارے لئے مشکل نہیں ناممکن ہے۔ قطعی ناممکن“...... بلیک کوبرا نے کہا۔

”میرا ماننا ہے کہ کوئی کام ناممکن نہیں ہوتا اور قطعی ناممکن تو بالکل بھی نہیں ہوتا۔ میں تسلیم کرتا ہوں کہ میں واقعی تمہارے بارے میں اب تک کوئی کلیو حاصل نہیں کر سکا ہوں لیکن جلد ہی میں نہ صرف تمہارے ہیڈ کوارٹر تک پہنچ جاؤں گا بلکہ تمہاری گردن بھی میرے ہاتھوں میں ہو گی۔ یہ میرا چیلنج ہے کہ تم چاہے جو بھی کر لو میں چوبیس گھنٹوں میں تم تک پہنچ جاؤں گا“...... عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

”تمہارا مطلب ہے کہ تم اگلے چوبیس گھنٹوں میں میرے ہیڈ کوارٹر میں پہنچ جاؤ گے“...... بلیک کوبرا نے چونک کر کہا۔

”ہاں۔ یہی چیلنج ہے میرا“...... عمران نے کہا۔

”سوچ لو عمران۔ تم سب کی زندگیاں اس وقت میری ایک انگلی

کی حرکت پر ہے۔ مجھے بس ایک بٹن پریس کرنا ہے۔ اس بٹن کے پریس ہوتے ہی سیل فون بم کی طرح بلاسٹ ہو جائے گا اور اس کے بلاسٹ ہوتے ہی تم سب اس پوری عمارت سمیت راکھ کا ڈھیر بن جاؤ گے“...... بلیک کوبرا نے کہا۔

”ایسا کر سکتے ہو تو کر دو۔ تمہیں روک کون رہا ہے“...... عمران نے کہا۔

”اگر میں نے تمہیں ہلاک کر دیا تو پھر تمہارا مجھے دیا ہوا چیلنج کون پورا کرے گا“...... بلیک کوبرا نے کہا۔

”یہ سوچنا تمہارا کام ہے“...... عمران نے سادہ سے لہجے میں کہا۔

”ٹھیک ہے۔ میں تمہارا یہ چیلنج قبول کرتا ہوں۔ تم نے چوبیس گھنٹوں کا کہا ہے لیکن میں تمہیں چھتیس گھنٹے دیتا ہوں۔ تم میری طرف سے مکمل طور پر آزاد ہو۔ اگر تم واقعی ذہین ہو اور خود کو دنیا کا عقلمند آدمی سمجھتے ہو تو مجھ تک یا میرے ہیڈ کوارٹر تک پہنچ کر دکھاؤ۔ میں تم سے وعدہ کرتا ہوں کہ اگر تم نے میرا ہیڈ کوارٹر ٹریس بھی کر لیا تو میں خود کو تمہارے سامنے سرنڈر کر دوں گا۔ تمہارا فارمولا بھی تمہیں واپس مل جائے گا اور تم چاہو تو مجھے گولی بھی مار سکتے ہو یا ایکریمی حکومت کے حوالے بھی کر سکتے ہو“...... بلیک کوبرا نے کہا تو عمران اور اس کے ساتھیوں کے چہروں پر انتہائی حیرت کے تاثرات ابھر آئے۔

"ایک بار پھر سوچ لو بلیک کوبرا۔ تم نے کہا ہے کہ میں اگر تمہارے ہیڈ کوارٹر تک پہنچ گیا تو تم خود کو میرے سامنے سرنڈر کر دو گے۔ کیا اتنی ہمت ہے تم میں"...... عمران نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"تمہاری سوچ سے بھی زیادہ باہمت ہوں میں۔ میں نے سوچ سمجھ کر ہی تمہیں یہ چیلنج کیا ہے"...... بلیک کوبرا نے کہا۔

"اپنی زبان سے بدل تو نہیں جاؤ گے"...... عمران نے کہا۔

"بالکل نہیں۔ بلیک کوبرا اپنی جان تو دے سکتا ہے لیکن اپنی زبان سے نہیں پھر سکتا"...... بلیک کوبرا نے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ مجھے تمہارا چیلنج منظور ہے اور چونکہ تم نے مجھے یہ چیلنج دیتے ہوئے فراخ دلی کا مظاہرہ کیا ہے اس لئے میں تمہارے چھتیس اور اپنے چوبیس گھنٹوں کو ختم کر کے محض دس گھنٹوں تک محیط کر دیتا ہوں۔ اب میں اگلے دس گھنٹوں میں تمہارے ہیڈ کوارٹر میں اپنے ساتھیوں سمیت پہنچوں گا چاہے تمہارا یہ ہیڈ کوارٹر دنیا کے کسی بھی کونے میں کیوں نہ ہو"...... عمران نے کہا تو دوسری طرف بلیک کوبرا بے اختیار کھلکھلا کر ہنس پڑا۔

"دس گھنٹے۔ تم شاید پاگل ہو گئے ہو۔ دس گھنٹوں میں تم میرا اصل نام تک نہیں معلوم کر سکتے۔ میرے ہیڈ کوارٹر پہنچنا تو بہت دور کی بات ہے"...... بلیک کوبرا نے ہنستے ہوئے کہا۔

"اس پاگل کو ہی علی عمران ایم ایس سی۔ ڈی ایس سی

(آکسن) کہتے ہیں اور تم اپنے جس نام پر اتنا فخر کر رہے ہو وہ میں تمہیں ابھی اور اسی وقت بتا سکتا ہوں"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا تو دوسری طرف چند لمحوں کے لئے خاموشی چھا گئی۔

"کیا۔ کیا مطلب۔ کیا تم یہ کہنا چاہتے ہو کہ تم میرے اصل نام سے واقف ہو"...... بلیک کوبرا نے کہا۔ اس بار اس کے لہجے میں تشویش کا عنصر تھا۔ اس کا تشویش بھرا لہجہ سن کر عمران کے لبوں پر بے اختیار مسکراہٹ آ گئی۔

"ہاں۔ میں جانتا ہوں کہ تم کون ہو اور تمہارا نام کیا ہے"۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"تو بتاؤ۔ کون ہوں میں اور کیا نام ہے میرا"...... بلیک کوبرا نے اس بار پھر سرد لہجہ اپناتے ہوئے کہا۔

"اتنی بھی کیا جلدی ہے۔ تھوڑا انتظار تو کرو۔ کھیل تو اب شروع ہوا ہے اور یہ کھیل جسمانی ایکشن کا نہیں بلکہ مائنڈ ایکشن کا ہے۔ اب ہمارے درمیان ذہنی جنگ ہو گی کہ میں کس طرح تمہارے ہیڈ کوارٹر تک پہنچتا ہوں اور تم کس طرح مجھے وہاں پہنچنے سے روکتے ہو"...... عمران نے کہا۔

"نہیں۔ پہلے مجھے بتاؤ۔ تم میرا نام کیسے جانتے ہو۔ جلدی بتاؤ۔ ورنہ......" بلیک کوبرا نے انتہائی سخت لہجے میں کہا۔

"ڈر گئے ہو کیا"...... عمران نے کہا۔

"بلیک کوبرا کسی سے نہیں ڈرتا۔ تم نام بتاؤ"...... بلیک کوبرا نے

غرا کر کہا۔

''منکہ مسمی علی عمران، ایم ایس سی۔ ڈی ایس سی (آکسن)''...... عمران نے کہا۔

''کیا۔ کیا کہا مسمی۔ منکا، یہ کیا ہے اور تم مجھے اپنا نام کیوں بتا رہے ہو۔ تم نے کہا ہے کہ تم میرا نام جانتے ہو۔ بولو کون ہوں میں''...... بلیک کوبرا نے پہلے حیرت سے اور پھر غصیلے لہجے میں کہا۔

''ارے۔ تم خود کو نہیں جانتے۔ تم ہی تو کہتے ہو کہ تم بلیک کوبرا ہو۔ کیا میری باتیں سن کر اتنے اپ سیٹ ہو گئے ہو کہ اپنا نام بھی بھول گئے ہو''...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا تو اس کے ساتھیوں کے لبوں پر مسکراہٹ آ گئی۔

''عمران''...... دوسری طرف سے بلیک کوبرا نے سرد لہجے میں کہا۔

''اگر تم خاتون ہوتے تو میں تمہارے اس طرح عمران کہنے پر یقیناً جانِ عمران کہہ دیتا لیکن افسوس''...... عمران نے کہا تو اس کے ساتھیوں نے بے اختیار حلق میں اپنے قہقہے روک لئے۔

''اس کا مطلب ہے تم مجھے چکر دینے کی کوشش کر رہے ہو کہ تم مجھے جانتے ہو لیکن دراصل تمہیں کچھ بھی معلوم نہیں ہے اور نہ تم میرے نام سے واقف ہو''...... بلیک کوبرا نے کہا۔

''یہ تمہاری سوچ ہے۔ جیسا تم چاہے سوچتے رہو مجھے اس سے کوئی فرق نہیں پڑتا''...... عمران نے کہا۔

''تو تمہارا چیلنج ہے کہ تم دس گھنٹوں میں میرے ہیڈکوارٹر تک پہنچ جاؤ گے''۔ بلیک کوبرا نے کہا۔

''ہاں۔ دس گھنٹے۔ صرف دس گھنٹے''...... عمران نے کہا۔

''ٹھیک ہے۔ لیکن یہ مت سمجھنا کہ میں ان دس گھنٹوں میں تمہیں مکمل آزادی دوں گا۔ میں چاہوں تو تمہیں اس سیل فون کے ذریعے ابھی اور اسی وقت ہلاک کر سکتا ہوں لیکن دس گھنٹوں تک میں تمہیں ایسے نہیں ماروں گا البتہ میرے گروپس تمہارے پیچھے لگے رہیں گے۔ وہ تمہارے خلاف جارحانہ اقدام کریں گے۔ تم اور تمہارے ساتھی ان دس گھنٹوں میں ان کے ہاتھوں مارے جاؤ تو یہ تمہاری قسمت ہو گی۔ اس طرح میں اپنے گروپس کی کارکردگی بھی چیک کر لوں گا کہ ان میں تمہارا اور تمہارے ساتھیوں کا مقابلہ کرنے کی کس حد تک صلاحیت ہے۔ بہرحال مجھ تک پہنچنے کے لئے تم جو کر سکتے ہو کر لو۔ جہاں ٹکریں مارنا چاہو مار لو لیکن اس کے ساتھ ساتھ تمہیں میرے گروپس کا بھی مقابلہ کرنا پڑے گا اس دوران میں تمہارے کسی کام میں مداخلت نہیں کروں گا اس لئے تمہارے پاس صرف دس گھنٹے کی مہلت ہے''...... بلیک کوبرا نے کہا۔

''اس ہمدردی کے لئے شکریہ''...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''لیکن اگر دس گھنٹے پورے ہونے کے بعد بھی تم مجھ تک یا

میرے ہیڈ کوارٹر تک پہنچنے میں ناکام ہو گئے تو“...... بلیک کوبرا نے کہا۔

”دو آپشن ہیں۔ ایک تو یہ کہ میں دس گھنٹوں میں تمہارے ہیڈ کوارٹر پہنچ گیا تو تم اسے اپنی شکست تسلیم کر لو گے اور خود کو میرے سامنے سرنڈر کر دو گے۔ دوسرا آپشن یہ ہے کہ میں ڈائریکٹ تم تک پہنچ گیا تو کیا تب بھی تم ایسا ہی کرو گے“۔عمران نے کہا۔

”ہاں۔ ایک ہی بات ہے۔ مجھ تک پہنچو یا میرے ہیڈ کوارٹر تک۔ میں خود کو تمہارے حوالے کر دوں گا اور وہی کروں گا جو تم سے کہا ہے“...... بلیک کوبرا نے کہا۔

”اوکے۔ تو پھر کاؤنٹ ڈاؤن شروع کیا جائے“...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

”کاؤنٹ ڈاؤن شروع کرنے سے پہلے یہ بتاؤ کہ اگر تم ناکام ہو گئے تو“...... بلیک کوبرا نے کہا۔

”تمہار مطلب ہے کہ اگر دس گھنٹوں تک میں تم تک یا تمہارے ہیڈ کوارٹر تک نہ پہنچ سکا تو“...... عمران نے کہا۔

”ہاں۔ تب مجھے تمہارے ساتھ کیا سلوک کرنا چاہئے“۔ بلیک کوبرا نے کہا۔

”میرے لئے کوئی اچھی سی لڑکی تلاش کرنا اور اس سے میری شادی کرا دینا اور مجھے اس کے گھر، گھر داماد بنا کر رکھوا دینا اور کیا“...... عمران نے کہا تو جولیا اسے تیز نظروں سے گھورنے لگی جبکہ

اس کے ساتھیوں نے بمشکل اپنی ہنسی روکی تھی۔

”نہیں۔ دس گھنٹوں تک تم کامیاب نہ ہوئے یا میرے گروپ تمہیں اور تمہارے ساتھیوں کو ہلاک کرنے میں کامیاب نہ ہوئے تو پھر تمہیں اپنے ساتھیوں سمیت خود کو میرے حوالے کرنا پڑے گا اور پھر یہ میری مرضی ہو گی کہ میں تم سب کو اسی وقت ہلاک کر دوں یا پھر اپنا غلام بنا لوں۔ بولو منظور ہے“...... بلیک کوبرا نے کہا۔

”ہلاک کر دو گے تو اچھا ہے۔ غلام بنا کر رکھو گے تو اس کا کوئی فائدہ نہیں ہو گا“...... عمران نے کہا۔

”کیوں فائدہ نہیں ہو گا“...... بلیک کوبرا نے کہا۔

”یہ دونوں حبشی خود کو میرا غلام کہتے ہیں غلام ہونے کے باوجود یہ کس کس طریقے سے میرا خون چوستے ہیں تمہیں اس کا اندازہ بھی نہیں ہے۔ اگر تم چاہتے ہو کہ ہم سب تمہارے غلام بن کر تمہارا خون چوسیں اور موقع ملتے ہی تمہاری گردن دبوچ کر تمہیں ہلاک کر کے تمہاری تنظیم پر قبضہ کر لیں تو پھر بے شک بنا لینا ہمیں اپنا غلام“...... عمران نے کہا۔

”اس سے بہتر ہے کہ میں تم سب کی اپنے ہاتھوں سے بوٹیاں اُڑا دوں۔ میں تم سب کو اپنے ہاتھوں سے ہلاک کروں گا“۔ بلیک کوبرا نے کہا۔

”ٹھیک ہے۔ جس طرح میں تم تک پہنچ گیا یا ہم تمہارے ہیڈ کوارٹر کو ٹریس کر کے وہاں تک پہنچ گئے تو تم وعدے کے مطابق

سرنڈر ہو جاؤ گے اسی طرح اگر ہم اپنے مقصد میں ناکام ہو گئے تو میں اپنے ساتھیوں سمیت تمہارے سامنے سرنڈر ہو جاؤں گا''۔ عمران نے کہا تو اس کے ساتھی بے چینی سے اسے دیکھنے لگے کہ عمران ایسی بات کیوں کر رہا ہے۔

''کیا تم اس بات کا وعدہ کرتے ہو''...... بلیک کوبرا نے کہا۔

''ہاں۔ میں وعدہ کرتا ہوں''......عمران نے کہا۔

''اوکے۔ تو پھر کھیل شروع''...... بلیک کوبرا نے کہا۔

''کھیل شروع کرنے کے لئے ریفری سیٹی بجاتا ہے۔ تم نے تو سیٹی بجائی ہی نہیں اور کھیل شروع بھی کر دیا''...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''یہ کال ختم ہوتے ہی اس کھیل کا آغاز ہو جائے گا۔ اگلے دس گھنٹوں تک یہ سیل فون اب تمہارے پاس رہے گا تاکہ میں تمہاری ہر موومنٹ کو چیک کر سکوں''...... بلیک کوبرا نے کہا۔

''یہ تو تم کھیل کے آغاز میں ہی ڈنڈی مار رہے ہو''...... عمران نے منہ بنا کر کہا۔

''کیا مطلب''...... بلیک کوبرا نے چونک کر کہا۔

''اگر تم اس سیل فون کے ذریعے ہمیں مانیٹر کرتے رہو گے تو پھر ہم کھل کر کام کیسے کریں گے۔ تم ہماری ہر موومنٹ کے بارے میں اپنے گروپس کو آگاہ کرتے رہو گے اور وہ ہمارے پیچھے ہر جگہ پہنچ جائیں گے۔ یہ چیٹنگ نہیں تو اور کیا ہے''...... عمران نے کہا۔

''اوہ ٹھیک ہے۔ میں تمہیں مانیٹر نہیں کروں گا۔ تم یہ سیل فون آف کر کے ہیرلڈ کو دے دو اور یہاں سے نکل جاؤ۔ میں تمہیں ایک گھنٹے کا وقت دیتا ہوں۔ ایک گھنٹے تک تم جہاں جا کر چھپنا چاہو چھپ جانا یا جو میک اپ کرنا چاہو کر لینا۔ ایک گھنٹے بعد میں اپنے گروپس کو تمہارے خلاف کارروائی کرنے کے احکامات دے دوں گا۔ وہ تم تک کیسے پہنچیں گے یہ ان کا کام ہے میں انہیں نہ کوئی ٹپ دوں گا اور نہ ہی ان کی کوئی مدد کروں۔ تم اپنے طور پر کام کرنا اور میرے گروپ اپنے طور پر تمہیں ٹریس کریں گے۔ چوہے بلی کا یہ کھیل اب ایسے ہی کھیلا جائے گا''...... بلیک کوبرا نے کہا۔

''ہم بلیاں اور بلے بن کر بھاگیں گے۔ تمہارے ساتھی چوہے بن کر ہمارے پیچھے لگے رہیں۔ ہمیں کوئی اعتراض نہیں ہو گا''۔ عمران نے کہا۔

''یور ٹائم اسٹارٹ ناؤ''...... بلیک کوبرا نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے رابطہ ختم کر دیا۔ عمران نے بھی ایک طویل سانس لیا اور سیل فون آف کر دیا۔

''یہ تم کیا چیلنج کی باتیں کر رہے تھے''...... اسے فون بند کرتے دیکھ کر جولیا نے اسے تیز نظروں سے گھورتے ہوئے کہا تو عمران نے اسے آئی کوڈ میں خاموش رہنے کا کہا اور پھر وہ مڑ کر ہیرلڈ کی طرف بڑھ گیا جس کے منہ سے تنویر نے ہاتھ ہٹا لیا تھا۔ عمران نے

سیل فون اس کی جیب میں ڈالا اور پھر وہ اسے غور سے دیکھتا ہوا اس کے عقب میں آ گیا۔ اس نے ہیرلڈ کے کاندھوں پر ہاتھ رکھ دیئے۔

''تو تم ہیرلڈ ہو''...... عمران نے کہا۔

''ہاں''...... ہیرلڈ نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''تو تم نہیں جانتے کہ بلیک کوبرا کون ہے اور اس کا ہیڈ کوارٹر کہاں ہے''...... عمران نے پوچھا۔

''ہاں۔ میں نہیں جانتا''...... ہیرلڈ نے کہا۔

''ٹھیک ہے۔ جولیا اسے آزاد کر دو اور اسے یہاں سے جانے دو''...... عمران نے کرسی کے عقب سے نکل کر سامنے آتے ہوئے کہا تو جولیا نے اثبات میں سر ہلا دیا اور پھر اس نے کرسی کے راڈز کھولے تو ہیرلڈ اٹھ کھڑا ہو گیا۔ اس کے لبوں پر انتہائی طنز آمیز مسکراہٹ تھی۔ وہ سب کو دیکھتا ہوا بیرونی دروازے کی طرف بڑھا اور پھر وہاں سے نکلتا چلا گیا۔

دروازے پر دستک کی آواز سنتے ہی کمرے کے اندر بیٹھے ہوئے صفدر اور ناٹران کے ساتھی کاشفی اور شمائل چونک پڑے۔ ناٹران کے کہنے پر کاشفی اور شمائل صفدر کو بے ہوشی کی حالت میں ایک دوسرے ٹھکانے پر لے آئے تھے اور مسلسل اس کے ساتھ تھے۔ ہوش میں آنے پر کاشفی اور شمائل نے صفدر کو تمام حالات بتا دیئے تھے۔ صفدر کو یہ سن کر بہت خوشی محسوس ہوئی تھی کہ ناٹران اور اس کے ساتھیوں نے عین وقت پر پہنچ کر اس کی جان بچا لی تھی۔ صفدر کے پوچھنے پر کاشفی اور شمائل نے اسے یہ بھی بتا دیا تھا کہ ناٹران نے کنگ سے پوچھ گچھ کرنے کے بعد اسے ہلاک کر دیا تھا اور پھر اس نے کنگ کی آواز میں گوپال سروس کی لیڈی ایجنٹ مدھرتا راؤ سے بات کی تھی اور پھر ایکس چینج سے بات کر کے اس کے نمبر کی لوکیشن حاصل کر لی تھی۔

ناٹران اور اس کے تین ساتھی جن میں ابراہیم، جبران اور حاشر

شامل تھے اس مدھرتا راؤ کو کور کرنے گئے ہوئے تھے تاکہ اسے اپنی گرفت میں لے کر اس کا ادھورا کام کر سکیں اور اس سے کرنل گوپال کے بارے میں معلومات حاصل کر سکیں۔

صفدر کو اس بات پر افسوس تھا کہ اسے کافی وقت تک کے لئے بے ہوش رہنا پڑا تھا اور اس کے حصے کا کام اب ناٹران کر رہا تھا۔ وہ بڑی بے صبری سے ناٹران اور اس کے ساتھیوں کا انتظار کر رہا تھا۔ اس کا ارادہ تھا کہ ناٹران اور اس کے ساتھی مدھرتا راؤ سے معلومات حاصل کر کے آئیں تو وہ خود کرنل گوپال کی سرکوبی کے لئے جائے گا اور اس سے ہر قیمت پر ایس ایف فارمولے والی بلیک نوٹ بک واپس لے آئے گا۔

ناٹران اور اس کے ساتھیوں کو گئے چار گھنٹوں سے زیادہ وقت ہو چکا تھا لیکن وہ ابھی تک لوٹ کر نہ آئے تھے جس پر صفدر کو تشویش لاحق ہونا شروع ہو گئی تھی کہ کہیں وہ چاروں کسی مصیبت میں نہ پھنس گئے ہوں۔ اس نے کئی بار شائل اور کاشفی سے کہا تھا کہ وہ ناٹران سے رابطہ کریں اور اس سے پوچھیں کہ وہ کب تک لوٹ کر آئے گا لیکن ان دونوں کا کہنا تھا کہ ناٹران نے انہیں سختی سے ہدایات دی تھیں کہ جب تک وہ خود کال نہ کرے اس وقت وہ اسے کال نہیں کریں گے۔ پھر پانچ گھنٹوں بعد اچانک دروازے پر دستک ہوئی تو وہ چونک پڑے تھے۔

”کون ہے“...... صفدر نے اونچی آواز میں کہا۔

”کیپٹن سوریا“...... باہر سے ایک سنجیدہ سی آواز سنائی دی۔

”سوری۔ میں کسی کیپٹن سوریا کو نہیں جانتا“...... صفدر نے چونک کر کہا۔ شائل اور کاشفی بھی چونک پڑے تھے۔

”اوکے۔ پھر پہلے پاکیشیا فون کر کے پوچھ لیں“...... باہر سے اس بار ناٹران کی آواز سنائی دی اور صفدر، کاشفی اور شائل تینوں کے تنے ہوئے جسم یکلخت ڈھیلے پڑ گئے اور کاشفی نے جلدی سے دروازے کی چٹخنی کھول دی۔ دروازے پر چار مقامی افراد موجود تھے۔

”آ جائیں“...... کاشفی نے ایک طرف ہٹتے ہوئے مسکرا کر کہا اور وہ چاروں اندر آ گئے۔ کاشفی نے دوبارہ دروازہ بند کر دیا۔

”آپ کو ہوش آ گیا صفدر صاحب“...... ناٹران نے صفدر کو ہوش میں دیکھ کر مسکراتے ہوئے کہا اور اس کے نزدیک آ گیا۔ اس نے صفدر کی طرف مصافحے کے لئے ہاتھ بڑھایا تو صفدر نے اس سے گرم جوشی سے ہاتھ ملایا اور پھر اس نے باقی تینوں سے بھی جوش بھرے انداز میں مصافحہ کیا۔

”یہ سب تمہاری مہربانی ہے ناٹران کہ تم اپنے ساتھیوں کے ساتھ وقت پر بلیک پوائنٹ پر پہنچ گئے تھے۔ تم نے بروقت میرا علاج کیا تھا جس سے میری جان بچ گئی ورنہ مجھے تو ایسا لگا تھا جیسے مشین پسٹل کا سارا برسٹ میرے جسم میں اتر گیا ہو“۔ صفدر نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"یہ اللہ تعالیٰ کی کرم نوازی ہے جس نے مجھے اور میرے ساتھیوں کو آپ کی مدد کے لئے بھیج دیا تھا ورنہ شاید ہمیں پتہ بھی نہ چلتا کہ آپ کہاں اور کس حال میں ہیں اور پھر میں نے وہی کیا جو میرا فرض تھا"...... ناٹران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"پھر بھی تمہارا شکریہ"...... صفدر نے کہا تو ناٹران نے ہنستے ہوئے سر ہلا دیا۔

"مجھے کاشفی اور شمائل نے بتایا تھا کہ تم نے مدھرتا راؤ کی رہائش گاہ کے نمبر سے اس کی رہائش گاہ کا پتہ لگایا تھا اور اس سے ملنے گئے ہوئے تھے"...... صفدر نے سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"ہاں۔ اس کی رہائش گاہ کا تو ہم نے پتہ لگا لیا تھا لیکن افسوس کہ ہمیں وہاں سے خالی ہاتھ لوٹنا پڑا ہے"...... ناٹران نے کہا۔

"خالی ہاتھ۔ کیوں"...... صفدر نے چونک کر کہا۔

"مدھرتا راؤ کی رہائش گاہ میں سائنسی حفاظتی انتظامات کی بھرمار تھی۔ ہم نے اس کی رہائش گاہ کے عقب میں جا کر پہلے گیس پسٹل سے چند کیپسول فائر کئے تا کہ رہائش گاہ میں موجود تمام افراد کو بے ہوش کر کے ہم اندر داخل ہو سکیں۔ جب ہمیں یقین ہو گیا کہ گیس سے رہائش گاہ کے تمام افراد بے ہوش ہو گئے ہیں تو ہم اس رہائش گاہ کی عقبی دیوار پھلانگ کر اندر داخل ہو گئے۔ ہم دیوار کے ساتھ چپکے ہوئے دوسری طرف آئے تو وہاں ہمیں دس بلڈاگ اور بیس کے قریب مسلح محافظ دکھائی دیئے جو مختلف جگہوں پر بے

ہوش پڑے ہوئے تھے۔ یہ سب ہمارے فائر کئے ہوئے گیس کیپسولوں سے بے ہوش ہوئے تھے۔

عمارت کے اندر بھی کئی افراد موجود تھے۔ ان میں سے ایک آدمی کو ہوش میں لا کر اس پر تشدد کر کے ہم نے پوچھ گچھ کی تو اس نے بتایا کہ یہاں مادام مدھرتا راؤ کی صرف رہائش گاہ ہے۔ اس کا دفتر کسی اور جگہ پر ہے لیکن اس کا دفتر کہاں ہے یہ وہ نہیں جانتا تھا۔ ہم نے وہاں موجود متعدد افراد کو ہوش میں لا کر مدھرتا راؤ کے آفس کے بارے میں پوچھ گچھ کی لیکن ان میں سے کسی کو بھی معلوم نہ تھا کہ مدھرتا راؤ کا آفس کہاں ہے۔ پھر ہم نے اس کوٹھی کی انتہائی باریک بینی سے تلاشی لی لیکن حیرت انگیز طور پر مدھرتا راؤ نے اپنی رہائش گاہ میں ایسا کوئی ثبوت نہ رکھا ہوا تھا جس سے اس کے یا پھر کرنل گوپال کے آفس کے بارے میں کچھ بھی معلوم ہو سکتا ہو۔ میرے ساتھیوں کا خیال تھا کہ ہمیں مدھرتا راؤ کی واپسی کا انتظار کرنا چاہئے اور میں نے ان کی بات مان لی۔ لیکن ہم مدھرتا راؤ کا انتظار اس کی رہائش گاہ میں رک کر نہ کرنا چاہتے تھے۔ اس کے لئے ہم نے مدھرتا راؤ کی رہائش گاہ کے سامنے والی رہائش گاہ کا انتخاب کیا اور اس کوٹھی میں بھی گیس کیپسول فائر کر دیئے۔ گیس کیپسولوں سے دوسری کوٹھی کے افراد کو بے ہوش کر کے ہم نے وہاں قبضہ کیا اور وہاں رک کر مدھرتا راؤ کی واپسی کا انتظار کرنے لگے لیکن پھر اچانک وہاں دس بڑی سرکاری جیپیں پہنچ گئیں جن میں

مسلح افراد بھرے ہوئے تھے۔ انہوں نے فوراً مدھرتا راؤ کی رہائش گاہ کو چاروں طرف سے گھیر لیا اور پھر رہائش گاہ سے ایک آدمی نکل کر باہر آ گیا۔ یہ آدمی شاید جلد ہوش میں آ گیا تھا اور اس نے مدھرتا راؤ کو کال کر کے رہائش گاہ پر ہونے والے حملے کے بارے میں بتا دیا تھا جس پر مدھرتا راؤ نے اپنی رہائش گاہ میں مسلح افراد کو بھیج دیا تھا۔ وہ لوگ اس کوٹھی میں گھس گئے اور پھر انہوں نے پوری کوٹھی میں ہمیں ڈھونڈنا شروع کر دیا۔ اس صورت حال میں مدھرتا راؤ کا وہاں آنا ممکن نہ تھا اس لئے ہم جس کوٹھی میں تھے اس کے عقبی راستے سے نکل کر واپس آ گئے''...... ناٹران نے پوری تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

''اسی لئے آپ کو آنے میں اتنا وقت لگ گیا تھا''...... کاشفی نے کہا۔

''ہاں''...... ناٹران نے کہا۔

''تمہارا کیا خیال ہے کہ مدھرتا راؤ جانتی ہے کہ کرنل گوپال کہاں ہوتا ہے یا گوپال سروس کا ہیڈ کوارٹر کہاں ہے''...... صفدر نے کہا۔

''ہاں۔ میری اس سے جب فون پر بات ہوئی تھی تو اس نے کہا تھا کہ وہ کرنل گوپال کو اپنے پاس بلا لے گی۔ اس کی باتوں سے تو یہی لگ رہا تھا کہ کرنل گوپال اس کی بات مانتا ہے۔ ورنہ مدھرتا راؤ یہ نہ کہتی کہ اس کے کہنے پر کرنل گوپال اس کے پاس پہنچ

جائے گا''...... ناٹران نے کہا۔

''ہاں۔ یہ بات تو ہے۔ میری جب اس سے بات ہوئی تھی تو اس نے مجھے کچھ بھی بتانے سے صاف انکار کر دیا تھا پھر میرے زور دینے پر اس نے کنگ کے بارے میں بتایا تھا۔ اس نے مجھے ڈاج دیا تھا تاکہ میں کنگ کے چکر میں الجھ جاؤں اور کرنل گوپال سے دور رہوں''...... صفدر نے کہا۔

''وہ بے حد چالاک اور مکار عورت ہے۔ کرنل گوپال جیسے انسان کو بھی وہ اپنی انگلیوں پر نچاتی ہو گی''...... ناٹران نے کہا۔

''اب کیا کیا جائے۔ یہ مدھرتا راؤ اپنی رہائش گاہ پر جلد تو واپس آئے گی نہیں۔ اس کی ایسی نجانے اور کتنی رہائش گاہیں ہوں۔ وہ کرنل گوپال کے بارے میں جانتی ہے تو پھر اس کا ہاتھ آنا ضروری ہے۔ میں جلد سے جلد اس مشن کو مکمل کرنا چاہتا ہوں''...... صفدر نے کہا۔

''ہم نے تو اپنی طرف سے پوری کوشش کی تھی لیکن گوپال سروس اس قدر سیکرٹ ہو سکتی ہے اس کا ہمیں تصور تک نہ تھا''۔ ناٹران نے ہونٹ بھینچتے ہوئے کہا۔

''ہمیں اس سلسلے میں کوئی ایسا لائحہ عمل سوچنا چاہئے کہ فوری طور پر آگے بڑھ سکیں''...... صفدر نے حتمی اور فیصلہ کن لہجے میں بات کرتے ہوئے کہا۔

''عمران صاحب میں یہی ایک خوبی ہے کہ ایسے مواقع پر وہ

کوئی نہ کوئی آدمی ایسا ڈھونڈ نکالتے تھے جسے فون کر کے وہ کلیو حاصل کر لیتے تھے“...... جبران نے کہا تو ناٹران بے اختیار چونک پڑا۔

”اوہ۔ اوہ۔ ویری گڈ۔ میرا خیال ہے۔ ہمارا کام ہو جائے گا“...... ناٹران نے مسرت بھرے لہجے میں کہا تو سب چونک کر حیرت بھری نظروں سے اسے دیکھنے لگے۔

”کیا ہوا“...... سب نے بیک وقت پوچھا۔

”جبران کی بات سے میرے ذہن میں ایک ایسے آدمی کا نام آ گیا ہے جو ہمارے کام میں معاون ثابت ہو سکتا ہے۔ وہ میرا بہت پرانا دوست ہے اور اس کا تعلق بھی زیر زمین دنیا سے ہے۔ اگر گوپال سروس کے ایجنٹوں کا تعلق زیر زمین دنیا سے ہے تو وہ ضرور اس بارے میں کوئی نہ کوئی اہم بات بتا سکتا ہے“...... ناٹران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے فون سیٹ کے نیچے لگا ہوا بٹن دبا کر اسے ڈائریکٹ کیا اور پھر رسیور اٹھا کر اس نے انکوائری کے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

”یس۔ انکوائری پلیز“...... رابطہ ہوتے ہی ایک نسوانی آواز سنائی دی۔

”فیوچر ٹریولنگ کمپنی کے جنرل منیجر پربھوشن کا نمبر دیں“۔ ناٹران نے کہا تو دوسری طرف سے ایک نمبر بتا دیا گیا اور ناٹران نے کریڈل دبا کر تیزی سے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔ صفدر

نے ہاتھ بڑھا کر لاؤڈر کا بٹن بھی پریس کر دیا اور ناٹران نے اس طرح اثبات میں سر ہلا دیا جیسے وہ ایسا کرنا بھول گیا تھا۔

”جنرل منیجر آفس فیوچر ٹریولنگ کمپنی“...... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک نسوانی آواز سنائی دی۔

”جنرل منیجر پربھوشن سے بات کرائیں۔ میں ایکریمیا سے ان کا پرانا دوست میگراتھ بول رہا ہوں“...... اس بار ناٹران نے ایکریمی لہجے میں بات کرتے ہوئے کہا۔

”ایکریمیا سے۔ اوہ۔ ہولڈ آن کریں۔ میں معلوم کرتی ہوں کہ باس اس وقت کس نمبر پر مل سکتے ہیں“...... دوسری طرف سے کہا گیا اور چند لمحوں کی خاموشی کے بعد وہی نسوانی آواز سنائی دی۔

”نمبر نوٹ کر لیں۔ باس اس نمبر پر موجود ہیں“...... دوسری طرف سے کہا گیا اور ساتھ ہی فون نمبر بتا دیا گیا تو ناٹران نے شکریہ ادا کر کے کریڈل دبایا اور اس لڑکی کا بتایا ہوا نمبر پریس کرنا شروع کر دیا۔

”یس“...... ایک بھاری، سخت اور قدرے کرخت سی آواز سنائی دی۔

”میں میگراتھ بول رہا ہوں ایکریمیا سے“...... ناٹران نے کہا۔

”میگراتھ۔ ایکریمیا“...... دوسری طرف سے حیرت بھرے لہجے میں بڑبڑاتے ہوئے کہا گیا۔

”وہ وقت یاد کرو۔ جب بلیک بیوٹی کلب میں ایک لڑکی نے

تمہارے سر پر جوتیاں مارنے کی بات کر دی تھی''...... ناٹران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''ارے۔ ارے۔ اوہ۔ اوہ۔ تم۔ تم میگراتھ۔ اوہ مائی فرینڈ۔ یہ تم اچانک اتنے برسوں کے بعد کہاں سے ٹپک پڑے''...... یکلخت دوسری طرف سے چیختے ہوئے کہا گیا۔ انداز میں بے حد بے تکلفی تھی۔

''اور تم نے بھی تو اتنے برسوں میں نہ کبھی ایکریمیا کا چکر لگایا اور نہ کبھی فون کیا''...... ناٹران نے ہنستے ہوئے کہا۔

''ہاں واقعی۔ ویسے سچی بات بتاؤں۔ میرے ذہن سے ہی تم نکل گئے تھے۔ آئی ایم سوسوری۔ لیکن سچ یہی ہے''۔ دوسری طرف سے کہا گیا۔

''گڈ۔ تمہاری یہی بات تو مجھے پسند ہے کہ تم ہمیشہ سچ بات کرتے ہو''...... ناٹران نے ہنستے ہوئے جواب دیا۔

''آج کیسے فون کیا۔ خیریت۔ کیا ابھی بھی خفیہ پولیس میں ہی ہو۔ یا اپنا دھندہ کر رہے ہو''...... پربھوشن نے مسکراتے ہوئے لہجے میں کہا۔

''اپنا دھندہ کر رہا ہوں۔ لیکن یہ تمہاری طرح کا دھندہ نہیں ہے۔ سیدھا سادا سا معلومات فروخت کرنے والا چھوٹا سا دھندہ ہے''...... ناٹران نے جواب دیا۔

''اوہ۔ اوہ۔ اچھا۔ ویری گڈ۔ بہرحال۔ بتاؤ کیسے فون کیا''۔

پربھوشن نے کہا۔

''مجھے معلوم ہے کہ تم سچ بولتے ہو۔ اس لئے میں نے سوچا کہ اگر تمہیں معلوم ہو گا تو تم سچ ہی جواب دو گے۔ میری فیلڈ کا ایک لمبا دھندہ ہے۔ ایکریمیا کی ایک بہت بڑی پارٹی ایک ڈیلنگ کے لئے گوپال سروس سے رابطہ کرنا چاہتی ہے لیکن گوپال سروس کی شہرت تو پوری دنیا میں ہے لیکن اس سے رابطے یا اس کی کوئی ٹپ کسی کے پاس نہیں ہے۔ اس لئے یہ کام مجھے سونپا گیا ہے کہ میں اس سلسلے میں معلومات حاصل کروں اور میرے ذہن میں تمہارا نام آ گیا کہ تم لازماً اس بارے میں کچھ نہ کچھ ضرور جانتے ہو گے''...... ناٹران نے سنجیدہ لہجے میں کہا۔

''گوپال سروس۔ ہاں معلوم تو ہے۔ لیکن وہ کسی اجنبی پارٹی سے کسی صورت بھی رابطہ نہیں کرتے اور نہ کام لیتے ہیں۔ وہ ایک سرکاری ایجنسی ہے۔ ٹاپ سیکرٹ ایجنسی''...... پربھوشن نے جواب دیا۔

''مجھے اس سے کوئی دلچسپی نہیں ہے کہ وہ کام کرتے ہیں یا نہیں رابطہ کرتے ہیں یا نہیں۔ مجھے تو اپنے دھندے سے مطلب ہے کہ میں رابطے کے بارے میں معلومات اس پارٹی کو فروخت کر کے اس سے بھاری رقم کمانا چاہتا ہوں''......ناٹران نے سنجیدگی سے جواب دیتے ہوئے کہا۔

''اگر ایسی بات ہے تو پھر ٹھیک ہے۔ میں بتا دیتا ہوں لیکن

ایک بات کا وعدہ کرو کہ میرا نام درمیان میں نہ آئے گا''۔ پربھوشن نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

''کمال ہے۔ کیا تمہیں مجھ پر اعتماد نہیں ہے جو وعدہ لینے کی ضرورت پڑ گئی ہے''...... ناٹران نے قدرے ناراض سے لہجے میں کہا۔

''ارے ارے۔ ناراض ہونے کی ضرورت نہیں ہے۔ میں تمہارے متعلق جانتا ہوں۔ میں نے تو ویسے ہی حفظ ماتقدم کے طور پر بات کی تھی۔ کیونکہ گوپال سروس اپنے آپ کو خفیہ رکھنے کے معاملے میں بے حد سفاکی سے کام لیتی ہے۔ مجھے بھی بس ایک اتفاق کی وجہ سے اس کے بارے میں علم ہو گیا۔ کافرستان کے دارلحکومت میں ایک کلب ہے۔ اس کا نام بلیک فادر کلب ہے اس کا مالک رام پال ہے۔ یہ رام پال دراصل گوپال سروس کے لئے کام کرتا ہے۔ یوں سمجھ لو کہ اس سروس کی آڑ میں اس کے غیر قانونی دھندے اسی کلب سے شروع ہوتے ہیں اور پھر آگے کام بڑھایا جاتا ہے۔ جہاں تک اس رام پال سے رابطہ کا تعلق ہے۔ اس کے لئے تم اپنی پارٹی کو کہہ دو کہ وہ پہلے ماسٹر ٹریڈرز کارپوریشن کے مالک ترپاٹھی سے بات کریں۔ ترپاٹھی معقول معاوضہ لے کر رام پال کی ٹپ دے دے گا۔ جب تک ترپاٹھی ٹپ نہ دے گا۔ رام پال بات تک نہ کرے گا''۔ پربھوشن نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

''کافی لمبا چوڑا چکر چلایا ہوا ہے انہوں نے''...... ناٹران نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

''ہاں۔ ویسے یہ بتاؤ تم دھندہ کیا کرنا چاہتے ہو جس کے لئے تم گوپال سروس کی تلاش میں ہو''...... پربھوشن نے جواب دیا۔

''بس اس سروس کے کام کی ایک بڑی ٹپ ملی ہے۔ سوچا اس ٹپ کو بتا کر گوپال سروس سے بڑا معاوضہ حاصل کر لوں اور کچھ نہیں''...... ناٹران نے کہا۔

''تو تم انہیں کافرستان کے انڈر ورلڈ کے کسی بڑے مگر مچھ کے بارے میں بتانا چاہتے ہو''...... پربھوشن نے ہنستے ہوئے کہا۔

''ایسا ہی سمجھ لو''...... ناٹران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''اوکے۔ اگر ٹپ واقعی گوپال سروس کے مطلب کی ہوئی تو وہ تمہیں اس کا بڑے سے بڑا معاوضہ بھی دے سکتی ہے۔ گڈ لک''۔ پربھوشن نے کہا۔

''اوکے۔ تھینک یو ویری مچھ۔ کبھی آؤ ایکریمیا''۔ ناٹران نے انتہائی تشکرانہ لہجے میں کہا۔

''میرا آنا تو مشکل ہے۔ تم خود ہی کافرستان آ جاؤ۔ میری طرف سے دعوت ہے''...... پربھوشن نے ہنستے ہوئے کہا اور ناٹران شکریہ ادا کر کے رسیور رکھ دیا۔

''واہ۔ واقعی کمال ہو گیا عمران صاحب کا نام لیتے ہی کام ہو گیا''...... جبران نے ہنستے ہوئے کہا اور کی بات سن کر سب بے

اختیار ہنس پڑے۔

"عمران صاحب کا نام ہی ایسا ہے کہ سب بند دروازے کھل جاتے ہیں میرے خیال میں قدیم دور میں کھل جا سم سم کہا جاتا تھا۔ اس جدید دور میں اس کو عمران سم سم کہا جاتا ہے"...... صفدر نے مسکراتے ہوئے کہا تو وہ سب ہنس پڑے۔

"تو پھر اب کیا پروگرام ہے پہلے ترپاٹھی سے بات کی جائے یا براہ راست اس رام پال کی گردن دبائی جائے"...... ناٹران نے سنجیدہ ہوتے ہوئے کہا۔

"یہ نئی بات معلوم ہوئی ہے کہ کرنل گوپال جو کافرستان کی ایک ٹاپ سیکرٹ سروس کا سربراہ ہے۔ اس سروس کی آڑ میں غیر قانونی دھندے بھی کرتا ہے اور اس کے لئے اس نے باقاعدہ سیٹ اپ بنایا ہوا ہے۔ بہرحال ہم نے گوپال سروس کو کوئی کام تو نہیں دینا کہ ترپاٹھی سے رام پال کی ٹپ حاصل کرتے پھریں۔ اس لئے براہ راست رام پال پر ہاتھ ڈالنا ہو گا۔ لیکن ظاہر ہے اس کلب میں رام پال سے تفصیلی پوچھ گچھ نہیں ہوسکتی کیونکہ ہوسکتا ہے کہ وہاں خصوصی حفاظتی انتظامات کئے گئے ہوں اس لئے پہلے تو ہمیں یہاں کوئی الگ رہائش گاہ اور کار وغیرہ حاصل کر لینی چاہئے۔ اس کے بعد رام پال کو اغوا کر کے اس رہائش گاہ میں لایا جائے اور اس کے بعد اس سے تفصیلی پوچھ گچھ کی جائے"...... صفدر نے تجویز پیش کرتے ہوئے کہا۔

"اس کی فکر مت کرو۔ آؤ سب کام ہو جائے گا"...... ناٹران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی وہ سب اٹھ کھڑے ہوئے اور پھر تقریباً ڈیڑھ گھنٹے بعد صفدر اور ناٹران سفید رنگ کی نئی کار میں سوار بلیک فادر کلب پہنچ گئے۔ جبران اور ابراہیم ایک دوسری کار میں ان کے پیچھے تھے۔ ناٹران نے کاشفی اور شمائل کو ایک نئے ٹھکانے کا پتہ بتا کر وہاں پہنچنے کا حکم دیا تو وہ الگ کار میں روانہ ہو گئے۔ رام پال کو اغوا کرنے کا کام صفدر اور ناٹران نے اپنے ذمے لیا تھا۔

ڈرائیونگ سیٹ پر ناٹران تھا۔ جبکہ صفدر سائیڈ سیٹ پر بیٹھا ہوا تھا۔ رہائش گاہ سے نکلنے سے پہلے انہوں نے میک اپ کر لئے تھے اور وہ دونوں مقامی میک اپ میں تھے۔ کلب کی کار پارکنگ گو خاصی وسیع تھی۔ لیکن اس وقت وہاں ایک کار پارک کرنے کی بھی گنجائش نہ تھی۔ اس لئے مین گیٹ کی سائیڈ دیوار کے ساتھ بھی دو تین کاریں کھڑی نظر آ رہی تھیں۔

ناٹران کار کو اس طرف لے گیا جبکہ جبران اور ابراہیم کی کار کمپاؤنڈ گیٹ میں داخل ہی نہ ہوئی تھی۔ وہ باہر ہی رک گئی تھی۔ ناٹران نے کار مین گیٹ سے ذرا پہلے کر کے اس طرح روک دی کہ مین گیٹ اور اس کی کار کے درمیان دوسری کوئی کار پارک نہ ہو سکے اور پھر وہ دونوں کار سے نیچے اتر آئے۔ لیکن انہوں نے کار کو لاک نہ کیا اور تیزی سے مین گیٹ کی طرف بڑھتے چلے گئے۔ کلب کا وسیع و عریض ہال ہر قومیت اور طبقے کے مردوں اور

عورتوں سے بھرا ہوا تھا۔ مترنم قہقہوں کے ساتھ ساتھ بھاری مردانہ آوازیں بھی ہال میں گونج رہی تھیں۔ ہال کے چاروں کونوں میں مشین گنیں کاندھوں سے لٹکائے غنڈہ نما افراد دیواروں سے پشت لگائے کھڑے سگریٹ پیتے نظر آ رہے تھے۔ ہال میں نیم عریاں لباسوں میں ملبوس نوجوان عورتیں شراب اور دوسرے لوازمات سرو کرنے میں مصروف تھیں۔ ایک طرف ایک بڑا سا کاؤنٹر تھا۔ جہاں سے شراب اور دوسرے مشروبات سرو کئے جا رہے تھے۔ جبکہ دوسری طرف ایک اور کاؤنٹر تھا۔ جس پر دو لڑکیاں فارغ کھڑی تھیں اور دونوں کے سامنے فون سیٹ رکھے ہوئے تھے۔ جبکہ ایک آدمی کاؤنٹر کے سامنے سٹول پر بیٹھا فون کرنے میں مصروف تھا۔ مجموعی طور پر ہال کا ماحول پرسکون اور خاصا مہذب نظر آ رہا تھا۔ صفدر اور ناٹران دونوں اسی کاؤنٹر کی طرف بڑھتے چلے گئے۔ جو شاید فون کال کرنے یا سننے کے لئے بنایا گیا تھا۔

''یس سر''...... ایک لڑکی نے ان دونوں کے کاؤنٹر کے قریب پہنچتے ہی ان سے مخاطب ہو کر کہا۔

''رام پال سے ملنا ہے۔ ہم مہاشٹر سے آئے ہیں بلیک برادرز''...... صفدر نے قدرے نرم لہجے میں کہا۔

''کیا آپ کی باس سے ملاقات طے ہے''...... لڑکی نے چونک کر پوچھا۔

''نہیں۔ ہمارے پاس ترپاٹھی کی ٹپ موجود ہے اور اس ٹپ کی

موجودگی میں ملاقات پہلے سے طے ہونے کی ضرورت نہیں ہوتی''۔ صفدر نے بڑے اعتماد بھرے لہجے میں کہا۔

''اوہ۔ اچھا۔ میں بات کرتی ہوں''...... لڑکی نے کہا اور ایک طرف پڑے ہوئے انٹرکام کا رسیور اٹھا کر اس نے دو بٹن پریس کر دیئے۔

''باس۔ کاؤنٹر سے سمترا بول رہی ہوں۔ دو افراد آئے ہیں۔ ان کا کہنا ہے کہ وہ مہاشٹر سے آئے ہیں۔ بلیک برادرز نام بتا رہے ہیں۔ میں نے ان سے ملاقات طے ہونے کے بارے میں پوچھا تو انہوں نے کا کہ ان کے پاس ترپاٹھی کی ٹپ موجود ہے اور اس ٹپ کی موجودگی میں ملاقات طے کرنے کی ضرورت نہیں ہوتی''...... لڑکی نے صفدر سے ہونے والی ساری بات اپنے خاص انداز مین دوہراتے ہوئے کہا اور پھر دوسری طرف کی بات سننے لگی۔

''یس باس''...... اس نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔ اس کے ساتھ ہی اس نے ایک طرف کھڑے ایک نوجوان کو اشارے سے بلایا۔

''ان صاحبان کو باس کے سپیشل آفس تک پہنچا آؤ''...... لڑکی نے اس نوجوان کے قریب آنے پر صفدر اور ناٹران کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا۔

''آئیں جناب''...... اس نوجوان نے مؤدبانہ لہجے میں کہا اور صفدر اور ناٹران اس کے پیچھے چلتے ہوئے لفٹ کی طرف بڑھ

گئے۔ لفٹ نے چند لمحوں میں انہیں تہہ خانے میں پہنچا دیا۔ یہاں ایک اور بڑا ہال تھا۔ جس میں جوئے کی مشینیں نصب تھیں اور عورتیں اور مرد جوا کھیلنے میں مصروف تھے۔ یہاں بھی مشین گنوں سے مسلح افراد ہال میں گھومتے پھرتے نظر آ رہے تھے۔ لیکن مجموعی طور پر ماحول پرامن تھا۔ ایک سائیڈ پر راہداری تھی۔ جبکہ آخر میں ایک دروازہ تھا۔ دروازے کے باہر دو مسلح آدمی بڑے چوکنے انداز میں کھڑے تھے۔

"سمترا نے بھیجا ہے انہیں"...... صفدر اور ناٹران کے ساتھ آنے والے نوجوان نے ان کی طرف اشارہ کرتے ہوئے ان دونوں مسلح افراد سے مخاطب ہو کر کہا۔

"ٹھیک ہے۔ تم جاؤ"...... ان میں سے ایک نے کہا تو وہ نوجوان سر ہلاتا ہوا واپس مڑ گیا۔

"آپ کے پاس جو اسلحہ ہو۔ وہ ہمیں دے دیں۔ واپسی پر آپ کو مل جائے گا"...... اسی مسلح آدمی نے صفدر اور ناٹران سے مخاطب ہو کر نرم لہجے میں کہا۔

"کس قسم کا اسلحہ"...... ناٹران نے مسکراتے ہوئے پوچھا تو نوجوان چونک کر حیرت بھری نظروں سے اسے دیکھنے لگا۔

"قسم کا کیا مطلب۔ اسلحہ تو اسلحہ ہی ہوتا ہے۔ مطلب ہے ریوالور اور پسٹل وغیرہ"...... ایک مسلح آدمی نے قدرے بگڑے ہوئے لہجے میں کہا۔

"اوہ۔ اچھا۔ تو بارودی اسلحہ کہو۔ اسلحے تو اس دور میں بہت سے قسموں کے ہیں مثلاً ہم بزنس کے لئے آئے ہیں اور بزنس میں کرنسی نوٹوں کو بھی اسلحہ کہا جاتا ہے"...... ناٹران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا تو دونوں بے اختیار ہنس پڑے۔

"ہمارا مطلب بارودی اسلحے سے تھا"......اسی آدمی نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"وہ ہمارے پاس نہیں ہے۔ بے شک تم تلاشی لے سکتے ہو۔ جہاں بزنس ہو وہاں ایسا اسلحہ ساتھ نہیں رکھا جاتا"...... ناٹران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

"ٹھیک ہے۔ تشریف لے جائیں"...... اس آدمی نے کہا اور ناٹران اور صفدر دونوں سر ہلاتے ہوئے آگے بڑھے اور کلرڈ شیشے کا دروازہ کھول کر وہ اندر داخل ہو گئے۔ یہ ایک خاصا بڑا کمرہ تھا۔ جس کی دونوں سائیڈوں پر صوفے لگے ہوئے تھے۔ ایک طرف کاؤنٹر نما میز تھی۔ اس کے پیچھے ایک انتہائی خوبصورت اور نوجوان مقامی لڑکی بیٹھی ہوئی تھی۔ صوفوں پر دو مرد اور تین عورتیں پہلے سے بیٹھی ہوئی تھیں۔

"ہم مہاشٹر سے آئے ہیں۔ بلیک برادرز"...... صفدر نے آگے بڑھ کر اس لڑکی سے مخاطب ہو کر کہا۔

"یس سر۔ تشریف رکھیں۔ ابھی آپ کا نمبر آ جائے گا"۔ لڑکی نے اثبات میں سر ہلا کر ایک صوفے کی طرف اشارہ کرتے ہوئے

کہا اور صفدر اور ناٹران دونوں خاموش سے خالی صوفے پر جا کر بیٹھ گئے۔ پہلے سے موجود افراد اپنی باری کے مطابق اندر جا رہے تھے اور پھر تھوڑی دیر بعد واپس آ جاتے تھے۔ جب سب افراد ملاقات کر کے چلے گئے تو کاؤنٹر پر موجود انٹرکام کی گھنٹی بج اٹھی۔ لڑکی نے ہاتھ بڑھا کر انٹرکام کا رسیور اٹھا کر کان سے لگایا اور دوسری طرف کی بات سننے لگی۔

''یس باس''...... چند لمحوں بعد اس نے کہا اور رسیور رکھ کر وہ ان کی طرف دیکھنے لگی۔

''اب آپ تشریف لے جائیں لیکن خیال رکھیں۔ باس کے پاس وقت بے حد کم ہوتا ہے''...... لڑکی نے صفدر اور ناٹران سے مخاطب ہو کر کہا اور وہ دونوں سر ہلاتے ہوئے اٹھ کر اندرونی دروازے کی طرف بڑھ گئے۔ یہ ایک خاصا بڑا کمرہ تھا۔ جس میں انتہائی قیمتی فرنیچر موجود تھا۔ ایک بڑی سی دفتری میز کے پیچھے ایک ادھیڑ عمر آدمی بیٹھا ہوا تھا۔ اس کے جسم پر ہلکے نیلے رنگ کا سوٹ تھا۔ چہرے مہرے سے وہ کاروباری آدمی ہی لگ رہا تھا۔ آدھے سر سے گنجا تھا اور آنکھوں پر موٹے شیشے کی نظروں والی عینک بھی موجود تھی۔

''آئیں جناب۔ تشریف رکھیں۔ میرا نام رام پال ہے''۔ اس آدمی نے کرسی سے تھوڑا سا اٹھ کر ان کا استقبال کرتے ہوئے کہا۔

''شکریہ۔ ہم بلیک برادرز ہیں اور ہمارا تعلق مہاشٹر سے

ہے''...... صفدر نے مسکراتے ہوئے جواب دیا اور میز کی ایک سائیڈ رکھے ہوئے صوفے پر وہ دونوں بیٹھ گئے۔

''آپ نے کاؤنٹر پر کسی ترپاٹھی کی ٹپ کا حوالہ دیا تھا۔ وہ کیا ٹپ ہے میں اسے سمجھ نہیں سکا اور اسی بارے میں معلوم کرنے کے لئے میں نے آپ کو ملاقات کا وقت دے دیا تھا ورنہ بغیر پیشگی وقت طے کئے میں کسی سے ملاقات نہیں کیا کرتا''...... رام پال نے بڑے فاخرانہ لہجے میں بات کرتے ہوئے کہا۔

''گوپال سروس کے لئے ترپاٹھی کی ٹپ ضروری ہوتی ہے''۔ صفدر نے سادہ سے لہجے میں کہا۔ تو رام پال بے اختیار چونک پڑا۔ اس کے چہرے پر ایک لمحے کے لئے انتہائی حیرت کے تاثرات ابھرے لیکن دوسرے لمحے اس کا چہرہ سپاٹ ہو گیا۔

''گوپال سروس۔ کیا مطلب۔ آپ کھل کر بات کریں۔ کیا کہنا چاہتے ہیں۔ میں تو آپ کی کسی بات کا مطلب نہیں سمجھ سکا''۔ رام پال نے حیرت بھرے لہجے میں کہا اور اس کے ساتھ ہی اس کے میز کے کنارے موجود ہاتھ نے ذرا سی حرکت کی اور پھر اس سے پہلے کہ صفدر اور ناٹران کوئی بات کرتے اچانک میز کے دوسرے کنارے سے نیلے رنگ کا دھواں سا ان دونوں کے چہروں پر پڑا اور اس کے ساتھ ہی ان دونوں کو یوں محسوس ہوا جیسے ان کے جسم میں دوڑتا ہوا خون یکلخت منجمد ہو گیا ہو۔ وہ دیکھ، سن اور سمجھ سکتے تھے لیکن کسی قسم کی حرکت کرنے سے وہ معذور ہو گئے تھے۔ رام

پال نے کسی انتہائی ژوداثر تیز گیس سے اچانک ان پر وار کر کے انہیں بے بس کر دیا تھا۔ اس کے ساتھ ہی رام پال نے تیزی سے میز پر رکھے ہوئے انٹرکام کا رسیور اٹھایا اور کئی نمبر پریس کر دیئے۔

''سوبھاش میرے سپیشل آفس میں دو آدمیوں سمیت پہنچو۔ فوراً''...... رام پال نے تیز اور سخت لہجے میں کہا اور رسیور ایک دھماکے سے کریڈل پر رکھ دیا۔

''ہونہہ۔ تو تم گوپال سروس کے چکر میں یہاں آئے تھے''۔ رام پال نے رسیور رکھ کر صفدر اور ناٹران کی طرف دیکھتے ہوئے بگڑے ہوئے لہجے میں کہا۔ لیکن ظاہر ہے صفدر اور ناٹران اس کی بات سن تو رہے تھے لیکن جواب دینے سے قاصر تھے لیکن بہرحال صفدر کو یہ اطمینان ہو گیا کہ ناٹران کے دوست نے انہیں ٹپ درست دی ہے۔ رام پال جس طرح گوپال سروس کے الفاظ پر چونکا تھا اور اس نے فوری طور پر جس حرکت کا اظہار کیا تھا۔ اس سے یہ بات ثابت ہو گئی تھی کہ اس کا تعلق واقعی گوپال سروس سے ہے۔ چند لمحوں بعد اندرونی طرف کا دروازہ کھلا اور تین مسلح افراد اندر داخل ہوئے۔

''ان دونوں کو اٹھا کر پہلے اوپر زیرو روم لے جاؤ اور پھر دونوں کے قدوقامت کے آدمی بلوا کر ان کے چہروں پر ان کے میک اپ کراؤ۔ ان کی کار باہر موجود ہو گی۔ مین گیٹ سے معلوم ہو جائے گا کہ یہ کس کار سے اترے تھے۔ تمہارے آدمیوں نے اس کار میں

بیٹھ کر کلب سے باہر جانا ہے اور تم نے دور سے اپنے آدمیوں کے ساتھ ان کی نگرانی کرنی ہے لازماً ان کے اور ساتھی باہر موجود ہوں گے جو انہیں واپس جاتا دیکھ کر ان کے پیچھے آئیں گے وہ جتنے بھی ہوں انہیں بھی اسی طرح فائکم گیس کی مدد سے بے حس کر کے تم نے ڈان پوائنٹ پہنچا دینا ہے اور ان دونوں کو بھی عقبی راستے سے ڈان پوائنٹ بھجوا دو۔ پھر مجھے کال کرنا۔ میں ڈان پوائنٹ پر پہنچ جاؤں گا''...... رام پال نے آنے والوں کو تفصیلی ہدایات دیتے ہوئے کہا اور صفدر اس رام پال کی ذہانت اور کارکردگی پر دل ہی دل میں حیران رہ گیا۔ اس نے واقعی ان کے ساتھیوں کو سامنے لانے کے لئے فول پروف تجویز سوچی تھی۔ صفدر اور ناٹران کو آنے والے دو افراد نے لاشوں کے سے انداز میں اٹھا کر کاندھے پر لادا اور پھر اندرونی دروازے سے ہو کر وہ ایک راہداری میں سے گزرتے ہوئے ایک لفٹ میں پہنچے۔ وہاں سے وہ اوپر کسی منزل پر پہنچ گئے۔

یہ ایک چھوٹا سا کمرہ تھا۔ جس میں چار کرسیاں موجود تھیں صفدر اور ناٹران کو کرسیوں پر بٹھا دیا گیا اور پھر تیسرا آدمی باہر چلا گیا۔ جبکہ انہیں اٹھا کر لانے والے دونوں آدمی وہیں کھڑے رہے۔ تھوڑی دیر بعد کمرے کا دروازہ کھلا اور دو آدمی اندر داخل ہوئے۔ ان کے پیچھے وہی تیسرا آدمی تھا اور اس کے پیچھے ایک چھوٹے قد کا مخنی سا ادھیڑ عمر آدمی تھا۔ اس کے ہاتھ میں ایک بیگ تھا۔

"ان دونوں کا میک اپ پرکاش اور پرتاب پر کر دو۔ خیال رکھنا کوئی کمی باقی نہ رہے"...... تیسرے آدمی نے اس ادھیڑ عمر آدمی سے جس کے ہاتھ میں بیگ تھا مخاطب ہو کر کہا۔ ادھیڑ عمر آدمی نے بیگ نیچے رکھ کر اسے کھولا اور پھر میک اپ کا جدید سامان نکال کر سامنے رکھ لیا۔ چند لمحوں بعد اس کے ہاتھ تیزی سے حرکت میں آ گئے۔

"میں ان کی کار کے متعلق معلومات حاصل کر لوں"...... اس تیسرے آدمی نے کہا اور ایک بار پھر وہ باہر چلا گیا۔ اس کی واپسی ہوئی تو ادھیڑ عمر آدمی میک اپ سے فارغ ہو کر سامان کو واپس بیگ میں ڈال رہا تھا۔ صفدر اور ناٹران چونکہ حرکت نہ کر سکتے تھے اس لئے سائیڈ پر نہ دیکھ سکتے تھے۔ اس لئے انہیں معلوم ہی نہ ہو سکا تھا کہ ان کا میک اپ کیسا کیا گیا ہے۔

"گڈ شو سمراٹ۔ تم نے واقعی مہارت کا ثبوت دیا ہے اب تم جا سکتے ہو"...... تیسرے آدمی نے مسکراتے ہوئے کہا اور وہ ادھیڑ عمر آدمی خاموشی سے بیگ اٹھائے کمرے سے باہر چلا گیا۔

"پرکاش اور پرتاب۔ میں نے تمہیں ساری گیم سمجھا دی ہے۔ ان کے لباس اتار کر خود پہن لو اور ایکشن کے لئے تیار ہو جاؤ"۔ تیسرے آدمی نے صفدر اور ناٹران کی سائیڈ پر بیٹھے ہوئے افراد سے مخاطب ہو کر کہا۔

"فکر مت کرو سوبھاش۔ سب ویسے ہی ہو گا جیسے تم نے کہا ہے

لیکن ہم نے کار لے کر جانا کہاں ہے"...... ان میں سے ایک آدمی نے کہا۔

"جب تک میں ٹرانسمیٹر پر تمہیں مزید ہدایات نہ دوں تم نے کار کو ویسے ہی سڑکوں پر دوڑائے رکھنا ہے"...... سوبھاش نے کہا اور اس کے ساتھ ہی وہ دونوں مڑ کر صفدر اور ناٹران کے سامنے آ گئے۔ صفدر اور ناٹران نے دیکھا کہ واقعی ان کے چہروں پر شاندار میک اپ کیا گیا تھا۔ تھوڑی دیر بعد صفدر اور ناٹران کے لباس اتار لئے گئے اور ان دونوں افراد کے اترے ہوئے لباس انہیں پہنا دیئے گئے۔

"اب تم ان دونوں کو سپیشل وے سے ڈان پوائنٹ پہنچا دو"۔ سوبھاش نے ان دونوں افراد سے کہا۔ جو صفدر اور ناٹران کو اٹھا کر لائے تھے اور چند لمحوں بعد صفدر اور ناٹران ایک بار پھر ان دونوں کے کاندھوں پر لدے ہوئے اس کمرے سے باہر آ گئے۔

کافی دیر تک ایک طویل سرنگ نما راستے سے پیدل گزرنے کے بعد انہیں ایک کلرڈ شیشوں والی کار میں پہنچا دیا گیا اور پھر کار روانہ ہو گئی۔ تقریباً نصف گھنٹے بعد کار رکی اور ایک بار پھر صفدر اور ناٹران کو اٹھا کر ایک بڑے سے کمرے میں لے آیا گیا اور انہیں کرسیوں پر بٹھا دیا گیا۔ اس کے بعد ان کے جسموں کو کرسیوں پر رسیوں سے باندھ دیا گیا اور پھر انہیں لے آنے والے واپس چلے گئے۔ تقریباً نصف گھنٹے بعد دروازہ ایک بار پھر کھلا اور صفدر نے

دیکھا کہ دو آدمی اندر داخل ہوئے۔ ان کے کاندھوں پر جبران اور ابراہیم لدے ہوئے تھے۔ ان کی حالت بھی بالکل صفدر اور ناٹران جیسی تھی۔ وہ قطعی بے حس و حرکت نظر آ رہے تھے۔ پھر انہیں بھی ساتھ والی کرسیوں پر بٹھا کر رسیوں کے ساتھ باندھ دیا گیا اور ایک بار پھر انہیں لے آنے والے کمرے سے باہر لے گئے۔ پھر تقریباً نصف گھنٹے بعد دروازہ ایک بار پھر کھلا اور اس بار رام پال اندر داخل ہوا۔ اس کے پیچھے سوبھاش اور اس کے پیچھے مشین گنوں سے مسلح دو افراد تھے۔ سوبھاش نے جلدی سے ایک طرف پڑی ہوئی کرسی اٹھا کر صفدر اور اس کے ساتھیوں کی کرسیوں کے سامنے رکھ دی اور رام پال اسی کرسی پر بیٹھ گیا۔

”اچھی طرح چیک کر لیا تھا ان کے ساتھ یہی دو ساتھی ہی تھے اور تو کوئی نہیں تھا“...... رام پال نے کرسی پر بیٹھتے ہوئے سوبھاش سے مخاطب ہو کر پوچھا۔

”یس باس۔ پوری طرح تسلی کر لی گئی ہے“...... سوبھاش نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

”اوکے۔ پہلے الماری سے میک اپ واشر نکالو اور ان چاروں کے چہرے چیک کرو۔ ہوسکتا ہے یہ میک اپ میں ہوں“...... رام پال نے کہا۔

”یس باس“...... سوبھاش نے جواب دیا اور ایک سائیڈ میں چلتا ہوا غائب ہو گیا چند لمحوں بعد وہ دوبارہ نمودار ہوا تو اس کے

ہاتھوں میں ایک جدید میک اپ واشر موجود تھا اور پھر باری باری صفدر اور اس کے تینوں ساتھیوں کے میک اپ واش کر دیئے گئے۔

”ہونہہ۔ تو یہ چاروں پاکیشیائی ہیں“...... رام پال نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

”یس باس“...... سوبھاش نے کہا اور میک اپ واشر اٹھا کر ایک بار پھر سائیڈ میں غائب ہو گیا۔

”انہیں اچھی طرح باندھ دیا گیا ہے نا“...... رام پال نے کہا۔

”یس باس“...... سوبھاش نے واپس آ کر کہا۔

”اوکے۔ اب انہیں انٹی گیس سونگھا دو۔ تاکہ ان سے تفصیلی پوچھ گچھ ہو سکے“...... رام پال نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا اور سوبھاش نے سر ہلاتے ہوئے جیب سے ایک لمبی گردن والی بوتل نکالی اور صفدر کی طرف بڑھ آیا۔

اس نے بوتل کے دھانے پر موجود ڈھکن ہٹایا اور بوتل صفدر کی ناک سے لگا دی۔ چند لمحوں بعد اس نے بوتل ہٹائی اور پھر صفدر کے ساتھی بیٹھے ہوئے ناٹران کی طرف بڑھ گیا۔ صفدر کو ایسا محسوس ہوا جیسے اس کے جسم میں آگ کی تیز لہریں سی دوڑتی چلی جا رہی ہوں اور چند لمحوں بعد اسے اپنے جسم کے حرکت میں آنے کا احساس ہونے لگا۔

”ویری گڈ مسٹر رام پال۔ تم نے واقعی ہمارا کام کافی آسان کر دیا ہے“...... صفدر نے مسکراتے ہوئے کہا۔ اب وہ اپنے آپ کو

پوری طرح فٹ محسوس کر رہا تھا۔

"کیا مطلب۔ میں سمجھا نہیں تمہاری بات"...... رام پال نے چونک کر حیرت بھرے انداز میں صفدر کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

"تم نے اس بات کو کنفرم کر دیا ہے کہ تمہارا تعلق بہرحال گوپال سروس سے ہے۔ اس لئے اب اطمینان سے تم سے بات ہو سکتی ہے"...... صفدر نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"بکواس مت کرو۔ میں کسی گوپال سروس کو نہیں جانتا"۔ رام پال نے غصیلے لہجے میں کہا۔

"تو پھر تمہاری اس بھاگ دوڑ کا کیا مطلب ہے۔ ہم نے تمہارے کلب میں ڈاکہ تو نہیں ڈالا تھا"...... صفدر نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"تمہارا رویہ بے حد پراسرار تھا۔ اس لئے مجھے یہ سب کچھ کرنا پڑا۔ میرا بھی ایک گروپ سے تعلق ہے اور میرا خیال تھا کہ تم اس گروپ کے چکر میں آئے ہو۔ لیکن اب تمہارے میک اپ صاف ہو جانے پر ساری صورتحال ہی بدل گئی ہے۔ تم پاکیشائی ہو اور کسی پاکیشائی کا میرے گروپ سے کوئی تعلق نہیں ہوسکتا کیونکہ میں نے کبھی ایسا کوئی کام ہی نہیں کیا"...... رام پال نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"حالانکہ تمہاری گوپال سروس نے پاکیشیا میں باقاعدہ مشن مکمل کرایا ہے"...... صفدر نے کہا۔

"پاکیشیا میں مشن۔ کیا کہہ رہے ہو۔ تم کھل کر بات کرو۔ ورنہ دوسری صورت میں میرے آدمی تم پر تشدد کر کے بھی تم سے سب کچھ اگلوا لیں گے"...... رام پال نے اس بار قدرے غصیلے لہجے میں کہا۔

"سنو رام پال۔ اب بہتری یہی ہے کہ واقعی تم سے کھل کر بات کی جائے۔ ہمارا تعلق پاکیشیا سے ہے۔ گوپال سروس کے چیف کرنل گوپال نے ایکریمیا کی ایک بین الاقوامی مجرم تنظیم بلیک کوبرا کو ہائر کر کے اس سے پاکیشیا میں ایک مشن مکمل کرایا ہے۔ بلیک کوبرا نے کرنل گوپال کے کہنے پر پاکیشیا کے ایک ریٹائرڈ سائنس دان ڈاکٹر راشدی کا ایک فارمولا حاصل کیا ہے اور اس فارمولے کو حاصل کرنے کے لئے بلیک کوبرا کے گروپ نے ڈاکٹر راشدی سمیت اس کی پوتی اور بے شمار افراد کو بھی ہلاک کر دیا ہے۔ بلیک کوبرا نے ڈاکٹر راشدی کا فارمولا جو ایک بلیک نوٹ بک میں تحریر ہے پاکیشیا میں موجود کافرستانی سفارت خانے کے فرسٹ سیکرٹری کے حوالے کر دیا تھا جس نے بلیک نوٹ بک سفارتی بیگ کے ذریعے کافرستان بھجوا دی اور ہماری اطلاع کے مطابق وہ بلیک نوٹ بک اب کرنل گوپال کے پاس ہے۔ پاکیشائی حکومت وہ فارمولا ہر صورت میں واپس حاصل کرنا چاہتی تھی۔ چنانچہ حکومت پاکیشیا نے ہماری تنظیم کو اس سلسلے میں ہائر کیا۔ پاکیشیا میں ہماری تنظیم اس طرح کے کام کرتی ہے۔ ہم نے کام شروع کر دیا اور پھر ہمیں

آخری معلومات یہی ملیں کہ فارمولا گوپال سروس کے چیف کرنل گوپال کے قبضے میں ہے۔ اس لئے ہم گوپال سروس کو ٹریس کر رہے تھے اور ہمیں اس سلسلے میں ایک ٹپ ملی کہ تم گوپال سروس کے لئے بھی کام کرتے ہو۔ اس لئے ہم تمہارے پاس پہنچ گئے۔ ہم نے جان بوجھ کر تمہارے سامنے گوپال سروس کا نام لیا تھا اور تم جس طرح گوپال سروس کے نام پر چونکے تھے اس سے ہمیں یقین ہو گیا کہ ہمیں ملنے والی ٹپ غلط نہ تھی اس کے بعد تم نے جو کارروائی کی ہے۔ اس سے بھی یہ بات ثابت ہو گئی ہے۔ بہرحال ہماری تم سے کوئی دشمنی نہیں ہے اور نہ ہی ہم تمہارے یا تمہاری ایجنسی کے خلاف کوئی کارروائی کرنا چاہتے ہیں۔ ہمارا مقصد صرف وہ نوٹ بک واپس حاصل کرنا ہے اور ہم اس کے لئے منہ مانگا معاوضہ دینے کے لئے تیار ہیں۔ ہمیں معلوم ہے کہ گوپال سروس صرف ڈیلنگ کرتی ہے۔ وہ بذات خود فیلڈ میں کام نہیں کرتی اور نہ ہی فارمولے وغیرہ فروخت کرنے کا دھندہ کرتی ہے''...... صفدر نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

''تم خاصے باخبر آدمی ہو۔ بہرحال اب تم مجھے یہ بھی بتا دو کہ میری ٹپ تمہیں کس نے دی ہے۔ اس کے بعد باقی باتیں ہوں گی''...... رام پال نے کہا۔

''سوری رام پال۔ تم جانتے ہو کہ ایسی باتیں سیکرٹ رکھی جاتی ہیں''...... صفدر نے منہ بناتے ہوئے جواب دیا۔

''نہیں۔ یہ بات میرے لئے بہت اہم ہے۔ اگر کرنل گوپال کو کسی بھی وقت یہ معلوم ہو گیا کہ میرا تعلق گوپال سروس سے ظاہر ہو گیا ہے تو پھر مجھے موت سے دنیا کی کوئی طاقت نہ بچا سکے گی۔ اس لئے میں اپنی زندگی بچانے کے لئے اس ذریعے کو ہر صورت میں ختم کرنا چاہتا ہوں اور سنو۔ بہرحال تمہیں یہ سب کچھ بتانا ہی پڑے گا۔ چاہے اس کے لئے مجھے تم چاروں کو کیوں نہ موت کے گھاٹ اتارنا پڑے''...... رام پال نے سخت لہجے میں کہا۔

''ٹھیک ہے۔ میرا وعدہ ہے کہ اس بارے میں بھی تمہیں بتا دوں گا لیکن پہلے تم فارمولے کے بارے میں تو بتاؤ کہ وہ اس وقت کہاں ہے''...... صفدر نے جواب دیا۔

''سوری مسٹر۔ میں اس بارے میں تمہاری کوئی مدد نہیں کر سکتا اگر میں نے اس معاملے میں منہ سے بھاپ بھی نکالی۔ تب بھی میری موت یقینی ہو جائے گی''...... رام پال نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

''چلو ایسا کر لو کہ تم اپنے طور پر معلوم کر کے ہمیں بتا دو کہ فارمولا اس وقت کہاں ہے اور کس کی تحویل میں ہے۔ اس کا میں تمہیں منہ مانگا معاوضہ بھی دوں گا اور ساتھ ہی تمہیں اس ٹپ کے بارے میں بھی تفصیلات بتا دوں گا۔ جو تم پوچھنا چاہتے ہو اور پھر ہم اس ملاقات کو بھی بھول جائیں گے''...... صفدر نے اسے پیش کش کرتے ہوئے کہا۔

''کتنا معاوضہ دو گے''...... رام پال نے چند لمحے خاموش رہنے کے بعد کہا۔

''میں نے منہ مانگا معاوضہ کہا ہے اور مجھے یقین ہے کہ تم مناسب معاوضہ ہی مانگو گے''...... صفدر نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

''پانچ لاکھ ڈالر معاوضہ لوں گا۔ بولو۔ اگر یہ معاوضہ منظور ہے تو میں ابھی معلوم کر کے بتا دیتا ہوں کہ وہ فارمولا اس وقت کہاں ہے''۔ رام پال نے کہا۔

''پانچ لاکھ ڈالر تو بہت زیادہ ہیں۔ ہم تمہیں ایک لاکھ ڈالر دے سکتے ہیں''...... صفدر نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

''سوری۔ ٹیں. پانچ لاکھ ڈالر سے ایک ڈالر بھی کم نہیں لوں گا اور یہ بھی بتا دوں تم ساری عمر سر کھپاتے رہو اور کروڑوں ڈالر بھی خرچ کر دو تب بھی تم اس بارے میں کچھ بھی معلوم نہیں کر سکتے۔ کیونکہ میں واحد آدمی ہوں۔ جو اس بارے میں معلوم کر سکتا ہوں''...... رام پال نے جواب دیا۔

''چلو ٹھیک ہے۔تم پانچ لاکھ ڈالر ہی لے لینا''...... صفدر نے ایسے لہجے میں کہا جیسے مجبوراً وہ اتنے زیادہ معاوضے پر رضا مند ہوا ہو۔

''اوکے۔ نکالو۔ کہاں ہیں پانچ لاکھ ڈالر''...... رام پال نے کہا تو صفدر بے اختیار ہنس پڑا۔

''اگر اتنی بھاری رقم ہماری جیبوں میں ہے تو ہم تو اس وقت تمہاری قید میں ہیں۔ نکال لو ہماری جیبوں سے''...... صفدر نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''تو پھر یہ رقم کیسے ادا کرو گے''...... رام پال نے کہا۔

''تم معلومات مہیا کرو۔ پھر اپنا آدمی ہمارے ساتھ بھیج دینا۔ رقم تمہیں مل جائے گی''...... صفدر نے کہا۔

''سوری مسٹر۔ میں ایسی کچی گولیاں نہیں کھیلا کرتا۔ البتہ یہ ہو سکتا ہے کہ میں اپنا ایک آدمی تمہارے کسی ساتھی کے ساتھ بھیج دوں۔ میرا آدمی تمہارے آدمی کو بے حس کر کے ساتھ لے جائے گا اور پھر رقم لے کر اسی حالت میں واپس آ جائے گا۔ تو میں معلومات حاصل کر کے تمہیں مہیا کر دوں گا''...... رام پال نے کہا۔

''میرے کسی آدمی کو یہ معلوم نہیں کہ رقم ہماری رہائش گاہ پر کہاں موجود ہے۔ میں ان معاملات میں کسی پر اعتماد نہیں کرتا۔ اس لئے تم مجھے بے حس کر کے بھیج دو۔ میں رقم تمہارے آدمی کے حوالے کر سکتا ہوں''...... صفدر نے کہا۔

''ٹھیک ہے۔ اس میں کوئی حرج نہیں ہے''...... رام پال نے جواب دیتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی وہ ساتھ کھڑے سوبھاش کی طرف مڑ گیا۔

''سوبھاش۔ اس آدمی پر فائکم ریز فائر کرو اور پھر اسے اپنے ساتھ کار میں بٹھا کر لے جاؤ اور رقم لے آؤ''...... رام پال نے

کہا۔

”لیکن بے حس ہو جانے کے بعد تو نہ یہ بول سکے گا اور نہ ہی حرکت کر سکے گا۔ اس صورت میں اس کی رہائش گاہ کے بارے میں کیسے معلوم ہو گا اور پھر وہاں سے رقم کیسے حاصل کی جائے گی۔ کیوں نہ میں اسے ہتھکڑی لگا کر ساتھ لے جاؤں اور رقم لے آؤں۔ یہ بندھا ہونے کی وجہ سے ہمارا کیا بگاڑ سکتا ہے“۔ سوبھاش نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

”چلو۔ ایسا کر لو۔ ویسے اگر اس نے کوئی معمولی سی شرارت بھی کی تو اس کے دوسرے ساتھی بھی تو ہماری تحویل میں ہیں“۔ رام پال نے کہا۔

”مسٹر رام پال۔ جب ہمارا کام ہو رہا ہے۔ تو مجھے شرارت کرنے کی کیا ضرورت ہے“...... صفدر نے مسکراتے ہوئے جواب دیا اور رام پال نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ سوبھاش ایک طرف کو بڑھ گیا۔ اس نے دیوار میں نصب الماری کھولی اور اس میں سے ایک کلپ ہتھکڑی نکالی اور پھر وہ صفدر کی کرسی کے عقب میں پہنچ گیا۔

”اس کی رسیاں کھولو“...... سوبھاش نے کمرے میں موجود ایک مسلح آدمی سے مخاطب ہو کر کہا اور اس آدمی نے ہاتھ میں پکڑی ہوئی مشین گن کو کاندھے سے لٹکایا اور صفدر کے سامنے آ کر اس نے سائیڈ پر لگی ہوئی رسی کی گانٹھ کو کھولنا شروع کر دیا۔ صفدر بڑے

اطمینان سے بیٹھا ہوا تھا۔

اب صورتحال یہ تھی کہ اس کے عقب میں سوبھاش کھڑا تھا۔ جبکہ سامنے وہ مسلح آدمی۔ گانٹھ کھولنے کے ساتھ ہی اس آدمی نے تیزی سے صفدر کے جسم اور کرسی کی پشت کے گرد بندھی ہوئی رسیاں کھولنی شروع کر دیں۔ جب تمام رسیاں کھل گئیں تو وہ آدمی ایک قدم پیچھے ہٹا اور اسی لمحے صفدر بھی کرسی سے اٹھ کھڑا ہوا۔ سوبھاش اس کے دونوں بازو پکڑ کر عقب میں کرنے ہی لگا تھا کہ یکلخت صفدر کے جسم نے زور دار جھٹکا کھایا اور دوسرے لمحے سوبھاش اچھل کر پشت کے بل نیچے گرا اس کے ساتھ ہی صفدر نے سامنے موجود مسلح آدمی کو اٹھا کر دیوار کے ساتھ کھڑے ہوئے دوسرے مسلح آدمی پر دے مارا اور کمرہ ان کی چیخوں اور ان دونوں کے گرنے کے دھماکوں سے گونج اٹھا۔

رام پال ایک جھٹکے سے کھڑا ہوا ہی تھا کہ صفدر نے یکلخت اسے بازو سے پکڑا اور دوسرے لمحے رام پال چیختا ہوا اس کے سینے سے آ لگا اور صفدر بجلی کی سی تیزی سے پیچھے ہٹتا ہوا دیوار کے ساتھ جا لگا۔ اس کا ایک بازو رام پال کی گردن کے گرد اور دوسرا اس کی کمر کے گرد موجود تھا۔

”خبردار۔ اگر کسی نے حرکت کی تو میں رام پال کی گردن ایک لمحے میں توڑ دوں گا“...... صفدر نے چیختے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے رام پال کی گردن کے گرد موجود بازو کو جھٹکا دیا

تو رام پال کے حلق سے گھٹی گھٹی سی چیخ نکل گئی۔ اس کا چہرہ تکلیف کی شدت سے بری طرح بگڑ گیا تھا۔ اس نے شروع میں صفدر کے بازو سے نکلنے کی اضطراری کوشش ضرور کی تھی لیکن پھر گردن پر پڑنے والے دباؤ نے اسے تقریباً بے حس کر دیا تھا۔

”میں تمہیں کچھ نہیں کہوں گا۔ سودا برقرار ہے لیکن مجھے اپنے ساتھ اپنے ساتھیوں کا تحفظ چاہئے۔ اس لئے تم تینوں اسلحہ نیچے پھینک کر ایک طرف دیوار سے لگ کر کھڑے ہو جاؤ“...... صفدر نے چیخ کر کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے ایک بار پھر رام پال کی گردن کے گرد موجود بازو کو جھٹکا دیا۔

”کہو ان سے اسلحہ پھینک دیں۔ ورنہ میں ایک لمحے میں تمہاری گردن توڑ دوں گا“...... صفدر نے جھٹکا دے کر بازو کو قدرے ڈھیلا کرتے ہوئے رام پال سے مخاطب ہو کر کہا۔

”پھینک۔ پھینک دو اسلحہ۔ پھینک دو“...... رام پال نے گھٹے گھٹے لہجے میں کہا اور دونوں مسلح افراد نے اپنی مشین گنیں اور سوبھاش نے مشین پسٹل نیچے پھینک دیئے۔

”ان سے کہو کہ پیچھے ہٹ کر دیوار کے ساتھ لگ کر کھڑے ہو جائیں“...... صفدر نے گردن پر دباؤ بڑھاتے ہوئے کہا۔

”پیچھے ہٹ جاؤ۔ جیسے یہ کہہ رہا ہے۔ ویسے ہی کرو“...... رام پال نے پہلے کی طرح گھٹے گھٹے لہجے میں کہا اور سوبھاش اور اس کے دونوں ساتھی تیزی سے ایک طرف کو ہٹ کر دیوار کے ساتھ

پشت لگا کر کھڑے ہو گئے سوبھاش کا مشین پسٹل کرسیوں کے عقب میں پڑا ہوا تھا۔ جبکہ مسلح افراد کی مشین گنیں صفدر کے دائیں ہاتھ پر دیوار سے کچھ آگے فرش پر پڑی ہوئی تھیں۔ صفدر، رام پال کو ساتھ گھسیٹتا ہوا تیزی سے ان مشین گنوں کے قریب گیا اور دوسرے لمحے اس نے رام پال کو سوبھاش ان کے ساتھیوں کی مخالف سمت میں پوری قوت سے دھکیل دیا۔ رام پال چیختا ہوا کافی آگے جا کر گر گیا۔ رام پال کو دھکیلتے ہی صفدر نے بجلی سے بھی زیادہ تیز رفتاری سے ایک مشین گن جھپٹی اور دوسرے لمحے کمرہ مشین گن کی ریٹ ریٹ کے ساتھ ہی سوبھاش اور اس کے دونوں ساتھیوں کی چیخوں سے گونج اٹھا۔ وہ تینوں فرش پر گر کر بری طرح تڑپ رہے تھے۔

”خبردار۔ اب تم ہاتھ اٹھا دو“...... صفدر نے بجلی کی سی تیزی سے مشین گن کا رخ رام پال کی طرف کرتے ہوئے کہا۔ جو اٹھنے کی کوشش کر رہا تھا۔ اس کا چہرہ ہلدی کی طرح زرد پڑ گیا تھا۔

”یہ۔ یہ۔ یہ تم نے یہ کیا کیا۔ یہ تم نے سوبھاش اور اس کے ساتھیوں کو مار دیا۔ تم نے تو کہا تھا کہ معاہدہ برقرار رہے گا“۔ رام پال نے خوفزدہ سے لہجے میں کہا۔ اس کا انداز بتا رہا تھا کہ وہ فیلڈ کا آدمی نہیں ہے۔ صرف بکنگ کا دھندہ کرتا ہے۔

”انہوں نے جیبوں سے مزید اسلحہ نکالنے کی کوشش کی تھی۔ اس لئے مارے گئے۔ ادھر آؤ کرسی پر بیٹھو۔ تاکہ تم سے تفصیلی بات ہو

سکے۔ فکر مت کرو معاہدہ واقعی برقرار رہے گا۔ بشرطیکہ تم کوئی شرارت نہ کرو''...... صفدر نے سپاٹ لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا اور رام پال کے چہرے پر قدرے اطمینان کے تاثرات نمودار ہوئے اور وہ اس کرسی پر آ کر بیٹھ گیا۔ جس پر پہلے صفدر بندھا ہوا بیٹھا تھا۔ صفدر رام پال کی طرف بڑھا اور دوسرے لمحے اس کا ایک بازو بجلی کی سی تیزی سے گھوما اور اس کی مڑی ہوئی انگلی کا ہک پوری قوت سے کرسی پر بیٹھے ہوئے رام پال کی کنپٹی پر پڑا اور رام پال چیختا ہوا ایک دھماکے سے کرسی سمیت نیچے فرش پر جا گرا۔ پھر اس سے پہلے کہ وہ اٹھتا۔ صفدر کی لات حرکت میں آئی اور اٹھتے ہوئے رام پال کی کنپٹی پر پڑنے والی زوردار ضرب نے اسے بے ہوشی کی دلدل میں دھکیل دیا۔ اس کے بے ہوش ہوتے ہی صفدر تیزی سے اپنے ساتھیوں کی طرف بڑھا۔ جو ہوش میں آنے کے باوجود اس طرح خاموش بیٹھے رہے تھے جیسے کرسیوں پر انسانوں کی بجائے بے جان مجسموں کو رسیوں سے باندھ دیا گیا ہو۔

''ویل ڈن صفدر صاحب۔ آپ نے واقعی ذہانت سے کام لیا ہے''...... جبران نے پہلی بار مسکراتے ہوئے کہا۔

''اس رام پال کو صحیح سلامت رکھنے کے چکر میں پلاننگ لمبی ہو گئی ورنہ......'' صفدر نے مسکراتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے جبران کے جسم کے گرد بندھی ہوئی رسی کی گانٹھ کھولنی شروع کر دی۔

''سوبھاش عقب میں تھا اس لئے واقعی مسئلہ بن گیا تھا۔ بہرحال آپ نے انتہائی ذہانت سے سارا سیٹ اپ بنایا ہے''...... اس بار ابراہیم نے کہا اور صفدر مسکرا دیا۔ چند لمحوں بعد جبران رسیوں سے آزاد ہو چکا تھا۔

''باقی ساتھیوں کو کھول دو۔ میں اس دوران رام پال کو رسی باندھ لوں۔ پھر باہر کا پتہ کریں گے۔ ویسے ابھی تک تو کسی نے مداخلت نہیں کی''...... صفدر نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے فرش پر الٹی پڑی ہوئی کرسی کو سیدھا کیا اور پھر فرش پر بے ہوش پڑے ہوئے رام پال کو اٹھا کر اس نے کرسی پر بٹھایا اور رسی اٹھا کر اسے باندھنے میں مصروف ہو گیا۔ جبکہ اس دوران جبران نے ابراہیم اور ناٹران کو رسیوں کی گرفت سے آزاد کر دیا۔ ابھی صفدر رام پال کو باندھنے میں مصروف تھا اس لئے وہ تینوں مشین گنیں اور مشین پسٹل لے کر کمرے سے باہر نکل گئے۔ پھر ان کی واپسی تقریباً بیس منٹ بعد ہوئی۔

''یہ ایک چھوٹا سا مکان ہے اس مکان میں اس کمرے کے علاوہ ایک تہہ خانہ ہے جس میں منشیات بھری ہوئی ہے لیکن اور کوئی آدمی نہیں ہے۔ البتہ ایک کار پورچ میں موجود ہے''...... ابراہیم نے رپورٹ دیتے ہوئے کہا۔

''فون تو ہو گا''...... صفدر نے کہا اور ابراہیم نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

’’تو پھر فون یہیں لے آؤ۔ شاید ضرورت پڑ جائے۔ میں اس دوران رام پال کو ہوش میں لاتا ہوں۔ یہ واقعی کام کا آدمی ہاتھ آ گیا ہے۔ اس سے خاصی اہم معلومات مل سکتی ہیں‘‘...... صفدر نے کہا اور ابراہیم سر ہلاتا ہوا اور دوبارہ کمرے سے باہر نکل گیا۔

’’میں باہر رکتا ہوں۔ کہیں کوئی اچانک نہ آ جائے‘‘...... ناٹران نے کہا اور صفدر کے اثبات میں سر ہلانے پر وہ بھی بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ صفدر نے رام پال کا ناک اور منہ دونوں ہاتھوں سے بند کر دیا اور جب اس کے جسم میں حرکت کے آثار نمودار ہونے لگے تو صفدر پیچھے ہٹ گیا۔ اب کمرے میں اس کے ساتھ جبران موجود تھا۔ اسی لمحے ابراہیم اندر داخل ہوا۔ اس کے ہاتھ میں فون پیس موجود تھا۔

’’تم اب ناٹران کے ساتھ باہر نگرانی کرو ابراہیم۔ کیونکہ کسی بھی مداخلت کا امکان ہو سکتا ہے‘‘...... صفدر نے اس کے ہاتھ سے فون پیس لیتے ہوئے کہا اور ابراہیم سر ہلاتا ہوا کمرے سے باہر نکل گیا۔ صفدر نے فون پیس کرسی پر رکھ دیا اور خود وہ رام پال کی طرف متوجہ ہو گیا۔ چند لمحوں بعد رام پال نے کراہتے ہوئے آنکھیں کھول دیں۔ اس نے لاشعوری طور پر اٹھنے کی کوشش کی۔ لیکن بندھا ہونے کی وجہ سے وہ صرف کسمسا کر رہ گیا تھا۔

’’اب بولو رام پال۔ کتنے لاکھ ڈالر لو گے‘‘...... صفدر نے اس سے مخاطب ہو کر کہا۔

’’تم۔ تم نے یہ کیا کر دیا۔ تم نے جب معاہدہ کر لیا تھا تو‘‘۔ رام پال نے ہکلاتے ہوئے لہجے میں کہا۔

’’معاہدہ تو اب بھی برقرار ہے۔ بشرطیکہ تم اسے برقرار رکھنا چاہو لیکن اب چونکہ سچویشن بدل گئی ہے اس لئے اب شرائط ہماری ہوں گی۔ رقم تو وہی پانچ لاکھ ڈالر ہی تمہیں ملیں گے لیکن بعد میں۔ بولو۔ تیار ہو یا پھر تم سے کسی اور انداز میں بات کی جائے‘‘...... صفدر کا لہجہ اس بار خشک تھا۔

’’مم۔ مم۔ میں تیار ہوں۔ لیکن اگر تم نے بعد میں رقم نہ دی تو‘‘...... رام پال نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

’’تمہیں ہم پر اعتبار کرنا پڑے گا اور کوئی صورت نہیں ہے۔ ویسے فکر مت کرو۔ ہم پاکیشیائی لوگ جو وعدہ کرتے ہیں اسے ہر صورت میں پورا کرتے ہیں اور یہ بھی بتا دوں کہ ہم دھوکہ دینے والوں کا پیچھا قبر تک بھی نہیں چھوڑتے‘‘...... صفدر نے کہا۔

’’ٹھیک ہے۔ مجھے چھوڑ دو۔ میں فون کر کے ابھی معلوم کر لیتا ہوں‘‘...... رام پال نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا۔

’’کس سے معلوم کرو گے اور کس انداز میں۔ پہلے ہمیں تفصیل بتاؤ‘‘...... صفدر نے کہا۔

’’ہیڈ کوارٹر میں میرا ایک دوست ہے پربھاس۔ وہ ہیڈ کوارٹر میں ریکارڈ کیپر ہے اور انتہائی باخبر ہے۔ اسے ہر قسم کی معلومات ہوتی ہیں۔ اس سے معلومات مل جائیں گی اور وہ حتمی ہوں گی۔

اس کے علاوہ اور کوئی صورت نہیں ہے''...... رام پال نے کہا۔

''کہاں رہتا ہے وہ''...... صفدر نے پوچھا۔

''اس کی رہائش ویسٹرن کالونی میں ہے۔ کوٹھی نمبر تھری ون تھری۔ سی بلاک۔ ویسے وہ ہیڈ کوارٹر میں رہتا ہے۔ جس کا ایڈریس ہیڈ کوارٹر میں کام کرنے والوں کے علاوہ اور کسی کو معلوم نہیں ہے اور جو لوگ ہیڈ کوارٹر میں مستقل کام کرتے ہیں۔ ان سے حلف لیا گیا ہے کہ وہ ہیڈ کوارٹر کے بارے میں کسی کو نہیں بتائیں گے۔ شام کو وہ سی مون کلب میں چلا جاتا ہے۔ جس کا وہ مالک بھی ہے اور رات کو اپنے گھر میں ہوتا ہے''...... رام پال نے جواب دیا۔

''تم بکنگ کرتے ہو۔ اس کے بعد کس سے رابطہ کرتے ہو''...... صفدر نے پوچھا۔

''بکنگ کا مطلب یہ ہے کہ مجھے کرنل گوپال کی طرف سے مشن کے بارے میں بتایا جاتا ہے اور پھر میرا کام صرف اتنا ہوتا ہے کہ میں گوپال سروس کے ایجنٹوں کو ایک خاص فون نمبر پریس کر کے انہیں صرف اتنا کہہ دوں کہ کرنل گوپال اور بس۔ میرا کام ختم ہو جاتا ہے۔ پھر وہ ایجنٹ خود ہی کرنل گوپال سے رابطہ کر لیتا ہے۔ اب مجھے نہ کرنل گوپال کا علم ہے کہ وہ کون ہے اور کہاں سے فون کرتا ہے اور نہ اس فون نمبر کے اصل محل وقوع کا''۔ رام پال نے جواب دیا۔

''تو پھر تمہاری دوستی ہیڈ کوارٹر کے آدمی پربھاس سے کیسے ہو

گئی''...... صفدر نے کہا۔

''وہ میرا پرانا دوست ہے اور اسی نے مجھے گوپال سروس کے ساتھ منسلک کیا تھا۔ مجھے اس معمولی سے کام کا معقول معاوضہ مل جاتا ہے''...... رام پال نے جواب دیا۔

''کتنے افراد کو معلوم ہے کہ تم گوپال سروس کے لئے کام کرتے ہو''...... صفدر نے پوچھا۔

''میرے کلب کے خاص خاص آدمیوں کو علم ہے۔ یہ سوبھاش بھی میرا خاص آدمی تھا۔ اسے بھی علم تھا''...... رام پال نے جواب دیا۔

''او کے۔ اس وقت تم پربھاس سے کہاں رابطہ کرو گے''۔ صفدر نے کہا۔

''وہ اس وقت سی مون کلب میں ہو گا''...... رام پال نے جواب دیا۔

''فون نمبر بتاؤ''...... صفدر نے پوچھا اور رام پال نے نمبر بتا دیا۔ صفدر نے کرسی پر رکھا ہوا فون پیس اٹھایا اور اسے آن کر کے رام پال کے بتائے ہوئے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

''یس۔ سی مون کلب''...... دوسری طرف سے ایک نسوانی آواز سنائی دی اور صفدر نے فون پیس بندھے ہوئے رام پال کے کان سے لگا دیا۔

''ہیلو۔ میں بلیک فادر کلب کا مالک رام پال بات کر رہا ہوں۔

پر بھاس سے بات کراؤ''...... رام پال نے تیز اور تحکمانہ لہجے میں کہا۔

''یس سر۔ ہولڈ آن کریں''...... دوسری طرف سے کہا گیا۔ صفدر نے چونکہ جھک کر اپنا کان سے فون کے ساتھ لگایا ہوا تھا۔ اس لئے دوسری طرف سے آنے والی آواز بخوبی اس کے کان تک پہنچ رہی تھی۔

''ہیلو پر بھاس بول رہا ہوں''...... چند لمحوں بعد ایک مردانہ آواز سنائی دی۔

''رام پال بول رہا ہوں پر بھاس''...... رام پال نے کہا۔

''اوہ رام پال تم۔ خیریت۔ کیسے فون کیا''...... دوسری طرف سے چونکتے ہوئے لہجے میں کہا گیا۔

''مجھے چند معلومات کے عوض پچاس ہزار ڈالر کمانے کا موقع مل رہا ہے اور معاہدے کے مطابق پچیس ہزار ڈالر تمہارے ہیں''۔ رام پال نے کہا۔

''اچھا۔ کیا معلومات چاہئیں تمہیں''...... دوسری طرف سے پر بھاس نے کہا۔

''پہلے وعدہ کرو کہ تم معلومات مہیا کر دو گے''...... رام پال نے کہا۔

''ٹھیک ہے وعدہ رہا کہ اگر مجھے معلوم ہوا تو ضرور بتا دوں گا''...... پر بھاس نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

''گوپال سروس کے ایک مشن کے بارے میں معلومات حاصل کرنی تھیں''...... رام پال نے کہا۔

''کیا۔ کیا کہہ رہے ہو۔ احمق تو نہیں ہو گئے۔ مرنے کا تو ارادہ نہیں ہے''...... دوسری طرف سے یکلخت انتہائی بگڑے ہوئے لہجے میں کہا گیا۔

''اس میں نہ ہی گوپال سروس کو کوئی نقصان ہوتا ہے اور نہ ہی اس کے کسی مشن کو نقصان پہنچتا ہے اور رقم ہمیں مفت میں مل جائے گی''...... رام پال نے جلدی سے کہا۔

''اچھا۔ بولو کس قسم کی معلومات چاہئیں تمہیں''...... پر بھاس نے پوچھا۔

''کرنل گوپال نے ایکریمیا کی ایک بین الاقوامی مجرم تنظیم بلیک کوبرا کو پاکیشیا کے خلاف ایک مشن سونپا تھا۔ بلیک کوبرا کو پاکیشیا میں ایک ریٹائرڈ سائنس دان ڈاکٹر راشدی کو تلاش کرنا تھا اور اس کا فارمولا حاصل کرنا تھا۔ بلیک کوبرا نے اپنا ایک گروپ پاکیشیا بھیجا جس نے نہ صرف ڈاکٹر راشدی کو تلاش کر لیا بلکہ اس کا فارمولا بھی حاصل کر لیا۔ فارمولا ایک بلیک کلر کی نوٹ بک میں ہے اور بلیک کوبرا نے یہ نوٹ بک پاکیشیا کے سفارت خانے کے فرسٹ سیکرٹری کے حوالے کر دی تھی جو سفارتی بیگ کے ذریعے کافرستان پہنچا دی گئی تھی اور پھر یہ نوٹ بک کرنل گوپال کے حوالے کر دی گئی تھی۔ اطلاع کے مطابق فارمولا کرنل گوپال کی

تحویل میں ہے۔ تم صرف یہ بتاؤ کہ کیا وہ فارمولا بدستور کرنل گوپال کے پاس ہے یا اس نے نوٹ بک حکومت کے حوالے کر دی ہے"۔ رام پال نے صفدر کی بتائی ہوئی تفصیل کو دوہراتے ہوئے کہا۔

"اوہ۔ اوہ۔ تمہیں اس قدر تفصیل کا علم کیسے ہوا ہے"۔ پربھاس کے لہجے میں بے پناہ حیرت تھی۔

"اسی پارٹی نے یہ تفصیل بتائی ہے۔ جس سے میری بات ہوئی ہے۔ وہ پارٹی پاکیشیا کی ہے اور میرے ایک دوست سے میری ٹپ لے کر یہاں آئی ہے"...... رام پال نے کہا۔

"لیکن تمہارے اس دوست کو کیسے معلوم ہوا کہ تمہارا تعلق گوپال سروس سے ہے"...... پربھاس کے لہجے میں حیرت تھی۔

"یہ بات تو میرے کلب کے آدمی بھی جانتے ہیں"...... رام پال نے کہا۔

"تمہاری معلومات درست ہیں۔ کرنل گوپال کے پاس بلیک نوٹ بک میں تحریر ایک فارمولا پہنچا تو تھا لیکن کرنل گوپال نے وہ فارمولا فوری طور پر اعلیٰ حکام کے حوالے کر دیا تھا لیکن چونکہ اعلیٰ حکام کو اس بات کا خطرہ تھا کہ اس فارمولے کی بھنک اگر پاکیشیا سیکرٹ سروس کو لگ گئی تو وہ فارمولا حاصل کرنے کے لئے یہاں پہنچ سکتی ہے اس لئے اعلیٰ حکام نے حفاظت کے لئے نوٹ بک کرنل گوپال کو واپس کر دی تھی اور پھر جب کرنل گوپال کو اس بات

کی خبر ملی کہ پاکیشیا سیکرٹ سروس کے ایجنٹ کافرستان پہنچ چکے ہیں اور ان کا ٹارگٹ گوپال سروس ہی ہے اور وہ ہر ممکن طریقے سے کرنل گوپال تک پہنچنا چاہتے ہیں تاکہ اس سے نوٹ بک واپس حاصل کر سکیں تو کرنل گوپال نے احتیاط کے پیش نظر نوٹ بک کو ایک بنک کے سپیشل لاکر میں رکھ دیا تھا۔ اعلیٰ حکام کو بھی پاکیشیا سیکرٹ سروس کے ایجنٹوں کی آمد کی اطلاع مل چکی ہے اس لئے کرنل گوپال سے کہا گیا ہے کہ کچھ عرصے بعد جب پاکیشیا سیکرٹ سروس اپنی کوششیں کر کے تھک جائے گی تو کرنل گوپال سے فارمولا لے لیا جائے گا"...... پربھاس نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"وہ بلیک نوٹ بک کس بنک کے لاکر میں رکھی گئی ہے۔ مجھے یقین ہے کہ تمہیں اس بات کا بھی علم ہوگا"...... رام پال نے کہا۔

"ہاں۔ مجھے اس بات کا بھی علم ہے۔ لیکن چونکہ یہ گوپال سروس کا راز ہے۔ اس لئے سوری یہ بات تمہیں نہیں بتائی جا سکتی اور ہاں چونکہ میں نے تمہیں معلومات مہیا کر دی ہیں اس لئے اب میں رقم کا بھی حقدار بن چکا ہوں۔ بولو۔ کب پہنچا رہے ہو رقم"۔ پربھاس نے کہا۔

"جلدی پہنچ جائے گی رقم۔ اوکے"...... رام پال نے صفدر کے اشارے پر کہا اور اس کے ساتھ ہی صفدر نے فون آف کر دیا۔

"اب تو تمہاری تسلی ہوگئی ہے۔ اب مجھے رقم دو اور آزاد بھی کر دو"...... رام پال نے کہا۔

"پہلے تمہیں آزاد کر دیں پھر رقم کا بھی بندوبست ہو جائے گا"...... صفدر نے مسکراتے ہوئے کہا اور ساتھ کھڑے ناٹران کی طرف مڑ گیا۔ جس کے ہاتھ میں سوبھاش کا مشین پسٹل تھا۔ جبکہ مشین گنیں جبران اور ابراہیم کے پاس تھیں۔

"کیا خیال ہے۔ اسے آزاد کر دیں"...... صفدر نے ناٹران سے مخاطب ہو کر کہا۔

"ہاں۔ اب اس کے سوا اور کوئی چارہ بھی کیا ہے"...... ناٹران نے اثبات میں سر ہلاتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس کا ہاتھ سیدھا ہوا اور پھر اس سے پہلے کہ رام پال کچھ سمجھتا گولیاں ایک تواتر سے اس کے دل میں اترتی چلی گئیں۔ وہ ایک لمحے کے لئے تڑپا اور پھر اس کی آنکھیں بے نور ہوتی چلی گئیں۔

"اس کا ہلاک ہونا ضروری تھا۔ بہرحال آؤ۔ اب ہمیں فوری طور پر اس پربھاس تک پہنچنا ہو گا"...... صفدر نے کہا اور دروازے کی طرف مڑ گیا۔

عمران، جولیا اور دوسرے ساتھیوں سمیت اس وقت ایک نئی رہائشی کوٹھی کے سٹنگ روم میں موجود تھا۔ عمران نے کارلوس کے پوائنٹ سے نکلتے ہی ان سب کو اس کوٹھی کا پتہ بتایا تھا اور ان سے کہا تھا کہ وہ الگ الگ ہو کر اور وقفے وقفے سے اس رہائش گاہ میں پہنچیں۔ عمران سب سے پہلے وہاں پہنچا تھا اور پھر ایک ایک کر کے اس کے ساتھی بھی وہاں پہنچنا شروع ہو گئے اور تقریباً دو گھنٹوں میں اس کے سارے ساتھی وہاں پہنچ چکے تھے۔

جب سب ساتھی وہاں پہنچ گئے تو عمران انہیں یہ کہہ کر باہر چلا گیا کہ وہ دو گھنٹوں تک لوٹ آئے گا۔ اس نے ان سب کو سختی سے ہدایات دی تھیں کہ جب تک وہ واپس نہ آ جائے اس وقت تک کوئی بھی اس رہائش گاہ سے باہر نہ آئے گا۔ اور پھر اس کی واپسی تین گھنٹے بعد ہوئی تھی۔ وہ نہ صرف اپنے بلکہ جولیا سمیت سب ساتھیوں کے لئے نئے لباس، کھانے پینے کا سامان، اسلحہ اور کراس

چیکنگ کے جدید آلات کے ساتھ ساتھ میک اپ کے لئے بھی سامان لے آیا تھا اور پھر سب سے پہلے ان سب نے لباس تبدیل کئے۔

لباس تبدیل کرنے کے بعد عمران نے سب سے پہلے اپنا میک اپ کیا اور پھر اس نے جولیا سمیت سب ساتھیوں کا میک اپ کیا۔ سب سے آخر میں اس نے جوزف اور جوانا کا بھی میک اپ کر دیا تھا۔ اس دوران عمران کی ہدایت پر ٹائیگر اور کیپٹن شکیل نے کوٹھی کے چاروں کونوں اور چھت پر کراس چیکنگ کے آلات نصب کر دیئے تھے اور پھر ان سب نے مل کر کھانا کھایا اور اب کھانے سے فارغ ہو کر وہ سٹنگ روم میں اکٹھے ہوئے تھے۔ جولیا نے کچن میں جا کر سب کے لئے چائے بنائی تھی۔ چائے کا سامان بھی عمران ساتھ لایا تھا۔اس وقت عمران سمیت سب چائے پینے میں مصروف تھے۔ ان سب کے چہروں پر مقامی میک اپ تھا۔

‘‘عمران صاحب۔ کیا آپ واقعی جانتے ہیں کہ بلیک کوبرا کا چیف کون ہے’’...... کیپٹن شکیل نے کہا تو وہ سب چونک کر عمران کی طرف دیکھنے لگے۔

‘‘نہیں’’...... عمران نے کہا۔

‘‘لیکن تم نے تو بلیک کوبرا سے بات کرتے ہوئے کہا تھا کہ تم جانتے ہو’’...... جولیا نے کہا۔

‘‘میں دیکھنا چاہتا تھا کہ میری اس بات کا بلیک کوبرا پر کیا اثر

ہوتا ہے’’...... عمران نے کہا۔

‘‘پھر کیا محسوس کیا تھا تم نے’’...... جولیا نے پوچھا۔

‘‘اگر میں کہہ دیتا کہ میں واقعی اسے جانتا ہوں تو پھر وہ ہمیں دس گھنٹوں کا وقت کسی بھی صورت میں نہ دیتا۔ ہیرلڈ کے پاس جو سیل فون ڈیوائس تھی اس میں واقعی طاقتور اور انتہائی خوفناک بلاسٹر لگا ہوا تھا۔ بلیک کوبرا نے ایک بٹن پریس کرنا تھا اور پھر ہم اس عمارت کے ساتھ واقعی جل کر راکھ بن جاتے’’...... عمران نے جواب دیا۔

‘‘تو کیا آپ نے اپنی اور ہماری جانیں بچانے کے لئے بلیک کوبرا کو اس کا اصل نام نہیں بتایا تھا’’...... کیپٹن شکیل نے کہا۔

‘‘ایسی بات نہیں ہے۔ میں واقعی اسے نہیں جانتا ہوں’’۔ عمران نے کہا۔

‘‘تو پھر جب اس نے ہمیں چھتیس گھنٹوں کا وقت دیا تھا تو تم نے اس وقت کو محدود کیوں کیا تھا۔ اب دس گھنٹوں میں اسے کہاں تلاش کرو گے’’...... تنویر نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

‘‘ڈھونڈنے والے گھنٹوں میں نہیں لمحوں میں اپنے محبوب کو ڈھونڈ لیتے ہیں۔ بس ان کی جستجو سچی ہونی چاہئے۔ کیوں جولیا’’۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا تو وہ سب مسکرا دیئے۔

‘‘آپ کی مسکراہٹ سے لگ رہا ہے کہ آپ کچھ نہ کچھ ضرور جانتے ہیں’’...... کیپٹن شکیل نے اس کی طرف غور سے دیکھتے ہوئے

کہا۔

''تمہارا کیا خیال ہے۔ کیا جانتا ہوں میں''...... عمران نے اسی طرح مسکراتے ہوئے لہجے میں کہا۔

''آپ جس وقت بلیک کوبرا کو ٹالنے کی کوشش کر رہے تھے اس وقت میں آپ کا چہرہ غور سے دیکھ رہا تھا۔ آپ کے چہرے سے صاف پتہ چل رہا تھا کہ آپ نے بلیک کوبرا کی آواز سن کر اس کی شخصیت کا اندازہ لگا لیا ہے''...... کیپٹن شکیل نے کہا تو عمران ہنس پڑا۔

''تمہاری ہنسی بتا رہی ہے کہ کیپٹن شکیل کا اندازہ درست ہے''...... جولیا نے کہا۔

''اب کیپٹن شکیل کی چوہا بننے کی عادت بن گئی ہے تو میں کیا کر سکتا ہوں''...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''چوہا''...... جولیا نے چونک کر کہا۔

''ہاں۔ چوہوں کی ہی کان کترنے کی عادت ہوتی ہے''۔ عمران نے کہا تو وہ سب ہنس پڑے۔

''اس کا مطلب ہے کہ کیپٹن شکیل ٹھیک کہہ رہا ہے''...... جولیا نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا۔

''کسی حد تک اس کا اندازہ درست ہے کیونکہ مجھے لگتا ہے کہ میں نے جو آواز سنی ہے وہ میری جانی پہچانی ہے لیکن ابھی میں کنفرم نہیں ہوں کہ یہ وہی آدمی ہوسکتا ہے''...... عمران نے جواب

دیا۔

''کون ہے وہ''...... جولیا نے پوچھا۔ باقی سب بھی غور سے اس کی طرف دیکھ رہے تھے۔

''ابھی مت پوچھو۔ پہلے مجھے کنفرم ہو لینے دو پھر سب کو بتا دوں گا''...... عمران نے کہا۔

''ہونہہ۔ تمہاری انہی باتوں پر غصہ آتا ہے۔ تم ہر بات چھپانے کی کوشش کرتے ہو''...... جولیا نے منہ بنا کر کہا۔

''کیا کروں۔ رقیب روسفید جو ساتھ ہوتا ہے''...... عمران نے تنویر کی طرف دیکھتے ہوئے کہا تو وہ سب بے اختیار کھلکھلا کر ہنس پڑے۔ عمران نے جولیا کی بات کا دوسرا ہی مطلب نکال لیا تھا۔

''اب کچھ بولو بھی سہی''...... جولیا نے جھلائے ہوئے لہجے میں کہا۔

''سوچ رہا ہوں کہ بولوں یا نہ بولوں کیونکہ بولنے پر زبان کٹتی ہے اور نہ بولنے پر دل کٹتا ہے''...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''کیا مطلب یہ زبان کٹنے کی کیا بات ہوئی''...... جولیا نے حیران ہو کر پوچھا۔

''قدیم دور میں جابر بادشاہوں اور ملکاؤں کے سامنے سچ بولنے پر سچ بولنے والے کی زبان کاٹ دی جاتی تھی اس لئے یہ محاورہ ہے کہ سچ بولنے سے زبان کٹتی ہے''...... عمران نے اپنی بات کی

وضاحت کرتے ہوئے کہا۔

"تم فکر نہ کرو تمہاری زبان نہیں کاٹی جائے گی"...... جولیا نے مسکراتے ہوئے کہا تو اس بار عمران بھی ہنس پڑا۔

"میرے خیال میں عمران صاحب نے بلیک کوبرا کو ٹال کر عقلمندی کا ثبوت دیا ہے۔ انہوں نے بلیک کوبرا کو جس طرح بیوقوف بنایا ہے وہ بھی قابل داد ہے"...... کیپٹن شکیل نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"یہ کام تو میں بڑی آسانی سے کر لیتا ہوں۔ تمہیں خود بھی اس کا تجربہ ہے"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا تو جولیا بے اختیار چونک پڑی۔

"کون سا کام"...... جولیا نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"یہی بے وقوف بنانے والا"...... عمران نے بڑے معصوم سے لہجے میں تو وہ سب بے اختیار کھلکھلا کر ہنس پڑا۔

"ہمیں ان باتوں میں الجھنے کی بجائے مشن مکمل کرنے کے لئے پلاننگ کرنی چاہئے۔ ہمیں یہ نہیں بھولنا چاہئے کہ بلیک کوبرا اپنے گروپس کو بھی ہمارے خلاف حرکت میں لے آیا ہو گا۔ وہ ہم پر جان لیوا حملے بھی کر سکتے ہیں"۔ کیپٹن شکیل نے کہا۔

"ہاں تمہاری بات درست ہے لیکن اب ہم کریں گے کیا اس کا فیصلہ تو عمران نے ہی کرنا ہے"...... جولیا نے کہا۔

"اگر اس بار ہمیں ٹریس کر لیا گیا تو ہمیں پکڑا نہیں جائے گا

بلکہ مجھے یقین ہے کہ اس کوٹھی کو ہی بموں یا میزائلوں سے اڑا دیا جائے گا"...... عمران نے کہا اور سب نے اثبات میں سر ہلا دیئے۔

اسی لمحے اچانک عمران کی جیب سے ٹوں ٹوں کی آوازیں سنائی دیں تو عمران چونک پڑا۔ اس نے فوراً جیب سے ایک چھوٹا سا باکس نکالا اور پھر اس پر لگے مختلف بٹن پریس کرنے لگا۔ آلے پر ایک چھوٹی سی اسکرین دکھائی دے رہی تھی۔ اسکرین پر مختلف فگرز بن اور مٹ رہے تھے۔ عمران جیسے جیسے ریڈنگ کرتا جا رہا تھا اس کے چہرے پر پریشانی کے تاثرات نمایاں ہونا شروع ہو گئے تھے۔

"وہی ہوا جس کا خطرہ تھا"...... عمران نے بڑبڑاتے ہوئے کہا۔

"کیا ہوا ہے"...... جولیا نے پوچھا۔

"یہ کراس ایرو آلہ ہے جو پانچ سو میٹر کے دائرے میں موجود بھاری اور ہلکے اسلحے کی موجودگی کا کاشن دیتا ہے۔ میں نے یہاں آتے ہوئے یہ آلہ آن کر لیا تھا کیونکہ اگر بلیک کوبرا کا کوئی گروپ اس کوٹھی تک پہنچا تو لامحالہ ان کے پاس اسلحہ ہو گا اور جیسے ہی خطرناک اسلحہ اس کوٹھی کے قریب لایا جائے گا یہ آلہ مجھے اس کا کاشن دے دے گا اور اب اس آلے کے مطابق کوٹھی کے ارد گرد بے شمار اسلحہ موجود ہے جن میں طاقتور بم اور میزائل بھی ہیں۔ گویا بلیک کوبرا کے کسی گروپ کو اس بات کا علم ہو گیا ہے کہ ہم یہاں موجود ہیں۔ اس لئے وہ بھاری اسلحہ لے کر یہاں پہنچے ہیں تاکہ

اس کوٹھی کو اُڑایا جا سکے''...... عمران نے کہا۔

''اوہ۔ تو پھر''...... جولیا نے کہا۔ باقی سب کے چہروں پر بھی تشویش کے تاثرات ابھر آئے تھے۔

''تم سب سامان سمیٹو خاص طور پر میک اپ کا سامان کیونکہ ہمیں ایک بار پھر میک اپ کرنا ہوگا ہمارے پاس زیادہ سے زیادہ دس بارہ منٹ ہوں گے اس سے زیادہ وقت نہیں ملے گا''...... عمران نے کہا اور وہ سب تیزی سے حرکت میں آ گئے اور پھر واقعی پانچ منٹ کے بعد وہ سب سامان اٹھائے ایک خفیہ راستے میں تیزی سے آگے بڑے چلے جا رہے تھے۔ عمران نے ایسی کوٹھی حاصل کی تھی جس میں خفیہ راستہ ہو اور اب وہ اسی سرنگ نما خفیہ راستے میں آگے بڑھ رہے تھے جس میں داخل ہوتے ہی عمران نے راستہ کا دہانہ بند کر دیا تھا۔

یہ کافی طویل سرنگ تھی اور وہ اس سرنگ میں باقاعدہ دوڑ رہے تھے کیونکہ انہیں خطرہ تھا کہ اگر بمباری شروع ہوگئی تو پھر یہ سرنگ بھی بیٹھ سکتی ہے اور اس طرح بھی وہ ہلاک ہو جائیں گے۔ تھوڑی دیر بعد سرنگ کا اختتام ایک دیوار پر ہوا۔ عمران نے اس دیوار کی جڑ میں پیر مارا تو دیوار درمیان سے پھٹ کر ایک طرف ہٹ گئی اور وہ سب تیزی سے دوسری طرف موجود ایک کمرے میں پہنچ گئے۔ یہ بھی ایک کوٹھی کا کمرہ تھا جو شاید اس کوٹھی سے دو کوٹھیاں چھوڑ کر تھی۔ کوٹھی خالی تھی۔

''جلدی کرو ہم نے نیا میک اپ کرنا ہے جلدی کرو''...... عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے بیگ کھولا اور پہلے اپنا میک اپ کرنا شروع کر دیا۔ اس کے ہاتھ واقعی انتہائی تیز رفتاری سے چل رہے تھے۔ عمران نے اپنے بعد جولیا کا میک اپ کیا اور پھر وہ تنویر کی طرف بڑھا ہی تھا کہ یکلخت ماحول تیز اور خوفناک دھماکوں کی آوازوں سے بری طرح سے گونج اٹھا۔

یہ اس قدر ہولناک دھماکے تھے کہ انہیں یوں محسوس ہو رہا تھا جیسے دھماکے ان کے سروں پر ہو رہے ہوں۔ پوری کوٹھی کی دیواریں لرز رہی تھیں۔ یوں لگ رہا تھا جیسے خوفناک زلزلہ آ گیا ہو۔ تقریباً کچھ دیر تک دھماکے ہوتے رہے پھر یکلخت خاموشی طاری ہو گئی۔ لیکن دھماکوں کی گونج اس قدر تیز تھی کہ کافی دیر تک مسلسل سنائی دیتی رہی۔

''انتہائی خوفناک ریڈ پاور میزائل فائر کئے گئے ہیں''۔ عمران نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا اور اس کے ہاتھ ایک بار پھر تیزی سے چلنے لگے اور پھر انہیں دور سے پولیس گاڑیوں کے سائرنوں کی آوازیں سنائی دینے لگی جو آہستہ آہستہ قریب آتی جا رہی تھیں۔ عمران کے ہاتھ اور تیزی سے چلنے لگے اور تھوڑی دیر بعد وہ سب نئی شکلوں میں آ چکے تھے۔

''اب یہاں سے نکل چلو کیونکہ پولیس نے اس سارے علاقے کو گھیر لینا ہے جلدی کرو''...... عمرن نے کہا۔

''لیکن اب ہمیں جانا کہاں ہے''...... جولیا نے پوچھا۔

''پریشان ہونے کی ضرورت نہیں ہے۔ میں نے ایسی کئی رہائش گاہوں کا انتظام کر رکھا ہے۔ سب الگ الگ نکل کر مین روڈ پر پہنچو اور پھر ٹیکسیوں میں سوار ہو کر مختلف علاقوں سے ہوتے ہوئے اور ٹیکسیاں بدلتے ہوئے لارج ویو کالونی، کوٹھی نمبر سیون ون سیون پہنچ جانا۔ میں وہیں ملوں گا''...... عمران نے کہا تو ان سب نے اثبات میں سر ہلا دیئے اور پھر وہ سب سامان سمیٹ کر اس کوٹھی کے بیرونی پھاٹک کی طرف بڑھنے لگے۔ تھوڑی دیر بعد وہ سڑک پر گھوم کر جب اپنی کوٹھی کے سامنے پہنچے تو اس کوٹھی کی واقعی اینٹ سے اینٹ بج چکی تھی اور پوری کوٹھی آگ کا الاؤ بنی ہوئی تھی۔ وہاں لوگوں کا کافی ہجوم تھا۔ فائر بریگیڈ کی گاڑیاں بھی پہنچ گئی تھیں اور فائرمین آگ بجھانے میں مصروف تھے۔ عمران اور اس کے ساتھی بکھر کر کھڑے تھے۔ عمران کی تیز نظریں پورے ماحول کا جائزہ لے رہی تھیں۔ وہ کچھ دیر چاروں طرف دیکھتا رہا پھر وہ مڑا اور نارمل انداز میں چلتا ہوا ایک طرف بڑھتا چلا گیا۔

سی مون کلب کی عمارت کچھ زیادہ بڑی نہ تھی۔ لیکن وہاں آنے جانے والے سب اچھے طبقے کے افراد نظر آ رہے تھے۔ صفدر اور اس کے ساتھی بڑے اطمینان سے چلتے ہوئے کلب کے ہال میں داخل ہوئے اور پھر ایک طرف موجود خالی میز کی طرف بڑھ گئے۔ ہال میں عورتوں کی تعداد مردوں سے کچھ زیادہ ہی نظر آ رہی تھی۔ وہ جیسے ہی میز کے گرد موجود کرسیوں پر بیٹھے۔ ایک ویٹر تیزی سے ان کے قریب آ گیا۔

''یس سر''...... ویٹر نے کہا۔

''کیا تم کوئی ایسا طریقہ ہمیں بتا سکتے ہو کہ ہماری ملاقات فوری طور پر جناب پربھاس سے ہو سکے۔ کیونکہ ہم ان سے فوری ملاقات چاہتے ہیں لیکن ہم یہاں اجنبی ہیں اور ہمارا تعلق ریاست مہاشٹر سے ہے''...... صفدر نے جیب سے ایک بڑا نوٹ نکال کر ویٹر کے ہاتھ پر رکھتے ہوئے کہا۔

''اوہ۔ ہاں۔ کیوں نہیں۔ آپ کاؤنٹر پر جا کر کہہ دیں کہ آپ مہاشٹر سے آئے ہیں اور آپ بھاری معاوضے کے عوض معلومات خریدنا چاہتے ہیں۔ آپ کی ملاقات کرا دی جائے گی کیونکہ باس کا دھندہ ہی یہی ہے''...... ویٹر نے اثبات میں سر ہلاتے ہوئے کہا۔

''اوہ اچھا۔ شکریہ۔ اب سب کے لئے بہترین قسم کی ہاٹ کافی لے آؤ''...... صفدر نے ایک اور بڑا نوٹ اس کے ہاتھ پر رکھتے ہوئے کہا۔

''یس سر۔ میں ابھی لایا سر''...... ویٹر کی باچھیں ہی کھل گئی تھیں اور وہ تیزی سے واپس مڑ گیا۔ تھوڑی دیر بعد ویٹر واپس آیا اور اس نے ہاٹ کافی سرو کر دی۔

''چیف دفتر میں موجود ہے''...... ویٹر نے آہستہ سے کہا اور تیزی سے واپس چلا گیا۔

''تم لوگ کافی پیو۔ میں ذرا کاؤنٹر مین سے بات کر لوں۔ شاید کام بن جائے''۔ صفدر نے اٹھتے ہوئے کہا۔

''نہیں۔ اکٹھے چلیں گے۔ تم اطمینان سے کافی پیو''...... ناٹران نے کہا اور صفدر نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ کافی پی کر اس نے ویٹر کو بلا کر باقاعدہ بل اور بھاری ٹپ دی اور پھر وہ کاؤنٹر کی طرف بڑھ گئے۔ ویٹر بھی ان کے ساتھ ہی آ گیا۔

''مہاجن۔ یہ صاحبان مہاشٹر سے آئے ہیں۔ میں جانتا ہوں انہیں۔ یہ باس سے کچھ ضروری معلومات خریدنا چاہتے ہیں۔ بڑی

پارٹی ہے''...... ویٹر نے کاؤنٹر مین سے مخاطب ہو کر خود ہی ان کا تعارف کراتے ہوئے کہا۔

''اوہ اچھا۔ میں بات کرتا ہوں''...... کاؤنٹر مین نے کہا اور ساتھ ہی اس نے کاؤنٹر پر رکھے ہوئے انٹرکام کا رسیور اٹھایا اور ایک نمبر پریس کر دیئے۔

''باس۔ مہاشٹر سے ایک بڑی پارٹی آپ سے ملنا چاہتی ہے۔ معلومات خریدنا چاہتے ہیں۔ ویٹر نرنجن انہیں ذاتی طور پر جانتا ہے۔ چار افراد ہیں''...... کاؤنٹر مین نے بات کرتے ہوئے کہا۔

''یس سر''...... دوسری طرف سے بات سننے کے بعد اس نے رسیور رکھتے ہوئے کہا۔

''نرنجن۔ تم خود ہی جا کر اپنی پارٹی کو باس کے دفتر چھوڑ آؤ''...... کاؤنٹر مین نے ویٹر سے مخاطب ہو کر کہا۔

''آئیں جناب''...... ویٹر نے مسکراتے ہوئے کہا اور صفدر نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ تھوڑی دیر بعد وہ ایک دفتر کے انداز میں سجے ہوئے کمرے میں موجود تھے۔ میز کے پیچھے ایک لمبے قد اور چھریرے جسم کا آدمی بیٹھا ہوا تھا لیکن اس آدمی کا چہرہ مہرہ اور اس کا انداز بتا رہا تھا کہ وہ دفتر میں کام کرنے والا آدمی ہے۔

''تشریف رکھیں جناب۔ کس ٹائپ کی معلومات آپ کو چاہئیں''...... پربھاس نے ان سے باقاعدہ مصافحہ کرتے ہوئے کہا اور اس کی آواز سنتے ہی وہ پہچان گئے کہ وہ درست آدمی کے پاس

پہنچ گئے ہیں۔

''مسٹر پربھاس۔ ہم آپ کے تصور سے بھی زیادہ بھاری معاوضہ دینے کے لئے تیار ہیں۔ لیکن معلومات درست اور حتمی ہونی چاہئیں''...... صفدر نے سنجیدہ لہجے میں کہا۔

''آپ پہلے بتائیں تو سہی کہ آپ کو کس ٹائپ کی معلومات چاہئیں پھر معاوضے کی بات بھی ہو جائے گی''...... پربھاس نے خالص کاروباری انداز میں بات کرتے ہوئے کہا۔

''کیا ہماری گفتگو کسی ایسے کمرے میں نہیں ہو سکتی جو ہر لحاظ سے محفوظ ہو۔ میرا مطلب ہے ساؤنڈ پروف ہو اور جہاں کوئی اچانک نہ آ سکے۔ ہم معلومات کے لئے دو لاکھ ڈالر تک بھی معاوضہ ادا کر سکتے ہیں اور وہ بھی نقد''...... صفدر نے جیب سے بڑے نوٹوں کی ایک گڈی نکال کر اسے دوبارہ جیب میں رکھتے ہوئے کہا اور پربھاس کی آنکھوں میں یکلخت تیز چمک ابھر آئی۔

''اوہ۔ اچھا ٹھیک ہے۔ آئیں میرے ساتھ''...... پربھاس نے کرسی سے اٹھتے ہوئے کہا اور پھر وہ صفدر اور اس کے ساتھیوں اس کی رہنمائی میں اندرونی دروازہ کراس کر کے ایک راہداری سے گزر کر واقعی ایک بڑے سے ساؤنڈ پروف کمرے میں پہنچ گئے۔

''اب آپ کھل کر بات کریں۔ یہاں کوئی نہیں آ سکتا اور نہ یہاں ہونے والی گفتگو کسی بھی صورت میں باہر جا سکتی ہے۔ یہ مکمل طور پر ساؤنڈ پروف روم ہے''...... پربھاس نے کمرے کا دروازہ بند

کر کے اسے باقاعدہ لاک کرتے ہوئے کہا۔

''شکریہ مسٹر پربھاس۔ پاکیشیا سے جو فارمولا بلیک کوبرا سے گوپال سروس نے حاصل کرایا تھا۔ وہ کرنل گوپال نے کسی بنک کے سیکرٹ لاکر میں رکھوایا ہے۔ اس بنک اور سپیشل لاکر کے بارے میں تفصیلی معلومات چاہئیں''...... صفدر نے یکلخت انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا تو پربھاس بے اختیار اچھل پڑا۔ اس کے چہرے پر یکلخت بے پناہ حیرت کے تاثرات ابھر آئے۔

''کک کک۔ کیا۔ کیا۔ کہہ رہے ہو۔ یہ کیسی معلومات ہیں۔ میں تو یہ سب کچھ پہلی بار سن رہا ہوں''...... پربھاس نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

''رام پال سے تمہاری جو گفتگو ہوئی ہے وہ ہمارے پاس محفوظ ہے اور تم نے اس گفتگو میں رام پال سے یہی کہا تھا کہ تم جانتے ہو کہ فارمولا کس لاکر میں ہے۔ لیکن گوپال سروس کی وجہ سے تم اسے بتاؤ گے نہیں۔ اس لئے ہمیں خود آنا پڑا ہے۔ بولو۔ معاوضہ لے کر بتاؤ گے یا''...... ناٹران نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا۔

''آئی ایم سوری۔ میں آپ کی کوئی خدمت نہیں کر سکتا۔ مجھے اس کے بارے میں کچھ بھی معلوم نہیں ہے۔ اس لئے آپ جا سکتے ہیں''...... پربھاس نے یکلخت انتہائی سخت لہجے میں کہا اور تیزی سے اٹھ کر دروازے کی طرف لپکا لیکن دوسرے لمحے وہ بری طرح چیختا ہوا اچھل کر سامنے دیوار سے ٹکرایا۔ صفدر نے اسے پوری قوت سے

ہاتھ مار کر دیوار کی طرف اچھال دیا تھا۔ دیوار سے ٹکرا کر وہ نیچے گرا ہی تھا کہ یکلخت ناٹران نے آگے بڑھ کر اس کی کنپٹی پر لات جما دی اور وہ ایک بار پھر چیختا ہوا فرش پر رول ہوتا ہوا کچھ دور گیا پھر تڑپ کر ساکت ہو گیا۔

''اسے باندھ کر اس پر تشدد کرنا پڑے گا۔ ویسے نہیں بتائے گا یہ''...... ابراہیم نے کہا۔

''ناٹران تم ایسا کرو کہ بیلٹ سے اس کی ٹانگیں باندھ دو اور ابراہیم تم اپنی پتلون کی بیلٹ سے اس کے بازو عقب میں کر کے باندھ دو''...... صفدر نے کہا اور ناٹران اور ابراہیم نے تیزی سے اس کی ہدایات کے مطابق کام شروع کر دیا۔ چند لمحوں بعد پربھاس کی دونوں ٹانگیں اور ہاتھ بندھ چکے تھے اور اس کے ساتھ ہی صفدر نے کوٹ کی اندرونی جیب سے تیز دھار کا ایک خنجر نکال کر ہاتھ میں لے لیا اور دوسرے لمحے اس نے خنجر کی نوک سے پربھاس کی گردن پر خاصی گہری خراش ڈال دی اور خراش کے پڑتے ہی پربھاس چیخ مار کر ہوش میں آ گیا۔ ہوش میں آتے ہی اس نے اٹھنے کی کوشش کی تو صفدر نے خنجر کی نوک اس کی دائیں آنکھ کے سامنے کر دی۔

''خبردار۔ اگر حرکت کی تو خنجر آنکھ کے اندر گھس جائے گا''۔ صفدر نے غراتے ہوئے کہا تو پربھاس یکلخت اس طرح ساکت ہو گیا جیسے وہ پتھر کا بنا ہوا ہو۔

''مم۔ مم۔ مجھے نہیں معلوم۔ مجھے چھوڑ دو۔ جانے دو مجھے۔ میں

سچ کہہ رہا ہوں۔ وہ تو میں نے تو رام پال کو ایسے ہی کہہ دیا تھا''...... پربھاس نے انتہائی گھبرائے ہوئے لہجے میں کہا۔

''سنو پربھاس۔ آخری بار کہہ رہا ہوں۔ سب کچھ تفصیل سے بتا دو تمہاری جان بچ سکتی ہے۔ ورنہ جب تم دونوں آنکھوں سے محروم ہو جاؤ گے۔ تمہارے جسم کی ساری ہڈیاں ٹوٹ چکی ہوں گی۔ تمہارے جسم پر زخم ہی زخم ہوں گے۔ تمہارا چہرہ اس حد تک بگڑ چکا ہو گا کہ تمہیں پربھاس کی حیثیت سے کوئی پہچان ہی نہ سکے گا اور اس حالت میں جب تم سڑک پر پڑے سسک رہے ہو گے تو کیا کوئی بھی تمہارے نزدیک آنا پسند کرے گا اور معلومات پھر بھی تمہیں مہیا کرنی ہی پڑیں گی۔ جبکہ اب اگر تم تفصیلات بتا دو تو تمہیں دو لاکھ ڈالر بھی مل جائیں گے اور تمہارے جسم پر بھی کوئی خراش نہ ہو گی اور کسی کو یہ بھی معلوم نہ ہو سکے گا کہ تم نے ہمیں کچھ بتایا ہے۔ ان دونوں صورتوں میں سے جو تمہیں پسند ہو وہ بتا دو''...... صفدر نے انتہائی سرد لہجے میں کہا۔

''مگر۔ مگر رام پال کو تو معلوم ہے۔ وہ۔ وہ کرنل گوپال کو بتا دے گا''...... پربھاس نے انتہائی خوف بھرے لہجے میں کہا۔

''رام پال نے پہلی صورت پسند کی تھی اس لئے اس کی لاش کسی گٹر میں پڑی سڑ رہی ہو گی۔ اس کی فکر مت کرو۔ اپنی بات کرو اور سنو۔ ہاں یا نہ میں جواب دو اور تمہارے پاس زندگی بچانے کا یہ آخری موقع ہے''...... صفدر نے اور زیادہ سرد لہجے میں

کہا اور ساتھ ہی اس کی گردن پر خنجر کی نوک رکھ دی۔

''مم۔مم۔ میں بتا دیتا ہوں۔ پلیز پلیز۔ مجھے کچھ مت کہو۔ میں مرنا نہیں چاہتا ہوں''...... یکلخت پربھاس نے انتہائی خوفزدہ لہجے میں کہا۔

''گڈ۔ تو بتاؤ لیکن یہ سن لو کہ ہم تمہاری بات کی تصدیق کریں گے اور اگر تم نے ایک لفظ بھی غلط بتایا تو تمہارا انجام اس سے بھی زیادہ عبرتناک ہو گا جو میں نے تمہیں بتایا ہے''...... صفدر کا لہجہ اسی طرح سرد تھا۔

''وہ دارالحکومت کے بنک گولڈن کراس۔ ہلمنڈ روڈ برانچ کے سپیشل لاکر نمبر ون او ون میں رکھا گیا ہے''...... پربھاس نے جلدی سے کہا اس کا لہجہ اور انداز بتا رہا تھا کہ وہ سچ بول رہا ہے۔

''یہ لاکر کس کے نام پر ہے''...... صفدر نے پوچھا اور ساتھ ہی خنجر کی نوک کو ذرا سا دبا دیا۔

''کرنل گوپال کے نام پر''...... پربھاس نے جواب دیا۔

''اس کمرے میں فون نظر نہیں آ رہا''...... صفدر نے پیچھے ہٹتے ہوئے کہا۔

''ادھر الماری میں کارڈلیس فون ہے۔ سپیشل نمبر ہے۔ جس کا کلب سے کوئی بھی تعلق نہیں ہے۔ میں اسی سیٹ سے خصوصی کالز کرتا ہوں''...... پربھاس نے کہا اور صفدر کے پیچھے کھڑے ہوئے ناٹران نے تیزی سے مڑ کر الماری کھولی۔ اس میں واقعی ایک کارڈ

لیس فون سیٹ موجود تھا۔ اس نے سیٹ باہر نکالا اور الماری بند کر دی اور پھر سیٹ لا کر صفدر کے ہاتھ میں دے دیا۔

''اب مجھے نمبر بتاؤ تاکہ میں اس بنک سے یہ تصدیق کر لوں کہ وہاں واقعی سپیشل لاکر بھی ہوتے ہیں یا نہیں''...... صفدر نے کہا۔

''مجھے نمبر کا علم نہیں ہے اور نہ میں نے کبھی وہاں کال کی ہے میں نے تو یہ سب کچھ ہیڈ کوارٹر کی ایک خفیہ فائل میں پڑھا تھا۔ تم انکوائری سے فون نمبر معلوم کر سکتے ہو''...... پربھاس نے کہا۔

''میں کرتا ہوں بات''...... ناٹران نے آگے بڑھ کر فون کا رسیور اٹھاتے ہوئے کہا اور صفدر کے اثبات میں سر ہلانے پر اس نے انکوائری کے نمبر پریس کر دیئے۔ انکوائری آپریٹر سے گولڈن کراس بنک کی ہلمنڈ روڈ برانچ کا نمبر حاصل کر کے اس نے وہ نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے اور آخر میں لاؤڈر کا بٹن بھی پریس کر دیا۔

''یس۔ گولڈن کراس بنک۔ ہلمنڈ روڈ برانچ''......رابطہ ہوتے ہی ایک نسوانی آواز سنائی دی۔

''بنک مینجر کا کیا نام ہے''...... ناٹران نے کہا۔

''سر ان کا نام موہن راج ہے''......لڑکی نے جواب دیا۔

''بات کرائیں''......ناٹران نے کہا

''یس سر۔ ہولڈ کریں''...... دوسری طرف سے کہا گیا اور پھر چند لمحوں بعد ایک مردانہ آواز سنائی دی لہجہ اور آواز کے مطابق وہ

ادھیڑ عمر آدمی لگ رہا تھا۔

"مسٹر موہن راج۔ میں مہاشٹر سے بول رہا ہوں۔ وائیڈ انڈسٹریل انٹرنیشنل کارپوریشن کا جنرل منیجر کمل ساہانی"...... ناٹران نے کہا۔

"یس سر۔ فرمائیں۔ میں آپ کی کیا خدمت کر سکتا ہوں"۔ دوسری طرف سے قدرے حیرت بھرے لہجے میں پوچھا گیا۔

"مسٹر منیجر مجھے اطلاع ملی ہے کہ آپ کے بنک میں سپیشل لاکرز بھی ہوتے ہیں"...... ناٹران نے کہا۔

"یس سر۔ ہمارا بنک تو اس سلسلے میں بہترین خدمات پیش کرتا ہے اور میں ہی اس شعبے کا انچارج ہوں"...... بنک منیجر موہن راج نے کہا۔

"ہماری کمپنی دارالحکومت میں اپنا بزنس آفس قائم کرنا چاہتی ہے اور اس سلسلے میں ہمیں سپیشل لاکر کی ضرورت پڑتی ہے اس لئے میں نے فون کیا تھا۔ کیا کوئی لاکر فوری طور پر مل سکتا ہے"۔ ناٹران نے کہا۔

"یس سر۔ دو لاکرز خالی ہیں"...... بنک منیجر موہن راج نے جواب دیا۔

"او کے۔ تھینک یو۔ بس یہی معلوم کرنا تھا۔ گڈ بائی"...... ناٹران نے کہا اور فون آف کر دیا۔

"ٹھیک ہے۔ مسٹر پربھاس۔ تم نے واقعی درست بتایا ہے اور

اس کا تمہیں انعام بھی ملنا چاہئے"...... صفدر نے لاؤڈر پر ناٹران اور بنک منیجر کی باتیں سننے کے بعد کہا تو پربھاس کے چہرے پر اطمینان کے تاثرات ابھر آئے۔

"شکریہ۔ میں زندگی کے مقابلے میں اور کسی چیز کو اہمیت نہیں دیتا"...... پربھاس نے مطمئن سے لہجے میں کہا۔

"دینی بھی نہیں چاہئے۔ کیونکہ زندگی ہی تو سب سے قیمتی چیز ہوتی ہے"...... صفدر نے مسکراتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے جیب سے مشین پسٹل نکالا اور پھر اس سے پہلے کہ پربھاس احتجاج کے لئے منہ کھولتا۔ صفدر نے ٹریگر دبا دیا اور ریٹ ریٹ کی مخصوص آواز کے ساتھ ہی مشین پسٹل سے کئی گولیاں نکل کر پربھاس کے دل میں اترتی چلی گئیں اور پربھاس زیادہ تڑپ بھی نہ سکا۔

"بیلٹس کھول لو ابراہیم اور جلدی کرو۔ ہمیں فوری طور پر دارالحکومت پہنچنا ہے"...... صفدر نے مشین پسٹل واپس جیب میں رکھتے ہوئے کہا اور ابراہیم بجلی کی سی تیزی سے پربھاس کی ٹانگوں میں بندی ہوئی بیلٹ کھولنے میں مصروف ہو گیا۔

"ہمیں میک اپ اور لباس بھی تبدیل کرنا پڑے گا۔ ورنہ پربھاس کی لاش ملتے ہی پولیس پاگل کتوں کی طرح ہمارے پیچھے دوڑ پڑے گی"...... جبران نے کہا۔

"ہاں۔ یہ بہت ضروری ہے"...... صفدر نے جواب دیا۔

''کیا ہم سب نے دارالحکومت جانا ہے''...... ابراہیم نے کہا۔
''ایک سے بھلے دو۔ دو سے تین اور تین سے بھلے چار ہوتے ہیں''......صفدر نے مسکراتے ہوئے کہا تو وہ سب بھی مسکرا دیئے۔

لمبا تڑنگا اور انتہائی مضبوط جسم کا مالک نوجوان جس کے چہرے پر مکاری اور خباثت ثبت دکھائی دے رہی تھی اور وہ شکل وصورت سے ہی چھٹا ہوا غنڈہ دکھائی دے رہا تھا۔ اپنے آفس میں بیٹھا شراب کی بوتل منہ سے لگائے شراب پینے میں مصروف تھا کہ سامنے پڑے ہوئے فون کی گھنٹی بج اٹھی اور نوجوان نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا لیکن اس کی نظریں بوتل پر ہی جمی ہوئی تھیں جو آدھی سے زیادہ خالی ہو چکی تھی۔
''یس''......نوجوان نے سپاٹ لہجے میں کہا۔
''چیف سے سے بات کریں باس''...... دوسری طرف سے اس کے سیکرٹری کی مؤدبانہ آواز سنائی دی تو نوجوان بے اختیار چونک پڑا۔
''یس سر۔ کارلے بول رہا ہوں''......نوجوان نے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔ وہ بلیک کوبرا تنظیم کے انتہائی باوسائل اور طاقتور ریڈ گروپ

کا انچارج تھا۔

''پاکیشیائی ایجنٹوں کے بارے میں تم نے اب تک کوئی رپورٹ نہیں دی''...... دوسری طرف سے بلیک کوبرا کی آواز سنائی دی۔

''کیا رپورٹ دوں سر وہ تو اس طرح غائب ہو گئے ہیں کہ ان کا کوئی پتہ ہی نہیں چل رہا۔ میں نے اپنے پورے گروپ کو ہر طرف پھیلایا ہوا ہے۔ وہ ہر طرف انہیں تلاش کر رہے ہیں۔ تمام ہوٹل چھان مارے ہیں۔ سپر سٹیٹ ایجنسیوں کو چیک کیا گیا ہے لیکن یہ لوگ اس طرح غائب ہو گئے ہیں جیسے ان کا کہیں وجود ہی نہ ہو۔ اب تو مجھے یقین ہو گیا ہے کہ یہ ونگٹن سے باہر جا چکے ہیں''۔ کارلے نے کہا۔

''ان کی تلاش مزید تیز کر دو نانسنس۔ ڈھونڈو انہیں۔ وہ یہیں موجود ہیں۔ وہ میرے خلاف کام کر رہے ہیں۔ میں نے انہیں چیلنج کیا ہے کہ میرے گروپ نہ صرف انہیں تلاش کر لیں گے بلکہ ان کا خاتمہ بھی کر دیں گے اور تم مجھے یہ بتا رہے ہو کہ وہ غائب ہو گئے ہیں۔ کہاں غائب ہو گئے ہیں وہ۔ کیا انہیں زمین کھا گئی یا آسمان نگل گیا ہے۔ انہیں ڈھونڈو ہر صورت میں''...... دوسری طرف سے بلیک کوبرا نے بری طرح سے گرجتے ہوئے کہا تو کارلے بے اختیار اچھل پڑا۔

''میں کوشش کر رہا ہوں چیف''...... کارلے نے قدرے سہمی ہوئی آواز میں کہا۔

''مجھے کوشش نہیں۔ رزلٹ چاہئے۔ ہر صورت میں سمجھے تم۔ میں عمران کو کسی بھی صورت میں جیتنے نہیں دوں گا۔ مجھے جلد سے جلد اس کی ہلاکت کی خبر چاہئے۔ زمین آسمان ایک کر دو لیکن انہیں ڈھونڈ کر ان کا خاتمہ کر دو''...... بلیک کوبرا نے انتہائی سرد اور سخت لہجے میں کہا۔

''یس چیف۔ میں مزید دو گروپس اس کام پر لگا دیتا ہوں اور انہیں دارالحکومت کے ارد گرد کے علاقوں میں پھیلا دیتا ہوں۔ وہ جلد ہی انہیں ٹریس کر لیں گے۔ ایک بار وہ ٹریس ہو جائیں تو پھر میں کسی بھی صورت میں انہیں زندہ نہیں چھوڑوں گا۔ ان کی ہلاکت میرے ہاتھوں ہی ہو گی''...... کارلے نے کہا۔

''میری ان سے دو گھنٹے پہلے بات ہوئی تھی۔ ان دو گھنٹوں میں وہ کسی بھی صورت میں دارالحکومت سے نکل کر باہر نہیں جا سکتے اس لئے مجھے یقین ہے کہ وہ ابھی دارالحکومت میں ہی موجود ہیں۔ اس سے پہلے کہ وہ دارالحکومت سے نکل جائیں۔ انہیں ٹریس کرو اور ان کا خاتمہ کر دو''...... بلیک کوبرا نے کہا۔

''یس چیف۔ ایسا ہی ہو گا''...... کارلے نے کہا تو دوسری طرف سے رابطہ ختم ہو گیا تو اس نے رسیور رکھ دیا۔

''حیرت ہے چیف ان پاکیشیائی ایجنٹوں سے ضرورت سے زیادہ ہی خائف دکھائی دیتا ہے اور یہ چیف کس چیلنج کی بات کر رہا تھا''...... کارلے نے بڑبڑاتے ہوئے کہا اور پھر اچانک اس کے

ذہن میں ایک خیال برق کی کوندے کی طرح لپکا تو وہ بے اختیار چونک پڑا۔ اس نے جلدی سے رسیور اٹھایا اور فون پیس کے نیچے لگا ہوا بٹن پریس کر کے فون کو ڈائریکٹ کیا اور پھر نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

''فرسٹ سٹار کلب''...... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک نسوانی آواز سنائی دی۔

''کارلے بول رہا ہوں لورین سے بات کراؤ''...... کارلے نے کہا۔

''یس سر ہولڈ آن کریں''...... دوسری طرف سے اس بار انتہائی مؤدبانہ لہجے میں کہا گیا۔

''یس۔ لورین بول رہی ہوں''...... چند لمحوں بعد ایک مترنم نسوانی آواز سنائی دی۔

''کارلے بول رہا ہوں لورین''...... کارلے نے بے تکلفانہ لہجے میں کہا۔

''اوہ۔ تمہیں آج کیسے لورین یاد آ گئی''...... لورین نے ہنستے ہوئے کہا۔

''تم سے ایک ضروری بات کرنی ہے۔ کیا میں وہاں تمہارے کلب آ جاؤں یا کوئی اور جگہ بتا دو لیکن ملاقات ابھی اور اسی وقت ہونی چاہئے''...... کارلے نے کہا۔

''نہیں۔ کلب آنے کی ضرورت نہیں ہے۔ میں اپنی رہائش گاہ

پر جا رہی ہوں۔ تم نے میرا فلیٹ تو دیکھا ہوا ہے وہاں آ جاؤ۔ وہاں اطمینان سے بات ہو جائے گی لیکن کس قسم کی بات کرنی ہے اشارتاً تو کچھ بتا دو تاکہ میرے ذہن پر بوجھ نہ رہے''...... لورین نے کہا۔

''پاکیشیائی سیکرٹ سروس اور ان کے ساتھ کام کرنے والے علی عمران کے بارے میں بات کرنی ہے''...... کارلے نے کہا۔

''اوہ۔ اچھا ٹھیک ہے میں سمجھ گئی ہوں۔ تم میرے فلیٹ میں پہنچ جاؤ پھر وہیں تفصیل سے بات ہو گی''...... لورین نے کہا تو کارلے نے اوکے کہہ کر رسیور رکھا اور پھر کرسی سے اٹھ کر وہ تیز تیز قدم اٹھاتا ہوا بیرونی دروازے کی طرف بڑھتا چلا گیا۔ تھوڑی دیر بعد اس کی کار تیزی سے لگژری پلازہ کی طرف بڑھی چلی جا رہی تھی جس میں لورین کی رہائش تھی۔ پلازہ کی پارکنگ میں کار روک کر وہ نیچے اترا اور پھر تھوڑی دیر بعد وہ پلازہ کی دسویں منزل پر موجود لورین کے لگژری اپارٹمنٹ کے دروازے پر موجود تھا۔ دروازہ باہر سے لاک نہ تھا اس کا مطلب تھا کہ لورین اس سے بھی پہلے پہنچ چکی ہے۔ کارلے نے کال بیل کا بٹن پریس کر دیا۔

''کون ہے''...... ڈور فون سے لورین کی مخصوص آواز سنائی دی

''کارلے''...... کارلے نے جواب دیا۔

''اوکے''...... دوسری طرف سے کہا گیا اور چند لمحوں بعد دروازہ کھلا تو دروازے پر ایک نوجوان اور خوبصورت عورت کھڑی تھی۔

اس کے جسم پر پورا لباس تھا۔ یہ لورین تھی۔

"آؤ"...... لورین نے مسکراتے ہوئے کہا اور ایک طرف ہٹ گئی اور کارلے اندر داخل ہو گیا۔ لورین نے دروازہ بند کیا اور پھر وہ کارلے کو ساتھ لئے ڈرائنگ روم کے انداز میں سجے کمرے میں آ گئی۔ اس نے ایک ریک سے شراب کی بوتل اور گلاس اٹھائے اور انہیں درمیانی میز پر رکھ کر وہ میز کی دوسری طرف صوفے پر بیٹھ گئی۔ اس نے شراب کی بوتل کھول کر دونوں گلاس بھرے اور پھر بوتل بند کر کے اس نے ایک گلاس اٹھا کر کارلے کے سامنے رکھا اور دوسرا اپنے سامنے رکھ لیا۔

"ہاں کارلے اب بتاؤ کہ عمران کے بارے میں تم کیا پوچھنا چاہتے ہو اور کیوں"...... لورین نے شراب کا گلاس اٹھا کر ایک سپ لیتے ہوئے کہا۔

"لورین، علی عمران اپنے ساتھیوں سمیت یہاں دارالحکومت میں موجود ہے۔ میرے ساتھ کئی گروپس ہیں جو انہیں مسلسل ٹریس کر رہے ہیں لیکن ابھی تک مجھے کوئی مثبت رپورٹ نہیں ملی ہے۔ سب کا کہنا ہے کہ انہوں نے عمران اور اس کے ساتھیوں کو ٹریس کرنے کی ہر ممکن کوشش کی ہے لیکن وہ ایسے غائب ہو گئے ہیں جیسے گدھے کے سر سے سینگ۔ ابھی تھوڑی دیر پہلے میری چیف سے بات ہوئی تھی اور چیف نے مجھے سختی سے حکم دیا ہے کہ میں جلد سے جلد عمران اور اس کے ساتھیوں کو ٹریس کر کے انہیں ہلاک کر

دوں۔ میں نے محسوس کیا ہے کہ عمران اور اس کے ساتھی جس قسم کے لوگ ہیں یہ ہمارے گروپس سے کہیں زیادہ تربیت یافتہ ہیں اور یہ ان کے بس کا روگ نہیں ہے لیکن میں نے انہیں ہر صورت میں ٹریس کرنا ہے۔ مجھے اچانک تمہارا خیال آ گیا کہ تمہاری مخبری کا نیٹ ورک انتہائی طاقتور ہے اور تم عمران کو جانتی بھی ہو اس لئے لامحالہ تم اسے ٹریس کر لو گی اس لئے میں نے تمہیں فون کیا اور اب یہاں موجود ہوں"...... کارلے نے پوری تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"تو تم میرے ذریعے عمران اور اس کے ساتھیوں کو ٹریس کرانا چاہتے ہو"...... لورین نے شراب ایک اور گھونٹ لیتے ہوئے کہا۔

"نہ صرف میں اسے ٹریس کرانا چاہتا ہوں بلکہ اسے ہلاک بھی کرانا چاہتا ہوں"...... کارلے نے کہا۔

"پہلی بات تو یہ سن لو کارلے۔ کہ عمران کو آسانی سے ٹریس نہیں کیا جا سکتا کیونکہ وہ انتہائی ذہین، تیز اور شاطر آدمی ہے۔ عمران میک اپ کا ماہر ہے اور مسلسل میک اپ بدلتا رہتا ہے اور اگر وہ ٹریس ہو بھی جائے تب بھی اسے ہلاک کرانا بلیک کوبرا کے قاتلوں کے بس میں نہیں ہے"...... لورین نے کہا تو کارلے کے چہرے پر مایوسی کے تاثرات ابھر آئے۔

"حیرت ہے۔ تم بھی اس عمران کی تعریف کر رہی ہو اور تمہاری اس بات کا میں کیا مطلب سمجھوں۔ کیا تم بھی اسے ٹریس نہیں کر سکتی"...... کارلے نے کہا۔

"میں نے ایسا کچھ نہیں کہا ہے کہ میں عمران اور اس کے ساتھیوں کو ٹریس نہیں کر سکتی ہوں۔ میں نے تو جنرل بات کی ہے مجھے کیونکہ عمران کی عادتوں کا علم ہے اس لئے میں اسے بہرحال ٹریس تو کرلوں گی لیکن اس کے لئے مجھے اپنی پوری تنظیم کو استعمال کرنا ہو گا اور تم جانتے ہو کہ اس طرح اخراجات بہت زیادہ آ جائیں گے۔ تم اگر معاوضہ طے کرلو تو ہم دونوں کے لئے بہتر ہو گا"...... لورین نے صاف لہجے میں بات کرتے ہوئے کہا۔

"تم معاوضے کی فکر مت کرو لورین۔ میں تمہیں منہ مانگا معاوضہ دوں گا لیکن اسے کسی بھی طرح ٹریس کر دو"...... کارلے نے پر جوش لہجے میں کہا۔

"اوکے۔ وہ یہاں کب سے موجود ہے اور اب تک اس کی کیا مصروفیات رہی ہیں۔ میرا مطلب ہے کہ وہ یہاں کس مقصد کے لئے آیا ہے اور یہاں آ کر اس نے کس کس سے رابطہ کیا ہے۔ چیف نے تمہیں یقیناً اس کے بارے میں تفصیل بتائی ہو گی"...... لورین نے کہا تو کارلے نے اسے چیف کی بتائی ہوئی ساری تفصیل بتا دی۔

"ٹھیک ہے۔ اب مجھے تم یہ بتاؤ کہ میں اگر عمران اور اس کے ساتھیوں کو ٹریس کر بھی لوں تو تم انہیں کس طرح ہلاک کرو گے۔ کیا اس کے لئے تم نے کوئی فول پروف پلاننگ بنائی ہے"...... لورین نے کہا۔

"ہاں۔ میں اسے اور اس کے ساتھیوں کو ہلاک کرنے کے لئے ہر طرح کا قدم اٹھاؤں گا۔ میرے گروپس کے پاس ہر قسم کا خطرناک اور انتہائی تباہ کن اسلحہ موجود ہے۔ اگر وہ کسی رہائش گاہ میں ہوئے تو میں پوری قوت سے حملہ کروں گا اور میں اس پوری کوٹھی یا رہائش گاہ کو ہی میزائلوں سے اڑا دوں گا"...... کارلے نے کہا۔

"تمہارے گروپ کا انچارج کون ہے"...... لورین نے اس کی طرف غور سے دیکھتے ہوئے پوچھا۔

"میں ہی ہوں لیکن عملی طور پر اس گروپ کا انچارج البرٹ ہے"...... کارلے نے جواب دیا۔

"اوکے۔ تم ایسا کرو کہ ابتدائی اخراجات کے طور پر مجھے ابھی ایک لاکھ ڈالر کا چیک دے دو جب میں اسے ٹریس کرلوں تو ایک لاکھ ڈالر اور لوں گی اور دوسری بات یہ کہ تم البرٹ کو یہاں سے کال کر کے براہ راست میرے احکامات کی تعمیل کرنے کی ہدایات دے دو تاکہ میں جیسے ہی ان لوگوں کو ٹریس کروں فوراً البرٹ کے ریڈ گروپ کو حرکت میں لے آؤں اس طرح یہ لوگ یقینی طور پر مارے جائیں گے ورنہ اگر انہیں معمولی سا وقفہ بھی مل گیا تو پھر یہ غائب ہو جائیں گے اور میری ساری محنت بیکار ہو جائے گی"...... لورین نے کہا تو کارلے نے اثبات میں سر ہلاتے ہوئے کوٹ کی اندرونی جیب سے چیک بک نکالی اور ایک چیک پر ایک لاکھ ڈالر

کی رقم لکھ کر اس نے دستخط کئے اور چیک کو بک سے علیحدہ کر کے اس نے چیک لورین کی طرف بڑھا دیا۔

''شکریہ''...... لورین نے مسرت بھرے لہجے میں کہا اور ایک نظر چیک کو دیکھ کر اس نے جیب میں ڈال لیا۔ کارلے نے چیک بک واپس جیب میں رکھی اور ساتھ پڑے ہوئے فون کا رسیور اٹھا کر اس نے تیزی سے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

''یس''...... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک مردانہ آواز سنائی دی۔

''کارلے بول رہا ہوں۔ البرٹ سے بات کراؤ''...... کارلے نے تحکمانہ لہجے میں کہا۔

''یس سر''...... دوسری طرف سے بولنے والے نے اس بار انتہائی مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

''ہیلو باس میں البرٹ بول رہا ہوں''...... چند لمحوں بعد ایک دوسری مردانہ آواز سنائی دی۔

''البرٹ اپنے گروپ کو ہر لحاظ سے تیار کر لو ایک انتہائی اہم مشن تم نے پورا کرنا ہے۔ پاکیشیا کا خطرناک ایجنٹ علی عمران اپنے ساتھیوں سمیت یہاں موجود ہے۔ میں نے اسے ٹریس کرنے کا کام لورین کے ذمے لگا دیا ہے لیکن یہ لوگ چونکہ حد درجہ تیز اور فعال ہیں اس لئے اگر لورین نے مجھے اطلاع دی اور میں نے تمہیں تو تمہارے پہنچنے تک یہ لوگ غائب ہو سکتے ہیں اس لئے تم اس مشن کی حد تک براہ راست اب لورین کے ماتحت کام کرو

گے۔ لورین تمہیں جو حکم دے گی تمہیں اس پر فوری عمل کرنا ہو گا''...... کارلے نے کہا۔

''یس باس۔ حکم کی تعمیل ہو گی باس''...... البرٹ نے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

''اوکے۔ ہر لمحے تیار رہو''...... کارلے نے کہا۔

یس باس''...... البرٹ نے جواب دیا تو کارلے نے رسیور رکھ دیا۔ اس کے رسیور رکھتے ہی لورین نے رسیور اٹھایا اور تیزی سے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے جبکہ کارلے نے ہاتھ بڑھا کر خود ہی لاؤڈر کا بٹن پریس کر دیا اور لورین اسے ایسا کرتے دیکھ کر بے اختیار مسکرا دی۔

''ٹیلر بول رہا ہوں''...... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک مردانہ آواز سنائی دی۔

''لورین بول رہی ہوں''...... لورین نے سنجیدہ لہجے میں کہا۔

''یس مادام''...... دوسری طرف سے بولنے والے کا لہجہ یکلخت مؤدبانہ ہو گیا تھا۔

''پاکیشیا کا علی عمران اپنے ساتھیوں سمیت یہاں دارالحکومت میں موجود ہے اور میں نے اسے ٹریس کرنے کا کام بک کرلیا ہے اس نے یقیناً کوئی رہائش گاہ خفیہ طور پر حاصل کی ہو گی وہ اکثر پرنس آف ڈھمپ یا پھر ٹمبکٹو کا نام کوڈ کے طور پر استعمال کرتا ہے اور یہاں دارالحکومت میں اس کے دس ایسے واقف کار موجود ہیں

جو ایسے ایسی رہائش گاہ فراہم کر سکتے ہیں۔ میں تمہیں ان کے نام و
پتے بتا دیتی ہوں۔ تم انہیں چیک کرو۔ یہ خیال رہے کہ عمران تک
اس کی اطلاع کسی صورت نہ پہنچے"...... لورین نے کہا۔

"کتنے آدمی ہیں مادام"...... دوسری طرف سے پوچھا گیا۔

"اطلاع کے مطابق عمران سمیت چھ مرد اور ایک عورت ہے۔
ان میں دو مرد سیاہ فام حبشی بھی ہیں۔ لیکن یہ بکنگ لامحالہ عمران نے
خود ہی کرائی ہو گی اور ہو سکتا ہے کہ اس نے ساتھ ہی کاریں اور
اسلحہ بھی حاصل کیا ہو"...... لورین نے کہا۔

"یس مادام۔ میں ابھی معلوم کرتا ہوں"...... دوسری طرف سے
کہا گیا۔

"میں اپنی رہائش گاہ پر ہوں اور تمہاری کال کا انتظار کر رہی
ہوں۔ معلومات حتمی ہونی چاہئیں"...... لورین نے کہا۔

"یس مادام۔ ایسا ہی ہو گا"...... دوسری طرف سے ٹیلر نے کہا
اور لورین نے رسیور رکھ دیا۔

"اب دیکھنا جو کام تمہارے گروپ نہیں کر سکے وہ میرا آدمی کتنی
جلد کر لیتا ہے"...... لورین نے بڑے فخریہ لہجے میں کہا۔

"اس لئے تو میں نے تم سے بات کی ہے اور اتنی بھاری رقم ادا
کر رہا ہوں"...... کارلے نے مسکراتے ہوئے کہا اور لورین بھی بے
اختیار مسکرا دی۔

"یہ بات تم بخوبی جانتے ہو کارلے کہ عمران جیسے آدمی کے

خاتمے کے لئے یہ رقم کچھ بھی نہیں۔ عمران کے بارے میں تم بھی
جانتے ہو کہ وہ کیسا آدمی ہے۔ مجھے بھی اس معاملے میں کئی بار
انتہائی تلخ تجربات ہو چکے ہیں۔ تمہیں معلوم ہے کہ میں ایکریمیا کی
سب سے خطرناک ایجنسی بلیک راڈ سے وابستہ رہ چکی ہوں۔ میرا
عمران سے متعدد بار ٹکراؤ ہوا اور ہر بار عمران مجھے اور میرے
ساتھیوں کو اس طرح شکست دے گیا کہ ہم اپنے زخم چاٹتے رہ
گئے۔ اس کی کھوپڑی میں ایسا دماغ ہے جس کا کوئی مقابلہ نہیں کر
سکتا اور اس عمران کی وجہ سے مجھے ایک بار اس قدر نقصان اٹھانا
پڑا کہ مجھے بلیک راڈ سے ہی نکال دیا گیا اور اس کے ساتھ ہی مجھے
یہ حکم بھی دے دیا گیا کہ اگر میں زندہ رہنا چاہتی ہوں تو میں
ایکریمیا چھوڑ دوں لیکن میرے معافی مانگنے اور بلیک راڈ سے قطع
تعلق کرنے پر مجھے معاف کر دیا گیا اور تب سے میں یہاں مخبری کا
دھندہ کر رہی ہوں۔ اس لئے مجھے عمران اور اس کے ساتھیوں پر
شدید غصہ ہے۔ ان کی وجہ سے میری یہ حالت ہوئی ہے اور میری
یہ برسوں پرانی خواہش ہے کہ میں عمران اور اس کے ساتھیوں سے
اپنی اس بے عزتی کا بدلہ لوں اور آج یہ موقع تمہاری وجہ سے
میرے ہاتھ آیا ہے اس لئے میں اسے کسی بھی صورت میں ضائع
نہیں ہونے دوں گی۔ عمران اور اس کے ساتھیوں کو میں اپنے
ہاتھوں سے ہی ہلاک کروں گی۔ ان کی تلاش کے لئے مجھے ایکریمیا
کے دارالحکومت کو تو کیا پورا ایکریمیا بھی کیوں نہ چھان مارنا

پڑے۔ میں انہیں ہر صورت میں ڈھونڈ کر رہوں گی''...... لورین نے جواب دیا اور کارلے نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ اور پھر وہ دونوں ادھر ادھر کی باتوں میں مصروف ہو گئے۔ تقریباً ایک گھنٹے بعد ٹیلی فون کی گھنٹی بج اٹھی تو لورین نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا اور ساتھ ہی لاؤڈر کا بٹن بھی پریس کر دیا۔

''یس''...... لورین نے کہا۔

''ٹیلر بول رہا ہوں مادام''...... دوسری طرف سے ٹیلر کی آواز سنائی دی۔

''یس۔ لورین بول رہی ہوں۔ کیا رپورٹ ہے''...... لورین نے اشتیاق بھرے لہجے میں پوچھا۔

''میں نے ٹریس کر لیا ہے مادام۔ پرنس آف ڈھمپ نے مارچرے اسٹیٹ ڈیلرز کے میلکم مارچرے کو براہ راست فون کر کے اس سے رہائش گاہ، دو کاریں اور اسلحہ حاصل کیا ہے۔ اس سروس میں ہمارے آدمی موجود ہیں۔ ان سے یہ معلومات ملی ہیں۔ انہوں نے ایجرٹن کالونی کی کوٹھی نمبر دو سو پندرہ بی بلاک حاصل کی ہے''...... ٹیلر نے جواب دیا۔

''اوکے۔ تھینک یو''...... لورین نے کہا اور پھر کریڈل دبا کر اس نے ٹون آنے پر ایک بار پھر نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

''ہائی ویو کلب''...... ایک نسوانی آواز سنائی دی۔

''لورین بول رہی ہوں۔ کارٹرس سے بات کراؤ''...... لورین

نے اسی طرح تحکمانہ لہجے میں کہا۔

''یس مادام۔ ہولڈ آن کریں''...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

''ہیلو کارٹرس بول رہا ہوں''...... چند لمحوں بعد ایک مردانہ آواز سنائی دی۔

''لورین بول رہی ہوں''...... لورین نے کہا۔

''یس مادام''...... دوسری طرف سے مؤدبانہ لہجے میں کہا گیا۔

''ایک پتہ نوٹ کرو''...... لورین نے کہا۔

''یس مادام۔ نوٹ کرائیں''...... کارٹرس نے جواب دیا۔

''ایجرٹن کالونی کوٹھی نمبر دو سو پندرہ بی بلاک۔ اس کوٹھی میں پاکیشیا کا خطرناک ترین سیکرٹ ایجنٹ اپنے ساتھیوں کے ساتھ موجود ہے۔ تم اپنے خصوصی چیکنگ آلات اور آدمی لے کر وہاں پہنچو اور چیک کر کے مجھے بتاؤ کہ اس کوٹھی کے اندر کتنے افراد ہیں۔ تم نے وہیں سے مجھے اطلاع دینی ہے اور یہ سن لو کہ ان لوگوں کو معمولی سا شبہ بھی نہیں ہونا چاہئے''...... لورین نے کہا۔

''اوکے مادام''...... کارٹرس نے کہا۔

''سنو۔ پوری طرح محتاط رہنا کیونکہ وہ لوگ انتہائی خطرناک سیکرٹ ایجنٹ ہیں''...... لورین نے کہا۔

''آپ بے فکر رہیں مادام انہیں کسی بھی صورت میں علم نہ ہو سکے گا''...... دوسری طرف سے انتہائی بااعتماد لہجے میں کہا گیا۔

''اوکے۔ میں اپنے رہائشی فلیٹ پر موجود ہوں۔ مجھے رپورٹ تم

نے خود دینی ہے نمبر تو معلوم ہے تمہیں''...... لورین نے کہا۔

''یس مادام''...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

''اور سنو میک اپ چیک کرنے والی ریز مشین بھی ساتھ لے جانا تاکہ صحیح طور پر نشاندہی ہو سکے۔ اس گروپ میں عورت سوئس نژاد، دو سیاہ فام حبشی ہیں جبکہ باقی مرد ایشیائی ہیں''...... لورین نے کہا۔

''اوکے مادام''...... دوسری طرف سے کہا گیا اور لورین نے ایک بار پھر کریڈل دبا کر رابطہ ختم کیا اور ٹون آنے پر دوبارہ نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

''یس''...... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک مردانہ آواز سنائی دی۔

''لورین بول رہی ہوں۔ البرٹ سے بات کراؤ''...... لورین نے تحکمانہ لہجے میں کہا۔

''یس مادام ہولڈ آن کریں''...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

''ہیلو البرٹ بول رہا ہوں''...... چند لمحوں بعد البرٹ کی آواز سنائی دی۔

''لورین بول رہی ہوں البرٹ۔ کیا تم اور تمہارا گروپ ریڈ کے لئے تیار ہے''...... لورین نے کہا۔

''یس مادام ہم مکمل طور پر تیار ہیں آپ حکم فرمائیں''۔ البرٹ نے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

''میں نے ٹارگٹ ٹریس کر لیا ہے اب صرف یہ کنفرم کرنا ہے

کہ وہ لوگ ٹارگٹ پر موجود بھی ہیں یا نہیں۔ جیسے ہی یہ بات کنفرم ہوئی میں تمہیں کال کردوں گی اور تم نے ٹارگٹ کو ریڈ میزائلوں سے اڑا دینا ہے''...... لورین نے کہا۔

''کس علاقے میں ہے یہ ٹارگٹ''...... البرٹ نے اشتیاق بھرے لہجے میں کہا۔

''ایجرٹن کالونی''...... لورین نے جواب دیا۔

''ٹھیک ہے۔ ہم زیادہ سے زیادہ دس منٹ میں وہاں پہنچ سکتے ہیں''...... البرٹ نے کہا تو لورین نے اوکے کہہ کر رسیور رکھ دیا۔

''میں تم سے دوسرا چیک لے کر ہی تمہیں واپس بھیجوں گی''۔ لورین نے رسیور رکھ کر مسکراتے ہوئے کہا۔

''کاش کہ ایسا ہی ہو''...... کارلے نے کہا۔ پھر تقریباً ایک گھنٹے بعد فون کی گھنٹی بج اٹھی تو لورین نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

''یس''...... لورین نے کہا۔

''کارٹرس بول رہا ہوں''...... دوسری طرف سے کارٹرس کی آواز سنائی دی۔

''یس لورین بول رہی ہوں۔ کیا رپورٹ ہے''...... لورین نے انتہائی پرجوش لہجے میں پوچھا۔

''مادام ایجرٹن کالونی کی کوٹھی نمبر دو سو پندرہ بی بلاک میں ایک عورت اور چھ مرد موجود ہیں۔ ان میں ایک عورت سوئس نژاد ہے جبکہ دو سیاہ فام حبشی ہیں اور باقی سب ایشیائی ہیں۔ وہ سب میک

اپ میں ہیں۔ وہ آپس میں پاکیشیائی زبان میں ہی باتیں کر رہے ہیں''...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

''اوہ۔ یہی اصل لوگ ہیں۔ گڈ شو''...... لورین نے کہا۔

''یس مادام''...... دوسری طرف سے کارٹرس نے جواب دیا۔

''اوکے۔ ٹھیک ہے تم وہاں سے دور ہٹ جاؤ کیونکہ اب ریڈ گروپ اس رہائش گاہ کو ریڈ میزائلوں سے تباہ کرے گا۔ تم نے وہیں موجود رہنا ہے تاکہ اگر ریڈ گروپ کے پہنچنے سے پہلے یہ لوگ نکل جائیں تو تم انہیں اطلاع دے سکو اور یہ لوگ اندر ہی ہوں تو پھر سامنے آنے کی ضرورت نہیں ہے۔ ریڈ گروپ کو اپنا کام کرنے دینا اور پھر مجھے رپورٹ دینا کہ کیا ٹارگٹ کامیابی سے ہٹ ہو گیا ہے یا نہیں''...... لورین نے کہا۔

''یس مادام''...... دوسری طرف سے کہا گیا اور لورین نے جلدی سے کریڈل دبا کر ہاتھ اٹھایا اور ٹون آ جانے پر اس نے تیزی سے ایک بار پھر نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

''یس''...... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک مردانہ آواز سنائی دی۔

''لورین بول رہی ہوں البرٹ سے بات کراؤ فوراً''...... لورین نے تیز لہجے میں کہا۔

''ہولڈ آن کریں''...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

''البرٹ بول رہا ہوں''...... چند لمحوں بعد البرٹ کی آواز سنائی دی۔

''البرٹ اپنے ساتھیوں سمیت فوری طور پر ایجرٹن کالونی کی کوٹھی نمبر دو سو پندرہ بی بلاک پہنچو اور اسے ریڈ میزائلوں سے اڑا دو۔ کسی کو زندہ نہ نکلنے دینا اندر ایک عورت اور چھ مرد ہیں۔ اگر یہ لوگ تمہارے وہاں پہنچنے سے پہلے نکل گئے تو ہائی ویو کلب کا مالک کارٹرس تمہیں اطلاع کر دے گا ورنہ نہیں''...... لورین نے کہا۔

''اوکے مادام''...... دوسری طرف سے کہا گیا اور لورین نے رسیور رکھ دیا۔

''کاش اس کوٹھی میں عمران اور اس کے ساتھی ہی ہوں۔ اب کنفرمیشن تو صرف تعداد تک ہی رہ گئی ہے''...... کارلے نے تشویش بھرے لہجے میں کہا۔

''تم فکر نہ کرو تعداد درست ہونے کے علاوہ وہ پاکیشیائی زبان میں باتیں کر رہے ہیں اور پھر ان کے ساتھ سوئس نژاد لڑکی اور دو سیاہ فام حبشی بھی موجود ہیں۔ اس لئے مجھے یقین ہے کہ یہ وہی لوگ ہیں''...... لورین نے کہا اور کارلے نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

پھر تقریباً آدھے گھنٹے بعد فون کی گھنٹی بج اٹھی تو لورین نے جھپٹ کر فون کا رسیور اٹھا لیا۔

''یس لورین بول رہی ہوں''...... لورین نے اس بار جوش میں پہلی بار اپنا نام بھی بتا دیا۔

''کارٹرس بول رہا ہوں مادام''...... دوسری طرف سے کارٹرس کی آواز سنائی دی۔

"لیس کارٹرس کیا رپورٹ ہے"...... لورین نے پوچھا۔

"کامیابی مادام۔ البرٹ اور اس کے ساتھیوں نے کوٹھی کو گھیر لیا اور پھر ریڈ پاور میزائلوں سے پوری کوٹھی کی اینٹ سے اینٹ بجا دی ہے۔ وہ ابھی مشن مکمل کر کے واپس گئے ہیں تو میں آپ کو اطلاع دے رہا ہوں"...... کارٹرس نے کہا۔

"اوہ۔ گڈ شو۔ لاشیں مل گئی ہیں یا نہیں"...... لورین نے پوچھا۔

"پولیس نے کوٹھی کو گھیر لیا ہے۔ پوری کوٹھی آگ کا الاؤ بن گئی ہے۔ فائر بریگیڈ بھی پہنچ گئی ہیں۔ ویسے اندر موجود افراد کی لاشیں تو ایک طرف ان کے ٹکڑے بھی ملنا مشکل ہے کیونکہ ریڈ میزائلوں کی بارش کے بعد وہاں کیا مل سکتا ہے"...... کارٹرس نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اوکے تھینک یو۔ تمہارا معاوضہ تمہارے اکاؤنٹ میں جمع کرا دیا جائے گا"...... لورین نے مسرت بھرے لہجے میں کہا۔

"تھینک یو مادام"...... دوسری طرف سے کہا گیا اور لورین نے اطمینان بھرا سانس لیتے ہوئے رسیور رکھ دیا۔

"مبارک ہو کارلے تمہارا مشن مکمل ہو گیا ہے اور میرا انتقام بھی۔ اب دوسرا چیک مجھے دو"...... لورین نے کہا تو کارلے نے اثبات میں سر ہلاتے ہوئے جیب سے چیک بک نکالی اور ایک لاکھ کا مزید چیک لکھ کر اس پر دستخط کر کے لورین کو دے دیا۔

"شکریہ"...... لورین نے کہا اور کارلے اٹھ کھڑا ہوا۔ تھوڑی دیر

بعد اس کی کار تیزی سے ایجرٹن کالونی کی طرف بڑھی چلی جا رہی تھی۔ وہ اب خود وہاں کی صورت حال دیکھنا چاہتا تھا۔ لورین نے اس کے سامنے ساری معلومات حاصل کی تھیں اور اسے یہ بھی معلوم ہو گیا تھا کہ لورین کے ساتھی نے عمران اور اس کے ساتھیوں اور ان کی تعداد بھی کنفرم کر لی تھی۔ اس لئے اسے یقین تھا کہ البرٹ نے ریڈ میزائلوں سے جس رہائش گاہ کو اُڑایا تھا وہاں عمران اور اس کے ساتھی ہی موجود تھے جن کی لاشیں اب ظاہر ہے جل کر راکھ ہو چکی ہوں گی۔ اس لئے وہ خاصا پرامید اور خوش دکھائی دے رہا تھا جیسے عمران اور اس کے ساتھیوں کو ہلاک کروا کر اس نے بہت بڑا اور ناقابل یقین کارنامہ سرانجام دیا ہو۔

صفدر اپنے ساتھیوں ناٹران، جبران اور ابراہیم سمیت کار میں سوار شیکھر کالونی کی اس کوٹھی کی طرف بڑھا جا رہا تھا جس کوٹھی میں گولڈن کراس بنک کا جنرل منیجر موہن راج رہتا تھا۔ صفدر کے کہنے پر ناٹران نے موہن راج کی رہائش گاہ کے بارے میں معلومات حاصل کی تھیں۔ وہ چونکہ موہن راج کو بنک کی بجائے اس کی رہائش گاہ میں جا کر گھیرنا چاہتے تھے اس لئے انہوں نے یہی پروگرام بنایا تھا کہ وہ رات کے وقت موہن راج کی رہائش گاہ میں جائیں گے اور پھر اس کے خلاف کارروائی کریں گے۔

''تمہارے ذہن میں کیا پلاننگ ہے۔ بنک منیجر موہن راج کو تم لاکر کھلوانے کے لئے کیسے استعمال کرو گے''...... ناٹران نے صفدر سے مخاطب ہو کر پوچھا۔ وہ ڈرائیونگ سیٹ پر بیٹھا تھا جبکہ صفدر سائیڈ سیٹ پر بیٹھا تھا اور باقی دونوں عقبی سیٹ پر موجود تھے۔

''بڑی سادہ سی پلاننگ ہے۔ ہم میں سے جس کا قد کاٹھ موہن

راج جیسا ہوا تو ہمارا وہ ساتھی موہن راج کا میک اپ کر لے گا اور صبح ہوتے ہی ہمارا ساتھی بنک منیجر کے روپ میں بنک پہنچ جائے گا۔ اس کے پیچھے ہم بھی وہاں جائیں گے اور پھر بنک منیجر کے روپ میں اپنے ساتھی کے ساتھ سپیشل لاکر روم میں جا کر کرنل گوپال کا سپیشل لاکر کھول کر اس میں سے فارمولے والی بلیک بک نکال لیں گے''...... صفدر نے جواب دیا۔

''لیکن سپیشل لاکرز روم میں داخل ہونا ہمارے لئے اتنا آسان نہیں ہو گا۔ کیونکہ ایسے لاکرز روم میں داخل ہونے والوں کی باقاعدہ اسکریننگ کی جاتی ہے۔ فنگر پرنٹس کے ساتھ ساتھ آئیز بھی اسکین ہوتی ہے۔ ہم میں سے کوئی ایک منیجر موہن راج کی جگہ تو لے سکتا ہے لیکن وہ فنگر پرنٹس اور آئی اسکیننگ سے کیسے بچ سکے گا''۔ پیچھے بیٹھے ہوئے ابراہیم نے کہا۔

''ہم ایک بار منیجر موہن راج تک پہنچ جائیں۔ اس کے بعد اس سے ساری معلومات حاصل کریں گے۔ معلومات ملنے کے بعد ہی ہمیں پتہ چل سکے گا کہ بنک اور سپیشل لاکرز کے لئے کیا حفاظتی انتظامات کئے گئے ہیں۔ جب ساری باتیں معلوم ہو جائیں گی تب ہی ہم یہ پلاننگ کریں گے کہ ہمیں وہاں کیسے جانا ہے اور کرنل گوپال کا لاکر کیسے اوپن کر کے اس میں سے بلیک نوٹ بک نکالنی ہے''۔ صفدر نے جواب دیتے ہوئے کہا تو ان سب نے اثبات میں سر ہلا دیئے۔

تھوڑی دیر بعد جب ان کی کار شیکھر کالونی میں داخل ہوئی تو سب چوکنا ہو کر بیٹھ گئے اور پھر تھوڑی دیر کی کوشش کے بعد ناٹران نے مطلوبہ کوٹھی تلاش کر لی اور پھر اس سے کافی فاصلے پر سڑک کی دوسری طرف بنی ہوئی پارکنگ میں اس نے کار روک دی اور وہ سب نیچے اتر آئے۔ یہاں ان کی مطلوبہ کوٹھی کے باہر سی سی ٹی وی کیمرے لگے ہوئے تھے اور کوٹھی کی چار دیواری پر فولادی باڑ لگی ہوئی تھی جس میں طاقتور الیکٹرک کرنٹ دوڑ رہا تھا۔

"اوہ۔ یہاں تو انتہائی سخت حفاظتی انتظامات کئے گئے ہیں"۔ ناٹران نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"رہائشی کالونیوں میں تو اس ٹائپ کے انتظامات نہیں ہوتے۔ کہیں انہیں ہماری آمد کے بارے میں علم تو نہیں ہو گیا"...... صفدر نے کہا۔

"لیکن انہیں کیسے علم ہو سکتا ہے"...... ناٹران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اندر کیسے داخل ہونا ہے اب ہمیں یہ سوچنا ہو گا"...... جبران نے کہا۔

"جبران۔ تم اور ابراہیم دونوں کوٹھی کی عقبی طرف چیک کرو۔ یہ کوٹھی کالونی کی ایک سائیڈ پر ہے اور اس کے چاروں طرف پلاٹ خالی ہیں۔ لامحالہ سیوریج کے لئے انتظامات کئے گئے ہوں گے۔ اب اس کے سوا اور کوئی راستہ نہیں ہے کیونکہ اب فوری طور پر ایسے

آلات نہیں مل سکیں گے کہ جن کی مدد سے ان حفاظتی انتظامات کو ختم کیا جا سکے اور اب مین مارکیٹ جا کر ایسے آلات لانے کا وقت نہیں رہا"...... ناٹران نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"ہاں۔ سیوریج لائن تو لازماً ہو گی۔ آؤ ابراہیم۔ ہم چیک کریں"۔ جبران نے کہا اور تیزی سے آگے بڑھ گیا جبکہ صفدر اور ناٹران وہیں کار کے قریب ہی کھڑے رہے۔ جبران اور ابراہیم کوٹھی کے عقبی طرف پہنچ کر ان کی نظروں سے اوجھل ہو گئے تھے پھر تھوڑی دیر بعد جبران واپس آتا دکھائی دیا۔ اس نے ہاتھ اٹھا کر مخصوص انداز میں اشارہ کیا کہ انہوں نے سیوریج لائن تلاش کر لی ہے۔

"آؤ"...... صفدر نے کہا اور پھر وہ تینوں سڑک کراس کر کے کوٹھی کی سائیڈ سے ہوتے ہوئے اس کی عقبی طرف پہنچے تو کوٹھی کے کونے پر ہی ابراہیم موجود تھا۔ وہاں گٹر کا دہانہ کھلا ہوا تھا۔ گٹر کا ڈھکن ایک طرف رکھا ہوا تھا اور پھر وہ ایک ایک کر کے اس دہانے کے اندر لگی ہوئی لوہے کی سیڑھی سے اتر کر نیچے پہنچ گئے۔ آخر میں ناٹران اترا اور اترتے ہوئے اس نے گٹر کا ڈھکن اٹھا کر واپس دہانے پر رکھ دیا تھا۔

"ناٹران۔ گٹر کا دہانہ کھلا رہنے دیں۔ روشنی بھی آ رہی ہے اور تازہ ہوا بھی"...... گٹر کی دیوار کے ساتھ کھڑے صفدر نے کہا۔

"جنہوں نے ایسے حفاظتی انتظامات کئے ہیں ہو سکتا ہے وہ

راؤنڈ بھی لگاتے ہوں یا ویسے ہی کوئی آدمی ادھر آ گیا تو مسئلہ بن سکتا ہے''...... ناٹران نے نیچے اترتے ہوئے کہا اور پھر وہ سب گٹر کی دیوار کے ساتھ چلتے ہوئے آگے بڑھتے چلے گئے۔ تھوڑا فاصلہ طے کرتے ہی دوسرا دہانہ آ گیا۔ وہاں بھی سیڑھیاں اوپر تک جا رہی تھیں۔ ناٹران سیڑھیاں چڑھا اور اس نے دونوں ہاتھوں سے زور لگا کر ڈھکن اٹھایا اور اسے ایک طرف رکھ کر سر باہر نکالا تو اس کے چہرے پر اطمینان کے تاثرات ابھر آئے کیونکہ یہ دہانہ کوٹھی کے اندر لیکن اس کے عقبی حصے میں تھا۔

ناٹران باہر آ گیا اور تھوڑی دیر بعد اس کے ساتھی بھی ایک ایک کر کے باہر آ گئے اور انہوں نے مشین پسٹل جیبوں سے نکال کر ہاتھوں میں پکڑ لئے اور پھر وہ محتاط انداز میں چلتے ہوئے سائیڈ گلی سے فرنٹ کی طرف بڑھتے چلے گئے۔ رہائش گاہ میں مکمل طور پر خاموشی چھائی ہوئی تھی۔ خاموشی اس قدر گہری تھی جیسے وہاں ہو کا عالم ہو اور کوٹھی میں کوئی بھی موجود نہ ہو۔

''کیا مطلب۔ یہاں اتنی خاموشی کیوں ہے''...... صفدر نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

''معلوم نہیں۔ مجھے تو ایسا لگ رہا ہے جیسے اس کوٹھی میں داخل ہو کر ہم نے بہت بڑی غلطی کی ہو''...... ناٹران نے ہونٹ بھینچتے ہوئے کہا تو صفدر چونک پڑا۔

''غلطی۔ کیا مطلب۔ کیسی غلطی''...... صفدر نے چونک کر کہا۔

''مجھے ایسا لگ رہا ہے جیسے یہ رہائش گاہ ہمارے لئے کوئی ٹریپ ہو''...... ناٹران نے اسی انداز میں کہا۔

''اوہ۔ تمہارے کہنے کا مطلب ہے کہ گوپال سروس کو اس بات کا علم ہو گیا ہے کہ ہم یہاں آنے والے ہیں اور اس نے یہاں ہمارے پکڑنے کے لئے جال پھیلا رکھا ہے''...... صفدر نے چونکتے ہوئے کہا۔

''ہاں۔ مجھے تو ایسا ہی لگ رہا ہے''...... ناٹران نے کہا۔

''اسی لئے یہاں خاموشی ہے۔ شاید انہوں نے منیجر راج موہن کو یہاں سے نکال کر کہیں اور پہنچا دیا ہے''...... جبران نے ہونٹ بھینچتے ہوئے کہا۔

''لیکن ہمارے بارے میں انہیں معلومات کہاں سے ملی ہوں گی کہ ہم منیجر راج موہن کے گھر پہنچنے والے ہیں''...... ناٹران نے اسی انداز میں کہا۔

''اس کے لئے وہ فون کال ہی کافی تھی جو ہم نے منیجر راج موہن کو کی تھی۔ ہو سکتا ہے کہ گوپال سروس نے منیجر راج موہن کی کالز ٹیپ کرنے کا انتظام کر رکھا ہو تاکہ اسے جو بھی کال آئے یا وہ کسی کو بھی کال کرے تو اس کی کال سنی اور ریکارڈ کی جا سکے۔ ایسا بنک کے سپیشل لاکر میں رکھے ہوئے فارمولے کی حفاظت کے لئے بھی کیا جا سکتا ہے اور جب تم نے کال کی تو کرنل گوپال نے اس نمبر کو ٹریس کرایا ہو اور پھر اسے اس بات کا علم ہو گیا ہو کہ منیجر

راجن موہن کو کی جانے والی کال فیک تھی۔ اسے شک ہوا ہو اس
لئے اس نے فوری طور پر بنک کی حفاظت کے ساتھ منیجر راج
موہن کی رہائش گاہ پر بھی حفاظتی انتظامات کرا دیئے ہوں تاکہ اگر
ہم یہاں آئیں تو وہ ہمارا شکار کر سکیں''...... صفدر نے کہا۔

''اگر انہیں ہمارا شکار کرنا ہوتا تو ہم اب تک یہاں کھڑے
باتیں نہ کر رہے ہوتے۔ یہاں کچھ نہ کچھ ضرور ہو جاتا''...... جبران
نے کہا۔

''ممکن ہے ان کی نظریں فرنٹ پر یا کوٹھی کی سائیڈ کی رہائش
گاہوں پر ہو۔ عقبی طرف اور خاص طور پر ان کی توجہ اس سیوریج
لائن پر نہ ہو جہاں سے نکل کر ہم باہر آئے ہیں''...... صفدر نے
کہا۔

''تو پھر اب کیا کیا جائے''...... ناٹران نے کہا۔

''کوٹھی میں پراسرار خاموشی چھائی ہوئی ہے۔ ہمارے لئے بہتر
ہو گا کہ ہم مزید آگے جانے کا رسک نہ لیں اور جس راستے سے
یہاں آئے ہی اسی راستے سے واپس نکل جائیں''...... صفدر نے
کہا۔

''اور وہ منیجر راج موہن۔ اس کا کیا ہو گا''...... ناٹران نے کہا۔

''جب وہ یہاں ہے ہی نہیں تو پھر اس کے لئے رکنا بے کار
ہی ہو گا''...... جبران نے کہا۔

''میرے خیال میں ہمیں ایک بار اس رہائش گاہ کو چیک کر لینا

چاہئے۔ اگر یہاں ہمارے لئے واقعی کوئی جال پھیلایا گیا ہے تو وہ
بھی سامنے آ جائے گا''...... ابراہیم نے کہا۔

''وہ کیسے''...... ان سب نے کہا۔

''اس کے لئے ہم سب کو نہیں کسی ایک کو آگے جانا چاہئے۔
اگر یہاں کوئی جال ہوا تو اس میں اکیلا جانے والا آدمی ہی پھنسے
گا۔ باقی سب بچ جائیں گے اور جال میں پھنسنے والے کو بچا بھی
سکیں گے۔ اس طرح جال پھیلانے والے بھی سامنے آ سکتے
ہیں''...... ابراہیم نے اپنی بات کی وضاحت کرتے ہوئے کہا۔

''یہ ٹھیک کہہ رہا ہے۔ جب ہم یہاں تک آ ہی گئے ہیں تو پھر
ہمیں اس طرح یہ سوچ کر واپس نہیں چلے جانا چاہئے کہ منیجر راج
موہن یہاں پر موجود نہیں ہے۔ اگر وہ یہاں نہیں ہے اور ہمارے
لئے گوپال سروس کے کسی گروپ نے جال پھیلا ہوا ہے تو اس سے
پہلے کہ وہ ہمارا شکار کریں ہم میں سے کوئی ایک آگے جا کر اس کا
شکار بن جائے تو وہ گروپ سامنے آ جائے گا''...... ناٹران نے کہا۔

''لیکن اکیلے جانے والے کی جان کو خطرہ بھی تو لاحق ہو سکتا
ہے''...... صفدر نے کہا۔

''خطرہ تو ہر صورت ہو گا اور خطرے کی صورت میں ہی رسک
لیا جاتا ہے اور ہمیں یہ رسک لینا ہی ہو گا''...... ناٹران نے جواب
دیتے ہوئے کہا۔

''تو پھر میں آگے جاتا ہوں۔ اگر یہاں کوئی جال ہوا تو اس

میں صرف میں پھنسوں گا۔

مجھے یقین ہے کہ اکیلے آدمی کو دیکھ کر وہ مجھ پر فائرنگ نہیں کریں گے۔ وہ یقیناً یہی چیک کریں گے کہ میں یہاں اکیلا آیا ہوں یا میرے ساتھ کوئی اور بھی ہے۔ وہ مجھے زندہ پکڑنے کی کوشش کریں گے۔ اگر ایسا ہوا تو تم سب مل کر ان پر حملہ کر سکتے ہو اور اگر ان کا کوئی ایک آدمی بھی ہمارے ہاتھ لگ گیا تو ہم اس سے بہت کچھ اگلوا سکتے ہیں''...... صفدر نے کہا۔

''نہیں۔ تم پہلے ہی زخمی ہو۔ میں تمہیں آگے بھیجنے کا خطرہ مول نہیں لے سکتا ہوں۔ تم سب یہیں رکو۔ میں آگے جاتا ہوں۔ خطرے کی صورت میں میری کوشش ہو گی کہ میں تمہیں سگنل دے دوں۔ سگنل ملتے ہی تم حرکت میں آ جانا۔ یہی بہترین آپشن ہے''...... ناٹران نے فیصلہ کن لہجے میں کہا۔

''لیکن......'' صفدر نے کہنا چاہا۔

''پلیز صفدر صاحب۔ میری بات مان لیں۔ اسی میں ہم سب کی بھلائی ہے۔ میں سچوئیشن کو آسانی سے ہینڈل کر لوں گا''۔ ناٹران نے کہا تو صفدر ایک طویل سانس لے کر خاموش ہو گیا۔ ابھی وہ کھڑے باتیں کر رہے تھے کہ اچانک سٹک سٹک کی آوازیں سن کر وہ چونک پڑے۔ دوسرے لمحے ان کے گرد یکے بعد دیگرے دھماکے سے ہوئے۔

''سانس روک لو جلدی''...... صفدر نے تیز لہجے میں کہا۔ اس

نے خود بھی فوراً اپنا سانس روک لیا تھا لیکن دیر ہو چکی تھی۔ تیز اور انتہائی زود اثر گیس اس کے دماغ تک پہنچ گئی۔ دوسرے لمحے اس کے دماغ میں زور دار دھماکہ ہوا اور اسے یوں محسوس ہوا جیسے اس کا جسم بے جان ہو کر نیچے گر گیا ہو۔

مدھرتا راؤ اپنے آفس میں موجود تھی کہ میز پر پڑے ہوئے فون کی گھنٹی بج اٹھی تو مدھرتا راؤ چونک پڑی۔ اس نے ہاتھ بڑھا کر فون کا رسیور اٹھایا اور کان سے لگا لیا۔

''مدھرتا راؤ بول رہی ہوں''...... مدھرتا راؤ نے مخصوص لہجے میں بات کرتے ہوئے کہا۔

''کرنل گوپال بول رہا ہوں''...... دوسری طرف سے کرنل گوپال کی مخصوص آواز سنائی دی تو مدھرتا راؤ سیدھی ہو کر بیٹھ گئی۔

''یس سر''...... مدھرتا راؤ نے سنجیدگی سے کہا۔

''تمہاری یہ بات درست ثابت ہوئی ہے مدھرتا راؤ کہ عمران کو جلد ہی اس بات کا علم ہو جائے گا کہ میں نے ایس ایف فارمولے کی بلیک نوٹ بک بنک کے سپیشل لاکر میں رکھوائی ہے۔ تمہارے کہنے پر میں نے گولڈن کراس بنک کے سپیشل لاکر میں بلیک نوٹ بک رکھوائی تھی اور پھر اس بنک کی حفاظت کے لئے ایک گروپ کو

وہاں تعینات کر دیا تھا۔ بنک کی حفاظت کے ساتھ ساتھ میں نے بنک مینجر موہن راج کی بھی کڑی نگرانی کرنے کا بندوبست کیا تھا اور خاص طور پر اس کے فون ٹیپ کرنے کے انتظامات کئے تھے کہ اگر عمران کو اس بات کا علم ہوا کہ بلیک نوٹ بک گولڈن کراس بنک کے سپیشل لاکر میں موجود ہے تو وہ بنک مینجر موہن راج سے ملنے یا اس سے فون پر بات کرنے کی کوشش ضرور کرے گا۔ میں نے اس کے فون کالز کو ٹیپ کرانے کے ساتھ ساتھ ایسی ڈیوائس بھی لگوا دی تھیں کہ اگر کوئی بھی آدمی آواز بدل کر بنک مینجر سے بات کرنے کی کوشش کرے تو اس کی اصل آواز ریکارڈ کی جا سکتے اور ایسا ہی ہوا۔ ابھی کچھ دیر پہلے مجھے ریکارڈنگ سنٹر سے کال آئی تھی جس میں مجھے بتایا گیا ہے کہ بنک مینجر موہن راج کو دارالحکومت سے ایک کال موصول ہوئی تھی۔ گو یہ عام سی کال تھی اور بنک مینجر سے سپیشل لاکرز کے بارے میں معلومات حاصل کرنے کے لئے کی گئی تھی لیکن کال کرنے والا آواز بدل کر بول رہا تھا اور میں نے وائس چیکنگ کی جو ڈیوائس لگوائی تھی اس سے پتہ چلا ہے کہ یہ آواز پاکیشیا سیکرٹ سروس کے لئے کافرستان میں کام کرنے والے چیف ایجنٹ ناٹران کی آواز تھی۔ چونکہ ہماری وائس ریکارڈنگ ڈیٹا میں پہلے بھی ناٹران کی آواز ریکارڈ کی جا چکی تھی اس لئے وائس چیکنگ ڈیوائس سے فوراً ہی پتہ چل گیا کہ ناٹران نے ہی موہن راج کو کال کی تھی۔ اس کے کال کرنے سے یہ بات واضح ہو گئی ہے کہ پاکیشیا

سیکرٹ سروس یا پھر کافرستان میں موجود پاکیشیا کے فارن ایجنٹوں کو یہ خبر مل چکی ہے کہ میں نے حکومت سے فارمولا واپس ملنے کے بعد اسے حفاظت کے لئے گولڈن کراس بنک کے سپیشل لاکر میں رکھا ہوا ہے‘‘...... دوسری طرف سے کرنل گوپال نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

’’مجھے یقین تھا کہ ایسا ہی ہوگا اسی لئے میں نے آپ کو بنک اور منیجر کی حفاظت کا بندوبست کرنے کا کہا تھا۔ بہرحال اس ناٹران نے جہاں سے کال کی تھی وہ لوکیشن ٹریس ہوئی ہے یا نہیں‘‘۔ مدھرتا راؤ نے کہا۔

’’نہیں۔ اس نے سیٹلائٹ فون سے کال کی تھی اس لئے کال ٹریس نہیں ہوسکی تھی۔ لیکن یہ طے ہے کہ کال دارالحکومت سے ہی کی گئی تھی‘‘...... کرنل گوپال نے کہا۔

’’تب پھر ہم انہیں کہاں ٹریس کریں گے۔ وہ تو آندھی اور طوفان کی طرح آتے ہیں اور اپنا کام کر کے چلے جاتے ہیں۔ میرا خیال تھا کہ ڈینجر گروپ کا آشال ان کا صحیح مدمقابل ثابت ہوسکتا ہے اور اس میں اتنا دم خم ہے کہ پاکیشیا سیکرٹ سروس کی پوری ٹیم بھی یہاں پہنچ جائے تو وہ نہ صرف انہیں ٹریس کر لے گا بلکہ انہیں ان کے انجام تک بھی پہنچا دے گا لیکن مجھے اطلاع ملی ہے کہ آشال جو کنگ کلب کا کنگ تھا ان ایجنٹوں کے ہاتھوں مارا جا چکا ہے۔ میں بھی آپ کے حکم کے تحت انڈر گراؤنڈ ہوں۔ جب سے

مجھے اس بات کا پتہ چلا ہے کہ چند افراد نے میری رہائش گاہ پر حملہ کیا تھا اور انہوں نے اندر داخل ہونے کی کوشش کی تھی میں اپنی رہائش گاہ پر بھی نہیں گئی۔ رہائش گاہ کی چیکنگ کے لئے میں نے مسلح فورس بھیجی تھی لیکن انہیں وہاں کوئی نہیں ملا تھا۔ تب سے میں مستقل طور پر ہیڈ کوارٹر میں ہی موجود ہوں۔ میں ایک بار ان سے شکست کھا چکی ہوں دوسری بار میرا ان سے سامنا کرنے کی ہمت نہیں ہے‘‘...... مدھرتا راؤ نے کہا۔

’’میں جانتا ہوں۔ اب تک مجھے جو اطلاعات ملی ہیں ان کے مطابق پاکیشیا سیکرٹ سروس کا ایک ایجنٹ صفدر سعید یہاں پہنچا ہوا ہے جبکہ اس کے ساتھ فارن ایجنٹ کام کر رہے ہیں۔ بین الاقوامی معلومات فراہم کرنے والے ایک ادارے سے مجھے اس بات کا پتہ چلا ہے کہ عمران اور اس کے دیگر ساتھی ایکریمیا میں موجود ہیں اور وہ بلیک کوبرا کو ٹریس کر رہے ہیں۔ مجھے یہ بھی پتہ چلا ہے کہ بلیک کوبرا نے میرے ساتھ ڈاجنگ گیم کھیلی تھی۔ اس نے نوٹ بک مجھے پہنچانے سے پہلے اس کی دو مائیکرو فلمیں بنوا لی تھیں۔ اس کا ایک ایجنٹ سرحدی علاقے منڈا سی میں پکڑا گیا تھا جس سے پاکیشیا سیکرٹ سروس کے ممبران نے مائیکرو فلم حاصل کر لی تھی لیکن جس ایجنٹ نے مائیکرو فلم بنائی تھی اس نے ایک نہیں بلکہ دو فلمیں بنائی تھیں جن میں سے ایک فلم اس نے انٹرنیشنل کوریئر کے ذریعے بلیک کوبرا کے ہیڈ کوارٹر بھیج دی تھی اور اب وہ مائیکرو فلم بلیک کوبرا

کی تحویل میں ہے۔ وہ اس فلم کے ذریعے مجھ سے مزید دولت اینٹھنا چاہتا تھا۔ بہرحال عمران اور اس کے ساتھی بلیک کوبرا تک پہنچنے اور اس سے مائیکروفلم حاصل کرنے کے لئے کام کر رہے ہیں اور یہاں ایک پاکیشیائی ایجنٹ، فارن ایجنٹوں کے ساتھ مل کر مجھے اور میرے ہیڈ کوارٹر کو تلاش کرنے میں لگا ہوا ہے۔ انہیں چونکہ اس بات کا علم ہو گیا ہے کہ فارمولے والی بلیک نوٹ بک گولڈن کراس بنک کے سپیشل لاکر میں موجود ہے اس لئے وہ یقینی طور پر اس بنک میں داخل ہونے کی کوشش کریں گے۔ ہمارا ایک گروپ بنک کی نگرانی کر رہا ہے اور دوسرا گروپ بنک منیجر موہن راج کی رہائش گاہ کی نگرانی پر مامور ہے تم ان دونوں سے رابطہ کر سکتی ہو۔ پاکیشیائی ایجنٹ یقیناً موہن راج تک پہنچنے کی کوشش کریں گے۔ ان سے پہلے کہ وہ موہن راج تک پہنچیں تم انہیں ٹریپ کرنے کا بندوبست کرو اور اس بار ایسا بندوبست کرو کہ وہ ہر صورت میں تمہارے قابو میں آ جائیں اور تمہارے ہاتھوں ہلاک ہو جائیں''...... کرنل گوپال نے کہا۔

''ایسا ہی ہو گا۔ آپ فکر نہ کریں۔ مجھے اس بات کا اندازہ تھا کہ پاکیشیائی ایجنٹوں کو جیسے ہی بنک کے سپیشل لاکر میں موجود بلیک نوٹ بک کا علم ہو گا وہ سب سے پہلے بنک منیجر موہن راج کو قابو کرنے کی کوشش کریں گے اس لئے میں نے دونوں گروپس کو الرٹ کر رکھا ہے اور میری موہن راج سے بھی بات ہو چکی ہے۔

وہ کچھ عرصہ کے لئے کسی اور جگہ شفٹ ہو گیا ہے اور اس کی اصل رہائش گاہ میں میرا ہی گروپ موجود ہے۔ اگر پاکیشیائی ایجنٹ وہاں پہنچے تو میرے ساتھی آسانی سے انہیں دھر لیں گے اور اگر انہوں نے بنک میں ہی موہن راج کو گھیرنے کی کوشش کی تب بھی ان کے ہاتھ کچھ نہیں آئے گا کیونکہ میں نے بنک میں بھی موہن راج کی جگہ اپنا آدمی بٹھایا ہوا ہے۔ بس مجھے ایک موقع کا انتظار ہے۔ اس بار یہ پاکیشیائی ایجنٹ میرے ہاتھوں سے زندہ بچ کر نہ جا سکیں گے۔ میں ان سے اپنے دوست آشال کی موت کا بھیانک انتقام لوں گی''...... مدھرتا راؤ نے مسلسل بولتے ہوئے کہا۔

''تمہارا اپنا کیا اندازہ ہے مدھرتا راؤ۔ کیا وہ موہن راج کو بنک میں گھیرنے کی کوشش کریں گے یا اس کی رہائش گاہ میں''۔ کرنل گوپال نے پوچھا۔

''بنک میں ان کے لئے مشکلات ہو سکتی ہیں۔ وہ بنک منیجر تک تو پہنچ سکتے ہیں لیکن اسے بنک میں ہی قابو کرنا ان کے لئے نہایت مشکل ہو گا۔ جہاں تک میں ان ایجنٹوں کی نفسیات سمجھتی ہوں یہ ایجنٹ نہایت محتاط انداز میں اور پلاننگ کے تحت کام کرتے ہیں۔ اگر میرا اندازہ غلط نہیں ہے تو وہ لوگ منیجر موہن راج کو بنک میں نہیں بلکہ اس کی رہائش گاہ میں ٹریپ کرنے کی کوشش کریں گے۔ وہ موہن راج کو یا تو ڈرا دھمکا کر اپنے ساتھ بنک میں لے جانے کی کوشش کریں گے یا پھر ان میں سے کوئی ایک موہن راج

کا میک اپ کر کے اس کی جگہ لے لے گا اور پھر وہ بنک میں پہنچ جائے گا اور سپیشل لاکرز روم میں جانے کی کوشش کرے گا لیکن میں اسے ایسا کوئی موقع نہ دوں گی۔ وہ جیسے ہی موہن راج کی رہائش گاہ میں پہنچیں گے میرے آدمیوں کو ان کے آنے کا علم ہو جائے گا اور وہ انہیں فوراً ایس تھرٹی گیس سے بے ہوش کر دیں گے۔ ایس تھرٹی ایسی گیس ہے جو انتہائی تیزی سے اثر کرتی ہے۔ وہ لاکھ سانس روکنے کی کوشش کریں لیکن اس گیس سے بچنا ان کے لئے ناممکن ہو گا۔ اس گیس کا کوئی اینٹی بھی نہیں ہے اس لئے اگر انہوں نے اینٹی گیس کیپسول یا گولیاں بھی کھائی ہوں گی تب بھی وہ اس گیس سے نہ بچ سکیں گے اور فوراً بے ہوش ہو جائیں گے۔ اس کے بعد میرے آدمی انہیں قابو کر کے ایس ایس پوائنٹ پر پہنچا دیں گے جہاں میں خود موجود ہوں۔ میں اس بار انہیں ایسا کوئی موقع نہ دوں گی کہ وہ راڈز والی کرسیوں سے خود کو آزاد کرا سکیں۔ میں انہیں بے ہوشی کی ہی حالت میں اپنے ہاتھوں سے گولیوں سے چھلنی کر دوں گی۔ انہیں ہلاک کرنے کے بعد میں ان کے میک اپ واش کراؤں گی اور پھر اس بات کی تصدیق کروں گی کہ وہ پاکیشیائی ایجنٹ تھے یا کوئی اور''۔ مدھرتا راؤ نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

''تم انہیں قابو کر کے ایس ایس پوائنٹ پر لاؤ۔ میں خود بھی وہاں آؤں گا اور پھر ان کی موت کا نظارہ دیکھوں گا''...... کرنل

گوپال نے کہا۔

''او کے۔ ویسے آپ بنک کے سپیشل لاکر سے بلیک نوٹ بک نکال لیں۔ ان سے کوئی بعید نہیں کہ وہ بنک میں نقب لگا کر داخل ہو جائیں اور سپیشل لاکرز کو بموں اور میزائلوں سے اُڑا کر اس نوٹ بک کو ضائع کر دیں۔ انہیں فارمولے سے مطلب ہے اور آپ کے کہنے کے مطابق فارمولے کی ایک کاپی ایکریمیا کے بلیک کوبرا کے پاس بھی موجود ہے جسے حاصل کرنے کے لئے عمران اپنی ٹیم کے ہمراہ وہاں پہنچا ہوا ہے۔ وہ یقیناً اپنے مقصد میں کامیاب ہو جائے گا۔ بلیک کوبرا سے وہ فارمولے کی مائیکرو فلم حاصل کر لے گا۔ اس طرح ہمارے پاس موجود بلیک نوٹ بک کی ان کی نظر میں کوئی اہمیت نہ رہے گی۔ اگر نوٹ بک انہیں نہ ملی تو وہ اسے لامحالہ ضائع کرنے کی کوشش کر سکتے ہیں''...... مدھرتا راؤ نے کہا۔

''مجھے بھی اس بات کا اندازہ ہے کہ وہ نوٹ بک نہ ملنے پر اسے ضائع کرنے کی کوشش کر سکتے ہیں اس لئے میں نے بنک سے پہلے ہی بلیک نوٹ بک نکلوا لی ہے اور اب وہ میرے پاس ہے۔ جب تک ان پاکیشیائی ایجنٹوں کا خاتمہ نہیں ہو جاتا میں اسے اپنے پاس ہی رکھوں گا کیونکہ اس معاملے میں اپنے علاوہ کسی پر بھی بھروسہ نہیں کر سکتا''...... کرنل گوپال نے کہا۔

''یہی مناسب ہے۔ جب تک بلیک نوٹ بک آپ کے پاس رہے گی محفوظ رہے گی''...... مدھرتا راؤ نے کہا۔

"ہاں۔ بہرحال تم الرٹ رہو۔ پاکیشیائی ایجنٹ کسی بھی وقت بنک منیجر موہن راج تک پہنچنے کی کوشش کر سکتے ہیں"...... کرنل گوپال نے کہا۔

"میں الرٹ ہوں اور میرا دونوں گروپس سے مسلسل رابطہ ہے۔ جیسے ہی انہیں کوئی مشکوک نقل وحرکت نظر آئی وہ فوراً مجھ سے رابطہ کریں گے"...... مدھرتا راؤ نے کہا۔

"اوکے"...... کرنل گوپال نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے رابطہ ختم کر دیا۔ مدھرتا راؤ نے بھی ایک طویل سانس لیا اور رسیور کریڈل پر رکھ دیا۔ اس نے میز پر پڑا ہوا اپنا سیل فون اٹھایا اور تیزی سے نمبر پریس کرنے لگی۔ نمبر پریس کر کے اس نے کالنگ بٹن پریس کیا اور سیل فون کان سے لگا لیا۔ دوسری طرف بیل بجنے کی آواز سنائی دی۔

"بھیرو بول رہا ہوں"...... رابطہ ملتے ہی ایک مردانہ آواز سنائی دی۔

"مدھرتا راؤ بول رہی ہوں"...... مدھرتا راؤ نے سرد لہجے میں بات کرتے ہوئے کہا۔

"یس مادام۔ حکم فرمائیں"...... دوسری طرف سے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

"کیا پوزیشن ہے"...... مدھرتا راؤ نے پوچھا۔

"ہم نے موہن راج کی رہائش گاہ کو مکمل طور پر اپنے کنٹرول

میں لیا ہوا ہے مادام۔ ہماری نظروں میں آئے بغیر ایک مکھی بھی اندر داخل نہیں ہو سکتی ہے"...... دوسری طرف سے بھیرو نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"مکھی کیا ایک مچھر بھی تمہاری نظروں میں آئے بغیر اس رہائش گاہ میں داخل نہ ہو پائے۔ ایسے انتظامات کرو"...... مدھرتا راؤ نے اسی طرح سرد لہجے میں کہا۔

"ایسا ہی ہے مادام۔ آپ بے فکر رہیں"...... دوسری طرف سے بھیرو نے کہا۔

"مجھے چیف نے ابھی کال کی تھی۔ چیف کے کہنے کے مطابق پاکیشیائی ایجنٹوں کو اس بات کی اطلاع مل چکی ہے کہ چیف نے بلیک نوٹ بک گولڈن کراس بنک کے سپیشل لاکر میں چھپائی ہے اور یہ کنفرم کرنے کے لئے پاکیشیائی فارن ایجنٹ ناٹران نے آواز بدل کر بنک منیجر سے بات بھی کی تھی۔ وہ اب ہر صورت میں اس بنک منیجر تک پہنچنے کی کوشش کریں گے۔ میں نے ایک مسلح گروپ بنک کی حفاظت کے لئے بھی تعینات کر رکھا ہے لیکن اس بات کا قوی امکان ہے کہ اگر انہوں نے بنک منیجر کو اپنا ہدف بنانے کی کوشش کی تو وہ یہ کام اس کی رہائش گاہ میں آ کر کریں گے اور میرے اندازے کے مطابق وہ یہ کام دن کی بجائے رات کے وقت کریں گے اس لئے تمہارے پاس وقت ہے۔ تم اپنے انتظامات کو چیک کر لو اور ان تمام خامیوں کو دور کر دو جو پہلے تمہاری نظروں میں آنے

سے رہ گئی ہیں۔ ایسا نہ ہو کہ وہ لوگ ان خامیوں کا فائدہ اٹھا کر رہائش گاہ میں داخل ہو جائیں۔ رہائش گاہ میں ظاہر ہے انہیں منیجر موہن راج تو نہیں ملے گا لیکن اسے وہاں موجود نہ پا کر وہ وہاں سے نکلنے کی کوشش کر سکتے ہیں اور میں انہیں کسی بھی صورت میں ایسا کوئی موقع نہیں دینا چاہتی ہوں کہ وہ وہاں سے بچ کر نکل سکیں''...... مدھرتا راؤ نے مسلسل بولتے ہوئے کہا۔

''اوکے مادام۔ میں ایک بار پھر رہائش گاہ کا تفصیلی جائزہ لے لیتا ہوں اور اگر ہمارے حفاظتی انتظامات میں کوئی کمی رہ گئی ہے تو میں اسے دور کر دوں گا۔ میرے پاس زیرو ون ریز موجود ہے جو راڈار کی طرح کام کرتی ہے۔ اس ریز کی ڈیوائس میں رہائش گاہ کے سنٹر میں لگا دیتا ہوں۔ ریز کا سرکل گھومتا رہے گا پھر یہ لوگ رہائش گاہ میں جس راستے سے بھی داخل ہوں گے ریز نہ صرف انہیں مارک کر لے گی بلکہ اس جگہ کی بھی نشاندہی کر دے گی جہاں وہ موجود ہوں گے اور پھر ہم وہی کریں گے جس کا آپ نے ہمیں حکم دیا ہے''...... بھیرو نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

''ٹھیک ہے۔ تم اپنے انتظامات مکمل کرو اور ہر ایک گھنٹے بعد مجھے رپورٹ دیتے رہو''...... مدھرتا راؤ نے کہا۔

''اوکے مادام''...... بھیرو نے کہا تو مدھرتا راؤ نے کان سے سیل فون ہٹایا اور کال ڈسکنکٹ کر کے سیل فون میز پر رکھ دیا۔ شام ہو چکی تھی رات ہونے میں زیادہ دیر نہ تھی۔ ابھی ایک گھنٹہ ہی گزرا ہو

گا کہ سیل فون کی گھنٹی بج اٹھی تو مدھرتا راؤ نے ہاتھ بڑھا کر سیل فون اٹھا لیا۔ اس نے اسکرین پر ڈسپلے دیکھا۔ اسکرین پر بھیرو کا نمبر ڈسپلے ہو رہا تھا۔ اس نے فوراً ایک بٹن پریس کیا اور سیل فون کان سے لگا لیا۔

''مدھرتا راؤ بول رہی ہوں''...... مدھرتا راؤ نے مخصوص لہجے میں کہا۔

''بھیرو بول رہا ہوں مادام''...... دوسری طرف سے بھیرو کی جوش بھری آواز سنائی دی تو مدھرتا راؤ چونک پڑی۔

''کیا ہوا۔ خاصے پرجوش لگ رہے ہو''...... مدھرتا راؤ نے چونکتے ہوئے کہا۔

''پانچ افراد ہمارے قابو میں آ گئے ہیں مادام''...... دوسری طرف سے بھیرو نے اسی انداز میں کہا تو مدھرتا راؤ بے اختیار اچھل پڑی۔

''پانچ آدمی''...... مدھرتا راؤ نے کہا۔

''یس مادام۔ میں نے رہائش گاہ میں زیرو زیرو ون ڈیوائس لگا دی تھی۔ اس ڈیوائس کی چیکنگ ریز سرکل کی شکل میں پوری عمارت میں گھوم رہی تھی۔ اچانک اس ڈیوائس سے مجھے کاشن موصول ہوا۔ میں نے ڈیوائس چیک کی تو مجھے پتہ چلا کہ پانچ افراد رہائش گاہ کے عقب میں موجود سیوریج لائن سے نکل کر رہائش گاہ میں داخل ہوئے ہیں۔ میں نے انہیں فوراً مارک کر لیا ہے۔ میں نے انہیں

مارک کرتے ہی رہائش گاہ میں بلیوم ریز پھیلا دی تا کہ ان کی باتیں سن سکوں۔ وہ لوگ مقامی زبان میں باتیں کر رہے ہیں مادام اور ان کی باتوں کا ماخذ موہن راج ہی ہے۔ ان کی باتوں سے صاف ظاہر ہو رہا ہے کہ یہ لوگ یہاں منیجر موہن راج کے لئے ہی آئے ہیں۔ میں کچھ دیر ان کی باتیں سنتا رہا۔ انہیں اس بات کا اندازہ ہو گیا تھا کہ رہائش گاہ خالی ہے اور منیجر موہن راج یہاں موجود نہیں ہے۔ وہ یہاں سے واپس جانا چاہتے تھے لیکن میں نے فوراً ان پر ایس تھرٹی گیس فائر کر دی۔ اس گیس کے فائر ہوتے ہی وہ بے ہوش ہو کر گر گئے۔ جیسے ہی وہ بے ہوش ہو کر گرے میں اپنے ساتھیوں سمیت خفیہ جگہوں سے نکلا اور تیزی سے ان کے پاس پہنچ گیا اور پھر ہم نے انہیں فوراً رسیوں سے جکڑ دیا۔ اب میں انہیں ایس ایس پوائنٹ پر لے آیا ہوں۔ وہ سب راڈز والی کرسیوں میں جکڑے ہوئے ہیں''...... دوسری طرف سے بھیرو نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا تو مدھرتا راؤ کی آنکھوں میں چمک آ گئی۔

''گڈ شو۔ کیا وہ ابھی تک بے ہوش ہیں''...... مدھرتا راؤ نے مسرت بھرے لہجے میں کہا۔

''یس مادام''...... بھیرو نے جواب دیا۔

''اوکے۔ میں وہاں پہنچ رہی ہوں۔ میرے آنے تک ان میں سے کسی کو بھی ہوش نہیں آنا چاہئے۔ میں وہاں پہنچ کر انہیں بے ہوشی کی ہی حالت میں گولیاں مارنا چاہتی ہوں''...... مدھرتا راؤ نے

کہا۔

''اوکے مادام۔ آپ کے حکم کی تعمیل ہو گی''...... بھیرو نے کہا۔

''سنو۔ کچھ دیر پہلے چیف سے میری بات ہوئی تھی تو انہوں نے کہا تھا کہ وہ بھی ان کی موت کا نظارہ دیکھنا چاہتے ہیں۔ میں چیف کو کال کر کے تمہاری کامیابی کی اطلاع دے دیتی ہوں۔ ہو سکتا ہے کہ مجھ سے پہلے وہ وہاں پہنچ جائیں۔ اس لئے تم الرٹ رہو۔ چیف آئیں تو تم نے ان کا شایان شان استقبال کرنا ہے''۔ مدھرتا راؤ نے کہا۔

''آپ فکر نہ کریں مادام۔ میں چیف کے لئے اپنی آنکھیں بچھا دوں گا اور ان کا نہایت شاندار استقبال کروں گا''...... بھیرو نے کہا تو مدھرتا راؤ نے اوکے کہہ کر سیل فون کان سے ہٹایا اور رابطہ ختم کر کے اسے میز پر رکھ دیا پھر اس نے ہاتھ بڑھا کر فون کا رسیور اٹھایا اور کرنل گوپال کو کال کرنے کے لئے تیزی سے نمبر پریس کرنا شروع کر دیئے۔

کارلے اپنے آفس میں موجود تھا کہ سامنے میز پر پڑے ہوئے فون کی گھنٹی بج اٹھی تو اس نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

''یس''...... کارلے نے تیز لہجے میں کہا۔

''البرٹ کی کال ہے باس''...... دوسری طرف سے اس کے سیکرٹری کی آواز سنائی دی۔

''کراؤ بات''...... کارلے نے تیز لہجے میں کہا۔

''ہیلو البرٹ بول رہا ہوں''...... چند لمحوں بعد ایک بھاری سی آواز سنائی دی۔

''یس البرٹ میں کارلے بول رہا ہوں کیا رپورٹ ہے''۔ کارلے نے انتہائی بے چین لہجے میں کہا۔

''سوری باس۔ میں نے پورا ملبہ چھان مارا ہے لیکن ان میں سے کسی ایک کی بھی لاش نہیں ملی ہے۔ ایسا لگ رہا ہے جیسے یہ لوگ اس عمارت میں موجود ہی نہیں تھے''...... دوسری طرف سے

البرٹ نے کہا تو کارلے بری طرح سے اچھل پڑا۔

''کیا۔ کیا مطلب۔ یہ کیسے ممکن ہے۔ لورین نے تو کہا تھا کہ اس کے آدمیوں نے عمارت کی ریز چیکنگ کرائی تھی۔ وہ سب اس عمارت میں ہی مؤجود تھے۔ اس نے میرے سامنے ہی تمہیں کال کر کے عمارت پر ریڈ کرنے کا حکم دیا تھا اور تم بھی بروقت پہنچ گئے تھے اور تم نے اطلاع دی تھی کہ تم نے پوری کوٹھی کو ریڈ میزائلوں سے اُڑا دیا ہے۔ پھر وہ سب وہاں سے نکل کر کیسے جا سکتے ہیں۔ نانسنس''...... کارلے نے حیرت بھرے انداز میں چیختے ہوئے کہا۔

''میں نہیں جانتا باس۔ میں نے تو پورا ملبہ چھان مارا ہے لیکن یہاں سے کسی کی لاش کا ایک ٹکڑا تک نہیں ملا ہے''...... البرٹ نے کہا تو کارلے نے بے اختیار ہونٹ بھینچ لئے۔

''اگر ایسا ہوا ہے تو بہت برا ہوا ہے۔ میں تو سمجھا تھا کہ ہم نے ان سب کا خاتمہ کر دیا ہے اور ان کا مسئلہ ہمیشہ کے لئے ختم ہو گیا ہے لیکن......'' کارلے نے ہونٹ بھینچتے ہوئے کہا۔

''میرا بھی یہی خیال تھا باس۔ ہولڈ کریں باس۔ ٹروجن میرے پاس آ رہا ہے اس کے پاس زمین دوز راستوں کو سرچ کرنے والی مشین تھی۔ شاید اسے کچھ معلوم ہوا ہے''...... دوسری طرف سے البرٹ نے کہا تو کارلے خاموش ہو گیا۔ اسے دوسری طرف سے ہلکی ہلکی باتیں کرنے کی آوازیں سنائی دے رہی تھیں۔

''باس۔ کیا آپ لائن پر ہیں''...... چند لمحوں کے بعد دوسری

طرف سے البرٹ کی آواز سنائی دی۔

"ہاں۔ بولو۔ کیا کہا ہے اس ٹروجن نے"...... کارلے نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"اسے رہائش گاہ کے نیچے ایک خفیہ سرنگ ملی ہے باس جو کوٹھی کے عقب کی طرف جاتی ہے"...... دوسری طرف سے البرٹ نے جواب دیا تو کارلے کو اپنے سر میں دھماکہ ہوتا ہوا محسوس ہوا۔

"اوہ۔ اس کا مطلب ہے کہ وہ لوگ واقعی حملے سے پہلے ہی نکل گئے تھے"...... کارلے نے کہا۔

"یس باس۔ ٹروجن کو یہاں چند آلات بھی ملے ہیں جو شاید انہوں نے رہائش گاہ میں ایڈجسٹ کر رکھے تھے۔ ان آلات کی مدد سے اردگرد پہنچنے والے بھاری اسلحے کا آسانی سے پتہ لگایا جا سکتا ہے۔ شاید انہوں نے اپنی حفاظت کے لئے یہاں ایسے آلات لگائے تھے کہ اگر کوئی مسلح فورس یہاں پہنچے تو وہ انہیں آلات کے ذریعے اس بات کا پتہ چل جائے کہ ان پر حملے کی غرض سے فورس آ رہی ہے۔ ان آلات نے شاید اسلحہ کا کاشن دے دیا تھا اور وہ حملے سے پہلے ہی یہاں سے نکل جانے میں کامیاب ہو گئے تھے"...... دوسری طرف سے البرٹ نے جواب دیا تو کارلے نے بے اختیار ہونٹ بھینچ لئے۔

"تم نے پتہ لگایا ہے کہ وہ سرنگ کتنی طویل ہے اور اس کا دوسرا دہانہ کہاں پر موجود ہے"...... کارلے نے پوچھا۔

"ٹروجن کے ساتھی آلات کی مدد سے سرنگ کے ساتھ ساتھ آگے بڑھ رہے ہیں۔ جلد ہی سرنگ کے دوسرے دہانے کا پتہ چل جائے گا"...... البرٹ نے کہا۔

"ہونہہ۔ پتہ کراؤ اور اپنی مدد کے وہاں مزید آدمیوں کو بلا لو۔ ہو سکتا ہے کہ سرنگ کا دہانہ وہاں موجود کسی اور عمارت میں نکلتا ہو اور وہ اب تک وہیں موجود ہوں۔ اگر ایسا ہے تو پھر اس علاقے کی تمام عمارتوں کی چیکنگ کراؤ۔ انہیں ہر صورت میں ڈھونڈ کر ہلاک کر دو۔ مجھے ہر صورت میں ان کی ہلاکت کی خبر ملنی چاہئے"۔ کارلے نے غصیلے لہجے میں کہا اور ساتھ ہی اس نے رسیور کریڈل پر پٹخ دیا۔

"ہونہہ۔ یہ لوگ تو واقعی جادوگر معلوم ہوتے ہیں۔ نجانے انہیں اس بات کی خبر کیسے مل جاتی ہے کہ ان کے ساتھ کچھ ہونے والا ہے اور وہ فوراً اپنا بچاؤ کر کے نکل جانے میں کامیاب ہو جاتے ہیں"...... کارلے نے غصے سے بڑبڑاتے ہوئے کہا۔ اسی لمحے فون کی گھنٹی بج اٹھی تو اس نے ہاتھ بڑھا کر فون کا رسیور اٹھا لیا۔

"کارلے بول رہا ہوں"...... اس نے سخت لہجے میں کہا۔

"بلیک کوبرا بول رہا ہوں"...... دوسری طرف سے بلیک کوبرا کی آواز سنائی دی تو کارلے کو ایک جھٹکا سا لگا اور وہ سیدھا ہو کر بیٹھ گیا۔ اس کے چہرے پر یکلخت خوف کے تاثرات نمودار ہو گئے۔

"یس۔ یس چیف"...... کارلے نے خوف بھرے لہجے میں کہا۔

''کیا رپورٹ ہے''...... بلیک کوبرا نے پوچھا۔

''چیف۔ میں نے انہیں ٹریس کرا لیا تھا اور ان کے خلاف پوری قوت سے کارروائی بھی کرائی تھی لیکن وہ بچ کر نکل جانے میں کامیاب ہو گئے ہیں''...... کارلے نے سہمی ہوئی آواز میں کہا۔ ناکامی کی رپورٹ دیتے ہوئے اس کا دل خوف سے بری طرح سے دھڑک رہا تھا کیونکہ بلیک کوبرا کسی بھی صورت میں ناکامی برداشت نہیں کرتا تھا۔

''بچ کر نکل گئے ہیں۔ کیسے''...... دوسری طرف سے بلیک کوبرا نے غرا کر کہا۔

''وہ جس رہائش گاہ میں موجود تھے میرے آدمیوں نے اس رہائش گاہ پر ریڈ میزائل فائر کئے تھے۔ انہوں نے پوری عمارت کو راکھ کے ڈھیر میں تبدیل کر دیا تھا۔ میرے کہنے پر میرے آدمیوں نے ان کی لاشیں چیک کرنے کے لئے ملبہ ہٹایا اور ملبے کی اسکریننگ کی لیکن وہاں ان میں سے کسی بھی لاش نہ ملی۔ سرچنگ آلے کی مدد سے پتہ چلا کہ رہائش گاہ کے عقبی حصے میں ایک خفیہ سرنگ موجود ہے۔ شاید وہ حملہ ہونے سے پہلے اس سرنگ میں چلے گئے تھے۔ جب رہائش گاہ پر میزائل فائر کئے گئے تو وہاں موجود نہ تھے''...... کارلے نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

''مجھے پوری تفصیل بتاؤ۔ نانسنس۔ تم نے انہیں کیسے ٹریس کیا تھا اور اس بات کا تمہیں کیسے یقین تھا کہ اس رہائش گاہ میں عمران

اور اس کے ساتھی ہی موجود تھے''...... بلیک کوبرا نے غراتے ہوئے کہا۔

''میں نے عمران اور اس کے ساتھیوں کو ٹریس کرنے کے لئے دارالحکومت کی سب سے تیز، فعال اور باخبر لورین ایجنسی کی مادام لورین کی خدمات حاصل کیں۔ یہ عمران سے پہلے بھی ٹکرا چکی ہے اور یہ عمران کو اچھی طرح جانتی بھی تھی اور اس سے اپنا ذاتی انتقام لینے کی بھی خواہش مند تھی۔ اسے یہ بھی معلوم تھا کہ یہاں دارالحکومت میں خفیہ طور پر رہائش گاہ مہیا کرنے والے کون کون سے اداروں کا اس عمران سے رابطہ ہے۔ چونکہ اس کی ایجنسی کے آدمی ایسے تمام اداروں میں موجود ہوتے ہیں اس لئے اس نے آسانی سے معلوم کر لیا کہ عمران اور اس کے ساتھی کس جگہ پر موجود ہیں۔ وہ ایجرٹن کالونی کی کوٹھی نمبر دو سو پندرہ بی بلاک میں موجود تھے۔ پھر لورین نے اپنے گروپ کے ایک دوسرے آدمی کو اندرونی چیکنگ کے لئے کہا۔ اس کے پاس جدید ترین آلات ہیں جن کی وجہ سے وہ باہر سے ہی نہ صرف اندرونی پوزیشن چیک کر لیتے ہیں بلکہ میک اپ بھی چیک کر لیتے ہیں اور اندر موجود انسانوں کے درمیان ہونے والی باتیں بھی سن لیتے ہیں۔ چنانچہ اس آدمی نے رپورٹ دی کہ اس کوٹھی میں ایک عورت اور چھ مرد موجود ہیں۔ جن میں سے عورت سوئس ہے جبکہ دو افراد کیم شحیم سیاہ فام حبشی اور باقی چار ایشیائی ہیں اور وہ آپس میں پاکیشیائی زبان میں باتیں کر رہے

تھے۔ اس طرح کنفرمیشن ہو گئی کہ یہ عمران اور اس کے ساتھی ہیں۔ میں نے اپنے ریڈ گروپ کو پہلے ہی تیار کر رکھا تھا۔ چنانچہ میں نے انہیں حکم دیا اور انہوں نے کوٹھی کو گھیر لیا۔ عمران اور اس کے ساتھی اندر ہی موجود تھے۔ ریڈ گروپ نے کوئی مہلت دیئے بغیر اس کوٹھی پر ریڈ میزائل فائر کر کے اس کی اینٹ سے اینٹ بجا دی اور چونکہ انہوں نے ریڈ پاور میزائل استعمال کئے تھے تاکہ ان لوگوں کے زندہ بچ جانے کا کوئی سکوپ باقی نہ رہے اس لئے کوٹھی کو آگ لگ گئی۔ بہرحال آگ بجھانے کے بعد جب ملبہ ہٹایا گیا تو میں نے اپنے آدمیوں کے ذریعے ملبے کی اسکریننگ کرائی کہ کسی ایک کی جلی ہوئی لاش یا کسی کی لاش کا کوئی ٹکڑا بھی مل جائے تو اس بات کی تصدیق ہو سکتی تھی کہ وہ لوگ واقعی ہلاک ہو چکے ہیں لیکن ابھی تھوڑی دیر پہلے البرٹ نے مجھے اطلاع دی ہے کہ اس ملبے سے اسے کوئی لاش یا لاش کا ٹکڑا تک نہیں ملا ہے البتہ وہاں ایک سرنگ ٹریس ہوئی ہے اور وہ اس سرنگ کو چیک کر رہے ہیں''...... کارلے نے پوری تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

''ہونہہ۔ تم ضرورت سے زیادہ ہی احمق ہو کارلے۔ تمہیں فوری طور پر انہیں ہلاک کرنے کے لئے ریڈ میزائل فائر نہیں کرانے چاہئیں تھے۔ تمہیں چاہئے تھا کہ تم اس رہائش گاہ پر پہلے بے ہوشی کی گیس فائر کراتے اور پھر اندر جا کر ان سب کو چیک کرتے۔ ان کے میک اپ واش کراتے اور پھر جیسے ہی کنفرم ہو جاتا کہ یہ عمران

اور اس کے ساتھی ہیں تو تم انہیں بے ہوشی کی ہی حالت میں گولیوں سے چھلنی کر ڈالتے''...... بلیک کوبرا نے کہا۔

''یس چیف۔ مجھ سے غلطی ہوئی ہے۔ میں نے واقعی انہیں ہلاک کرنے کے لئے جلد بازی سے کام لیا تھا لیکن آپ فکر نہ کریں۔ سرنگ ہمیں مل گئی ہے۔ ہم جلد ہی اس سرنگ کا دوسرا دہانہ بھی ٹریس کر لیں گے۔ وہ ابھی اسی علاقے میں ہی کہیں موجود ہیں۔ میں نے ساری علاقے کو گھیر لیا ہے۔ اگر وہ یہاں ہوئے تو میرے ہاتھوں بچ کر نہ جا سکیں گے''...... کارلے نے کہا۔

''ٹھیک ہے۔ انہیں سرچ کرو اور پھر انہیں ہلاک کر کے مجھے اپنی کامیابی کی رپورٹ دو۔ اس بار تو میں نے تمہاری ناکامی کی رپورٹ پر تمہیں زندہ چھوڑ دیا ہے لیکن اگلی بار بھی تم نے ناکامی کی رپورٹ دی تو وہ رپورٹ تمہاری زندگی کی آخری رپورٹ ہو گی''۔ بلیک کوبرا نے اسی طرح سرد لہجے میں کہا تو اس کی سرد آواز سن کر کارلے کانپ کر رہ گیا۔ رابطہ ختم ہونے پر کارلے نے بھی رسیور رکھ دیا۔

''ہونہہ۔ اب میں کیا کروں۔ اس لورین نے تو کہا تھا کہ اس کی پلاننگ سو فیصد کامیاب ثابت ہو گی لیکن......'' کارلے نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔ وہ کچھ دیر سوچتا رہا پھر اس نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھایا اور تیزی سے نمبر پریس کرنا شروع کر دیئے۔

''فرسٹ سٹار کلب''...... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک نسوانی آواز

سنائی دی۔

”کارلے بول رہا ہوں لورین سے بات کراؤ“...... کارلے نے کہا۔

”یس سر ہولڈ آن کریں“...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

”ہیلو لورین بول رہی ہوں۔ کیا ہو گیا ہے کارلے“۔ لورین کی آواز سنائی دی۔

”سب کچھ غلط ہو گیا ہے لورین“...... کارلے نے پریشانی بھرے لہجے میں کہا۔

”غلط ہو گیا ہے۔ کیا مطلب“...... دوسری طرف سے لورین نے بری طرح سے چونکتے ہوئے کہا تو کارلے نے اسے ساری تفصیل بتا دی۔

”اوہ۔ تو وہ نکل جانے میں کامیاب ہو گئے ہیں۔ سیڈ نیوز۔ رئیلی ویری سیڈ نیوز۔ میں تو سمجھی تھی کہ میں نے اپنا انتقام لینے کے ساتھ تمہارا کام بھی کر دیا ہے لیکن......“ لورین نے غصے اور پریشانی کے عالم میں کہا۔

”بلیک کوبرا نے مجھے سخت وارننگ دی ہے۔ اس نے کہا ہے کہ اب اگر میں نے اسے ناکامی کی رپورٹ دی تو وہ مجھے ہلاک کر دے گا۔ کچھ کرو لورین۔ انہیں پھر سے ڈھونڈنے میں میری مدد کرو۔ اس بار میں ان پر فوراً اٹیک نہیں کراؤں گا۔ میں انہیں اپنے سامنے بلکہ اپنے ہاتھوں سے ہلاک کروں گا تاکہ چیف کو ان کی

لاشوں کا تحفہ دے سکوں“...... کارلے نے بے چین اور پریشان لہجے میں کہا۔

”تم فکر نہ کرو۔ میں پوری کوشش کروں گی۔ جب تک وہ دارالحکومت میں موجود ہیں میرے ساتھیوں کی نظروں سے نہیں بچ سکیں گے۔ میں ہر حال میں انہیں ڈھونڈ نکالوں گی۔ اب ان کی ہلاکت میرے لئے بھی چیلنج بن گئی ہے“...... لورین نے کہا۔

”مجھ سے رابطے میں رہنا۔ میرے آدمی بھی انہیں ٹریس کر رہے ہیں اگر تمہیں ان کے بارے میں کچھ بھی پتہ چلے تو مجھے ان کے بارے میں فوراً اطلاع دینا“...... کارلے نے کہا۔

”ٹھیک ہے۔ اگر تمہارے آدمی پہلے ان تک پہنچ جائیں تو تم بھی مجھے بتا دینا۔ اس بار میں تمہارے ساتھ مل کر ان سب کو ہلاک کرنے کی کوشش کروں گی“...... لورین نے جواب دیا۔

”ہاں۔ میں تمہیں اطلاع دے دوں گا“...... کارلے نے کہا اور پھر اس نے رسیور رکھ کر جیب سے رومال نکالا اور اپنی پیشانی پر آیا ہوا پسینہ صاف کرنے لگا۔ بلیک کوبرا کی وارننگ نے اس پر خوف طاری کر دیا تھا۔

”اگر عمران نے اسلحہ سرچ کرنے والے آلات پہلے سے کوٹھی میں نہ لگا رکھے ہوتے تو ہمیں علم ہی نہ ہوتا اور ہمارے سروں پر خوفناک میزائل برسنے شروع ہو جاتے اور ہم سب ہلاک ہو چکے ہوتے“...... جولیا نے کہا۔ جولیا، ٹائیگر، جوزف، جوانا، کیپٹن شکیل اور تنویر عمران کے بتائی ہوئی نئی رہائش گاہ میں اکٹھے ہو گئے تھے جبکہ ابھی تک عمران وہاں نہ آیا تھا۔ وہ اسی کا انتظار کر رہے تھے لیکن عمران جیسے یہ بھول ہی گیا تھا کہ اس نے وہاں پہنچنا تھا۔

”عمران واقعی ذہین ہے۔ نجانے اسے پیش آنے والے واقعات کا پہلے سے ہی کیسے علم ہو جاتا ہے۔ اب دیکھو اس قسم کے آلات جن سے اسلحہ سرچ کیا جا سکتا ہو اس نے پہلے کبھی کسی جگہ استعمال نہیں کئے اس نے پہلی بار یہ آلات استعمال کئے اور پہلی بار ہی انہوں نے کام دکھا دیا“...... تنویر نے کہا۔

”تو تم اس کی تعریف کر رہے ہو“...... جولیا نے مسکراتے ہوئے

کہا۔

”اس کا کام ہی ایسا ہے کہ تعریف کرنی ہی پڑتی ہے“...... تنویر نے جواباً مسکرا کر کہا۔

”اصل بات یہ ہے کہ عمران کا ذہن حالات و واقعات کا مسلسل تجزیہ کرتا رہتا ہے اس لئے وہ آنے والے حالات سے کسی حد تک باخبر ہوتا ہے اور ان سے نمٹنے کے لئے وہ پہلے سے حکمت عملی بنا لیتا ہے اور اس کی اسی حکمت عملی کی وجہ سے ہم ایک بار نہیں کئی بار یقینی موت سے بچے ہیں۔ اب دیکھو یہ بات ہم بھی تو سوچ سکتے تھے کہ بلیک کوبرا کے گروپس نے پوری قوت سے ہمیں تلاش کرنا ہے اور ہمیں اس سلسلے میں پیشگی بندوبست کر لینا چاہئے لیکن ہم سب وہاں سے اس کوٹھی میں آ کر بیٹھ گئے اور مشن کے بارے میں سوچنا شروع کر دیا جبکہ عمران صاحب نے اس خطرے کو بھی بھانپ لیا تھا جو ہمیں پیش آ سکتا تھا اور انہوں نے آتے ہی رہائش گاہ میں سرچنگ آلات لگوا دیئے تھے“...... کیپٹن شکیل نے کہا۔

”اصل میں یہ سوچ عمران نے ہمارے اندر پیدا ہی نہیں ہونے دی۔ طویل عرصے سے وہ ہمارا لیڈر بنا ہوا ہے اس لئے ہم لاشعوری طور پر اس کے احکامات پر کام کرنے کے عادی ہو چکے ہیں۔ سوچتا تو آدمی اس وقت ہے جب اسے معلوم ہو کہ میں نے خود کام کرنا ہے“...... تنویر نے جواب دیا تو جولیا اور کیپٹن شکیل نے تنویر کی بات کی تائید میں سر ہلا دیئے۔ پھر اس سے پہلے کہ مزید

کوئی بات ہوتی پاس پڑے ہوئے ٹیلی فون کی گھنٹی بج اٹھی اور وہ سب بے اختیار چونک پڑے۔ ظاہر ہے انہیں یہ توقع ہی نہ تھی کہ یہاں کوئی فون بھی کر سکتا ہے۔ کیپٹن شکیل فون پیس کے قریب بیٹھا ہوا تھا اس نے جلدی سے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا اور ساتھ ہی لاؤڈر کا بٹن پریس کر دیا۔

”یس“...... کیپٹن شکیل نے مقامی لہجے میں کہا۔

”تمہارے یس کہنے سے کچھ نہیں ہو گا۔ تمہارے ساتھ جو موجود ہے اس سے کہو کہ میرے تین بار یس کرنے کے بعد وہ بھی تین بار دل سے میرے لئے یس کہے وہ بھی میرے رقیب روسفید کی غیر موجودگی میں۔ تب بات بن سکتی ہے“...... دوسری طرف سے عمران کی آواز سنائی دی تو کیپٹن شکیل بے اختیار ہنس پڑا۔

”یہ بات آپ خود ہی اپنی یس سے کر لیں“...... کیپٹن شکیل نے مسکراتے ہوئے کہا اور رسیور جولیا کی طرف بڑھا دیا۔

”یہ تم نے فون کیوں کیا ہے۔ کیا یہاں نگرانی ہو رہی ہے“۔ جولیا نے چونکتے ہوئے کہا۔

”جب تمہارے ساتھ رقیب رو سیاہ اوہ سوری میرا مطلب ہے روسفید موجود ہو تو پھر نگرانی کرنے والے کو کیا ملے گا۔ میں نے فون اس لئے کیا ہے کہ میں فی الحال تم لوگوں کے پاس نہیں آ سکتا کیونکہ میں ایک ضروری کام میں الجھا ہوا ہوں۔ دشمن اب بھی ہمیں ٹریس کرتے پھر رہے ہیں۔ ان کا خصوصی ٹارگٹ میں ہوں اور

میں چاہتا ہوں کہ وہ اسی طرح میرے پیچھے لگے رہیں تاکہ تم لوگوں کو کچھ کرنے کا موقع مل سکے۔ تم سب اپنے حلیئے بدلو اور اپنے طور پر کام کرنا شروع کر دو۔ میں انہیں اپنی طرف مسلسل الجھائے رکھنے کی کوشش کرتا ہوں۔ اس لئے اب تم لوگ میرے بغیر ہی مشن پر کام شروع کر دو البتہ جب آپ لوگ اپنا کام مکمل کر لیں تو پھر مجھے یاد کر لینا بندہ حاضر ہو جائے گا“...... عمران نے کہا۔

”لیکن ہمیں کیسے معلوم ہو گا کہ تم سے کہاں رابطہ کیا جا سکتا ہے“...... جولیا نے کہا۔

”میں خود رابطہ کر لوں گا تاکہ رقیب روسفید یہ نہ سمجھ لے کہ میدان بالکل ہی صاف ہو چکا ہے“...... عمران نے جواب دیا۔

”سنو کیا تم کوئی ایسی ٹپ دے سکتے ہو جس سے ہمیں پروگرام مرتب کرنے میں آسانی ہو جائے“...... جولیا نے کہا۔

”ہاں کیوں نہیں۔ صفدر کی جگہ کیپٹن شکیل کو خطبہ نکاح یاد کرا دو اور باقی سب کو گواہی کے لئے تیار کر لو بس پروگرام مکمل“۔ دوسری طرف سے عمران نے کہا۔

”یو شٹ اپ نانسنس۔ ہر وقت یہی بکواس کرتے رہتے ہو“۔ جولیا نے پھٹ پڑنے والے لہجے میں کہا۔ اسے شاید اس موقع پر عمران کا مذاق قطعاً پسند نہ آیا تھا۔

”میں تو اس پروگرام کے بارے میں یہی کچھ بتا سکتا ہوں۔ اگر پسند نہیں آیا تو گڈ بائی“...... دوسری طرف سے عمران نے

جواب دیا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا تو جولیا نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے رسیور رکھ دیا۔

''کیا ضرورت تھی اس احمق سے یہ بات کرنے کی''...... تنویر نے برا سا منہ بناتے ہوئے کہا۔

''میں نے سوچا شاید وہ کوئی ایسی ٹپ دے دے جس سے فائدہ ہو جائے لیکن اس نے صحیح فیصلہ کیا ہے کہ وہ بلیک کوبرا کے گروپس کو الجھائے رکھے گا اس طرح ہمیں کام کرنے کا موقع مل جائے لیکن اب مسئلہ وہی ہے کہ ہم اس بلیک کوبرا اور اس کے ہیڈ کوارٹر کو آخر تلاش کہاں کریں۔ اب تک بلیک کوبرا کے ہیڈ کوارٹر کے بارے میں جو بھی اطلاعات ملی ہیں وہ سب فیک تھیں۔ ہو سکتا ہے کہ ہیڈ کوارٹر والٹاس میں نہ ہو بلکہ یہاں ولنگٹن میں ہی کہیں موجود ہو''...... جولیا نے کہا۔

''اگر بلیک کوبرا کا ہیڈ کوارٹر یہاں ہے تو پھر اس کا پتہ کیسے چلایا جا سکتا ہے''...... تنویر نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

''میرے ذہن میں ایک تجویز آئی ہے کہ ہمیں اس سلسلے میں کسی معلومات فروخت کرنے والی ایجنسی سے رابطہ کرنا چاہئے۔ یہاں تو نہیں البتہ ناراک میں ایسے ہی ایک آدمی سے میں واقف ہوں۔ میرا خیال ہے کہ اس سے بات کی جائے شاید وہ یہاں کے لئے کوئی ٹپ دے دے''...... اچانک ٹائیگر نے کہا جو خاموشی سے ان کی باتیں سن رہا تھا تو وہ چونک پڑے۔

''اگر ایسا ہو سکتا ہے تو پھر تم اب تک خاموش کیوں تھے۔ جلدی سے اس آدمی سے رابطہ اور کوشش کرو کہ اس سے صحیح معلومات مل سکیں''...... جولیا نے کہا تو تنویر نے فون پیس اٹھا کر ٹائیگر کے سامنے رکھ دیا تو ٹائیگر نے رسیور اٹھایا اور انکوائری کے نمبر پریس کر دیئے۔ لاؤڈر کا بٹن چونکہ پہلے سے دبا ہوا تھا اس لئے دوسری طرف گھنٹی بجنے کی آواز صاف سنائی دے رہی تھی۔

''انکوائری پلیز''...... رابطہ ملتے ہی ایک نسوانی آواز سنائی دی۔

''ناراک کے ٹرانسا کلب کا نمبر دیں''...... ٹائیگر نے کہا۔

''ہولڈ کریں پلیز''...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

''نمبر نوٹ کریں''...... چند لمحوں بعد دوسری طرف سے کہا گیا اور ساتھ ہی ایک نمبر بتا دیا گیا۔ ٹائیگر نے کریڈل پر ہاتھ مار کر ٹون کلیئر کی اور آپریٹر کے بتائے ہوئے نمبر پریس کرنے لگا۔

''ٹرانسا کلب''...... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک نسوانی آواز سنائی دی۔

''جوناتھن سے بات کرائیں میں پاکیشیا سے ٹائیگر بول رہا ہوں''...... ٹائیگر نے کہا۔

''ہولڈ آن کریں''...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

''ہیلو جوناتھن بول رہا ہوں۔ کون بات کر رہا ہے''...... چند لمحوں بعد ایک مردانہ آواز سنائی دی۔

''پاکیشیا سے ٹائیگر بول رہا ہوں جوناتھن''...... ٹائیگر نے کہا۔

"اوہ۔ ٹائیگر تم۔ بڑے طویل عرصے بعد فون کیا ہے۔ کوئی خاص بات"...... دوسری طرف سے چونک کر کہا گیا۔

"مجھے کوئی ایسا آدمی یا ایجنسی چاہئے جو معلومات فروخت کرتی ہو لیکن بااعتماد ٹپ ہونی چاہئے۔ تمہیں تمہارا معاوضہ پہنچ جائے گا"...... ٹائیگر نے کہا۔

"معاوضہ کی بات چھوڑو ٹائیگر۔ صرف ٹپ کے لئے تم سے کیسے کوئی معاوضہ لے سکتا ہے۔ ویسے دارالحکومت میں ایک کلب ہے جس کا نام ہے فرسٹ سٹار کلب اس کی مالکہ مادام لورین ہے۔ یہ ایکریمین ہی ہے یہاں ایکریمیا میں سرکاری ایجنسیوں سے طویل عرصہ تک وابستہ رہ چکی ہے۔ اس کا نیٹ ورک انتہائی وسیع انداز میں پھیلا ہوا ہے اور وہ انتہائی بااعتماد ہے۔ تم اسے میری ٹپ دے دو وہ تمہارا کام کر دے گی"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"کیا وہ یہاں کی کرمنل تنظیموں کے بارے میں معلومات مہیا کر سکتی ہے۔ ٹاپ اور بین الاقوامی ٹائپ کی تنظیموں کے بارے میں"...... ٹائیگر نے کہا۔

"ہاں وہ انتہائی تیز عورت ہے اور اس کے تعلقات بہت وسیع ہیں مگر وہ معاوضہ بہت زیادہ لیتی ہے"...... جوناتھن نے کہا۔

"معاوضے کی کوئی فکر نہیں۔ بہرحال۔ بے حد شکریہ"...... ٹائیگر نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔

"میرے ذہن میں بھی یہ نام موجود ہے لیکن یاد نہیں آ رہا کہ

یہ نام کب اور کہاں سنا ہے"...... جولیا نے کہا۔

"مجھے یاد آ گیا ہے۔ کوٹھی پر میزائلوں کے حملے سے پہلے جب عمران صاحب کال چیکنگ آلے سے چیک کر رہے تھے تو انہوں نے ایک کال کیچ کی تھی۔ ٹرانسمیٹر پر کوئی ہمارے بارے میں اطلاع دے رہا تھا اور دوسری طرف سے بولنے والی نے اپنا نام مادام لورین بتایا تھا"...... کیپٹن شکیل نے کہا تو سب بے اختیار چونک پڑے۔

"اوہ۔ ہاں اب ہمیں بھی یاد آ گیا ہے۔ اس کا تو مطلب ہے کہ یہ مادام لورین بلیک کوبرا کے ساتھ مل کر ہمارے خلاف کام کر رہی ہے یا پھر اس لورین کا تعلق بھی بلیک کوبرا سے ہی ہے"...... جولیا نے کہا۔

"لیکن ہو سکتا ہے کہ یہ کوئی اور ہو۔ لورین عام سا نام ہے"...... تنویر نے کہا۔

"میرا خیال ہے کہ ہمیں خود جا کر اس سے ملنا چاہئے"۔ جولیا نے کہا۔

"لیکن ظاہر ہے ہمیں اس کے سامنے اوپن ہونا پڑے گا"۔ ٹائیگر نے کہا۔

"تو کیا ہوا اگر یہ وہی ہوئی تو کم از کم اسے ہم پر حملہ کرنے کی سزا تو مل جائے گی"...... تنویر نے کہا۔

"یہاں بیٹھے رہنے سے بہتر ہے کہ ہم وہاں چل کر صورت

حال کو چیک کر لیں آؤ“...... جولیا نے کہا اور وہ سب اٹھ کھڑے ہوئے۔ کوٹھی میں کار موجود تھی اس لئے تھوڑی دیر بعد وہ کار میں بیٹھے فرسٹ سٹار کلب کی طرف بڑھے چلے جا رہے تھے۔ جانے سے پہلے انہوں نے نقشے کی مدد سے لارج ویو کالونی سے فرسٹ سٹار کلب کے راستے کو چیک کر لیا تھا اس لئے ڈرائیونگ سیٹ پر موجود تنویر بڑے اطمینان سے کار چلاتا ہوا آگے بڑھا چلا جا رہا تھا۔ سائیڈ سیٹ پر جولیا اور عقبی سیٹ پر کیپٹن شکیل اور ٹائیگر موجود تھے۔ جوزف اور جوانا بھی ان کے ساتھ آنا چاہتے تھے لیکن ان کے رنگ روپ اور قد کاٹھ کی وجہ سے انہیں آسانی سے پہچانا جا سکتا تھا اس لئے جولیا نے انہیں وہیں انتظار کرنے کا کہا تھا اور وہ وہیں رک گئے تھے۔

عمران نے شہر کی مین مارکیٹ سے خاص قسم کا اسلحہ خریدا اور پھر وہ ایک پبلک فون بوتھ کی طرف بڑھ گیا۔ وہاں سے اس نے جولیا کو کال کی تھی اس نے جولیا کو اس لئے الگ کام کرنے کا کہا تھا کیونکہ اس کا ارادہ تھا کہ وہ علیحدہ رہ کر جلد سے جلد بلیک کوبرا تک پہنچنے کی کوشش کرے گا۔ جسے اس نے دس گھنٹوں میں ٹریس کرنے کا چیلنج دیا تھا۔

اگر وہ اپنے ساتھیوں کے ساتھ مل کر کام کرتا تو شاید اسے کھل کر کام کرنے کا موقع نہ ملتا۔ اسے ایک آدمی کے بارے میں شک تھا کہ وہ بلیک کوبرا ہو سکتا ہے لیکن جس آدمی پر اسے شک تھا اسے ٹریس کرنا ابھی باقی تھا۔ اس لئے وہ اس آدمی تک پہنچنے کے لئے اپنے ساتھیوں سے ہٹ کر کام کرنا چاہتا تھا۔ جولیا کو کال کرنے کے بعد اس نے کریڈل دبایا اور پھر اس نے انکوائری کے نمبر پریس کر دیئے چونکہ انکوائری کے نمبر پر کال کرنے کے لئے سکے نہ

ڈالنے پڑتے تھے اس لئے اس نے سکے نہ ڈالے تھے۔

''یس انکوائری پلیز''...... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک نسوانی آواز سنائی دی۔

''میں یہاں دارالحکومت میں اجنبی ہوں یہاں میں نے مادام لورین کا مہمان بننا تھا لیکن بدقسمتی سے میں ان کا فون نمبر اور پتہ بھول گیا ہوں۔ آپ کے پاس مادام لورین کے جتنے بھی نمبر ہوں وہ مجھے بتا دیں تاکہ میں باری باری ان کو فون کر کے اپنی میزبان مادام لورین کو ڈھونڈ سکوں''...... عمران نے کہا۔ اس نے مادام لورین کا نام ٹرانسمیٹر کال کچر پر کیچ ہونے والی ایک کال میں سنا تھا جس سے اسے معلوم ہوا تھا کہ رہائش گاہ پر حملہ کرانے والی مادام لورین ہے جس کا بلیک کوبرا سے تعلق ہو سکتا تھا یا پھر بلیک کوبرا نے مادام لورین گینگ کو ہائر کیا تھا۔ بہرحال اس کے ذہن میں مادام لورین کا نام چپکا ہوا تھا اس لئے وہ ایک بار اس سے ضرور ملنا چاہتا تھا لیکن وہ مادام لورین کے گروپ یا گینگ کا نام نہ جانتا تھا اور دارالحکومت میں ایک مادام لورین نہیں ہزاروں لاکھوں ہو سکتی تھیں۔ اس لئے وہ سوچ رہا تھا کہ وہ کیسے اس مادام لورین کو ٹریس کرے۔

''دارالحکومت میں تو لورین نام پر ہزاروں نہیں تو سینکڑوں نمبر ہوں گے۔ یا تو آپ پورا نام بتائیں یا پھر کوئی علاقہ بتا دیں''۔ دوسری طرف سے انکوائری آپریٹر نے ہمدردانہ لہجے میں کہا۔

''یہی تو اصل مسئلہ ہے۔ مجھے سوائے ان کے اتنے نام کے کچھ

یاد نہیں رہا۔ ویسے وہ طویل عرصے تک ایکریمیا میں رہ چکی ہیں''...... عمران نے کہا۔

''اس طرح تو آپ انہیں نہ ڈھونڈ سکیں گے جناب۔ آپ پوسٹ آفس سے یا کسی کمیونٹی سنٹر سے رابطہ کریں''...... دوسری طرف سے کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا۔ ظاہر ہے انکوائری لائن کو زیادہ دیر تک مصروف نہ رکھا جا سکتا تھا۔ اسی لمحے اچانک عمران کے ذہن میں ایک خیال آیا تو اس نے رسیور اٹھایا۔ سکے ڈالے اور ایک بار پھر نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

''یس میلکم مارچرے اسٹیٹ ڈیلرز''...... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک نسوانی آواز سنائی دی۔

''میلکم سے بات کرائیں میں پرنس آف ڈھمپ بول رہا ہوں''...... عمران نے کہا۔

''یس سر۔ ہولڈ آن کریں''...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

''ہیلو میلکم بول رہا ہوں''...... چند لمحوں بعد ایک مردانہ آواز سنائی دی۔

''کیا تمہارا یہ نمبر محفوظ ہے''...... عمران نے کہا۔

''اوہ۔ ایک منٹ ہولڈ کریں''...... دوسری طرف سے چونک کر کہا گیا۔

''ہیلو اب یہ نمبر محفوظ ہے پرنس۔ ہماری ایجرٹن کالونی والی کوٹھی مکمل طور پر تباہ کر دی گئی ہے لیکن ہمیں دراصل آپ کی فکر تھی''۔

میلکم نے کہا۔

''اس کوٹھی کی پوری قیمت تو آپ کو ادا کر دی جائے گی مسٹر میلکم۔ لیکن یہ بات آپ کے کاروبار کے لئے انتہائی خطرناک ہے کہ آپ کے ادارے سے یہ بات ٹریس کر لی جائے کہ کس پارٹی نے کون سی رہائش گاہ حاصل کی ہے''...... عمران نے کہا۔

''اوہ نہیں مسٹر پرنس ایسا ہونا تو ناممکن ہے۔ ہم تو اس بات کا خاص طور پر خیال رکھتے ہیں''...... دوسری طرف سے جواب دیا گیا۔

''آپ مادام لورین کو تو جانتے ہی ہوں گے''...... عمران نے کہا۔

''مادام لورین۔ ہاں وہ فرسٹ سٹار کلب کی مالکہ۔ میں اسے اچھی طرح جانتا ہوں۔ وہ معلومات فروخت کرنے والے نیٹ ورک کی انچارج بھی ہے''...... دوسری طرف سے کہا گیا تو عمران نے بے اختیار اثبات میں سر ہلا دیا۔وہ سمجھ گیا تھا کہ یہ مادام لورین کون ہوسکتی ہے۔

''اس نے تمہارے ادارے سے یہ بات ٹریس کی ہے۔ یقیناً اس کے آدمی تمہارے ادارے میں موجود ہوں گے''...... عمران نے کہا۔

''اوہ اگر ایسی بات ہے جناب تو میں آج ہی تحقیقات شروع کرا دیتا ہوں''...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

''اوکے۔ بس میں نے یہی بتانے کے لئے فون کیا تھا۔ گڈ بائی''...... عمران نے کہا اور رابطہ ختم کر کے اس نے ایک بار پھر انکوائری کے نمبر پریس کر دیئے۔

''یس انکوائری پلیز''...... رابطہ قائم ہوتے ہی نسوانی آواز سنائی دی۔

''فرسٹ سٹار کلب کا نمبر دیں''...... عمران نے کہا تو دوسری طرف سے نمبر بتا دیا گیا۔ عمران نے رابطہ ختم کیا اور مزید سکے ڈال کر اس نے انکوائری آپریٹر کا بتایا ہوا نمبر پریس کرنا شروع کر دیا۔

''فرسٹ سٹار کلب''...... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک نسوانی آواز سنائی دی۔

''مادام لورین سے بات کرائیں میں مشی گن سے بات کر رہا ہوں گرین لائن''...... عمران نے آواز بدل کر کہا۔ وہ جانتا تھا کہ گرین لائن آج کل ایکریمیا کی مشہور ایجنسی بلیک راڈ کا انتظامی انچارج ہے جس سے لورین وابستہ رہی تھی اور جس سے کئی مشنز کے دوران عمران کا ٹکراؤ ہوتا رہا تھا۔

''یس سر۔ ہولڈ آن کریں''...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

''ہیلو سر۔ مادام لورین تو اپنی رہائش گاہ پر جا چکی ہے آپ وہاں فون کر لیں''...... چند لمحوں کی خاموشی کے بعد کہا گیا۔

''کیا نمبر ہے اور کس علاقے میں ہے''...... عمران نے پوچھا تو دوسری طرف سے نمبر بھی بتا دیا گیا اور ایک رہائشی علاقے کا نام،

فلیٹ کا نمبر اور فلور کا نمبر بھی بتا دیا گیا۔ عمران نے اس کا شکریہ ادا کیا اور رسیور کریڈل پر رکھ کر فون بوتھ سے باہر آ گیا۔ اس نے لورین کی رہائش گاہ پر خود جانے کا فیصلہ کیا تھا۔ میلکم نے اسے بتایا تھا کہ لورین نے یہاں معلومات فروخت کرنے کا دھندہ شروع کر رکھا ہے اس سے اندازہ ہوتا تھا کہ کارلے نے بھی انہیں ٹریس کرنے کے لئے لورین کی ہی خدمات حاصل کی ہوں گی اس لئے اس فون گفتگو میں ریڈ گروپ کا ذکر بھی آیا تھا۔ عمران نے ٹیکسی پکڑی اور تھوڑی دیر بعد وہ اس رہائشی علاقے میں پہنچ گیا جہاں لورین کی رہائش تھی۔ لورین کے فلیٹ کا دروازہ بند تھا۔ عمران نے کال بیل کا بٹن پریس کر دیا۔

''کون ہے''...... ڈور فون سے نسوانی آواز سنائی دی اور عمران سمجھ گیا کہ وہ صحیح جگہ پہنچ گیا ہے۔

''کارلے''...... عمران نے کارلے کی آواز اور لہجے میں جواب دیا کیونکہ وہ کارلے کو پولیس آفیسر سے باتیں کرتے ہوئے سن چکا تھا اس لئے اس کی آواز اور لہجے کی نقل کرنا اس کے لئے مشکل نہ تھا۔ دراصل یہ نام لے کر وہ چیک کرنا چاہتا تھا کہ کیا واقعی اس کا خیال درست ہے کارلے نے لورین کی خدمات حاصل کی تھیں یا لورین نے براہ راست یہ کارروائی کی تھی۔

''اوہ۔ تم اچھا''...... دوسری طرف سے حیرت بھری آواز سنائی دی اور چند لمحوں بعد دروازہ کھلا اور عمران کو دروازے پر لورین

کھڑی نظر آ گئی۔

''تم۔ تم کون ہو''...... لورین نے عمران کو دیکھتے ہوئے کہا۔

''مجھے کارلے نے بھیجا ہے مادام۔ انہوں نے کہا تھا کہ میں کوڈ کے طور پر ان کا نام لوں''...... عمران نے کارلے کے لہجے اور آواز میں ہی جواب دیا۔

''اوہ۔ حیرت انگیز طور پر تمہاری آواز اور تمہارا لہجہ تو بالکل کارلے سے ملتا ہے۔ بہرحال اندر آ جاؤ''...... لورین نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا اور ایک طرف ہٹ گئی۔ عمران اندر داخل ہوا تو لورین نے دروازہ بند کیا اور اسے ایک کمرے میں لے آئی جو ڈرائنگ روم کے انداز میں سجایا گیا تھا۔

''ہاں اب بتاؤ کیا بات ہے کیوں بھیجا ہے تمہیں کارلے نے''...... لورین نے کرسی پر بیٹھتے ہوئے عمران کو بھی کرسی پر بیٹھنے کا اشارہ کرتے ہوئے کہا تو عمران اطمینان سے کرسی پر بیٹھ گیا۔

''انہوں نے کہا ہے کہ ایجرٹن کالونی والا معاملہ مشکوک ثابت ہوا ہے''...... عمرن نے کہا تو لورین بے اختیار اچھل پڑی۔

''مشکوک کیا مطلب میں ابھی تھوڑی دیر پہلے کلب سے اٹھ کر آئی ہوں۔ میرے اٹھنے سے چند لمحے پہلے کارلے کا فون آیا تھا۔ یہ بات اس نے فون پر ہی بتا دی تھی پھر اتنی تھوڑی سی دیر میں اس نے یہی بات پھر بتانے کے لئے تمہیں کیوں بھیجا ہے اور بھی یہاں میری رہائش گاہ پر''...... لورین نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"اب کیا کہوں مادام لورین ۔کہ جسے تم نے ہلاک کرانے کی کوشش کی تھی وہ بھوت بن کر تمہارے سامنے آ بیٹھا ہے"۔ عمران نے مسکراتے ہوئے اس بار اپنے اصل لہجے اور اصل آواز میں کہا تو لورین بے اختیار اچھل کر کھڑی ہو گئی۔ اس کے چہرے پر یکلخت انتہائی حیرت کے تاثرات ابھر آئے تھے۔

"کک۔ کک۔ کیا مطلب۔ کون ہو تم"...... لورین نے رک رک کر انتہائی بوکھلائے ہوئے لہجے میں کہا۔ اس کی آنکھوں میں حد درجہ خوف کے تاثرات ابھر آئے تھے۔

"مجھ غریب، نادار و مفلس انسان کا نام علی عمران ایم ایس سی۔ ڈی ایس سی۔ (آکسن) ہے"...... عمران نے بڑے مطمئن لہجے میں کہا تو لورین کے چہرے پر یکلخت انتہائی خوف کے ساتھ ساتھ حیرت کے تاثرات بھی ابھر آئے تھے۔

"عم۔ عمران۔ تت۔ تت۔ تم۔ تم اور یہاں۔ کیا۔ کیا مطلب"...... لورین نے خوف سے لرزتی ہوئی آواز میں کہا۔

"اطمینان سے بیٹھ جاؤ مس لورین۔ میں تم سے انتقام لینے نہیں آیا کیونکہ میں اپنی ذات کے خلاف کارروائی پر کسی سے انتقام نہیں لیا کرتا"...... عمران نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا تو لورین نے بے اختیار ایک طویل سانس لیا اور کرسی پر بیٹھ گئی۔

"مجھے کارلے نے فون کر کے بتا دیا تھا کہ تم اور تمہارے ساتھی حملہ ہونے سے پہلے ہی ایک زمین دوز سرنگ کے راستے سے نکل

گئے تھے۔ وہ راستہ دوسری کوٹھی میں نکلتا تھا لیکن تم وہاں بھی موجود نہ تھے۔ کارلے اور اس کے ساتھیوں نے اس علاقے کی تمام رہائش گاہیں چیک کرائی تھیں لیکن تم انہیں کہیں نہیں ملے تھے اور وہ اب بھی تمہاری تلاش کرا رہا ہے۔ اس کے آدمی پورے دارالحکومت میں پھیلے ہوئے ہیں"...... لورین نے رک رک کر کہا۔

"ان میں تمہارے آدمی بھی شامل ہیں۔ مجھے ہر بات کا علم ہے مس لورین"...... عمران نے بڑے مطمئن لہجے میں کہا۔

"اوہ۔ اوہ۔ تمہیں یہ بات کیسے معلوم ہوئی کہ یہ کارروائی میں نے یا کارلے نے کی ہے"...... لورین نے کہا۔

"میں نے تمہارے آدمی کارٹرس کو تمہیں رپورٹ دیتے ہوئے سن لیا تھا۔ میرے پاس ایک ٹرانسمیٹر کیچر تھا جب تمہاری اور کارٹرس کی بات ہوئی تھی تو میں نے وہ ساری باتیں سن لی تھیں اور تمہارا نام سامنے آ گیا تھا اور کوٹھی کی تباہی میں ریڈ گروپ کا نام بھی لیا جا رہا تھا جس کا تعلق لامحالہ بلیک کوبرا سے ہے۔ اس طرح کڑی سے کڑی مل گئی"...... عمران نے جواب دیا۔

"حیرت انگیز۔ انتہائی حیرت انگیز۔ میں سوچ بھی نہ سکتی تھی کہ تم اس قدر خوش قسمت ہو گے کہ اس قدر خوفناک حملے سے نہ صرف بچ نکلو گے بلکہ مجھ تک بھی پہنچ جاؤ گے۔ بہرحال اب تم بتاؤ کہ تم کیوں آئے ہو"...... لورین نے اس بار خاصے سنبھلے ہوئے لہجے میں کہا۔

"مجھے معلوم ہوا کہ تم دارالحکومت میں ہو تو میں نے سوچا کو چلو تم سے مل لیا جائے۔ پہلے تمہارے کلب فون کیا وہاں سے بتایا گیا کہ تم اپنی رہائش گاہ پر چلی گئی ہو تو میں تم سے ملنے یہاں پہنچ گیا"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"میں تمہیں اچھی طرح جانتی ہوں عمران۔ اس لئے تم مجھے اس انداز میں بات کر کے چکر نہیں دے سکتے۔ پہلے بھی تمہاری اس قسم کی باتوں کی وجہ سے میرا کیریئر ختم ہو گیا ہے۔ مجھے یقین ہے کہ تم ایک قدم بھی بغیر کسی اپنے خاص مقصد کے نہیں اٹھاتے اس لئے اصل بات بتاؤ کہ تم یہاں کیوں آئے ہو اور کیا چاہتے ہو"۔ لورین نے اس بار تیز لہجے میں کہا۔

"مجھے افسوس ہے لورین کہ تمہیں میری وجہ سے کوئی نقصان اٹھانا پڑا۔ اگر تمہیں میرے آنے سے ذہنی طور پر الجھن محسوس ہو رہی ہے تو میں چلا جاتا ہوں"...... عمران نے کہا اور کرسی سے اٹھ کھڑا ہوا۔

"ارے ارے بیٹھو۔ ٹھیک ہے مجھے یقین آ گیا کہ تم صرف مجھ سے ملنے آئے ہو۔ بیٹھو اور بتاؤ کہ کیا پینا پسند کرو گے"...... لورین نے کہا۔

"تمہیں معلوم ہے کہ میں شراب کو ہاتھ تک نہیں لگاتا نہ ہی کسی کا خون پینے کا مجھے کوئی شوق ہے۔ ان دو کو چھوڑ کر تم جو چاہے پلوا سکتی ہو"...... عمران نے دوبارہ کرسی پر بیٹھتے ہوئے کہا اور لورین

نے اثبات میں سر ہلاتے ہوئے رسیور اٹھایا اور نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

"لورین بول رہی ہوں۔ میرے فلیٹ میں دو کپ کافی اور سنیکس بھجوا دو"...... لورین نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔

"اب بتاؤ۔ کیا چاہتے ہو مجھ سے۔ بے فکر ہو کر بات کرو۔ اگر تم صرف مجھ سے ملنے کے لئے یہاں تک آ سکتے ہو تو میں بھی اتنی بے مروت نہیں ہوں کہ تمہاری کوئی مدد نہ کروں"...... لورین نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"تمہارا مطلب ہے کہ تم میری مدد کر سکتی ہو"...... عمران نے کہا۔

"ہاں۔ مجھے اس بات کا بھی پتہ ہے کہ تم مجھ سے کیا چاہتے ہو۔ تم شاید مجھ سے بلیک کوبرا کے بارے میں جاننا چاہتے ہو۔ یہی بات ہے نا"...... لورین نے ہنستے ہوئے کہا۔

"ہاں اور مجھے بھی یقین ہے کہ تم خود ہی مجھے اس کے بارے میں سب کچھ بتا دو گی اور اس کے لئے مجھے تم پر کوئی تشدد نہیں کرنا پڑے گا"...... عمران نے کہا تو لورین ایک طویل سانس لے کر رہ گئی۔

"تو تم چاہتے ہو کہ میں بلیک کوبرا کے خلاف تمہاری مدد کروں"۔ لورین نے کہا۔ اسی لمحے کال بیل کی آواز سنائی دی تو لورین اٹھی اور تیز تیز قدم اٹھاتی بیرونی دروازے کی طرف بڑھتی

چلی گئی۔ تھوڑی دیر بعد واپس آئی تو اس کے ساتھ ایک ویٹر تھا جس نے ٹرے اٹھائی ہوئی تھی۔ ویٹر نے کافی کی دو پیالیاں اور سنیکس کی دو پلیٹیں میز پر رکھیں اور خاموشی سے واپس چلا گیا۔ لورین اپنی کرسی پر بیٹھ گئی اور اس نے کافی کی پیالی اٹھا کر عمران کے سامنے رکھ دی۔

''مجھے اس سے وہ فارمولا چاہئے جو اس کے ایک ساتھی نے پاکیشیا سے مائیکروفلم میں بھیجا تھا اور بس۔ اس مشن پر میں اپنے ساتھیوں سے ہٹ کر کام کر رہا ہوں اور میں جانتا ہوں کہ اگر تم بلیک کوبرا سے بات کرو گی تو وہ فارمولا بغیر دوسری کوئی کاپی بنائے مجھے دے دے گا۔ اگر وہ ایسا کرے گا تو میں اسے اور اس کی تنظیم کو بغیر کوئی نقصان پہنچائے یہاں سے واپس چلا جاؤں گا اور اگر اس نے ایسا نہ کیا تو تم یہ بھی جانتی ہو کہ میں اس کی تنظیم کو شیرازہ بھی بکھیر سکتا ہوں''...... عمران نے جواب دیا۔

''کیا مطلب۔ کیا تم اپنے ساتھیوں سے علیحدہ کام کر رہے تھے''...... لورین نے چونک کر کہا۔

''وہ میرے ساتھی ضرور ہے لیکن میرا وہ مشن نہیں ہے جو ان کا ہے۔ وہ بلیک کوبرا کو مکمل طور پر تباہ و برباد کرنا چاہتے ہیں جبکہ مجھے فارمولے سے مطلب ہے اور بس''...... عمران نے کہا۔

''تم کہو تو میں تمہارے سامنے بلیک کوبرا سے بات کروں''۔ لورین نے کہا تو عمران بے اختیار ہنس پڑا۔

''تمہارا یہی انداز تو مجھے پسند ہے کہ تم اس انداز میں بات کرتی ہو جیسے دنیا کا بڑے سے بڑا پرابلم تمہارے لئے کوئی اہمیت نہ رکھتا ہو۔ اب بھی تم اس طرح بات کر رہی ہو جیسے تم بلیک کوبرا کو بخوبی جانتی ہو اور اس سے تم رابطے میں رہتی ہو اور جب چاہو اس سے بات کر سکتی ہو اور جیسے تم میری بلیک کوبرا سے بات بھی کرا سکتی ہو''۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''میں واقعی تمہاری بات بلیک کوبرا سے کرا سکتی ہوں۔ تم نے مجھے کیا سمجھ رکھا ہے۔ میں لورین ہوں۔ مادام لورین''...... لورین نے غصیلے لہجے میں کہا۔

''چھوڑو اور کوئی بات کرو۔ یہ بتاؤ کہ تم نے شادی بھی کی ہے یا نہیں''...... عمران نے کہا لیکن اس کا لہجہ صاف بتا رہا تھا کہ وہ جان بوجھ کر موضوع بدلنے کے لئے یہ بات کر رہا ہو۔

''ابھی کراتی ہوں بات۔ ابھی''...... لورین نے چیلنج قبول کرنے والے لہجے میں کہا اور تیزی سے فون کا رسیور اٹھا کر اس نے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔ عمران نے ہاتھ بڑھا کر لاؤڈر کا بٹن پریس کر دیا۔

''یس''...... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک نسوانی آواز سنائی دی۔

''کرنل فلپ سے کہو کہ لورین اس سے ضروری بات کرنا چاہتی ہے''...... لورین نے ایسے لہجے میں کہا جیسے بلیک کوبرا لورین کے حکم کا غلام ہو اور کرنل فلپ کا نام سن کر عمران بے اختیار مسکرا دیا۔ اس

کے ذہن میں بھی یہی نام تھا کہ یہ آدمی بلیک کوبرا ہوسکتا ہے۔ وہ چونکہ لورین کا مزاج آشنا تھا اس لئے وہ جان بوجھ کر لورین کو اس نہج پر لے آیا تھا کہ وہ خود اس کی بات بلیک کوبرا سے کرا رہی تھی۔

''کرنل فلپ بول رہا ہوں۔ کیا بات ہے کیوں کال کی ہے''۔ دوسری طرف سے ایک سخت مردانہ آواز سنائی دی تو عمران بے اختیار مسکرا دیا کیونکہ وہ بلیک کوبرا کی آواز پہلے ہی سن چکا تھا۔ گو کرنل فلپ کا لہجہ بدلا ہوا تھا لیکن اس کی اور بلیک کوبرا کی آواز میں زیادہ فرق نہ تھا۔ کرنل فلپ صرف نام کا ہی کرنل تھا۔ اس کا فوج سے دور دور تک کوئی واسطہ نہ تھا۔ وہ ایک کرمنل تھا۔ ایکریمیا کی انڈر ورلڈ میں اس کا ہولڈ تھا اور پورے انڈر ورلڈ میں وہ کرنل فلپ کے نام سے پہچانا جاتا تھا۔ ایک مشن کے دوران عمران اور کرنل فلپ کا مقابلہ ہوا تھا اور عمران نے کرنل فلپ کی نام نہاد تنظیم کا شیرازہ بکھیر کر رکھ دیا تھا۔ اس کے بعد کرنل فلپ مکمل طور پر غائب ہوگیا تھا۔

کافی عرصہ تک اس کا نام سننے میں نہ آیا تھا۔ پھر عمران کو اطلاع ملی کہ انڈر ورلڈ کا ڈان کرنل فلپ ایک کار ایکسیڈنٹ میں مارا گیا ہے۔ اس کی لاش کی تصویر پوری دنیا کے میڈیا پر جاری کی گئی تھی۔ چونکہ کرنل فلپ کا تعلق زیر زمین دنیا سے تھا اس لئے عمران نے اس کے زندہ رہنے یا پھر ہلاک ہونے پر کوئی توجہ نہ دی تھی۔ ایکریمیا کے ایک مشن پر کرنل فلپ اور اس کے گروپس نے

ایک سرکاری ایجنسی کے حکم پر اس کے اور اس کے ساتھیوں کے خلاف کام کیا تھا لیکن جن کا مقابلہ طاقتور سرکاری ایجنسیاں نہ کر سکتی تھیں ان کے سامنے بھلا کرنل فلپ کے کرمنل گروپس کیا کر سکتے تھے۔ یہی وجہ تھی کہ کرنل فلپ اور اس کے گروپس مکمل طور پر ختم ہو گئے تھے اور جب کرنل فلپ کے کار ایکسیڈنٹ میں ہلاک ہونے کی خبر آئی تو عمران کو اس خبر پر کوئی شک نہ ہوا تھا لیکن پھر جب اس کی بلیک کوبرا سے بات ہوئی تو اس کی آواز سنتے ہی اس کے ذہن میں کرنل فلپ کا نام ابھرا تھا۔ گو کرنل فلپ کی آواز بدلی ہوئی تھی لیکن عمران میں ایک خاصیت یہ بھی تھی کہ اس کے سامنے کوئی لاکھ آواز بدل کر بات کرے وہ اصل آدمی کو پہچان جاتا تھا۔

اب مادام لورین نے کرنل فلپ سے بات کی اور اس نے جیسے ہی لورین کی بات کا جواب دیا اس کی آواز سن کر عمران کے ذہن میں موجود تمام خدشات ختم ہو گئے۔ اب کرنل فلپ یا بلیک کوبرا کھل کر اس کے سامنے آ گیا تھا البتہ عمران کو اس بات کی حیرت ہو رہی تھی کہ کرنل فلپ نے اگر مرنے کا ڈرامہ رچایا تھا تو پھر اب وہ خود کو کرنل فلپ کے نام سے ہی کیوں متعارف کرا رہا تھا۔

''ڈیئر تم کافی عرصے سے کلب نہیں آ رہے۔ کیا کوئی ناراضگی ہے''...... لورین نے بڑے بے تکلفانہ لہجے میں کہا تو عمران سمجھ گیا کہ یہ کرنل فلپ اس عمر میں بھی عیاشی کا رسیا ہے۔

''اوہ نہیں۔ تم سے بھلا میں کیسے ناراض ہوسکتا ہوں۔ اصل

بات یہ ہے کہ آج کل حالات نارمل نہیں ہے۔ میں نے خود کو انڈر گراؤنڈ کر رکھا ہے۔ تمہارے علاوہ چند خاص افراد کو ہی میرے فون نمبر کا پتہ ہے ورنہ میں ان دنوں کسی سے بھی بات نہیں کرتا‘‘...... کرنل فلپ نے کہا۔

’’میرا ایک دوست ہے۔ اس کا نام فلیمنگ ہے۔ اس کا تعلق مشی گن سے ہے اور وہ مشی گن میں بے شمار کلبوں کا مالک ہے۔ کچھ عرصہ قبل یہ دارالحکومت آیا تھا اور تمہارے ایک کلب میں اس نے ریڈ واٹر پیا تھا۔ اسے تمہارے کلب کا ریڈ واٹر بے حد پسند آیا تھا۔ اسے بتایا گیا تھا کہ تم ریڈ واٹر کی سپلائی دارالحکومت تک ہی محدود رکھتے ہو لیکن وہ ریڈ واٹر کو پورے ایکریمیا خاص طور پر مشی گن میں موجود اپنے کلبوں میں لے جانا چاہتا ہے اور اس سلسلے میں وہ تم سے بگ ڈیل کرنا چاہتا ہے۔ اس کی کم سے کم آفر دس کروڑ ڈالر کی ہے۔ کیا تم اس سے اتنی بڑی ڈیل کرنا پسند کرو گے‘‘...... لورین نے کہا۔

’’دس کروڑ ڈالر کی ڈیل وہ بھی ریڈ واٹر کے لئے۔ میں سمجھا نہیں۔ ریڈ واٹر میرے کلبوں میں مقبول تو ہے لیکن اتنا بھی نہیں کہ اسے دوسری ریاستوں میں پھیلایا جا سکے پھر تمہارا یہ دوست اتنی بڑی ڈیل کیسے کر سکتا ہے‘‘...... دوسری طرف سے کرنل فلپ نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

’’یہ تم اس سے خود ہی پوچھ لو۔ کراؤں بات‘‘...... مادام لورین

نے کہا۔

’’کراؤ بات‘‘...... کرنل فلپ نے کہا تو لورین نے رسیور عمران کی طرف بڑھا دیا۔

’’ہیلو کرنل فلپ صاحب میں فلیمنگ بول رہا ہوں۔ میں مشی گن میں ایک سو دس کلبوں کا مالک ہوں اور مادام لورین واقعی درست کہہ رہی ہیں۔ ایک دو بار میں یہاں کلبوں میں گیا تو میں نے وہاں ریڈ واٹر کا بہت نام سنا تھا۔ میں نے خصوصی طور پر ڈرنک کیا تو مجھے اس ڈرنک کی لذت اس کا ذائقہ بے حد پسند آیا تھا۔ میں کم پینے والوں میں سے ہوں لیکن آپ میری بات کا یقین کریں یا نہ کریں میں ریڈ واٹر کا اس قدر دیوانہ ہوا کہ صبح سے شام تک کلب میں رہ کر ریڈ واٹر کے گلاس پر گلاس چڑھاتا چلا گیا۔ میرا دل چاہتا تھا کہ میں اس کلب میں موجود ریڈ واٹر کی بوتلوں کا تمام اسٹاک اپنے لئے خرید لوں لیکن اس کلب کا اصول تھا کہ کلب میں بیٹھ کر میں جتنا چاہوں ریڈ واٹر پی سکتا ہوں لیکن دو سے زیادہ بوتلیں میں اپنے ساتھ کلب سے باہر نہیں لے جا سکتا۔ جس پر مجھے افسوس ہوتا تھا۔

پھر میں جب بھی دارالحکومت آتا تو ایک دن خاص طور پر اس کلب کے لئے مخصوص کرتا تھا تاکہ دن بھر وہاں بیٹھ کر ریڈ واٹر سے سرور حاصل کرتا رہوں۔ اس سلسلے میں، میں نے کلب کے منیجر اور وہاں کے اسٹاف سے بھی کئی بار بات کرنے کی کوشش کی تھی

تاکہ مجھے وافر اسٹاک مل سکے لیکن کسی نے بھی میری مدد نہ کی۔ آج اتفاقاً میں مادام لورین سے ملنے آیا تو اس نے مجھ سے پینے پلانے کی بات کی۔ میں نے اسے ریڈ واٹر منگوانے کا کہا تو یہ ہنس پڑی اور پھر میں نے اسے ساری تفصیل بتا دی۔ مادام لورین کا کہنا ہے کہ اگر یہ چاہیں تو آپ سے بات کر کے مجھے ریڈ واٹر کا وافر اسٹاک دلوا سکتی ہیں تو میں نے فرسٹ ڈیل کے طور پر انہیں آپ کو دس کروڑ ڈالر کی بوتلوں کا آرڈر دینے کا کہا ہے لیکن اگر آپ مجھ سے ذاتی طور پر ملاقات کریں تو میں اس آرڈر کو پانچ گنا بڑھا بھی سکتا ہوں اور اس کی آپ کو ہاف پیمنٹ بھی کر سکتا ہوں“۔ عمران نے کہا۔

”اوہ اوہ۔ کیا تم سچ بول رہے ہو۔ تمہیں واقعی ریڈ واٹر اتنا پسند آیا ہے اور تم مجھ سے اس کی بگ ڈیل کر کے وافر اسٹاک حاصل کرنا چاہتے ہو جسے تم مشی گن میں موجود اپنے کلبز میں فروخت کرنا چاہتے ہو“...... دوسری طرف سے کرنل فلپ نے بری طرح سے چونکتے ہوئے کہا۔ عمران اس کی باتوں سے سمجھ گیا تھا کہ اس نے شراب کے کسی مخصوص برانڈ کا نام ریڈ واٹر رکھا ہوا ہے جو دوسری شرابوں سے یقیناً یکسر مختلف ہو گا لیکن وہ اس قدر مقبول نہ ہو گا اس لئے کرنل فلپ اتنی بڑی ڈیل کا سن کر حیران ہو رہا تھا۔

”اسی لئے میں نے ہاف پیمنٹ ایڈوانس کرنے کی بات کی ہے جناب۔ ملاقات کر کے میں آپ کو مشی گن ہی نہیں بلکہ

ایکریمیا کی دوسری ریاستوں میں موجود اپنے کلبوں اور ہوٹلوں میں ریڈ واٹر کی سپلائی کا آرڈر بھی دے سکتا ہوں اور یہ آرڈر مستقل بنیاد پر بھی ہو سکتا ہے۔ یہ بگ ڈیل ہے اس لئے ظاہر ہے اس کے لئے آپ کو مجھ سے ملنا ہی پڑے گا۔ آپ کے علاوہ میں کسی اور سے یا آپ کے کسی نمائندے سے تو بات نہیں کر سکتا۔ یہ بگ ڈیل بگ مین سے ہی ہو سکتی ہے اور مادام لورین کے کہنے کے مطابق وہ بگ مین آپ ہی ہیں“...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

”پہلے مجھے بتاؤ کہ تم پانچ کروڑ ڈالر کا ایڈوانس کس شکل میں ادا کرو گے۔ نقد یا چیک کے ذریعے اور اس بات کی کیا گارنٹی ہے کہ وہ چیک کیش ہوں گے“...... بلیک کوبرا نے کہا۔

”میری پیمنٹ گارنٹڈ چیکس کی صورت میں ہو گی جناب اور میں انٹرنیشنل بنک آف مشی گن کے جنرل منیجر مسٹر ہنڈی سے آپ کی بات بھی کراؤں گا جو اس بات کی تصدیق کریں گے کہ میرے چیک کلیئر ہیں اور انہیں کسی بھی وقت کیش کرایا جا سکتا ہے۔ آپ چاہیں تو میں آپ کو بنک منیجر مسٹر ہنڈی کا نمبر دے دیتا ہوں۔ آپ انہیں میرا نام اور میرے اکاؤنٹ کا نمبر بتا دیں وہ آپ کو بتا دیں گے کہ دس کروڑ تو کیا میں آپ سے ایک ارب ڈالر کا بھی سودا کر سکتا ہوں“...... عمران نے کہا۔

”اوہ۔ اوہ۔ ٹھیک ہے۔ تم مجھے بنک منیجر کا نام، اپنا نام اور اکاؤنٹ نمبر بتاؤ۔ اگر تمہارا اکاؤنٹ کلیئر ہوا تو میں تم سے ضرور

ڈیل کروں گا اور تمہیں اپنے پاس بھی بلاؤں گا''...... کرنل فلپ نے کہا تو عمران نے اسے نام اور بنک اکاؤنٹ کی تفصیل بتا دیں۔

''ٹھیک ہے۔ تم لورین کے پاس ہی رکو۔ میں تھوڑی دیر تک تمہیں خود کال کروں گا''...... کرنل فلپ نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے رابطہ ختم کر دیا۔

''اسے چکر دینا اتنا آسان نہیں ہے عمران۔ وہ جب تک پوری تصدیق نہ کر لے اس وقت تک تم سے کبھی نہیں ملے گا اور تمہاری اس حماقت کی وجہ سے اب میری جان کو بھی خطرہ لاحق ہو گیا ہے۔ کرنل فلپ جو اصل میں بلیک کوبرا ہے نے بنک سے تصدیق کرنی ہے۔ اسے جیسے ہی پتہ چلے گا کہ تم نے اس سے جھوٹ کہا ہے تو اس کے موت کے کارندے فوراً یہاں پہنچ جائیں گے اور پھر وہ تمہارے ساتھ ساتھ مجھے بھی زندہ نہیں چھوڑیں گے''...... مادام لورین نے پریشانی کے عالم میں کہا۔

''ایسا کچھ نہیں ہو گا''...... عمران نے اطمینان بھرے لہجے میں کہا تو مادام لورین چونک پڑی۔

''کک۔ کک۔ کیا مطلب۔ تم یہ کہنا چاہتے ہو کہ تم نے اسے جو نام بتایا ہے اور جو اکاؤنٹ نمبر دیا ہے وہ درست ہے اور اس اکاؤنٹ میں واقعی ایک ارب ڈالر موجود ہیں''...... مادام لورین نے بری طرح سے چونکتے ہوئے کہا۔

''پرنس آف ڈھمپ کا ایک خانساماں ہے جو ایک ارب ڈالر تو

کیا خیرات کرنے پر آئے تو کئی ارب ڈالر خیرات کر دیتا ہے۔ جب میرے خانساماں کے لئے اربوں ڈالر کوئی اہمیت نہیں رکھتے تو پھر ایک ارب ڈالر میرے لئے کیا حیثیت رکھتے ہیں۔نجانے میرے کتنے ارب ڈالر یہاں اور پوری دنیا کے کن کن بنکوں میں پڑے ہیں خود مجھے بھی یاد نہیں ہے''...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا تو مادام لورین کی آنکھیں واقعی پھیل گئیں۔

''تت۔ تت تم اس قدر دولتمند ہو اس کا تو مجھے اندازہ تک نہ تھا''...... مادام لورین نے کہا۔

''میں کتنا دولتمند ہوں اس کا تو خود مجھے بھی علم نہیں ہے میری دولت کا حساب معلوم کرنا ہو تو میرے خانساماں جناب آغا سلیمان پاشا سے رابطہ کر لینا۔ وہ تمہیں بتائے گا کہ پوری دنیا میں کون کون سے بنک ہیں جہاں میری دولت پڑی سڑ رہی ہے''...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا تو مادام لورین ایک طویل سانس لے کر رہ گئی۔

''میں جانتی ہوں۔ تم جیسا انسان جھوٹ نہیں بول سکتا۔ تم واقعی دنیا کے امیر ترین انسان ہو سکتے ہو''...... مادام لورین نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا۔

''کاش کہ میرے امیر ہونے کا بلیک کوبرا کو بھی یقین آ جائے اور وہ مجھ سے ملاقات کی حامی بھر لے تو میری زندگی میں سدھار آ جائے گا''...... عمران نے کہا۔

''سدھار آ جائے گا۔ کیا مطلب''...... مادام لورین نے چونکتے

ہوئے کہا۔

''کنگ آف ڈھمپ نے اس وقت میرے تمام اکاؤنٹس منجمد کرا رکھے ہیں۔ پاکیشیا سیکرٹ سروس کے چیف کے میرے ڈیڈی سے خاص مراسم ہیں اور انہوں نے ہی میرے ڈیڈی سے کہا تھا کہ میں بلیک کوبرا کے خلاف کام کروں اور اس سے ایس ایف میزائل کا فارمولا واپس لے کر آؤں۔ میں نے اس کام سے انکار کیا تو کنگ ڈیڈی کا پارہ ہائی ہو گیا۔ انہوں نے فوراً میرے لئے شاہی فرمان جاری کر دیا کہ میں اس وقت تک محل بلکہ ریاست ڈھمپ میں نہیں رہ سکتا جب تک میں ایکسٹو کا کام نہ کر دوں اور اس کے لئے بلیک کوبرا سے ایس ایف فارمولا نہ حاصل کر لاؤں۔ انہوں نے انتہائی غصے کی وجہ سے میرے سارے کریڈٹ کارڈز بھی منسوخ کرا دیئے اور میرے تمام اکاؤنٹس کو بھی سیل کرا دیا تا کہ میں مجبور ہو جاؤں اور اپنی آزادی کے لئے بلیک کوبرا سے ہر صورت میں فارمولا حاصل کر لاؤں۔ بس اسی مجبوری نے مجھے یہاں تک پہنچایا ہے۔

اب بلیک کوبرا سے مجھے ایس ایف فارمولا مل جائے تو میں اسے لے جا کر بڑے ادب سے کنگ ڈیڈی کے سپرد کر دوں گا تا کہ وہ اسے سیکرٹ سروس کے چیف ایکسٹو کو دے سکیں اور مجھ پر مہربانی فرماتے ہوئے میرے اکاؤنٹس کو کھلوا دیں۔ میری بے شمار گرل فرینڈز ہیں جنہیں میں روزانہ کی بنیاد پر لاکھوں ڈالر دیتا

ہوں۔ ایک ہفتے سے وہ میری کالز تک نہیں اٹھا رہی ہیں شاید انہیں معلوم ہو چکا ہے کہ میں پرنس ڈھمپ سے روڈ پرنس بن چکا ہوں''۔ عمران نے معصوم سے لہجے میں کہا تو مادام لورین ایک طویل سانس لے کر رہ گئی۔

''تو تم ان مطلبی لڑکیوں سے دوستی ہی کیوں کرتے ہو جو تم پر نہیں تمہاری دولت پر مرتی ہیں''...... مادام لورین نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

''اب کیا کروں۔ بغیر دولت کے کوئی لڑکی مجھے گھاس بھی ڈالنا پسند نہیں کرتی''...... عمران نے کہا۔

''جھوٹ۔ میں تمہاری اس بات پر یقین نہیں کر سکتی کہ کوئی لڑکی تم جیسی شخصیت کے حامل انسان کو گھاس نہ ڈالتی ہو گی۔ تم اپنی ریاست چھوڑ کر مستقل طور پر یہاں شفٹ ہو جاؤ۔ میں تمہیں اپنے ساتھ بھی رکھ سکتی ہوں اور تم سے شادی بھی کر سکتی ہوں''۔ مادام لورین نے بے باکی سے کہا تو عمران کا ہاتھ بے اختیار اپنے سر پر پہنچ گیا۔

''کیا بغیر دولت کے بھی تم مجھے اپنا لو گی''...... عمران نے کہا۔

''ہاں بالکل۔ کہو تو ہم آج ہی شادی کر لیتے ہیں''...... مادام لورین نے کہا۔

''لیکن میں ادھوری شادی نہیں کر سکتا''...... عمران نے کہا۔

''ادھوری شادی۔ کیا مطلب۔ ادھوری شادی سے تمہاری کیا

مراد ہے“...... مادام لورین نے چونک کر کہا۔

”ماں باپ کی اجازت کے بغیر اور ان سے چھپ کر شادی کرنا ادھوری شادی ہی کہلاتا ہے۔ جب تک ان کی دعائیں، ان کی خوشی شادی میں شامل نہ ہو کوئی بھی شادی اپنے منطقی انجام تک نہیں پہنچ سکتی۔ اس لئے ان کی دعائیں اور ان کے سائے تلے ان کی پسند سے شادی کرنا ہی بہتر رہتا ہے۔ اگر تم کہو تو میں تمہیں اپنے ساتھ ریاست ڈھمپ لے چلتا ہوں۔ میری والدہ محترمہ جو ڈھمپ ریاست کی ملکہ ہیں انہوں نے اور کنگ ڈیڈی نے تمہیں پسند کر لیا تو پھر ہماری شادی پکی“...... عمران نے کہا۔

”تو تم مجھے یہاں سے اپنے ساتھ لے جانا چاہتے ہو“۔ مادام لورین نے کہا۔

”اگر تم چاہو تو“...... عمران نے کہا۔

”ٹھیک ہے۔ اگر تم ایسا چاہتے ہو تو میں اس بارے میں سوچوں گی۔ میرا دل تو کہہ رہا ہے کہ میں تمہاری بات فوراً مان لوں لیکن میں کوئی بھی کام سوچے سمجھے بنا نہیں کرتی“...... مادام لورین نے مسکراتے ہوئے کہا۔

”سوچنے کے لئے زیادہ وقت نہ لگانا ایسا نہ ہو کہ سوچتے سوچتے تم بوڑھی ہو جاؤ اور انتظار میں میرے بال بھی سفید ہو جائیں“۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا تو مادام لورین بے اختیار کھلکھلا کر ہنس پڑی اور پھر اس سے پہلے کہ ان میں مزید کوئی بات ہوتی اسی

لمحے فون کی گھنٹی بج اٹھی تو مادام لورین نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔ عمران نے ہاتھ بڑھا کر لاؤڈر کا بٹن پریس کر دیا۔

”مادام لورین بول رہی ہوں“...... مادام لورین نے کہا۔

”کرنل فلپ بول رہا ہوں“...... دوسری طرف سے کرنل فلپ کی آواز سنائی دی۔

”اوہ۔ یس“...... مادام لورین نے کہا۔

”وہ تمہارا دوست فلیمنگ کہاں ہے۔ میری بات کراؤ اس سے“...... کرنل فلپ نے کہا تو لورین نے رسیور عمران کی طرف بڑھا دیا۔

”فلیمنگ بول رہا ہوں“...... عمران نے قدرے آواز بدل کر کہا۔

”کرنل فلپ بول رہا ہوں۔ میں نے بنک منیجر کو کال کر کے تصدیق کر لی ہے۔ منیجر کے کہنے کے مطابق تم ایک ارب ڈالرز سے زائد کی ڈیل کر سکتے ہو اور مجھے حیرت ہو رہی ہے کہ ایک بنک میں تمہاری اتنی وافر دولت موجود ہے“...... کرنل فلپ کی حیرت بھری آواز سنائی دی۔

”یہ تو میری دولت کا ایک معمولی سا حصہ ہے۔ بہرحال ڈیل اور ملاقات کے بارے میں بتائیں“...... عمران نے کہا۔

”تم واقعی اس قابل ہو کہ تم سے باقاعدہ ڈیل کی جائے۔ ٹھیک ہے تم ایسا کرو کہ آج ہی بلکہ ابھی مجھے ملو۔ میں تمہیں ایک ٹیلی فون

نمبر دیتا ہوں تم اس نمبر پر فون کرو گے تو وہاں سے ایک لڑکی کیرلین بولے گی۔ تم اسے ریڈ واٹر اور اپنا نام بتاؤ گے تو وہ تمہیں ایک پتہ دے گی تم اس پتے پر پہنچ جانا۔ وہاں میرے آدمی موجود ہوں گے۔ کوڈ ریڈ واٹر ہی ہو گا وہ تمہیں مجھ تک پہنچا دیں گے اور ڈیل کے بعد تمہیں واپس بھجوا دیا جائے گا''...... کرنل فلپ نے کہا اور ساتھ ہی ایک فون نمبر بتا دیا۔

''بے حد شکریہ''...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''اوکے۔ جلدی پہنچو میں تمہارا انتظار کروں گا۔ گڈ بائی''۔ دوسری طرف سے کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا تو عمران مسکراتے ہوئے رسیور رکھ دیا۔ اس دوران ویٹر آ کر کافی کے برتن واپس لے جا چکا تھا۔

''تم واقعی خطرناک حد تک ذہین آدمی ہو۔ تم تو خواہ مخواہ اس سیکرٹ ایجنسی کے چکر میں پھنسے ہوئے ہو۔ پرنس ہو کر اور اتنی دولت پاس ہونے کے باوجود تم چھوٹے سے ملک کی چھوٹی سی سیکرٹ سروس کے لئے کام کر رہے ہو اس پر مجھے واقعی حیرت ہو رہی ہے''...... لورین نے کہا۔

''کنگ ڈیڈی کا حکم ہے اور تم جانتی ہو کہ کنگ ڈیڈی ایک بار جو حکم دے دیں اس پر عمل کرنا ہی پڑتا ہے بصورت دیگر وہ کشکول ہاتھ میں دے کر مجھے پرنس آف ڈھمپ سے پرنس بیگر بھی بنا سکتے ہیں اور میں اس سے ڈرتا ہوں۔ بہرحال تمہارا شکریہ کہ تم نے میرا

ایک کام کرا دیا۔ اب مجھے اجازت''...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور کرسی سے اٹھ کھڑا ہوا۔

''آؤ میں تمہیں دروازے تک چھوڑ آؤں''...... لورین نے کہا اور عمران کے اثبات میں سر ہلانے پر وہ تیزی سے آگے بڑھی لیکن جیسے ہی وہ عمران کے قریب سے گزری عمران کا بازو بجلی کی سی تیزی سے حرکت میں آیا اور لورین کنپٹی پر پڑنے والی بھرپور ضرب کھا کر چیختی ہوئی اچھل کر نیچے گری ہی تھی کہ عمران کی لات حرکت میں آئی اور لورین کا جسم ایک جھٹکا کھا کر ساکت ہو گیا۔

عمران نے اسے اٹھایا اور کرسی پر بٹھا کر اس نے اس کی نبض چیک کی اور پھر وہ اٹھ کھڑا ہوا۔ اس نے پورے فلیٹ کی تلاشی لی تو اسے سٹور میں سے رسی کا ایک بنڈل مل گیا۔ اس نے رسی کی مدد سے لورین کو اس انداز میں کرسی سے باندھ دیا کہ لورین کسی طرح بھی ہوش میں آ کر خود اپنے آپ کو نہ چھڑا سکے۔ اس کے بعد اس نے ایک کپڑا اٹھا کر اس کا گولا بنایا اور بے ہوش لورین کے جبڑے دبا کر اس کا منہ کھولا اور اس کے منہ میں کپڑے کا گولہ ڈال دیا۔ اب لورین ہوش میں آنے کے باوجود نہ ہی اپنے آپ کو آزاد کروا سکتی تھی اور نہ چیخ و پکار کر کے کسی کو مدد کے لئے بلوا سکتی تھی۔

اس نے فیصلہ کیا تھا کہ جب وہ بلیک کوبرا سے مل کر واپس آئے گا تو پھر لورین کو رہا کر دے گا ورنہ اسے یقین تھا کہ لورین

اس کے جانے کے بعد لامحالہ کارلے یا پھر کرنل فلپ کو اس کے بارے میں ساری حقیقت بتا دے گی اور اس طرح اول تو عمران کا کرنل فلپ تک پہنچنا محال ہو جائے گا اور اگر وہ وہاں پہنچ گیا تو پھر اس کا وہاں سے نکلنا محال کر دیا جائے گا اس لئے اس نے مادام لورین کو بے ہوش کر دیا تھا تاکہ وہ اطمینان سے اپنا کام کر سکے۔ عمران نے کرسی پر بیٹھ کر رسیور اٹھایا اور وہ نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے جو بلیک کوبرا نے بتائے تھے۔

''لیس کیرلین سپیکنگ''...... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک نسوانی آواز سنائی دی۔

''فلیمنگ بول رہا ہوں۔ مجھے کہا گیا کہ میں کوڈ ریڈ واٹر بتاؤں''...... عمران نے کہا۔

''اوہ لیس۔ آپ ایسا کریں کہ فوری طور پر ڈریم روڈ پر بگ بلاس ہاؤس پہنچ جائیں وہاں آپ کو مسٹر ہیرم ملیں گے آپ انہیں اپنا نام اور پھر کوڈ بتائیں گے تو وہ آپ کو آپ کی مطلوبہ جگہ پہنچا دیں گے''...... دوسری طرف سے کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا تو عمران نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے رسیور رکھا اور اٹھ کر اس نے کرسی پر بے ہوش اور بندھی ہوئی لورین پر ایک نظر ڈالی اور تیزی سے بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گیا۔

اس کے چہرے پر کامیابی کی چمک تھی کہ آخر کار اس نے بلیک کوبرا تک پہنچنے کا راستہ بنا ہی لیا ہے۔ اسے یقین تھا کہ جب وہ

کرنل فلپ کے سامنے جا کر اس کی اصلیت بتائے گا تو وہ اپنے کئے ہوئے چیلنج کے مطابق خود کو اس کے سامنے سرنڈر کر دے گا اور فارمولا خود ہی اس کے حوالے کر دے گا۔ وہ عمارت سے نکل کر باہر آیا اور پھر کار میں سوار ہو کر اس علاقے کی طرف روانہ ہو گیا جس کے بارے میں اسے کیرلین نے بتایا تھا اور جہاں سے اسے کوئی مسٹر ہیرم، کرنل فلپ عرف بلیک کوبرا کے پاس لے جانے والا تھا۔

صفدر کی آنکھیں کھلیں اور اس کے ذہن میں روشنی نمودار ہوئی تو اس کے ذہن میں وہ منظر ابھر آیا جب وہ ناٹران اور اس کے ساتھیوں کے ہمراہ گولڈن کراس بنک کے منیجر موہن راج کی رہائش گاہ میں عقبی طرف موجود سیوریج لائن سے اندر داخل ہوئے تھے۔ اندر آتے ہی انہیں احساس ہو گیا تھا کہ وہ کسی بڑی مصیبت میں پھنسنے والے ہیں اور اس رہائش گاہ میں انہیں ٹریپ کرنے کا انتظام کیا گیا ہے۔ وہ ابھی اپنے ساتھیوں کے ساتھ باتیں کر ہی رہا تھا کہ اچانک وہاں دھماکے ہوئے اور پھر تیز اور زود اثر گیس نے اس کے دماغ پر تاریکی کا پردہ ڈال دیا۔ اس کے بعد اسے اب ہوش آیا تھا۔

یہ سارا منظر جیسے ہی اس کے ذہن پر روشن ہوا اس نے چونک کر ادھر ادھر دیکھا اور اس کے ساتھ ہی اس کے منہ سے بے اختیار ایک طویل سانس نکل گیا۔ وہ اپنے ساتھیوں سمیت راڈز والی کرسی

پر جکڑا ہوا تھا۔ ایک آدمی اس کے ساتھیوں کے بازوؤں میں انجکشن لگانے میں مصروف تھا جب کہ دوسرا آدمی ہاتھ میں مشین گن اٹھائے سامنے خاموش کھڑا ہوا تھا۔ اس کے ساتھیوں میں سے ابراہیم ہوش میں آنے کی کیفیت سے گزر رہا تھا جب کہ جبران کی گردن اور جسم ابھی تک ڈھلکا ہوا تھا اور آخر میں موجود ناٹران کے بازو میں انجکشن لگایا جا رہا تھا۔ اس کے ساتھ ہی صفدر یہ دیکھ کر بے اختیار چونک پڑی کہ ابراہیم، جبران اور ناٹران تینوں اپنی اصل شکلوں میں تھے۔ ان کے چہروں سے میک اپ غائب ہو چکا تھا۔ ان کے جسموں پر صرف لباس موجود تھا۔ ان کی جرابیں اور بوٹ تک غائب تھے۔

صفدر کے اپنے پیروں سے بھی یہ چیزیں غائب تھیں۔ ناٹران کو انجکشن لگانے کے بعد دونوں آدمی خاموشی سے مڑے اور بیرونی دروازے کی طرف بڑھنے لگے۔

"ایک منٹ"...... صفدر نے کہا تو دونوں آدمی تیزی سے مڑے اور رک گئے۔

"کیا بات ہے"...... اس آدمی نے جو انجکشن لگا رہا تھا انتہائی کرخت لہجے میں کہا۔

"درست لہجے میں بات کرو۔ ابھی تمہیں غلط فہمی ہے کہ ہم دشمن ہیں لیکن جلد ہی تمہاری یہ غلط فہمی دور ہو جائے گی اور پھر تمہیں اس لہجے کا خمیازہ بھگتنا ہو گا"...... صفدر نے غراتے ہوئے کہا۔

"ہمیں کوئی غلط فہمی نہیں ہے غلط فہمی تمہیں ہے اور تم یہ غلط فہمی دور کر لو۔ تم پاکیشائی ایجنٹ ہو اور غیر ملکی ایجنٹوں کا حشر عبرتناک ہوتا ہے"...... اس آدمی نے پہلے سے بھی زیادہ کرخت لہجے میں کہا۔

"یہ تو وقت بتائے گا کہ ہم ایجنٹ ہیں یا ہمارا تعلق فوج کے ایک انتہائی خفیہ گروپ سے ہے۔ تم یہ بتاؤ کہ ہم کس کی قید میں اور کہاں ہیں اس وقت"...... صفدر نے بھی پہلے سے زیادہ سرد لہجے میں کہا۔

"تمہیں گولڈن کراس بنک کے منیجر موہن راج کی رہائش گاہ میں ٹریپ کر کے پکڑا گیا تھا۔ مدھرتا راؤ کے مطابق تم وہاں کبھی بھی آ سکتے تھے اس لئے اس نے تمہارے استقبال کی وہاں مکمل تیاری کر رکھی تھی اور پھر اس کے توقع کے عین مطابق تم وہاں پہنچ گئے اور تمہیں ایک ریز سے فوراً بے ہوش کر دیا گیا۔ اب تم مدھرتا راؤ کی قید میں اس کے سپیشل پوائنٹ پر موجود ہو۔ اسے کرنل گوپال نے ایک ضروری کام سے اپنے پاس بلایا ہے۔ تھوڑی دیر تک وہ واپس آ جائے گی اور پھر تمہاری ایک ایک ہڈی علیحدہ کر دے گی"...... اس آدمی نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا تو صفدر ایک طویل سانس لے کر رہ گیا کہ مدھرتا راؤ ایک بار پھر اس کے آڑے آ گئی ہے اور وہ پھر سے اس کی قید میں پہنچ چکے ہیں۔

"ہمارے چہرے کس نے واش کئے ہیں"...... صفدر نے پوچھا۔

"یہ کام اروند کا ہے جو مدھرتا راؤ کا نیا ساتھی ہے"...... اس آدمی نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"کب آئے گی مدھرتا راؤ"...... صفدر نے پوچھا۔

"میں نہیں جانتا"...... اس آدمی نے جواب دیا اور پھر واپس مڑ گیا اور پھر وہ دونوں کمرے سے باہر چلے گئے لیکن کمرے کا دروازہ بند نہ کیا گیا تھا اور ایک آدمی وہاں موجود تھا اس کا پہلو صفدر کو نظر آ رہا تھا۔ صفدر نے اپنے ساتھیوں کی طرف دیکھا تو سوائے ناٹران کے باقی سب ہوش میں آ چکے تھے۔ جبکہ ناٹران ہوش میں آنے والی کیفیت سے گزر رہا تھا۔

"میرا خیال ہے ہم گوپال سروس کے ہیڈکوارٹر کے اردگرد کے علاقے میں ہیں۔ یہ بھی ممکن ہے کہ مدھرتا راؤ کا یہ پوائنٹ گوپال ہیڈ کوارٹر کے اندر ہی واقع ہو کیونکہ مدھرتا راؤ ایک بار میرے ہاتھوں مرنے سے بچنے کے بعد ہمیں اس طرح کسی عام پوائنٹ میں لے جانے کی حماقت نہیں کر سکتی ہے۔ ہو سکتا ہے کہ کرنل گوپال نے اسے کہہ کر ہمیں یہاں اپنے ہیڈکوارٹر میں منگوا لیا ہو"...... صفدر نے اپنے ساتھیوں سے مخاطب ہو کر کہا۔

"ہاں اور اب ہمیں یہاں سے ایکشن شروع کر دینا چاہئے ورنہ یہ لوگ کسی بھی وقت ہمیں ہلاک کر سکتے ہیں"...... جبران نے کہا۔

"میرا خیال ہے کہ ہمیں اس مدھرتا راؤ کے آنے سے پہلے

یہاں کا کنٹرول سنبھال لینا چاہئے۔ پھر اس مدھرتا راؤ کو پکڑ کر اس کے ذریعے کرنل گوپال سے رابطہ کیا جا سکتا ہے اور اس سے فارمولا حاصل کیا جا سکتا ہے''...... ابراہیم نے کہا۔

''لیکن پہلا مسئلہ تو ان راڈز والی کرسیوں سے آزاد ہونا ہے''۔ صفدر نے کہا اسی لمحے ناٹران ہوش میں آ گیا اور جب اسے صورتحال کا علم ہوا تو اس نے بھی یہی رائے دی کہ ہمیں اس مدھرتا راؤ کے آنے سے پہلے یہاں کنٹرول حاصل کر لینا چاہئے۔

''لیکن اصل مسئلہ تو ان راڈز والی کرسیوں سے آزادی حاصل کرنا ہے اور مجھے اس کا کوئی حل نظر نہیں آ رہا''...... صفدر نے ہونٹ بھینچتے ہوئے کہا۔

''میرے پاس اس کا حل ہے''...... ناٹران نے ہاتھ کو حرکت دیتے ہوئے کہا تو وہ سب چونک پڑے۔ ناٹران نے اپنے دونوں ہاتھوں کو مخالف سمت میں مروڑنا شروع کر دیا اور پھر چند لمحوں بعد اس کے ہاتھ کرسی کے بازوؤں کے نچلے حصے میں پہنچ گئے۔ پھر نجانے اس نے کیا کیا کہ اچانک ہلکے سے کھٹاک کھٹاک کی آوازوں کے ساتھ ہی اس کی دونوں بازو راڈز سے آزاد ہو گئے۔

''ان بازوؤں کے نیچے الگ بٹن موجود ہیں۔ میرے خیال میں راڈز والی ان کرسیوں کے راڈز الگ الگ بٹنوں سے کام کرتے ہیں۔ ہاتھ، ٹانگیں اور جسم راڈز میں جکڑنے کے لئے یہاں کئی بٹن ہیں''...... ناٹران نے کہا تو انہوں نے چیک کیا تو واقعی کرسی کے

مختلف حصوں پر الگ الگ بٹن لگے ہوئے تھے۔ ناٹران چونکہ دروازے والی دیوار کے آخری حصے میں تھا اس لئے جب تک کوئی اندر نہ آ جاتا اس وقت تک اسے چیک نہ کر سکتا تھا۔ اس کے دونوں بازو آزاد ہو چکے تھے۔ ناٹران اپنے پیروں پر لپکا اور پھر چند لمحوں میں وہ اپنے پیروں کو بھی راڈز سے آزاد کرا چکا تھا۔ تیسرا بٹن پریس کر کے اس نے اپنا جسم راڈز سے آزاد کیا اور ایک جھٹکے سے اٹھ کر کھڑا ہو گیا۔ وہ آہستہ سے آگے بڑھا اور اس نے اپنے ساتھ کرسی پر جکڑے ہوئے جبران کے دونوں بازو آزاد کرا دیئے۔ پھر وہ آگے بڑھ اور اس نے ابراہیم کے ساتھ بھی یہی کارروائی کی جب کہ جبران اس دوران اپنے پیروں کو راڈز سے آزاد کرا چکا تھا۔ اب صفدر کی باری تھی لیکن صفدر دروازے کے تقریباً سامنے موجود تھا۔ اس لئے ناٹران صفدر کی طرف آنے کی بجائے آہستہ آہستہ چلتا ہوا دروازے کی طرف بڑھتا چلا گیا جب کہ جبران اس کے پیچھے تھا۔

ناٹران دروازے کی قریب جا کر دیوار سے پشت لگا کر کھڑا ہو گیا پھر اس نے آہستہ سے سر آگے کر کے باہر جھانکا۔ یہ ایک چھوٹی سی راہداری تھی جو آگے جا کر مڑ گئی تھی اور دروازے کی سائیڈ سے پشت لگائے ایک آدمی کھڑا ہوا تھا۔ اس نے مشین گن شاید دیوار کے ساتھ لگا کر رکھی ہوئی تھی۔ جو ناٹران کو نظر نہ آ رہی تھی۔ البتہ ناٹران نے دیکھا لیا تھا کہ آدمی کے دونوں ہاتھ اس

کے سینے پر بندھے ہوئے تھے وہ شاید اس انداز میں آرام کر رہ تھا۔ ناٹران آہستہ سے آگے بڑھا اور دوسرے لمحے ہلکی اوغ کی آواز سنائی دی اور آدمی گھسٹتا ہوا اندر آ گیا۔

ناٹران نے ایک ہاتھ اس کے منہ پر رکھا تھا جبکہ دوسرے ہاتھ سے اس نے اس کے بازو کو پکڑ کر اسے یکلخت گھما کر اندر گھسیٹ لیا تھا اور پھر اس سے پہلے کہ وہ آدمی سنبھلتا جبران کا ہاتھ بجلی کی سی تیزی سے گھوما اور آدمی کی گردن کی دوسری سائیڈ جس طرف ناٹران کا ہاتھ نہ تھا کھڑی ہتھیلی کی بھر پور ضرب پڑی اور کڑاک کی ہلکی سی آواز کے ساتھ ہی اس کی گردن ٹوٹ گئی اور ناٹران نے آہستگی سے اسے ایک طرف کر کے زمین پر لٹا دیا۔ جب کہ جبران اور ابراہیم تیزی سے بیرونی دروازے کی طرف لپک گئے۔

رک جاؤ۔ ابھی مت جاؤ''...... صفدر نے کہا تو دونوں دروازے پر ہی رک گئے۔

''صرف اس کی مشین گن اٹھا لو''...... صفدر نے کہا جبکہ ناٹران نے اس آدمی کو زمین پر لٹا کر تیزی سے آگے بڑھ کر صفدر کے ہاتھ آزاد کر دیئے۔ جبران نے دروازے کے باہر دیوار کے ساتھ کھڑی مشین گن اٹھا لی تھی۔

''اگر یہ واقعی گوپال سروس کا ہیڈکوارٹر ہے تو یہاں دو چار آدمی نہیں ہوں گے۔ ہمیں ان کے کسی بڑے آدمی کو پکڑنا ہو گا پھر بات بنے گی''...... صفدر نے آزاد ہوتے ہی کہا اور سب ساتھیوں نے

اس طرح سر ہلایا جیسے وہ صفدر کی بات سے سو فیصد متفق ہوں۔

''تو پھر ہمیں یہیں رکنا چاہئے وہ مدھرتا راؤ بہرحال یہیں آئے گی''...... ابراہیم نے کہا۔

''لیکن اس کے ساتھ یقیناً آدمی بھی ہوں گے اور ظاہر ہے انہیں مارنے کے لئے فائر کھولنا پڑے گا''...... جبران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

''اس وقت جو ہو گا دیکھا جائے گا۔ بہرحال کوئی بڑا آدمی ہاتھ آ جائے تو اس گن پوائنٹ پر لے کر باقی آدمیوں کو کور کیا جا سکتا ہے''...... صفدر نے جواب دیا۔

''میرا خیال ہے کہ یہ آفس ہو گا۔ یہاں زیادہ آدمی نہیں ہوں گے۔ ہم انہیں آسانی سے کور کر لیں گے ورنہ یہاں تہہ خانے میں ہم پھنس بھی سکتے ہیں اور یہ بھی ہوسکتا ہے کہ بڑے کے آنے سے پہلے صورت حال چیک کرنے کے لئے دو چار آدمی یہاں آئیں اس طرح صورت حال ہمارے خلاف بھی ہو سکتی ہے''...... ناٹران نے کہا۔

''اس کا تو ایک ہی حل ہے کہ ہم پہلے جائزہ لیں پھر جیسی صورت حال ہو ویسے ہی اقدام کریں بہرحال اس مدھرتا راؤ کو قابو میں آنا چاہئے''...... صفدر نے کہا۔

''میں جا کر جائزہ لے آتا ہوں آپ یہیں ٹھہریں''...... جبران نے بے چین سے لہجے میں کہا۔

"نہیں ہم اکٹھے جائیں گے اور ہم نے پہلے سب کے لئے اسلحہ حاصل کرنا ہے"...... صفدر نے تحکمانہ لہجے میں کہا تو جبران نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ صفدر اس کمرے سے نکل کر آگے بڑھا اور دونوں طرف دیکھنے لگا۔ راہداری کا اختتام ایک دروازے پر ہو رہا تھا اور دروازہ کھلا ہوا تھا۔ دروازے کے دوسری طرف ایک کمرہ نظر آ رہا تھا۔ صفدر آگے بڑھا اور پھر اس دروازے کے قریب رک کر اس نے کمرے کے اندر جھانکا۔ وہاں ایک میز کے گرد دو آدمی بیٹھے ہوئے تاش کھیلنے میں مصروف تھے۔

"نجانے کب کرنل صاحب واپس آئیں اور اس ڈیوٹی سے جان چھوٹے"...... ایک نے دوسرے سے کہا۔

"چلو ہم تو یہاں بیٹھے ہیں اس بچارے سمراٹ کا سوچو جو دروازے پر کھڑا اونگھ رہا ہو گا۔ ویسے بھی وہ ایک ہفتے کی سخت ٹریننگ کر کے آیا ہے پھر آتے ہی اس کی ڈیوٹی کرنل گوپال نے یہاں لگا دی بیچارہ"...... دوسرے نے کہا اور پہلا ہنس پڑا۔ صفدر ان کی باتیں سن کر چونک پڑا۔ ان کی باتوں سے واضح ہو گیا تھا کہ یہ کوئی مخصوص پوائنٹ نہیں ہے بلکہ واقعی کرنل گوپال کا ہیڈ کوارٹر ہے جس کے بارے میں اس آدمی نے انہیں دانستہ بتانے سے گریز کیا تھا۔ صفدر کے لئے یہ خوشی کی بات تھی کہ وہ جس گوپال سروس کے ہیڈ کوارٹر کو ڈھونڈتے پھر رہے تھے۔ آخر کار ان کے دشمن انہیں وہیں اٹھا کر لے آئے تھے۔ اس نے مڑ کر اپنے ساتھیوں کی

طرف دیکھا اور پھر ہاتھ کے مخصوص اشارے سے اس نے انہیں اپنے ارادے سے آگاہ کیا اس کے ساتھ ہی اس نے دیوار پر زور سے ہاتھ مارا تو عجیب سی آواز نکلی۔

"ارے یہ کیسی آواز ہے۔ کون ہے"...... ایک نے چونک کر کہا۔

"سمراٹ ہو گا اور کون ہو سکتا ہے"...... دوسرے نے کہا۔

"نہیں یہ بوٹوں کی آواز نہیں ہے یوں لگتا ہے جیسے کوئی آدمی دیوار سے ٹکرایا ہو"...... پہلے نے کہا اور اس کے ساتھ ہی وہ تیزی سے اٹھا اور دروازے کی طرف بڑھنے لگا۔

"اب ہارنے لگے ہو تو بھاگ رہے ہو"...... دوسرے آدمی نے ہنستے ہوئے کہا لیکن پہلے آدمی نے کوئی جواب نہ دیا اور دوسرے لمحے وہ تیزی سے دوازے سے نکل کر جیسے ہی آگے بڑھا۔ ناٹران اس پر جھپٹ پڑا اور اس کے منہ سے ہلکی سی اوغ کی آواز ہی نکل سکی اور وہ اس کے بازوؤں میں پھنس کر تڑپتا رہ گیا۔

"کیا ہوا۔ کیا ہے"...... دوسرے نے اوغ کی آواز سن کر چیخ کر کہا اور پھر وہ تیزی سے اٹھ کر دوڑتے ہوئے جیسے ہی دروازے سے نکل کر راہداری میں پہنچا۔ جبران بھوکے عقاب کی طرح اس پر جھپٹ پڑا اور صفدر تیزی سے اندر داخل ہو گیا۔ اس نے میز کی سائیڈ پر رکھی ہوئی دونوں مشین گنیں اٹھا لیں۔ ابراہیم جس کے ہاتھ میں مشین گن تھی اس کے پیچھے اندر داخل ہوا تھا۔ چونکہ اس

کے پاس مشین گن تھی اس لئے ان آدمیوں پر جبران اور ناٹران جھپٹے تھے۔

''ان سے پوچھ گچھ نہ کی جائے''...... ابراہیم نے ایک مشین گن صفدر کے ہاتھ سے لیتے ہوئے کہا۔ دوسری اس کے دوسرے ہاتھ میں تھی۔

''اس میں وقت ضائع ہوگا۔ انہیں ختم کر دو''...... صفدر نے کہا تو ابراہیم سر ہلاتا ہوا واپس مڑا اور دروازے سے باہر راہداری میں آ گیا جہاں وہ دونوں فرش پر بے ہوش پڑے ہوئے تھے۔ جبران اور ناٹران نے انہیں گردن میں جھٹکا دے کر صرف بے ہوش کیا تھا کیونکہ ان کے ذہن میں بھی یہی خیال تھا کہ شاید ان سے پوچھ گچھ کی جائے۔

''انہیں ختم کر دو اور آؤ''...... ابراہیم نے کہا تو وہ دونوں سر ہلاتے ہوئے تیزی سے جھکے اور پھر چند لمحوں بعد دونوں آدمی گردنیں تڑوا کر ہلاک ہو چکے تھے۔ ابراہیم نے دوسری مشین گن جبران کے ہاتھ میں دے دی اور پھر وہ سب کمرے میں داخل ہو گئے۔ جہاں صفدر کمرے کے دوسرے دروازے کے قریب کھڑا تھا۔ اب صرف ناٹران خالی ہاتھ تھا۔

''ادھر سیڑھیاں اوپر جا رہی ہیں اور اوپر یقیناً آفس ہو گا''۔ صفدر نے ان کے قریب آنے پر آہستہ سے کہا اور انہوں نے اثبات میں سر ہلا دیئے اور پھر وہ آہستہ آہستہ آگے بڑھ کر سیڑھیاں

چڑھتے ہوئے اوپر پہنچ گئے۔ سب سے آگے صفدر تھا اور سب سے آخر میں خالی ہاتھ ناٹران تھا۔ سیڑھیوں کے اختتام پر ایک دروازہ تھا جو کھلا ہوا تھا اور دوسری طرف ایک چھوٹا سا خالی میدان تھا جس کی سائیڈ میں کچھ ہٹ کر ایک برآمدہ تھا۔ اس برآمدہ میں دو مسلح آدمی کھڑے ہوئے تھے۔ ان کا رخ میدان کی طرف تھا اور اگر صفدر اور اس کے ساتھی باہر نکلتے تو وہ لامحالہ ان آدمیوں کی نظروں میں آ جاتے اور پھر ظاہر ہے انہیں فائر کھولنا پڑتا اور یہ بات وہ نہیں چاہتے تھے۔

''اب فائر کھولنا ہی پڑے گا صفدر صاحب۔ اس کے سوا اور کوئی چارہ نہیں ہے''...... جبران نے پر جوش لہجے میں کہا۔

''نہیں پھر ہم بے بس چوہوں کی طرح مارے جائیں گے۔ یہ گوپال سروس کا ہیڈکوارٹر ہے''...... صفدر نے جواب دیا۔

''اگر ہم اچانک نکل کر ان کی طرف بڑھیں تو یہ ہم پر فوراً فائر نہیں کھولیں گے اس طرح ہمیں ان پر قابو پانے کا وقت مل جائے گا''...... ابراہیم نے کہا۔

''یہ دو تو ہمیں نظر آ رہے ہیں ہوسکتا ہے ادھر ادھر اور آدمی بھی موجود ہوں''...... صفدر نے جواب دیا اور ابراہیم نے اس انداز میں سر ہلا دیا جیسے یہ بات اس کے ذہن میں نہ آئی ہو۔

''آپ سب یہیں ٹھہریں میں اکیلا وہاں جاتا ہوں۔ یہ مجھے اکیلا اور بغیر کسی ہتھیار کے دیکھ کر مارنے کی بجائے پکڑنے کی

کوشش کریں گے۔ اس طرح میں آسانی سے پورا جائزہ لے کر آپ کو بتا دوں گا پھر جیسی صورت حال ہوگی آپ ڈیل کر لیں''۔ ناٹران نے کہا۔

''نہیں ناٹران۔ یہ تمہیں دیکھتے ہی فوراً سمجھ جائیں گے کہ تم قیدی ہو اور آزاد ہو کر باہر آئے ہو۔ یہ تربیت یافتہ لوگ ہیں تمہیں دیکھتے ہی ساری صورت حال ان کی سمجھ میں آ جائے گی اور ہو سکتا ہے کہ یہ کسی کو آواز دے کر بلا لیں۔ میرے ذہن میں ایک اور پلان آیا ہے۔ ایک منٹ''...... صفدر نے کہا اور پھر چند لمحے خاموش رہنے کے بعد وہ بے اختیار اچھل پڑا۔

''تم سب سائیڈوں میں ہو جاؤ۔ میں منہ سے ایسی آوازیں نکالوں گا کہ یہ چونک کر صورت حال معلوم کرنے کے لئے یہاں آئیں گے''...... صفدر نے کہا۔

''لیکن اگر باہر اور لوگ ہوئے تو وہ بھی آ جائیں گے آپ کی آواز سب کو متوجہ کر دے گی''...... ابراہیم نے کہا۔

''میں نے کب کہا ہے کہ میں چیخوں گا پھر تو پورے ہیڈ کوارٹر میں بھونچال آ جائے گا''...... صفدر نے مسکراتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے اچانک اپنے منہ سے ایسی گھٹی گھٹی آوازیں نکالنا شروع کر دیں جیسے کوئی اس کا منہ کو بند کرنے کی کوشش کر رہا ہو اور اس کے ساتھ ہی صفدر اپنے آپ کو اس کی گرفت سے بھی چھڑانے کی کوشش کر رہا ہو۔

''دونوں آ رہے ہیں''...... دروازے کی سائیڈ میں موجود ناٹران نے کہا اور صفدر نے اس طرح آواز نکالی جیسے اس کا منہ مکمل طور پر بند کر دیا گیا ہو اور پھر وہ بھی تیزی سے سائیڈ کی دیوار کی اوٹ میں ہو گیا۔ دوسرے لمحے وہ دونوں بجلی کی سی تیزی سے اندر داخل ہوئے لیکن دوسرے لمحے ابراہیم اور ناٹران نے واقعی انتہائی مہارت سے ان دونوں کی گردنیں پلک جھپکنے میں توڑ دی تھیں اور انہیں آواز تک نکلنے کا موقع نہ دیا تھا۔ پھر صفدر کے کہنے پر ان دونوں کی لاشیں ایک طرف کر کے فرش پر ڈال دی اور اس کے ساتھ ہی ناٹران نے ان دونوں کے کاندھوں سے لٹکی ہوئی مشین گنیں اتار لیں۔ ایک اس نے ہاتھ میں پکڑ لی جبکہ دوسری کا میگزین نکال کر اس نے جیب میں ڈال دیا۔

''آپ نے تو کمال کر دیا صفدر صاحب''...... ابراہیم نے مسکراتے ہوئے کہا اور صفدر بے اختیار مسکرا دیا۔

''اور کوئی آدمی باہر ہوتا تو فوراً یہاں آ جاتا''...... صفدر نے کہا اور تیزی سے چلتا ہوا کمرے سے باہر نکل گیا۔ اس نے ادھر ادھر دیکھا اور پھر مڑ کر اپنے ساتھیوں کو آنے کا اشارہ کیا اور دوسرے لمحے وہ سب تیزی سے باہر نکلے اور اس برآمدے میں پہنچ گئے۔ برآمدے میں ایک کمرے کا دروازہ تھا جو کھلا ہوا تھا لیکن دروازے پر پردہ لٹکا ہوا تھا اور باہر میجر ونود کے نام کی پلیٹ بھی موجود تھی۔ صفدر نے ذرا سا پردہ ہٹایا اور اندر جھانکا تو اس نے ایک میز کے

پیچھے ایک نوجوان آدمی کو بیٹھے ہوئے دیکھا۔ میز پر دو فون رکھے ہوئے تھے اور آدمی کے ہاتھ میں کوئی رسالہ تھا اور وہ کرسی کی پشت سے کمر لگائے اسے پیچھے کی طرف جھکا کر رسالے کے مطالعے میں مصروف تھا۔

صفدر تیزی سے اندر داخل ہوا تو اس آدمی نے شاید آہٹ سن کر رسالہ ہٹایا اور دوسرے لمحے وہ اس طرح اچھل کر بے اختیار بازوؤں کے بل میز پر گرا کہ رسالہ اس کے ہاتھ سے نکل کر میز کی دوسری طرف جا گرا تھا۔ چونکہ اس نے کرسی پر پیچھے کی طرف دباؤ ڈالا ہوا تھا اس لئے اچانک سیدھا ہونے کی وجہ سے کرسی نے آگے کی طرف جھٹکا کھایا تھا اور یہ اسی جھٹکے کا نتیجہ تھا کہ میجر ونود بے اختیار بازوؤں کے بل میز پر سامنے کے رخ گرا تھا اور پھر اس سے پہلے کہ وہ سنبھلتا صفدر اس کے سر پر پہنچ گیا تھا اور دوسرے ہی لمحے صفدر کا ہاتھ گھوما اور مشین گن کا بٹ سیدھے ہوتے ہوئے میجر ونود کے سر پر پڑا اور وہ ہلکی سی چیخ مار کر وہیں میز پر ہی اوندھا ہو گیا۔ ایک بار اس نے اٹھنے کی کوشش کی لیکن دوسری ضرب کے ساتھ ہی اس کا جسم ڈھیلا پڑتا چلا گیا۔ صفدر کے ساتھی بھی اندر آ گئے تھے۔

''اوہ۔ ہمارا سامان بھی یہاں موجود ہے''...... ابراہیم کی آواز سنائی دی۔ اس کی نظریں میز کی دوسری جانب کونے میں جمی ہوئی تھیں جہاں واقعی ان کے بیگ جوتے اور جرابیں موجود تھیں۔

''اپنی جرابیں اور جوتے پہن لو اور بیگز میں سے مشین پسٹلز نکال کر جیبوں میں ڈال لو اور بے ہوش کر دینے والے کیپسول کا پیکٹ مجھے دے دو۔ جلدی کرو''۔ صفدر نے کہا اور تیزی سے بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گیا وہ اس وقت واقعی ٹیم کی بااعتماد لیڈر نظر آرہا تھا۔ ناٹران، ابراہیم اور جبران نے بجلی کی سی تیزی سے جرابیں اور جوتے پہن لئے۔

''ابراہیم۔ تمہارے بیگ میں ماسک میک اپ باکس اور ریڈی میڈ میک اپ باکس ہے۔ تم تینوں ماسک میک اپ کر لو جبکہ میں ریڈی میڈ میک اپ کر لیتا ہوں اور مشین پسٹل تم سب اپنی جیبوں میں ڈال لو اور مجھے بے ہوش کر دینے والے کیپسول دے دو۔ جلدی کرو''...... صفدر نے کہا اور اس کونے کی طرف کو بڑھ گیا جہاں اس کے جوتے پڑے ہوئے تھے اور پھر چند لمحوں بعد ابراہیم، ناٹران اور جبران تینوں ماسک میک اپ کی وجہ سے دوبارہ مقامی بن چکے تھے جب کہ صفدر نے جوتے پہن کر ریڈی میڈ میک اپ باکس کھولا اور انتہائی تیزی سے اپنے چہرے پر میک اپ کرنے میں مصروف ہو گیا۔

''ابراہیم اور ناٹران تم دونوں باہر پہرہ دو اور جبران تم اس میجر ونود کے دونوں ہاتھ باندھ کر اسے ہوش میں لے آؤ تاکہ اس سے ضروری پوچھ گچھ کی جا سکے''...... صفدر نے میک اپ کرتے ہوئے کہا اور اس کے حکم پر تینوں بجلی کی سی تیزی سے حرکت میں آ گئے۔

جبکہ صفدر نے میک اپ سے فارغ ہونے کے بعد میک اپ باکس بند کر کے اپنے بیگ میں رکھ لیا۔ ابراہیم اور ناٹران دونوں کمرے سے باہر جا چکے تھے۔ جاتے ہوئے ابراہیم بے ہوش کر دینے والے کیپسول کا پیکٹ صفدر کے لئے میز پر رکھ گیا تھا جبکہ جبران اس میجر ونود کو کرسی سے کھینچ کر قالین پر ڈال کر اس کے دونوں ہاتھ عقب میں باندھنے میں مصروف تھا۔ صفدر نے کیپسولوں کا پیکٹ کھول کر اسے جیب میں ڈال لیا تاکہ فوری طور پر انہیں استعمال کر سکے۔

''اسے اٹھا کر ادھر کرسی پر بٹھا کر ہوش میں لے آؤ''...... صفدر نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے اپنے بیگ میں سے سپیشل مشین پسٹل نکال کر اپنے لباس کی جیب میں ڈال لیا تھا اور پھر وہ کرسی کی طرف مڑا جس پر جبران نے میجر ونود کو بٹھا کر اس کا ناک اور منہ دونوں ہاتھوں سے بند کر رکھا تھا۔ چند لمحوں بعد جبران نے اپنے ہاتھ ہٹائے اور پیچھے ہٹ گیا۔ صفدر نے جیب سے مشین پسٹل نکالا اور اسے ہاتھ میں پکڑ لیا۔ اسی لمحے میجر ونود کی آنکھیں کھل گئیں لیکن وہ ابھی پوری طرح ہوش میں نہ آیا تھا۔

''جبران تم جا کر اس کمرے کا دروازہ بند کر دو ایسا نہ ہو کہ کوئی اندر آ جائے اور یہاں مسئلہ کھڑا ہو جائے''...... صفدر نے جبران سے کہا اور جبران تیزی سے مڑ کر دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ اسی لمحے میجر ونود کراہتے ہوئے ہوش میں آ گیا۔

''یہ۔ یہ۔ یہ۔ کیا۔ کیا مطلب۔ تم۔ تم کون ہو۔ اور یہ مجھے۔ یہ سب کیا ہے''...... میجر ونود نے ہوش میں آتے ہی چونک کر اٹھنے کی کوشش کی لیکن صفدر نے مشین پسٹل کی نال اس کی کنپٹی سے لگا دی۔

''سنو میجر ونود اس ہیڈ کوارٹر میں موجود تمام افراد ہلاک ہو چکے ہیں اگر تم زندہ رہنا چاہتے ہو تو جو میں پوچھوں مجھے اس کا سچ سچ جواب دینا۔ ورنہ......'' صفدر نے انتہائی سرد لہجے میں کہا۔

''مم۔ مم۔ میں سچ بتاؤں گا''...... میجر ونود نے گھبرائے ہوئے لہجے میں کہا۔

''سب سے پہلے یہ بتاؤ کہ یہ کون سی جگہ ہے''...... صفدر نے پوچھا۔

''یہ گوپال سروس کا ہیڈ کوارٹر ہے''...... میجر ونود نے جواب دیا تو صفدر کی آنکھوں میں چمک آ گئی۔

''ہمیں یہاں کیوں لایا گیا ہے''...... صفدر نے پوچھا۔

''کرنل گوپال تم سب کو اپنے ہاتھوں گولیاں مار کر ہلاک کرنا چاہتا ہے۔ اس نے مدھرتا راؤ سے کہہ کر خصوصی طور پر تمہیں یہاں منگوایا تھا تاکہ تمہیں ہلاک کر کے تمہاری لاشوں کو برقی بھٹی میں جلا کر راکھ بنا سکے''...... میجر ونود نے جواب دیا۔

''اب وہ دونوں کہاں ہیں''...... صفدر نے پوچھا۔

''کرنل گوپال کی آج کافرستانی پرائم منسٹر سے میٹنگ تھی وہ تم

سب کو یہاں چھوڑ کر مدھرتا راؤ کے ساتھ پرائم منسٹر ہاؤس گیا ہے۔ تھوڑی دیر میں وہ یہاں آ جائیں گے۔ ابھی تھوڑی دیر پہلے کال آئی تھی۔ وہ وہاں سے روانہ ہو چکے ہیں اور تھوڑی دیر میں یہاں پہنچ جائیں گے''...... میجر ونود نے کہا۔ وہ شاید ضرورت سے زیادہ ڈر گیا تھا اس لئے صفدر کی ہر بات کا آسانی سے جواب دے رہا تھا۔

''یہاں ہیلی کاپٹر موجود ہے''...... صفدر نے پوچھا۔

''ہاں''...... میجر ونود نے جواب دیا۔

''کہاں ہے''...... صفدر نے پوچھا۔

''ہیلی پیڈ بائیں طرف ہے۔ اسی عمارت کے بائیں طرف''۔ میجر ونود نے جواب دیا۔

''وہاں کتنے آدمی ہیں''...... صفدر نے پوچھا۔

''پانچ''...... میجر ونود نے جواب دیا اور صفدر نے اثبات میں سر ہلا دیا اور اس کے ساتھ ہی وہ دو قدم پیچھے ہٹا اور پھر اس کا وہ بازو گھوما جو خالی تھا اور اس کی مڑی ہوئی انگلی کا ہک میجر ونود کی کنپٹی پر پڑا اور میجر ونود کے حلق سے ہلکی سی چیخ نکلی ہی تھی کہ صفدر کا وہ ہاتھ حرکت میں آیا جس میں مشین پسٹل موجود تھا اور مشین پسٹل کا دستہ پوری قوت سے میجر ونود کے سر پر پڑا اور اس کا سر ایک طرف ڈھلک گیا اور جسم ڈھیلا پڑ گیا۔ صفدر تیزی سے آگے بڑھا اور دروازے کے قریب پہنچ گیا۔

''جبران، میجر ونود کی گردن توڑ دو۔ کرنل گوپال اور مدھرتا راؤ دونوں ہیلی کاپٹر پر یہاں پہنچنے والے ہیں۔ جلدی کرو''...... صفدر نے باہر نکلتے ہوئے کہا اور جبران تیزی سے میجر ونود کی طرف بڑھ گیا۔ چند لمحوں بعد جبران واپس آ گیا اور صفدر کے کہنے پر اس نے دروازہ بند کر کے اسے لاک کر دیا۔

''آؤ ادھر بائیں طرف ہیلی پیڈ ہے اور وہاں پانچ آدمی موجود ہیں انہیں میں کیپسول کی مدد سے بے ہوش کروں گا''...... صفدر نے کہا اور تیزی سے برآمدے سے اتر کر بائیں طرف کو بڑھنے لگا۔ باقی ساتھی اس کے پیچھے چل پڑے۔ عمارت کی سائیڈ کراس کر کے وہ دوسری طرف پہنچے تو وہاں واقعی ایک ہیلی پیڈ بنا ہوا تھا اور ایک سائیڈ پر برآمدے میں پانچ مسلح آدمی بڑے مطمئن انداز میں کھڑے تھے۔ ان کے پیچھے کمرے تھے جن کے دروازے کھلے ہوئے تھے اور کمروں میں روشنی تھی اس کا مطلب تھا کہ ان کے اندر بھی آدمی موجود تھے۔ صفدر نے جیب سے کیپسول نکالا اور تیزی سے ان پانچوں آدمیوں کی طرف بڑھتا چلا گیا۔ مشین پسٹل اس نے جیب میں ڈال لیا تھا صفدر کے ساتھی اس کے پیچھے تھے۔

''ارے یہ لوگ''...... اچانک ان میں سے ایک کی حیرت بھری آواز سنائی دی باقی افراد کی نظریں بھی ان پر جمی ہوئی تھیں لیکن وہ خاموش تھے شاید وہ انہیں پہچاننے کی کوشش کر رہے تھے۔ اسی لمحے صفدر نے کیپسول والا ہاتھ گھمایا اور ایک کیپسول ان کے قدموں

میں گر کر ٹوٹ گیا۔ وہ حیرت سے کیپسول کو دیکھنے لگے اسی لمحے وہ اس طرح زمین پر گرتے چلے گئے جیسے اچانک ان کے جسموں سے روحیں نکال لی گئیں ہوں۔ ظاہر ہے صفدر اور اس کے ساتھیوں نے سانس روک لئے تھے۔

صفدر اسی طرح سانس روکے بھاگتا ہوا برآمدے میں پہنچا۔ برآمدے کے پیچھے تین کمرے تھے۔ صفدر نے بجلی کی سی تیزی سے یکے بعد دیگرے تینوں کے اندر بے ہوش کر دینے والے کیپسول پھینک دیئے اور خود رک کر سائیڈ میں کھڑا ہو گیا۔ اس کے ساتھی اس دوران ان بے ہوشی آدمیوں کو اٹھا کر اوٹ میں ڈالنے میں مصروف تھے چند لمحوں بعد صفدر نے سانس لیا تو فضاء صاف تھی کیونکہ یہ ایسی گیس کے کیپسول تھے جو جس قدر زوداثر تھی اتنی ہی جلدی اس کے اثرات فضاء میں ختم ہو جاتے تھے اور پھر صفدر تیزی سے ان کمروں کو چیک کرنے کے لئے آگے بڑھا۔ ایک کمرے میں تو ایک لڑکی میز کے ساتھ کرسی پر بے ہوشی کے عالم میں پڑی ہوئی تھی اس کے جسم پر کیپٹن کی یونیفارم تھی اور سامنے میز پر منی فون ایکسچینج رکھی ہوئی تھی۔ صفدر سمجھ گیا تھا کہ یہ کرنل گوپال کی سیکرٹری ہو گی۔ دوسرا کمرہ آفس کے انداز میں سجا ہوا تھا لیکن وہ خالی تھا۔ یہ یقیناً کرنل گوپال کا آفس ہو گا جبکہ تیسرے کمرے میں چار مسلح آدمی کرسیوں پر بے ہوش پڑے نظر آ رہے تھے۔ یہ بھی آفس نما کمرہ تھا۔ ظاہر ہے یہ اس ہیڈکوارٹر کا سیکرٹریٹ ہو گا صفدر

کو معلوم تھا کہ اب جب تک انہیں انٹی گیس نہ سنگھائی جائے گی یہ ہوش میں نہیں آ سکیں گے اس لئے وہ باہر برآمدے میں آ گیا اس کے ساتھی بھی برآمدے میں موجود تھے۔

"میرا خیال ہے کہ سارے ہیڈکوارٹر کو ہم کور کر چکے ہیں اور اس وقت ہیڈکوارٹر میں ہمارے علاوہ اور کوئی آدمی ہوش میں نہیں ہے"۔ ابراہیم نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"سپر ایجنٹ صفدر صاحب آج واقعی پوری فارم میں نظر آ رہے ہیں"...... ناٹران نے کہا تو صفدر کے چہرے پر بے اختیار مسکراہٹ ابھر آئی۔

"شکریہ۔ یہ تو ہمارے فرائض کا حصہ ہے"...... صفدر نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"کرنل گوپال اور مدھرتا راؤ کے ساتھ ان کے مسلح ساتھی اور پائلٹ بھی ہو گا ان سب کو کسی طرح کور کرنا ہو گا"...... اچانک خاموش کھڑے جبران نے کہا۔

"اوہ ہاں ہمیں ہیلی پیڈ کے قریب اس طرح چھپ جانا چاہئے کہ ہیلی کاپٹر لینڈ ہونے کے بعد اس سے پہلے کہ یہ لوگ اتریں ہمیں کیپسول اندر پھینک دینا چاہیں"...... صفدر نے چونک کر کہا۔

اسی لمحے انہیں دور سے ہیلی کاپٹر کا ہیولہ آتا نظر آنے لگا تو صفدر نے جلدی سے دو کیپسول نکال کر جبران کے ہاتھ میں دیئے اور پھر جبران تیزی سے برآمدے کی سیڑھیاں اتر کر ہیلی پیڈ کی سائیڈ میں

ایک دیوار کی طرف بڑھتا چلا گیا۔ وہ اس کی اوٹ میں چھپنے جا رہا تھا جب کہ صفدر، ابراہیم اور ناٹران نے مشین پسٹل نکال لئے اور پھر وہ سب مختلف اوٹوں میں ہو گئے لیکن ان کی نظریں آسمان پر ہی جمی ہوئی تھیں۔ بڑا سا ہیلی کاپٹر اب پوری طرح واضح ہو گیا تھا اور پھر تھوڑی دیر بعد ہیلی کاپٹر ہیلی پیڈ پر اترنے لگا۔ پھر جیسے ہی ہیلی کاپٹر کے پیڈز زمین پر لگے دیوار کی اوٹ سے جبران بجلی کی سی تیزی سے نکلا اور دوسرے لمحے اس نے ہیلی کاپٹر کے آگے اور پیچھے والے دونوں دروازے نما خالی جگہوں میں کپسول پھینک دیئے اور اس کے ساتھ ہی وہ اسی طرح پیچھے ہٹ کر دوبارہ دیوار کی اوٹ میں ہو گیا جیسے پہلے تھا۔ ہیلی کاپٹر کا پنکھا اسی طرح چل رہا تھا لیکن کوئی باہر نہیں نکلا تھا۔

''آؤ''...... صفدر نے کہا اور پھر وہ اوٹ سے نکل کر برآمدے کی سیڑھیاں اترتا ہوا ہیلی کاپٹر کی طرف دوڑتا چلا گیا۔ ابراہیم اور ناٹران اس کے پیچھے تھے۔ جبران بھی دیوار کی اوٹ سے باہر آ گیا تھا۔

''ویل ڈن جبران تم نے واقعی حیرت انگیز پھرتی سے کام لیا ہے''...... صفدر نے ہیلی کاپٹر کے اندر جھانکتے ہوئے مڑ کر جبران سے کہا تو جبران کا چہرہ مسرت سے کھل اٹھا۔ ہیلی کاپٹر کے اندر چار افراد تھے جن میں سے ایک پائلٹ تھا اس کی سائیڈ سیٹ پر کرنل تھا جب کہ عقبی سیٹ پر ایک نوجوان لڑکی تھی جو مدھرتا راؤ تھی اور سب

سے آخر میں ایک کیپٹن تھا۔ یہ چاروں ہی بے ہوش تھے۔

''انہیں باہر نکالو اور اس کیپٹن اور پائلٹ کو گولی مار دو جب کہ کرنل گوپال اور مدھرتا راؤ دونوں کو ادھر آفس میں لے آؤ جلدی کرو''...... صفدر نے حکم دیتے ہوئے کہا تو ابراہیم، جبران اور ناٹران نے اس کے احکامات کی تعمیل شروع کر دی۔ جبکہ صفدر تیزی سے مڑ کر دوبارہ کرنل گوپال کے آفس کی طرف بڑھ گیا۔ تھوڑی دیر بعد ابراہیم اور ناٹران، مدھرتا راؤ اور کرنل گوپال دونوں کو کاندھوں پر لادے وہاں آ گئے اور صفدر کے کہنے پر انہیں کرسیوں پر بٹھا دیا گیا۔ جبران شاید پائلٹ اور کیپٹن کو ہلاک کرنے کے حکم کی تعمیل میں مصروف تھا۔

صفدر کی سربراہی میں اس کے ساتھی انتہائی تیز رفتاری سے کام میں مصروف تھے۔ مدھرتا راؤ اور کرنل گوپال جس طرح ان کے ہاتھ آ گئے تھے اس سے انہیں بے حد مسرت ہو رہی تھی کیونکہ انہیں یقین تھا کہ اب وہ کرنل گوپال سے ایس ایف فارمولا حاصل کرنے میں کامیاب ہو جائیں گے۔ صفدر اس وقت کرنل گوپال کے آفس میں موجود تھا۔ بے ہوش مدھرتا راؤ اور کرنل گوپال اس کے سامنے کرسیوں پر موجود تھے۔

''ابراہیم۔ تم ان دونوں کے ہاتھ ان کے عقب میں باندھ دو اور ناٹران تم اب میجر ونود کے آفس سے جا کر ہم سب کے تھیلے لے آؤ''...... صفدر نے کہا تو ناٹران سر ہلاتا ہوا تیزی سے مڑا اور

آفس سے باہر نکل گیا جبکہ ابراہیم نے ادھر ادھر دیکھنا شروع کر دیا جیسے اسے رسی کی تلاش ہو۔

''کلپ ہتھکڑیاں باہر آدمیوں کی بیلٹس میں ہوں گی وہاں سے لے لاؤ''...... صفدر نے اس کا مقصد سمجھتے ہوئے کہا۔

''اوہ ہاں۔ مجھے تو ان کا خیال ہی نہیں رہا تھا''...... ابراہیم نے کہا اور تیزی سے مڑ کر باہر چلا گیا۔اسی لمحے جبران وہاں پہنچ گیا۔

''ادھر ساتھ والے کمرے میں کرنل گوپال کی سیکرٹری موجود ہے اس کے سامنے منی ایکسچینج ہے اسے ڈائریکٹ کر دو تاکہ اگر کوئی کال آئے تو ہمیں پتہ چل سکے''...... صفدر نے کہا اور جبران سر ہلاتا ہوا باہر چلا گیا۔ تھوڑی دیر بعد ابراہیم اندر داخل ہوا تو اس کے ہاتھ میں دو کلپ ہتھکڑیاں موجود تھیں۔ اس نے کرسیوں پر بے ہوش پڑے ہوئے کرنل گوپال اور مدھرتا راؤ دونوں کے بازو ان کی پشت پر کر کے کلپ ہتھکڑیوں سے جکڑ دیئے۔ اسی لمحے ناٹران اور اس کے پیچھے جبران اندر داخل ہوا۔ ناٹران نے بیگ اٹھائے ہوئے تھے۔

''اس میں سے انٹی گیس کی بوتل نکال کر انہیں ہوش میں لے آؤ''۔ صفدر نے ایک کرسی پر ان دونوں کے سامنے بیٹھتے ہوئے کہا تو چند لمحوں بعد اس کے حکم کی تعمیل کر دی گئی۔

''تم لوگ باہر ٹھہرو۔ کوئی اچانک نہ آ جائے صرف ناٹران میرے ساتھ رہے گا''...... صفدر نے کہا تو ابراہیم اور جبران سر

ہلاتے ہوئے بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گئے جبکہ ناٹران، صفدر کی کرسی کے قریب کھڑا ہو گیا۔

''تم بیٹھ جاؤ میں کوشش کروں گا کہ ان سے بغیر تشدد کے ایس ایف فارمولا کے بارے میں معلوم کر لوں ورنہ پھر تمہاری مدد کی ضرورت پڑے گی''...... صفدر نے ناٹران سے کہا اور ناٹران مسکراتا ہوا ساتھ والی کرسی پر بیٹھ گیا۔ اسی لمحے کرنل گوپال اور مدھرتا راؤ دونوں نے کراہتے ہوئے آنکھیں کھول دیں لیکن دونوں کی آنکھوں میں دھند موجود تھی۔

''تمہارے نام کرنل گوپال اور مدھرتا راؤ ہیں''...... صفدر نے سخت لہجے میں کہا تو ان دونوں کے جسموں کو جھٹکا سا لگا۔ پھر اس کے ساتھ ہی ان دونوں کی آنکھوں میں شعور کی چمک پوری طرح ابھر آئی۔ ان دونوں نے ہی پوری طرح ہوش میں آتے ہی لاشعوری طور پر اٹھنے کی کوشش کی لیکن بازو عقب میں بندھے ہونے کی وجہ سے وہ تھوڑا سا اٹھے ضرور لیکن پھر دھم سے کرسیوں پر گر گئے۔

''تم بندھے ہوئے ہو اس لئے اٹھ کر کچھ نہیں کر سکتے''۔ صفدر نے سرد لہجے میں کہا۔

''کک کک۔ کیا مطلب۔ یہ سب کیا ہے اور کون ہو تم''۔ کرنل گوپال نے بے اختیار چیختے ہوئے کہا۔

''اداکاری اچھی کر لیتے ہو کرنل گوپال''...... صفدر نے مسکراتے

ہوئے کہا۔

''اداکاری۔ کیا مطلب۔ کیسی اداکاری''...... کرنل گوپال نے چونکتے ہوئے کہا۔

''یہی کہ تم جیسے ہمیں نہیں جانتے کہ ہم کون ہیں''...... صفدر نے اسی انداز میں کہا تو کرنل گوپال بے اختیار چونک پڑا۔

''اوہ۔ اوہ تم کیسے رہا ہو گئے۔ وہ بلیک روم کا محافظ، دوسرے سیکورٹی گارڈز اور میجر ونود وہ سب کہاں ہیں''...... کرنل گوپال نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا جب کہ مدھرتا راؤ ہونٹ بھینچے خاموش بیٹھی ہوئی تھی۔ اس کے چہرے پر شدید پریشانی کے باوجود انتہائی سنجیدگی کے تاثرات نمایاں تھے۔

''وہ سب ہلاک کر دیئے گئے ہیں اور سنو اب تم ہمیں بتاؤ گے کہ ایس ایف فارمولا کہاں ہے''...... صفدر نے کہا۔

''ایس ایف فارمولا۔ وہ کیا ہے''...... کرنل گوپال نے چونک کر کہا لیکن اس کے لہجے کا مصنوعی پن نمایاں تھا۔

''اسے گولی مار دو''...... صفدر نے یکلخت ساتھ بیٹھے ہوئے ناٹران سے کہا تو ناٹران نے بجلی کی سی تیزی سے جیب سے مشین پسٹل نکال لیا۔

''رک جاؤ اسے مت مارو۔ رک جاؤ۔ میں مدھرتا راؤ ہوں۔ مجھ سے بات کرو''...... مدھرتا راؤ نے پہلی بار چیختے ہوئے لہجے میں کہا۔

''حکم کی تعمیل کرو ناٹران۔ اس مدھرتا راؤ کی کھوپڑی اڑا دو''۔ صفدر نے ناٹران سے کہا تو ناٹران نے یکلخت ٹریگر دبا دیا اور دوسرے لمحے ریٹ ریٹ کی مخصوص آواز کے ساتھ مدھرتا راؤ کی کھوپڑی کئی حصوں میں تقسیم ہو کر زمین پر گر گئی اور اس کا جسم ڈھلک گیا۔ مشین پسٹل سے نکلنے والی گولیوں نے مدھرتا راؤ کی کھوپڑی کے ٹکڑے اڑا دیئے تھے۔

''اب بولو کرنل گوپال۔ کیا تمہاری کھوپڑی بھی اڑا دی جائے''...... صفدر نے کرنل گوپال سے مخاطب ہو کر سرد لہجے میں کہا جس کے چہرے پر مدھرتا راؤ کی لاش دیکھ کر خوف کے تاثرات نمودار ہو گئے تھے۔

''مجھے کچھ نہیں معلوم تم چاہو تو مجھے گولی مار سکتے ہو''...... کرنل گوپال نے انتہائی ٹھوس لہجے میں کہا۔

''میں تمہاری ہڈیاں توڑ دوں گا کرنل گوپال۔ سیدھی طرح بتاؤ کہاں ہے فارمولا''...... ناٹران نے غراتے ہوئے کہا اور کرسی سے اٹھ کھڑا ہوا۔

''تمہارا جو جی چاہو کرتے رہو۔ مجھے کچھ نہیں معلوم''...... کرنل گوپال اپنی بات پر اڑ گیا شاید مدھرتا راؤ کی موت نے اس کے اندر ضد پیدا کر دی تھی۔

''رک جاؤ ناٹران۔ ایسے اڑیل آدمیوں کو ڈیل کرنا میں جانتا ہوں''...... صفدر نے ناٹران سے کہا جو ایک جھٹکے سے کرسی سے اٹھ

کھڑا ہوا تھا اور ناٹران ہونٹ بھینچے واپس کرسی پر بیٹھ گیا۔

''کرنل گوپال۔ ہم تربیت یافتہ لوگ ہیں اس لئے تمہاری بہتری اسی میں ہے کہ تم ہم سے تعاون کرو''...... صفدر نے کہا۔

''میں بھی دس سال تک ایک سیکرٹ ایجنٹ رہا ہوں۔ سمجھے۔ اس لئے تم میرے جسم کا ایک ایک عضو علیحدہ کر دو تب بھی میں تمہارے ساتھ کوئی تعاون نہیں کروں گا''...... کرنل گوپال نے کہا تو صفدر چونک پڑا۔

''ناٹران اس کی ہتھکڑی چیک کرو۔ جلدی کرو''...... صفدر نے کہا تو ناٹران اچھل کر کسی عقاب کی طرح کرنل گوپال کی طرف بڑھا۔ اسی لمحے کرنل گوپال نے دونوں بازو ایک جھٹکے سے آگے کئے ہی تھے کہ ناٹران کا بازو گھوما اور کرنل گوپال چیختا ہوا پہلو کے بل کرسی سمیت مدھرتا راؤ کی لاش سے ٹکرایا اور اسے بھی کرسی سمیت لیتا ہوا نیچے فرش پر آ گرا لیکن اس کے اٹھنے سے پہلے ناٹران نے اس کی کنپٹی پر لات مار دی اور کرنل گوپال تڑپ کر پلٹا اور پھر مڑ کر بے حس و حرکت ہو گیا۔

''رسی ڈھونڈ کر لے آؤ۔ رسی سے اسے باندھو''...... صفدر نے کہا۔

''تمہیں کیسے معلوم ہو گیا تھا کہ یہ کلپ ہتھکڑی کھول چکا ہے''...... ناٹران نے اپنی پتلون کی بیلٹ کھولتے ہوئے حیرت بھرے لہجے میں کہا اور پھر اس نے بیلٹ سے کرنل گوپال کے ہاتھ

اس کی پشت پر کر کے باندھ دیئے۔

''اس کا لہجہ اور پھر اس کی بات کہ دس سال تک یہ فیلڈ میں کام کر چکا ہے۔ ایسے آدمی کے لئے کلپ ہتھکڑی کھولنا مشکل نہیں ہوتا''...... صفدر نے کہا تو ناٹران اثبات میں سر دیا۔

''ہوش میں لاؤ اسے''...... صفدر نے کہا تو ناٹران، کرنل گوپال کے عقب میں آ گیا اور پھر اس نے کرنل گوپال کا ناک پکڑا اور دوسرا ہاتھ اس کے منہ پر رکھ دیا۔

''رکو ایک منٹ''...... صفدر نے کہا تو ناٹران رک گیا۔

''کیا ہوا''...... ناٹران نے پوچھا۔

''اس کی تلاشی لو''...... صفدر نے کہا تو ناٹران نے اثبات میں سر ہلایا اور آگے آ کر کرنل گوپال کی تلاشی لینے لگا۔ کرنل گوپال کی جیکٹ سے سیل فون اور دوسرے سامان کے علاوہ اس کی خفیہ جیب سے سیاہ رنگ کی ایک نوٹ بک بھی نکلی۔ اس نوٹ بک کو دیکھ کر ناٹران اور صفدر چونک پڑے۔

''کیا ہے یہ''...... صفدر نے پوچھا تو ناٹران نے نوٹ بک کھولی اور اسے دیکھنے لگا۔ دوسرے لمحے اس کے چہرے پر انتہائی مسرت کے تاثرات ابھر آئے۔

''یہ تو وہی بلیک نوٹ بک ہے جس میں ایس ایف فارمولا لکھا ہوا ہے''...... ناٹران نے مسرت بھرے لہجے میں کہا تو صفدر چونک پڑا۔ وہ تیزی سے ناٹران کی طرف بڑھا اور اس سے نوٹ بک

جھپٹ لی اور پھر اسے کھول کر دیکھنے لگا۔ یہ دیکھ کر اس کے چہرے پر بھی مسرت کے تاثرات نمودار ہو گئے کہ یہ واقعی ڈاکٹر راشدی کی نوٹ بک تھی جس میں انہوں نے ایس ایف فارمولے تحریر کر رکھا تھا۔

''یہ سب کیا چکر ہے۔ یہ نوٹ بک تو گولڈن کراس بنک کے سپیشل لاکر میں ہونی چاہئے تھی پھر یہ نوٹ بک اس کی جیب میں کیا کر رہے۔ کیا یہ اتنا ہی احمق آدمی ہے جو فارمولے کی نوٹ بک اس طرح اپنی جیب میں لے کر گھومتا پھر رہا تھا''...... صفدر نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

''اس پر تو مجھے بھی حیرت ہو رہی ہے''...... ناٹران نے کہا۔

''اب لاؤ اسے ہوش میں۔ اب یہ خود ہمیں ساری بات بتائے گا''...... صفدر نے کہا تو ناٹران نے اثبات میں سر ہلایا اور اس نے کرسی کے عقب میں جا کر کرنل گوپال کے ناک اور منہ پر ہاتھ رکھ دیئے۔ پھر جیسے ہی کرنل گوپال کے جسم میں حرکت کے آثار پیدا ہوئے ناٹران نے اس کی ناک اور منہ سے ہاتھ ہٹا لئے۔ صفدر نے بلیک نوٹ بک اپنے لباس کی اندرونی جیب میں رکھ لی تھی۔ اسی لمحے کرنل گوپال نے ایک جھٹکے سے آنکھیں کھولیں اور پھر صفدر اور ناٹران کو اپنے سامنے دیکھ کر اس کی آنکھوں میں نفرت کے تاثرات پھیل گئے۔

''بولو۔ کہاں ہے ایس ایف فارمولے والی بلیک نوٹ بک''۔

صفدر نے اس کی آنکھوں میں آنکھیں ڈالتے ہوئے کہا۔

''میں نہیں جانتا''...... کرنل گوپال نے غراہٹ بھرے لہجے میں کہا۔

''تم نہیں جانتے یا بتانا نہیں چاہتے''...... صفدر نے اسے گھورتے ہوئے کہا۔

''ہاں۔ یہی بات ہے۔ میں تمہیں بلیک نوٹ بک کے بارے میں نہیں بتاؤں گا چاہے تم میرے جسم کا رعشہ رعشہ ہی کیوں نہ الگ کر دو''...... کرنل گوپال نے کہا۔

''اگر میں کہوں کہ نوٹ بک مجھے مل گئی ہے تو''...... صفدر نے مسکراتے ہوئے کہا تو کرنل گوپال بری طرح سے چونک پڑا۔

''کک۔ کک۔ کیا مطلب۔ یہ کیسے ممکن ہے''...... کرنل گوپال نے کہا تو صفدر نے جیب میں ہاتھ ڈالا اور اس نے جیب سے نوٹ بک نکال کر اس کے سامنے کر دی۔ بلیک نوٹ بک صفدر کے ہاتھ میں دیکھ کر کرنل گوپال کا رنگ زرد ہو گیا۔

''تو تم نے میری تلاشی لی تھی''...... کرنل گوپال نے غراتے ہوئے کہا۔

''ہاں۔ تلاشی لینے کا مجھے خیال اچانک ہی آیا تھا۔ لیکن مجھے اس بات کی امید نہیں تھی کہ بلیک نوٹ بک تمہاری جیب میں ہو گی''۔ صفدر نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''میں نے احتیاطاً اس نوٹ بک کو اپنے پاس رکھا ہوا تھا تاکہ تم

اسے ہر جگہ تلاش کرتے رہو لیکن تمہیں یہ بھی پتہ نہیں چل سکے کہ تم جس نوٹ بک کی تلاش میں یہاں آئے ہو وہ میری جیب میں موجود ہے''...... کرنل گوپال نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا۔

''تمہاری جیب میں صرف ڈائری ملی ہے۔ ہماری اطلاع کے مطابق تم نے اس نوٹ بک کی کاپیاں بھی بنائی ہیں۔ یہ بتاؤ کتنی کاپیاں ہیں اور کہاں ہیں''...... صفدر نے اس کی طرف غور سے دیکھتے ہوئے پوچھا۔

''غلط اطلاع ہے۔ میں نے اس کی کوئی کاپی نہیں کی ہے''۔ کرنل گوپال نے منہ بنا کر کہا اور اس کے بولنے کے انداز سے ہی صفدر کو یقین ہو گیا کہ وہ سچ بول رہا ہے۔

''تم نے سچ بول کر اپنی موت آسان کر لی ہے۔ ورنہ میں تمہیں اذیت دے دے کر مارنے کا سوچ رہا تھا''۔ صفدر نے کہا۔

''کک کک۔ کیا۔ کیا مطلب''...... کرنل گوپال نے چونک کر کہا لیکن دوسرے لمحے کمرہ یکلخت ریٹ ریٹ کی آواز اور اس کی تیز چیخوں سے گونج اٹھا۔ صفدر نے یکلخت مشین پسٹل کا رخ اس کی طرف کرتے ہوئے اس پر فائرنگ کر دی تھی۔ کرنل گوپال کا جسم گولیوں سے چھلنی ہو گیا اور اس کی آنکھیں بے نور ہو گئیں۔

''کام پورا ہو گیا ہے۔ اب ہمیں اس ہیڈ کوارٹر میں بم لگانے ہیں اور اسے تباہ کر کے یہاں سے نکلنا ہے''...... صفدر نے اٹھتے ہوئے کہا تو ناٹران نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

فرسٹ سٹار کلب خاصے وسیع و عریض ایریے میں پھیلا ہوا تھا۔ اس میں کئی عمارتیں تھیں جو سب کی سب تین منزلہ تھیں۔ ایک لحاظ سے یہ ایک بہت بڑا کمپلیکس تھا جس میں کلب، جوا خانہ، ریستوران اور ڈانس ہاؤس وغیرہ ہر قسم کی تفریح مہیا کی جاتی تھی۔ ایک طرف وسیع و عریض پارکنگ تھی۔ تنویر نے کار پارکنگ میں لے جا کر روکی اور پھر وہ سب کار سے نیچے اترے اور کلب کے مین گیٹ کی طرف بڑھ گئے۔ چونکہ مرکزی عمارت کلب کی تھی اس لئے ظاہر ہے کہ لورین اپنے آفس میں ہی مل سکتی تھی۔ کلب کا ہال خاصا وسیع و عریض تھا اور اس میں موجود لوگ شہر کے اعلیٰ طبقے سے متعلق نظر آتے تھے اس لئے ہال میں خاموشی اور سکون تھا۔

ہال کو انتہائی خوبصورت انداز میں سجایا گیا تھا اور اس سجاوٹ میں اعلیٰ ذوق کی جھلک نظر آ رہی تھی۔ ایک طرف وسیع کاؤنٹر تھا جس کے پیچھے چار خوبصورت اور نوجوان لڑکیاں موجود تھیں جن میں

سے ایک فون سامنے رکھے سٹول پر بیٹھی ہوئی تھی۔ جولیا اس کاؤنٹر کی طرف بڑھتی چلی گئی۔

''یس مس''...... ایک لڑکی نے جولیا اور اس کے ساتھیوں کے قریب آنے پر انتہائی مہذبانہ لہجے میں کہا۔

''مادام لورین سے ملنا ہے''...... جولیا نے کہا۔

''ایک منٹ میں معلوم کرتی ہوں''...... لڑکی نے کہا اور رسیور اٹھا کر اس نے تیزی سے چند نمبر پریس کر دیئے۔

''کاؤنٹر سے بول رہی ہوں۔ مادام لورین سے ایک خاتون اور تین مرد ملاقات چاہتے ہیں''...... لڑکی نے کہا۔

''اوہ اچھا''...... لڑکی نے دوسری طرف سے بات سن کر کہا اور پھر رسیور رکھ دیا۔

''سوری مس وہ اپنی رہائش گاہ پر جا چکی ہیں۔ آپ کل ملاقات کر لیں''...... لڑکی نے کہا۔

''ان کی رہائش گاہ کہاں ہے۔ ہمیں آج ہی ان سے ملنا ہے''۔ جولیا نے کہا۔

''سوری مس۔ ہمیں خاص طور پر منع کیا گیا ہے کہ ہم کسی کو مادام کی رہائش گاہ کے بارے میں نہ بتائیں کیونکہ وہ اپنی رہائش گاہ پر کسی سے نہیں ملتیں''...... لڑکی نے مؤدبانہ لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

''اوکے۔ ٹھیک ہے۔ کیا ہم ان کے کسی اسسٹنٹ سے مل سکتے

ہیں''...... جولیا نے کہا۔

''اوہ ہاں مسٹر براؤن منیجر ہیں۔ آپ ان سے مل لیں''...... لڑکی نے جواب دیا اور ایک سپروائزر کو اس نے اشارے سے بلایا۔

''یس مس''...... سپروائزر نے قریب آ کر پوچھا۔

''انہیں منیجر صاحب کے آفس میں لے جاؤ۔ انہوں نے ان سے ملاقات کرنی ہے''...... لڑکی نے سپروائزر سے کہا۔

''آئیں''...... سپروائزر نے کہا اور جولیا نے لڑکی کا شکریہ ادا کیا اور پھر اس سپروائزر کے پیچھے چلتے ہوئے وہ لفٹ کے ذریعے تیسری منزل پر پہنچ گئے۔ اس منزل کے ایک کونے پر ایک چھوٹی سی راہداری تھی جس کے آخر میں منیجر کا آفس تھا۔

''یہ منیجر صاحب کا آفس ہے۔ اندر ان کی سیکرٹری موجود ہے''...... سپروائزر نے دروازہ کھول کر انہیں اندر جانے کا اشارہ کرتے ہوئے کہا اور جولیا نے اثبات میں سر ہلایا اور اندر داخل ہو گئی۔ اس کے پیچھے کیپٹن شکیل، تنویر اور ٹائیگر بھی اندر داخل ہوئے۔ یہ ایک خاصا بڑا ہال نما کمرہ تھا جس کے کونے میں شیشے کا دروازہ تھا جس کے باہر میزیں اور کرسیاں موجود تھیں لیکن اس وقت ہال خالی تھا۔ جولیا اور اس کے ساتھی کاؤنٹر کی طرف بڑھ گئے۔

''مسٹر براؤن سے ملنا ہے۔ میرا نام کیتھرائن ہے اور یہ میرے ساتھی ہیں۔ ہم نے بزنس کے سلسلے میں بات کرنی ہے۔ ہمارا خیال

تھا کہ ہم مادام لورین سے ملیں گے لیکن کاؤنٹر سے معلوم ہوا کہ وہ اپنی رہائش گاہ پر جا چکی ہیں“...... جولیا نے کہا۔

”او کے۔ آپ تشریف رکھیں۔ ایک صاحب اندر موجود ہیں وہ جب باہر آئیں گے تو آپ منیجر صاحب سے ملاقات کرلیں“۔ لڑکی نے مسکراتے ہوئے کہا تو جولیا نے اثبات میں سر ہلا دیا اور پھر وہ سب ایک طرف رکھی ہوئی کرسیوں پر بیٹھ گئے۔ پھر تقریباً دس منٹ بعد دروازہ کھلا اور ایک صاحب باہر نکلے اور تیز تیز قدم اٹھاتے ہوئے بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گئے تو لڑکی نے رسیور اٹھایا اور بات کرنے لگی پھر اس نے رسیور رکھا اور جولیا کو اندر جانے کا اشارہ کیا۔

”آؤ“...... جولیا نے کہا اور وہ تینوں اٹھ کر اس شیشے والے دروازے کی طرف بڑھ گئے۔ شیشے کا دروازہ کھول کر وہ اندر داخل ہوئے۔ یہ ایک چھوٹا سا کمرہ تھا لیکن اسے انتہائی بہترین انداز میں سجایا گیا تھا۔ ایک بڑی سی میز کے پیچھے ایک ادھیڑ عمر آدمی بہترین تراش کا سوٹ پہنے بیٹھا ہوا تھا۔ جولیا اور اس کے ساتھیوں کے اندر داخل ہوتے ہی وہ اٹھ کھڑا ہوا اور پھر میز کے پیچھے سے نکل کر ان کے استقبال کے لئے آگے بڑھا۔

”مجھے براؤن کہتے ہیں۔ میں منیجر ہوں“...... براؤن نے مصافحے کے لئے جولیا کی طرف ہاتھ بڑھاتے ہوئے کہا۔

”میرا نام کیتھرائن ہے۔ میرے ساتھی آپ سے مصافحہ کریں

گے مجھے الرجی ہے اس لئے میں معذرت خواہ ہوں۔ مجھے امید ہے کہ آپ ناراض نہیں ہوں گے“...... جولیا نے کہا تو براؤن نے مسکراتے ہوئے ہاتھ ٹائیگر کی طرف بڑھا دیا۔ تنویر، کیپٹن شکیل اور ٹائیگر سے مصافحے کے بعد وہ واپس اپنی میز کے پیچھے کرسی پر بیٹھ گیا تو جولیا اور اس کے ساتھی دوسری طرف رکھی ہوئی کرسیوں پر بیٹھ گئے۔

”فرمائیں۔ میں آپ کی کیا خدمت کر سکتا ہوں“...... براؤن نے کاروباری انداز میں پوچھا۔

”مادام لورین سے ہماری بات کرا دیں“...... جولیا نے خشک لہجے میں کہا۔

”اوہ۔ آپ کاؤنٹر پر تشریف لائی تھیں تو کاؤنٹر گرل نے آپ کو بتایا نہیں کہ مادام تو اپنی رہائش گاہ پر چلی گئی ہیں۔ وہ آپ کی آمد سے تھوڑی دیر پہلے گئی ہیں اور اب تو ان سے ملاقات ناممکن ہے آپ فرمائیں کیا پرابلم ہے میں منیجر ہوں۔ میں آپ کی خدمت کرنے کی بھرپور کوشش کروں گا“...... براؤن نے کہا۔

”نہیں۔ ہمارا ان سے ملنا ضروری ہے۔ ان کی رہائش گاہ کہاں ہے ہمیں پتہ بتا دیں ہم خود ان سے بات کر لیں گے“...... جولیا نے کہا۔

”اوہ۔ آئی ایم رئیلی ویری سوری مس۔ ایسا ممکن نہیں ہے مادام اس معاملے میں بے حد سخت ہیں اگر آپ نے ان سے ہی ملاقات

کرنی ہو تو کل صبح دس بجے کے بعد کسی بھی وقت تشریف لے
آئیں ملاقات ہو جائے گی رہائش گاہ پر ایسا ممکن نہیں ہے“۔
براؤن نے کاؤنٹر گرل کی طرح صاف جواب دیتے ہوئے کہا۔
”سنیں مسٹر براؤن، مادام لورین اس ملک کی صدر نہیں ہے۔ وہ
ایک کاروباری خاتون ہے اس لئے آپ اپنا اور ہمارا وقت ضائع نہ
کریں اور اس کا پتہ بتا دیں“...... جولیا نے سرد لہجے میں کہا۔
”وہ اس ملک کے صدر سے بھی اہم شخصیت ہیں مس کیتھرائن۔
آپ برائے مہربانی ضد نہ کریں اور کل ان سے ملاقات کر
لیں“...... براؤن کا لہجہ بھی خشک ہو گیا تھا۔
”اوکے۔ جیسے آپ کہیں“...... جولیا نے ایک طویل سانس لیتے
ہوئے کہا اور کرسی سے اٹھ کھڑی ہوئی اور اس کے اٹھتے ہی ٹائیگر،
تنویر اور کیپٹن شکیل بھی اٹھ کھڑے ہوئے۔ براؤن بھی کھڑا ہو گیا۔
”شکریہ مس کیتھرائن“...... براؤن نے مسکراتے ہوئے کہا اسی
لمحے تنویر نے آگے بڑھ کر براؤن کی طرف مصافحے کے لئے ہاتھ
بڑھا دیا اور دوسرے لمحے براؤن چیختا ہوا ایک جھٹکے سے اچھل کر میز
کے اوپر سے گھسٹتا ہوا نیچے فرش پر ایک دھماکے سے آ گرا۔
اسی لمحے ٹائیگر بجلی کی سی تیزی سے بیرونی دروازے کی طرف
بڑھ گیا۔ کیپٹن شکیل بھی اس کے پیچھے تھا وہ دونوں باہر موجود لڑکی کو
کور کرنے گئے تھے۔ انہیں معلوم تھا کہ تنویر اور جولیا براؤن سے
ضروری پوچھ گچھ کر لیں گے۔ جیسے ہی براؤن نیچے گرا۔ تنویر کی لات

حرکت میں آئی اور براؤن ایک بار پھر چیختا ہوا سامنے کی دیوار سے
اس طرح جا ٹکرایا جیسے فٹ بال کک لگنے سے اڑتی ہوئی دیوار سے
جا ٹکراتی ہو۔ اس کے ساتھ ہی اس کا جسم ڈھیلا پڑتا چلا گیا۔ وہ
بے ہوش ہو چکا تھا۔
”اس کا کوٹ اس کی پشت سے نیچے کر دو“...... جولیا نے کہا تو
تنویر نے جھک کر براؤن کا کوٹ اس کے عقب میں کر کے اسے
اٹھا کر ایک کرسی پر بٹھا دیا۔
”اب اسے ہوش میں لے آؤ“...... جولیا نے کہا تو تنویر نے
اس کا منہ اور ناک دونوں ہاتھوں سے بند کر دیا۔ چند لمحوں بعد
جب براؤن کے جسم میں حرکت کے آثار پیدا ہونے لگے تو تنویر
نے ہاتھ ہٹائے اور پیچھے ہٹ کر کھڑا ہو گیا۔ اس نے جیب سے
مشین پسٹل نکال لیا تھا۔ چند لمحوں بعد براؤن کراہتے ہوئے ہوش
میں آ گیا۔ ہوش میں آتے ہی اس نے اٹھنے کی کوشش کی لیکن ظاہر
ہے کوٹ پشت کی طرف سے نیچے ہونے کی وجہ سے اس کا توازن
درست نہ رہا تھا اس لئے اٹھنے کی معمولی سی کوشش کے بعد دوبارہ
بیٹھ گیا۔
”یہ۔ یہ۔ یہ۔ کیا۔ کیا مطلب۔ تم کون ہو۔ یہ تم نے کیا کیا
ہے“...... براؤن نے ہونٹ بھینچتے ہوئے کہا۔
”مسٹر براؤن اگر تم اپنی اور اپنی سیکرٹری دونوں کی زندگی بچانا
چاہتے ہو تو مادام لورین کی رہائش گاہ کا پتہ بتا دو اور ہمارے سامنے

اسے فون کر کے اس بات کو کنفرم کرا دو کہ وہ واقعی رہائش گاہ پر موجود ہے''...... جولیا نے سرد لہجے میں کہا۔

''وہ مجھے یہاں سے نکال دے گی وہ ان معاملات میں بے حد سخت ہے''...... براؤن نے تقریباً رو دینے والے لہجے میں کہا۔

''اسے معلوم ہی نہیں ہو سکے گا کہ ہم نے تم سے اس کا پتہ معلوم کیا ہے یہ ہمارا وعدہ ہے''...... جولیا نے کہا۔ براؤن نے ایک لمحے کے لئے اسے خالی خالی نظروں سے دیکھا اور پھر اس نے مادام لورین کی رہائش گاہ کا پتہ بتا دیا۔ اس کا چہرہ بتا رہا تھا کہ وہ لڑنے بھڑنے والا آدمی نہیں ہے خالصتاً کاروباری آدمی ہے اس لئے اس وقت وہ اس طرح گھبرایا ہوا تھا جیسے اسے پھانسی پر لٹکا دیا گیا ہو۔

''گڈ۔ اب اس کا فون نمبر بتاؤ''...... جولیا نے پوچھا تو اس نے فون نمبر بتا دیا۔ جولیا نے فون پیس کے نیچے لگا ہوا بٹن پریس کر کے فون کو ڈائریکٹ کیا اور نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔ دوسری طرف گھنٹی بجنے کی آواز سنائی دی پھر کسی نے رسیور اٹھا لیا۔

''یس''...... دوسری طرف سے ایک نسوانی آواز سنائی دی۔

''کیا میری بات مادام لورین سے ہو رہی ہے''...... جولیا نے کہا۔

''یس آپ کون ہیں''...... دوسری طرف سے حیرت بھرے لہجے میں پوچھا گیا۔

''میرا نام کیتھرائن ہے اور میں نے آپ سے فوری ملاقات کرنی ہے۔ آپ کے کلب سے معلوم ہوا ہے کہ آپ اپنی رہائش گاہ پر چلی گئی ہیں۔ کیا آپ سے ملاقات ہو سکتی ہے۔ ایک بڑی بزنس ڈیل کے سلسلے میں فوری ملاقات کرنی ہے''...... جولیا نے کہا۔

''سوری کل کلب میں ملاقات ہو سکتی ہے۔ اس وقت نہیں۔ ویری سوری''...... دوسری طرف سے کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا تو جولیا نے رسیور رکھ دیا۔

''اسے آف کر دو''...... جولیا نے تنویر سے کہا اور تیزی سے بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گئی۔ باہر کیپٹن شکیل اور ٹائیگر موجود تھے۔ سیکرٹری جو پہلے کاؤنٹر کے پیچھے بیٹھی ہوئی تھی اب کاؤنٹر سے ہٹ کر علیحدہ کرسی پر بیٹھی تھی اور ٹائیگر اس کے پاس کھڑا تھا جب کہ کیپٹن شکیل دروازے کے قریب موجود تھا۔

''اسے بھی آف کر دو اور آؤ''...... جولیا نے ٹائیگر سے کہا اور تیزی سے بیرنی طرف بڑھ گئی۔ تھوڑی دیر بعد ان کی کار انتہائی تیز رفتاری سے مادام لورین کی رہائش گاہ کی طرف بڑھی چلی جا رہی تھی۔ آدھے گھنٹے بعد وہ مادام لورین کی رہائش گاہ کے سامنے موجود تھے۔ عمارت بے حد عالیشان تھی۔ وہ لفٹ کے ذریعے اوپر پہنچے اور پھر تھوڑی ہی دیر بعد وہ مادام لورین کے فلیٹ کے دروازے پر موجود تھے۔ فلیٹ کا دروازہ بند تھا اور باہر لاک لگا ہوا تھا البتہ سائیڈ پر مادام لورین کے نام کی پلیٹ موجود تھی۔

"میرا خیال ہے وہ کال کی وجہ سے نکل گئی ہے"...... جولیا نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"اب اگر اسے مینجر اور اس کی سیکرٹری کی موت کی اطلاع مل گئی تو وہ شاید ہی واپس آئے"...... تنویر نے کہا۔

"میرا خیال ہے کہ ہمیں اندر جا کر فلیٹ کی تلاشی لینی چاہیے ہوسکتا ہے کہ کوئی ایسا کلیو مل جائے جس کے بعد اس لورین سے ملنے کی ضرورت ہی نہ رہے"...... کیپٹن شکیل نے کہا تو جولیا نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ ٹائیگر نے بوٹ کا تسمہ نکالا اور اس کا سرا جس پر کور چڑھا ہوا تھا۔ لاک کے کی ہول میں داخل کر دیا اور چند لمحوں تک اسے ادھر ادھر گھمانے کے بعد کٹاک کی آواز کے ساتھ ہی تالا کھل گیا۔ یہ ایک لگژری فلیٹ تھا۔ جولیا اندر داخل ہوئی تو اس کے پیچھے ٹائیگر، کیپٹن شکیل اور تنویر بھی اندر داخل ہو گئے۔ جیسے ہی وہ اندر داخل ہوئے انہیں ایک نوجوان لڑکی ایک کرسی پر رسیوں سے بندھی ہوئی دکھائی دی تو وہ چونک پڑے۔ جولیا تیزی اسے اس کی طرف بڑھی۔

"ارے یہ کیا۔ یہ تو بندھی ہوئی ہے۔ اس کا منہ بھی بند ہے اور یہ بے ہوش ہے"...... جولیا نے چونک کر کہا اور باقی ساتھیوں نے اثبات میں سر ہلا دیئے۔

"اس کے منہ سے کپڑا نکال کر اسے ہوش میں لے آؤ لیکن ابھی اسے کھولنا مت۔ یہ کوئی خاص چکر لگتا ہے"...... جولیا نے کہا تو

تنویر آگے بڑھا اور اس نے کپڑا لورین کے منہ سے کھینچ کر نکال لیا اور پھر اس کا منہ اور ناک دونوں ہاتھوں سے بند کر دیا۔ چند لمحوں بعد جب اس کے جسم میں حرکت کے آثار نمودار ہونے لگے تو تنویر نے ہاتھ ہٹائے اور پیچھے ہٹ کر واپس اپنے ساتھیوں کے ساتھ کرسی پر بیٹھ گیا۔ تھوڑی دیر بعد لورین نے کراہتے ہوئے آنکھیں کھولیں اور اس نے لاشعوری طور پر اٹھنے کی کوشش کی لیکن ظاہر ہے بندھی ہونے کی وجہ سے وہ صرف کسمسا کر رہ گئی۔

"تمہیں کس نے بے ہوش کر کے باندھا اور پھر تمہارے منہ میں کپڑا بھی ٹھونس دیا گیا تھا"...... جولیا نے کہا تو لورین نے چونک کر جولیا اور اس کے ساتھیوں کی طرف دیکھا۔

"تم۔ تم کون ہوں"...... لورین نے کہا۔

"میرا نام کیتھرائن ہے اور یہ میرے ساتھی ہیں۔ میں نے تمہیں فون کیا تھا لیکن تم نے ملاقات سے انکار کر دیا۔ تمہارے مینجر براؤن سے یہاں کا پتہ پوچھ کر ہم یہاں آئے تو تم یہاں بے ہوشی کے عالم میں بندھی ہوئی تھیں اور تمہارے منہ میں بھی کپڑا ٹھونسا گیا تھا"...... جولیا نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"تم میری رسیاں کھولو پلیز"...... لورین نے کہا۔

"سوری لورین فی الحال ایسا ممکن نہیں ہے اب جب تک تم ہمارے سوالوں کے درست جواب نہیں دو گی تمہیں کھولا نہیں جائے گا"...... جولیا نے کہا۔

''تم کیا پوچھنا چاہتی ہوں۔ تم نے تو کہا تھا کہ تم کوئی بزنس ڈیل کرنا چاہتی ہو''...... لورین نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

''تم نے کس کے کہنے پر ایجرٹن کالونی پر میزائلوں کی بارش کرائی تھی''...... جولیا نے کہا تو لورین بے اختیار چونک پڑی۔

''اوہ۔ اوہ تم۔ تم کہیں عمران کے ساتھی تو نہیں ہو''...... لورین نے کہا تو جولیا کے ساتھ ساتھ اس کے باقی ساتھی بھی لورین کے منہ سے عمران کا نام سن کر بے اختیار چونک پڑے تھے۔

''کیا تم عمران کو جانتی ہو''...... جولیا نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

''کاش میں نہ جانتی ہوتی تو وہ میرا یہ حال کر کے نہیں جا سکتا تھا''...... لورین نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا تو جولیا اور اس کے ساتھیوں کے چہرے پر مزید حیرت کے تاثرات ابھر آئے۔

''عمران یہاں آیا تھا اس نے تمہیں باندھا ہے کیوں''...... جولیا نے حیران ہو کر پوچھا۔

''کیا تم عمران سے الگ رہ کر کام کر رہے ہو''...... لورین نے بجائے جواب دینے کے الٹا سوال کر دیا۔

''ہاں''...... جولیا نے جواب دیا تو لورین نے بے اختیار ایک طویل سانس لیا۔

''پھر اس نے یہ حرکت کیوں کی حالانکہ میں نے اس کا کام کر دیا تھا میں نے اس کی بات بلیک کوبرا سے کرا دی تھی''...... لورین

نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

''کون بلیک کوبرا''...... جولیا نے پوچھا۔

''سنو تم مجھے کھول دو اگر تم واقعی عمران کے ساتھی ہو تو میں تمہیں کچھ نہیں کہوں گی''...... لورین نے کہا۔

''میں نے کہا ہے کہ پہلے میرے سوالوں کے جواب دو اور یہ بھی سن لو کہ یہ عمران تھا جس نے تمہیں صرف بے ہوش کرنے اور باندھنے پر اکتفا کیا ہے ہم اس قسم کے تکلفات کے قائل نہیں ہیں۔ ہم دل میں گولی اتار دینے کو اس بکھیڑے سے زیادہ آسان سمجھتے ہیں''...... جولیا نے کہا۔

''تم کیا پوچھنا چاہتی ہو''...... لورین نے کہا۔

''پہلے یہ بتاؤ کہ تم عمران کو کیسے جانتی ہو''...... جولیا نے کہا۔

''میں ایکریمیا کی ایجنسی بلیک راڈ میں کام کرتی رہی ہوں اور اس سلسلے میں اس کے ساتھ کئی بار ٹکراؤ بھی ہو چکا ہے لیکن عمران نے ہر بار مجھے شکست دی۔ اس سے مسلسل شکست کھانے کے بعد بلیک راڈ کا چیف مجھ سے بدظن ہو گیا اور اور اس نے میری سابقہ خدمات کے پیش نظر مجھے موت کی سزا تو نہ دی لیکن مجھے بلیک راڈ سے ہی نکال دیا۔ لیکن میں نے عہد کر لیا کہ میں جب بھی موقع ملا عمران سے اس کا انتقام ضرور لوں گی۔ اس نے مجھے دھوکہ دیا تھا۔ میں نے یہاں مخبری کا ایک نیٹ ورک قائم کیا ہوا ہے اور اس کے لئے مجھے اعلیٰ سطح پر تعلقات رکھنے پڑتے ہیں اور بلیک کوبرا تنظیم

کے ریڈ گروپ کے چیف کارلے سے بھی میرے تعلقات ہیں۔ پھر کارلے نے مجھ سے رابطہ کیا۔ اس نے مجھے کہا کہ عمران اپنے ساتھیوں سمیت یہاں موجود ہے لیکن ٹریس نہیں ہو رہا۔ میں اسے ٹریس کراؤں۔ چنانچہ میں نے اس سے بھاری معاوضہ وصول کیا اور ٹریس کر لیا کہ عمران اپنے ساتھیوں سمیت ایجرٹن کالونی کی ایک کوٹھی میں ہے جس پر کارلے نے اپنے ریڈ گروپ کو کال کیا اور اس کوٹھی کی اینٹ سے اینٹ بجا دی۔ وہاں سے لاشوں کا ایک بھی ٹکڑا نہ ملا بلکہ ایک سرنگ دریافت ہوئی جس سے ہمیں پتہ چل گیا کہ تم سب حملہ ہونے سے پہلے اس سرنگ کے راستے سے نکل گئے ہو۔ چنانچہ میں یہاں آ گئی۔ پھر تمہارا فون آیا لیکن میں نے ملاقات سے انکار کر دیا۔ اس کے بعد عمران خود آ گیا میں اسے دیکھ کر بے حد حیران ہوئی۔ عمران نے مجھے کہا کہ وہ اپنے ساتھیوں سے ہٹ کر کام کر رہا ہے اور وہ صرف بلیک کوبرا سے ایک اہم سلسلے میں ملنا چاہتا ہے۔ میرے بلیک کوبرا سے بھی گہرے مراسم ہیں چنانچہ میں نے بلیک کوبرا کو فون کیا اور عمران کی اس سے بات کرا دی۔ عمران نے اپنا نام فلیمنگ بتایا تھا اس لئے میں نے بھی بطور فلیمنگ اس کا بلیک کوبرا سے تعارف کرایا۔ عمران اور بلیک کوبرا کے درمیان باتیں ہوتی رہیں۔ میں عمران کی مدد کر رہی تھی میں نے بلیک کوبرا سے کہا کہ فلیمنگ اس سے کروڑوں ڈالر کی ڈیل کرنا چاہتا ہے۔ بعد میں عمران نے بھی یہی کہا کہ وہ واقعی ڈیل کرنا چاہتا ہے۔ بہرحال

کروڑوں ڈالرز کی ڈیل کی بات تھی اس لئے بلیک کوبرا فوراً ہی عمران سے ملاقات پر آمادہ ہو گیا۔ اس نے اسے ایک فون نمبر دیا کہ اس نمبر پر بات کر کے وہ کوڈ دوہرائے گا تو اسے بلیک کوبرا تک پہنچا دیا جائے گا۔ عمران نے میرا شکریہ ادا کیا۔ میں اسے دروازے تک چھوڑنے جانے ہی لگی تھی کہ اس نے میری کنپٹی پر ضرب لگا دیا اور میں بے ہوش ہو گئی اور اب تمہارے سامنے مجھے ہوش آیا ہے“۔ لورین نے پوری تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

”کیا عمران بلیک کوبرا کے پاس پہنچ گیا ہو گا“...... جولیا نے ہونٹ چباتے ہوئے پوچھا۔

”یہ تو مجھے معلوم نہیں ہے“...... لورین نے کہا۔

”تم فون کر کے بلیک کوبرا سے بات کرو اور اس سے پوچھو“...... جولیا نے کہا۔

”ٹھیک ہے۔ تم نمبر ملاؤ میں پوچھ لیتی ہوں“...... لورین نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے ایک نمبر بتا دیا۔

”مس کیتھرائن ایسا نہ ہو کہ دوبارہ فون کی وجہ سے بلیک کوبرا چونک پڑے“...... ٹائیگر نے کہا۔

”کیوں چونکنے کی وجہ“...... جولیا نے منہ بناتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے رسیور اٹھایا اور لورین کا بتایا ہوا نمبر پریس کر کے اس نے خود اٹھ کر رسیور لورین کے کان سے لگا دیا جبکہ ٹائیگر نے لاؤڈر کا بٹن آن کر دیا۔

''یس''...... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک نسوانی آواز سنائی دی۔

''کرنل فلپ سے بات کراؤ میں لورین بول رہی ہوں''۔ لورین نے کہا۔

''ہولڈ آن کریں''...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

''ہیلو کرنل فلپ بول رہا ہوں۔ اب کیا بات ہے''...... بلیک کوبرا کی جھلائی ہوئی آواز سنائی دی۔

''فلیمنگ آپ تک پہنچ گیا ہے یا نہیں''...... لورین نے پوچھا۔

''فلیمنگ۔ نہیں ابھی تک تو وہ راستے میں ہو گا۔ مجھ تک پہنچنا آسان تو نہیں ہے۔ کیوں کیا بات ہے''...... بلیک کوبرا نے کہا۔

''کوئی بات نہیں میں نے تو ایسے ہی پوچھا تھا۔ فلیمنگ بے حد ذہین آدمی ہے۔ آپ نے اس سے بات کرتے ہوئے خود محسوس کر لیا ہو گا اس لئے پلیز اس کا کام پورا کر دیں یہ میری خصوصی درخواست ہے''...... لورین نے کہا۔

''ٹھیک ہے اور کچھ''...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

''تھینک یو''...... لورین نے کہا اور جولیا نے رسیور اس کے کان سے ہٹا کر واپس کریڈل پر رکھ دیا۔

''اب تو مجھے کھول دو''...... لورین نے کہا۔

''دیکھو لورین یہ بات درست ہے کہ ہم عمران سے علیحدہ کام کر رہے ہیں اس لئے اگر تم ہمارے ساتھ تعاون کرو کہ کسی طرح ہمیں اس بلیک کوبرا تک پہنچا دو تو تمہیں رہا کیا جا سکتا ہے اور زندہ بھی

چھوڑا جا سکتا ہے''...... جولیا نے کہا۔

''مس کیتھرائن میں بھی طویل عرصے تک فیلڈ میں کام کر چکی ہوں اس لئے میں تمہاری پوزیشن کو سمجھتی ہوں لیکن تم بھی میری پوزیشن کو اچھی طرح سمجھ سکتی ہوں۔ بلیک کوبرا سے فون پر بات ہو جانا اور بات ہے لیکن ان حالات میں کسی کو اس کے ہیڈ کوارٹر تک پہنچانا اور بات ہے۔ مجھے اس کے ہیڈ کوارٹر کا علم نہیں ہے۔ عمران کو بھی اس نے خود کال کیا ہے ورنہ عمران بھی وہاں تک نہ پہنچ سکتا اور اب بھی کوئی پتہ نہیں کہ عمران وہاں تک پہنچتا بھی ہے یا نہیں''...... لورین نے کہا تو جولیا بے اختیار چونک پڑی۔

''یہ بات تم نے پہلی بار کی ہے۔ اس کا مطلب ہے کہ تم نے بلیک کوبرا کو کوئی خاص اشارہ کر دیا ہے''...... جولیا نے غراتے ہوئے کہا۔

''مجھے پہلے ہی شک پڑا تھا اس نے خواہ مخواہ باس کی ذہانت کی باتیں کی ہیں۔ اس کا مطلب ہے کہ اس نے جان بوجھ کر بلیک کوبرا کو ہوشیار کر دیا ہے''...... ٹائیگر نے کہا۔

''نہیں۔ یہ سب تمہارا وہم ہے۔ مجھے کیا ضرورت تھی اسے ہوشیار کرنے کی۔ اگر ایسی بات تھی تو میں عمران کی بلیک کوبرا سے بات ہی کیوں کراتی۔ باقی رہی اس کی ذہانت کی تعریف تو یہ بات بلیک کوبرا نے بھی تسلیم کی تھی اور شاید اسی ذہانت کی وجہ سے ہی اس نے ان حالات میں بھی عمران کو ہیڈ کوارٹر میں کال کر لیا''۔

لورین نے کہا۔

''وہ کس طرح وہاں پہنچے گا''...... جولیا نے کہا۔

''مجھے نہیں معلوم بلیک کوبرا نے اسے کوئی نمبر بتایا اس نے میرے سامنے اس نمبر پر کال نہیں کی۔ مجھے بے ہوشی کرنے کے بعد کی ہو تو مجھے نہیں معلوم۔ بلیک کوبرا نے اسے کہا تھا کہ اس نمبر پر فون کر کے وہ کوڈ دوہرائے جو اسے بلیک کوبرا نے بتایا تھا تو اسے ایک پتہ دیا جائے گا اور عمران وہاں پہنچ کر یہی کوڈ دوہرائے گا تو اسے اس کے پاس پہنچا دیا جائے گا''...... لورین نے جواب دیا اور جولیا اس کے لہجے سے ہی سمجھ گئی کہ وہ سچ بول رہی ہے۔

''دیکھو لورین ہم نے بہرحال اپنا مشن مکمل کرنا ہے۔ تم اگر خود کچھ نہیں کر سکتیں تو ہمیں کوئی ٹپ دو''...... جولیا نے کہا۔

''تم ہیڈ کوارٹر پہنچنا چاہتی ہو لیکن ایسا ہونا ناممکن ہے کیونکہ اس سارے علاقے پر بلیک کوبرا کا کنٹرول ہے اور میں جانتی ہوں کہ وہ کس قدر تیز آدمی ہے''...... لورین نے کہا۔

''بلیک کوبرا سے تمہارے تعلقات کیسے ہیں''...... اچانک ٹائیگر نے پوچھا تو لورین بے اختیار چونک پڑی۔

''بلیک کوبرا سے میری صرف ملاقات ہوتی ہے اور میں اس کے لئے کام کرتی ہوں اور بس''...... لورین نے کہا۔

''کیا وہ تمہارے کلب میں آتا رہتا ہے''...... جولیا نے پوچھا۔

''ہاں سال میں ایک دو بار''...... لورین نے جواب دیا۔

''کیا تم اسے فون کر کے اس سے ہماری ملاقات کرا سکتی ہو''...... جولیا نے کہا۔

''نہیں مس کیتھرائن آپ جو کچھ سوچ رہی ہیں ایسا ہونا ناممکن ہے۔ وہ بے حد ہوشیار آدمی ہے آسانی سے قابو میں نہیں آ سکتا''۔ لورین نے کہا۔

''اس کی رہائش گاہ کے بارے میں جانتی ہو''...... جولیا نے پوچھا۔

''ہاں۔ وہ ہائی آفیسرز کالونی میں رہتا ہے۔ مجرم ہونے کے باوجود اس کا بے حد نام اور عزت ہے اور وہ خود کو کسی اعلیٰ سرکاری عہدے دار سے کم نہیں سمجھتا۔ وہ کرنل فلپ کے نام سے مشہور ہے''...... لورین نے جواب دیا۔

''تمہیں اس کا فون نمبر معلوم ہے''...... جولیا نے پوچھا۔

''نہیں لیکن انکوائری سے معلوم کیا جا سکتا ہے''...... لورین نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

''کیا وہ تم سے ملاقات پر آمادہ ہو جائے گا''...... جولیا نے پوچھا۔

''جو تم سوچ رہی ہو ایسا نہیں ہو سکتا۔ موجودہ حالات میں تو وہ ویسے بھی محتاط ہو گا اس لئے وہ مجھ سے ملاقات نہ کرے گا۔ یہ بات طے ہے''...... لورین نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

''اس کا مطلب ہے کہ تم ہماری کوئی مدد نہیں کر سکتی''...... جولیا

نے قدرے سرد لہجے میں کہا۔

''میں واقعی کچھ نہیں کر سکتی ہوں جو کچھ میں کر سکتی تھی وہ میں نے کر دیا ہے''...... لورین نے بھی منہ بناتے ہوئے جواب دیا۔

''اوکے''...... جولیا نے کہا اور اٹھ کر کھڑی ہو گئی۔

''ایک منٹ مادام لورین۔ کارلے سے تمہارے انتہائی قریبی تعلقات ہیں۔کیا تم کارلے کو یہاں بلوا سکتی ہو''...... کیپٹن شکیل نے کہا۔

''سوری۔ وہ میرے کہنے پر نہیں آئے گا''...... لورین نے جواب دیا۔

''دیکھو لورین ہم اس لئے تمہارا لحاظ کر رہے ہیں کہ تمہارا تعلق فیلڈ سے رہا ہے لیکن اس کا یہ مطلب نہیں ہے کہ تم ہمیں اس طرح کے جواب دینا شروع کر دو۔ بولو کارلے کو یہاں بلواتی ہو یا نہیں''...... جولیا نے یکلخت پھٹ پڑنے والے لہجے میں کہا۔

''اس کا اپنا گروپ ہے۔ وہ کیوں میری کال پر بھاگا آئے گا۔ میں نے اس کا کام کیا ہے تو اس سے بھرپور معاوضہ بھی لیا ہے''...... لورین نے جواب دیا۔

''وہ اس وقت کہاں مل سکے گا''...... ٹائیگر نے پوچھا۔

''مجھے صرف اس کے آفس کا فون نمبر معلوم ہے۔ وہ کہاں ہے اور کہاں نہیں یہ مجھے معلوم نہیں ہے''...... لورین نے جواب دیا۔

''تم مخبری کا نیٹ ورک بھی چلاتی ہو اور یہ اس قدر مضبوط اور

وسیع نیٹ ورک ہے کہ مجرم تنظیم اس معاملے میں تمہاری خدمات حاصل کرتی ہے اور تم کارلے کے بارے میں کچھ نہیں جانتیں۔ ہونہہ۔تم نے ہماری نرمی سے اب ناجائز فائدہ اٹھانا شروع کر دیا ہے اور مسلسل ہمیں احمق بنانے کی کوشش کر رہی ہو''...... جولیا نے کاٹ کھانے والے لہجے میں کہا۔

''وہ بھی ہائی آفیسرز کالونی میں رہتا ہے''...... لورین نے ہونٹ چباتے ہوئے جواب دیا۔ شاید جولیا کی بات نے اسے لاجواب کر دیا تھا۔

''کوٹھی نمبر بتاؤ''...... جولیا نے پوچھا۔

''ہنڈرڈ ایس بلاک''...... لورین نے جواب دیا۔

''اس کے آفس اور اس کی رہائش گاہ کا فون نمبر بتاؤ''...... جولیا نے پوچھا۔

''مجھے صرف آفس کا فون نمبر معلوم ہے لیکن یہ خفیہ نمبر ہے''......لورین نے کہا۔

''بتاؤ''...... جولیا نے کہا تو لورین نے ایک فون نمبر بتا دیا۔

''مس کیتھرائن یہ آپ نے کیا انٹرویو کا سلسلہ شروع کر دیا ہے۔ آپ خواہ مخواہ کی باتوں میں وقت ضائع کر رہی ہیں یہ لورین اس لئے معاملے کو جان بوجھ کر لٹکا رہی ہے کہ شاید اس کا کوئی آدمی آ جائے۔ ہمیں آگے بڑھنا چاہئے''...... تنویر نے جھلاتے ہوئے لہجے میں کہا۔

"آگے بڑھنے کے لئے ہی تو بات چیت ہو رہی ہے"...... جولیا نے کہا۔

"آپ کارلے کو یہاں بلوانا چاہتی ہیں حالانکہ یہ غلط ہے۔ اس لورین نے لامحالہ اسے بھی کوئی نہ کوئی اشارہ کر دینا ہے۔ ہمیں خود کارلے کے پاس چلنا چاہئے"...... تنویر نے جواب دیا۔

"یہ ٹھیک کہہ رہا ہے مس کیتھرائن"...... ٹائیگر نے تنویر کا نام لئے بغیر اس کی بات کی تائید کرتے ہوئے کہا۔

"اوکے۔ ٹھیک ہے۔ اسے آف کر دو"...... جولیا نے لورین کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا اور تیزی سے مڑ کر کمرے سے باہر آ گئی۔ اسے اپنے عقب میں لورین کی چیخ کی آواز سنائی دی لیکن اس نے مڑ کر بھی نہ دیکھا۔ تھوڑی دیر بعد وہ سب کار میں بیٹھے اس اس علاقے سے باہر آ چکے تھے۔

"کارلے کی بجائے ہمیں اس کرنل فلپ کو کور کرنا چاہئے جو بلیک کوبرا ہے۔ فارمولا اسی کے پاس ہے جو ہمیں اس کے ہیڈ کوارٹر میں داخل ہونے کے بعد ہی مل سکتا ہے"...... کیپٹن شکیل نے کہا۔

"ٹھیک ہے"...... جولیا نے کہا۔ تنویر کار چلانے میں مصروف تھا۔ ان کی منزل اب ہائی آفیسر کالونی تھی۔ کالونی کے گرد باقاعدہ چار دیواری تھی اور چیک پوسٹ بھی بنی ہوئی تھی۔

"آپ یہیں بیٹھیں میں بات کرتی ہوں"...... جولیا نے کار

رکاوٹ کے قریب رکتے ہی کہا اور دروازہ کھول کر نیچے اتر آئی۔

"میں بھی آپ کے ساتھ چلتا ہوں"...... ٹائیگر نے کہا اور وہ بھی دروازہ کھول کر نیچے اتر آیا۔ پھر وہ دونوں تیز تیز قدم اٹھاتے اس کمرے کی طرف بڑھ گئے جس پر چیک پوسٹ کا باقاعدہ بورڈ لگا ہوا تھا۔ یہ ایک چھوٹا سا کمرہ تھا جس میں دو میزیں تھیں اور دونوں میزوں کے پیچھے دو ادھیڑ عمر آدمی بیٹھے ہوئے تھے۔

"میرا نام کیتھرائن ہے اور یہ میرے ساتھی ہیں جسٹن۔ ہم دونوں کا تعلق ڈیلی نیوز سے ہے اور ہم نے کرنل فلپ صاحب سے ملاقات کرنی ہے"...... جولیا نے ایک آدمی سے مخاطب ہو کر کرنل فلپ کی رہائش گاہ کا پتہ بتاتے ہوئے کہا۔

"کیا آپ کی کرنل فلپ سے ملاقات طے ہے"...... ادھیڑ عمر نے ایک رجسٹر جولیا کے سامنے کرتے ہوئے کہا۔

"جی ہاں"...... جولیا نے کہا اور ایک خانے میں کیتھرائن کے نام کے دستخط کر دیئے۔

"آپ کے ساتھ کتنے ساتھی ہیں اور کار کا نمبر کیا ہے"۔ ادھیڑ عمر نے رجسٹر اپنی طرف کرتے ہوئے پوچھا تو جولیا نے تفصیل بتا دی تو ادھیڑ عمر نے اندراجات کئے اور پھر ایک کارڈ پر مہر لگا کر جولیا کی طرف بڑھا دیا۔

"تھینک یو"...... جولیا نے کہا اور کارڈ لے کر وہ خاموشی سے باہر آ گئے۔

''رسمی کام ہو رہا ہے''...... ٹائیگر نے کار کے قریب پہنچتے ہوئے کہا۔

''ظاہر ہے یہ رہائشی کالونی ہے۔ صرف پروٹوکول کے تحت چیک پوسٹ ہے''...... جولیا نے کار کا دروازہ کھول کر اندر بیٹھتے ہوئے کہا۔ ٹائیگر بھی عقبی سیٹ پر بیٹھ گیا اسی لمحے راڈ ہٹا لیا گیا اور تنویر نے کار آگے بڑھا دی لیکن تھوڑا آگے جاتے ہی ایک اور رکاوٹ آ گئی لیکن یہاں صرف چار مسلح افراد موجود تھے۔

جولیا نے انہیں کارڈ دکھایا تو انہوں نے رکاوٹ ہٹا دی اور تنویر کار آگے لے گیا۔ اندر باقاعدہ بورڈ نصب تھا جس میں بلاکوں اور سڑکوں کی نشاندہی کی گئی تھی اس لئے انہیں کسی سے پوچھنے کی ضرورت محسوس نہ ہوئی تھی اور پھر تھوڑی دیر بعد انہوں نے ایک عظیم عالیشان کوٹھی کے گیٹ پر کرنل فلپ کی نیم پلیٹ چیک کر لی۔ تنویر نے کار گیٹ کے سامنے روک دی اور پھر وہ چاروں نیچے اتر آئے۔ تنویر نے کال بیل کا بٹن پریس کر دیا۔ دوسرے لمحے چھوٹا پھاٹک کھلا اور ایک مسلح دربان باہر آ گیا۔

''گیٹ کھولو ہمارا تعلق اخبار سے ہے اور ہماری کرنل فلپ صاحب سے ملاقات طے ہے''...... جولیا نے تحکمانہ لہجے میں کہا۔

''لیس مادام''...... دربان نے کہا اور واپس مڑ گیا تو وہ چاروں واپس کار میں بیٹھ گئے۔ چند لمحوں بعد بڑا پھاٹک کھل گیا اور تنویر کار اندر لے گیا۔ وسیع و عریض پورچ میں دو کاریں پہلے سے موجود

تھیں۔ وہاں موجود ایک ملازم نے ان کی رہنمائی ڈرائنگ روم کی طرف کی اور پھر چند لمحوں بعد دروازہ کھلا اور ایک نہایت مضبوط جسم کا مالک ادھیڑ عمر آدمی اندر داخل ہوا۔ اس کے چہرے پر حیرت کے تاثرات نمایاں تھے۔

''آپ لوگ کون ہیں اور کیسے یہاں آ گئے ہیں۔ میری تو کسی نیوز رپورٹر سے کوئی ملاقات طے نہیں ہے''...... کرنل فلپ نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

''طے نہیں تھی تو کوئی بات نہیں۔ کرنل فلپ صاحب اب تو ہو گئی ہے ملاقات''...... جولیا نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

''کیا آپ کو چیک پوسٹ پر روکا نہیں گیا''...... کرنل فلپ نے اور زیادہ غصیلے لہجے میں کہا۔

''روکا گیا تھا لیکن ہم نے انہیں بتایا کہ ملاقات طے ہے تو انہوں نے ہمیں داخلے کا کارڈ دے دیا''...... جولیا نے جواب دیا۔

''لیکن سوری میرے پاس وقت نہیں ہے۔ آپ جا سکتے ہیں''...... کرنل فلپ نے واپس مڑتے ہوئے کہا۔

''صرف ایک منٹ''...... جولیا نے کہا تو کرنل فلپ رک گیا۔

''میں نے سوری کہہ دیا ہے اور اتنا کافی ہے''...... کرنل فلپ نے اور زیادہ غصیلے لہجے میں کہا لیکن دوسرے لمحے وہ بری طرح چیختا ہوا اچھل کر صوفے پر گرا اور پھر رول ہو کر نیچے فرش پر جا گرا۔ جولیا کا بازو بجلی کی سی تیزی سے گھوما اور کرنل فلپ کی کنپٹی پر بھر

پور ضرب لگی تھی۔ اس سے پہلے کہ وہ اٹھتا پاس کھڑے ٹائیگر نے لات گھمائی اور دوسری ضرب کھا کر کرنل فلپ کے حلق سے ایک چیخ نکلی اور وہ ساکت ہو گیا۔

''اب تو باہر موجود لوگوں کا خاتمہ کرنا پڑے گا''...... تنویر نے کہا۔

''ہاں اب اس کے سوا اور کوئی چارہ نہیں ہے''...... جولیا نے کہا اور تنویر سر ہلاتا ہوا دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ اس کے پیچھے ٹائیگر اور کیپٹن شکیل بھی باہر چلے گئے تو جولیا نے کرنل فلپ کو گھسیٹ کر صوفے پر ڈالا اور پھر اس کا کوٹ اس کے عقب میں نیچے کر دیا اس کے بعد اس نے دونوں ہاتھوں سے اس کا ناک اور منہ بند کر دیا۔ چند لمحوں بعد جب اس کے جسم میں حرکت کے آثار نمودار ہونے لگے تو جولیا نے ہاتھ ہٹالئے اور پیچھے ہٹ کر کھڑی ہو گئی البتہ اس نے جیکٹ کی جیب سے مشین پسٹل نکال لیا تھا۔ تھوڑی دیر بعد کرنل فلپ نے کراہتے ہوئے آنکھیں کھول دیں اور آنکھیں کھولتے ہی اس نے اٹھنے کی کوشش کی لیکن کوٹ پشت کی طرف سے خاصا نیچے ہونے کی وجہ سے اس کا توازن برقرار نہ رہا اس لئے وہ اٹھ نہ سکا اور پھر دھڑام سے صوفے پر بیٹھ گیا۔

''یہ۔ یہ۔ یہ۔ کیا مطلب۔ تم۔ تم کون ہو۔ یہ کیا کیا ہے تم نے''...... کرنل فلپ نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

''ابھی خاموش بیٹھے رہو ورنہ گولی مار دوں گی''...... جولیا نے

غراتے ہوئے کہا تو کرنل فلپ نے بے اختیار ہونٹ بھینچ لئے تھوڑی دیر بعد ٹائیگر اندر داخل ہوا۔

''باہر چھ افراد تھے۔ عورتیں اور بچے نہیں تھے۔ تمام افراد کو ختم کر دیا گیا ہے کیونکہ یہ سب مسلح تھے''...... ٹائیگر نے جولیا سے مخاطب ہو کر کہا۔

''کیا۔ کیا کہہ رہے ہو۔ کس کو ختم کر دیا ہے تم نے''...... کرنل فلپ نے چونک کر کہا۔

''تمہارے مسلح ساتھیوں کو۔ اب اس وسیع و عریض کوٹھی میں تمہاری چیخیں سننے والا بھی کوئی نہیں ہے''...... جولیا نے سرد لہجے میں کہا۔

''اوہ۔ اوہ یہ۔ یہ تم نے کیوں کیا ہے ۔کون ہو تم''...... کرنل فلپ نے بری طرح خوفزدہ ہوتے ہوئے کہا۔ اس کے چہرے پر ہوائیاں اڑنے لگی تھیں۔

''باہر کا خیال رکھو میں اس سے انٹرویو کرتی ہوں''...... جولیا نے کہا اور کرسی پر بیٹھ گئی۔

''میں نے کہہ دیا ہے آپ بے فکر ہو کر کام کریں''...... ٹائیگر نے جواب دیا تو جولیا نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

''سنو کرنل فلپ۔ تم بلیک کوبرا ہو اور ہمیں وہ فارمولا چاہئے جو تمہارے ساتھیوں نے پاکیشیا سے حاصل کیا تھا۔ ایس ایف فارمولا، بولو اس فارمولے کی مائیکرو فلم کہاں ہے۔ تم تعاون کرتے

ہو یا تمہیں ہلاک کر دیا جائے''...... جولیا نے غراتے ہوئے کہا تو کرنل فلپ بے اختیار اچھل پڑا۔ اس کی آنکھیں حیرت اور خوف سے پھیل سی گئی تھیں۔

''مائیکروفلم، ایس ایف فارمولا۔ بلیک کوبرا۔ کیا مطلب۔ یہ تم کیا کہہ رہی ہو''...... کرنل فلپ نے کہا۔

''تمہیں سوال کرنے کی اجازت نہیں ہے صرف ہاں یا نہ میں جواب دو۔ تمہارے چھ ساتھی ہلاک ہو چکے ہیں ساتویں لاش تمہاری ہوگی۔ بولو''...... جولیا کا لہجہ اور زیادہ سرد ہو گیا۔

''میں کیا تعاون کرسکتا ہوں۔ میں یہ سب جانتا ہی نہیں۔ لگتا ہے تمہیں کسی نے میرے بارے میں غلط بتایا ہے۔ میں حاضر سروس کرنل ہوں اور یہاں اپنی فیملی کے ساتھ کچھ دن رہنے کے لئے آیا تھا لیکن میرا سسر ہلاک ہوگیا تھا اس لئے میری فیملی کو دوسرے شہر جانا پڑا۔ میں بھی آج روانہ ہونے کے لئے تیار ہو رہا تھا کہ تم پہنچ گئے۔ میں نہ کسی بلیک کوبرا کو جانتا ہوں اور نہ ہی میرا کسی فارمولے سے کوئی تعلق ہے۔ نجانے تمہیں میرے بارے میں یہ سب کس نے کہہ دیا ہے''...... کرنل فلپ نے کہا تو جولیا نے ہونٹ بھینچ لئے کیونکہ کرنل فلپ کے بولنے کے انداز سے لگ رہا تھا کہ وہ سچ بول رہا ہے۔ جولیا نے اس سے متعدد سوالات کئے اور پھر ان سوالوں کے جواب سن کر اسے یقین ہوگیا کہ کرنل فلپ سچ بول رہا ہے۔ مادام لورین نے مرنے سے پہلے انہیں زبردست ڈاج

دے دیا تھا اور جان بوجھ کر اس حاضر سروس کرنل کا پتہ دے دیا تھا تاکہ وہ یہاں ٹکریں مارتے رہیں۔ جولیا نے کرنل فلپ سے اس کی رہائش گاہ اور آفس کا فون نمبر پوچھا تو اس نے بتا دیا۔ یہ وہ نمبر نہیں تھا جس پر مادام لورین نے کال کیا تھا اور جولیا اور اس کے ساتھیوں نے یہ بھی محسوس کر لیا تھا کہ مادام لورین نے فون پر جس کرنل فلپ سے بات کی تھی اس کی آواز اور اس کرنل فلپ کی آواز میں خاصا فرق تھا۔

''تو اس لورین نے ہمیں احمق بنایا ہے''...... تنویر نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

''ہاں''...... جولیا نے کہا۔

''کرنل فلپ۔ کیا تمہارا ہم نام کوئی اور کرنل فلپ بھی اس رہائشی کالونی میں کہیں موجود ہے''...... جولیا نے چند لمحے توقف کے بعد پوچھا۔

''میں نہیں جانتا''...... کرنل فلپ نے جواب دیا۔

''ہونہہ۔ یہ تو کچھ نہ ہوا۔ ہم واقعی اس لورین کے چکر میں آ گئے ہیں''...... تنویر نے ہونٹ بھینچ کر کہا۔

''میرے خیال میں ہمیں ایک بار اس کرنل فلپ کی رہائش گاہ کا جائزہ لے لینا چاہئے''...... جولیا نے کچھ سوچ کر کہا تو کرنل فلپ چونک پڑا۔

''کیا مطلب''...... کرنل فلپ نے کہا۔

”کچھ نہیں۔ تنویر تم اس کا خیال رکھو۔ میں باقی ساتھیوں کے ساتھ اس کی رہائش گاہ چیک کر کے آتی ہوں“...... جولیا نے کہا تو تنویر نے اثبات میں سر ہلایا اور جولیا مڑ کر تیز تیز چلتی ہوئی کمرے سے نکل گئی۔

”آخر تم کس کرنل فلپ کو ڈھونڈ رہے ہو۔ مجھے اس کے بارے میں کچھ تو بتاؤ۔ ہو سکتا ہے میں اس سلسلے میں تمہاری کوئی مدد کر سکوں“...... جولیا کے جانے کے بعد کرنل فلپ نے تنویر سے مخاطب ہو کر کہا۔

”ہم مجرم تنظیم کے چیف بلیک کوبرا کی تلاش میں ہیں جس کا اصل نام کرنل فلپ ہے۔ ہمیں تمہارے بارے میں مادام لورین نے بتایا تھا اور اسی نے یہاں کا پتہ بھی دیا تھا“...... تنویر نے کچھ سوچ کر کہا اور پھر اسے ساری تفصیل بتا دی۔ اس کی بات سن کر کرنل فلپ بے اختیار ہنس پڑا۔

”تو تمہیں اس لڑکی نے واقعی احمق بنایا ہے۔ نہ میرا تعلق کسی مجرم تنظیم سے ہے اور نہ ہی میں وہ ہوں جس کی تمہیں تلاش ہے“۔ کرنل فلپ نے ہنستے ہوئے کہا۔ اس سے پہلے کہ ان میں مزید کوئی بات ہوتی اچانک کرنل فلپ کی جیب میں موجود سیل فون کی گھنٹی بج اٹھی۔ سیل فون کی گھنٹی سنتے ہی کرنل فلپ چونک پڑا اور تنویر نے اس کے چہرے پر قدرے پریشانی کے تاثرات نمودار ہوتے دیکھے۔ وہ چند لمحے اس کی طرف غور سے دیکھتا رہا پھر وہ آگے بڑھا اور

اس نے کرنل فلپ کی جیبوں کی تلاشی لی اور اس کی جیب سے ایک جدید ساخت کا ٹرانسمیٹر ٹائپ کا سیل فون نکال لیا۔

”یہ تم کیا کر رہے ہو۔ اسے واپس میری جیب میں رکھو۔ یہ میرا ذاتی فون ہے۔ میری فیملی والے مجھے کال کر رہے ہوں گے“۔ کرنل فلپ نے تیز لہجے میں کہا۔ تنویر نے اسکرین کا ڈسپلے دیکھا۔ اس پر کوئی نمبر نہ تھا صرف ایک کوڈ آ رہا تھا۔

”ابھی معلوم ہو جاتا ہے“...... تنویر نے کہا اور اس نے سیل فون کا ایک بٹن پریس کیا اور اسے کان سے لگا لیا۔

”کارلے بول رہا ہوں چیف“...... دوسری طرف سے ایک مردانہ آواز سنائی دی تو تنویر یکلخت اچھل پڑا۔ اسی لمحے کرنل فلپ نے چیخ کر فون کرنے والے کو کچھ بتانا چاہا لیکن تنویر نے تیزی سے آگے بڑھ کر اس کے منہ پر ہاتھ رکھ دیا۔ کرنل فلپ کے منہ سے نکلنے والی آواز اس کے منہ میں ہی دب کر رہ گئی۔ وہ چونکہ بندھا ہوا تھا اس لئے کوئی مزاحمت نہ کر سکتا تھا۔

”یس“...... تنویر نے آواز بدل کر کرخت لہجے میں کہا۔

”عمران اور اس کے ساتھی لورین تک پہنچ گئے ہیں چیف اور انہوں نے لورین سے آپ کے بارے میں شاید سب کچھ معلوم کر لیا ہے۔ اس کے فلیٹ میں اب اس کی لاش پڑی ملی ہے“۔ دوسری طرف سے کارلے کی آواز سنائی دی تو تنویر کی آنکھوں میں چمک آ گئی۔

"اوکے۔ میں تمہیں تھوڑی بعد کال کرتا ہوں"...... تنویر نے کہا اور دوسری طرف سے جواب سنے بغیر سیل فون کان سے ہٹایا اور رابطہ ختم کر دیا اور کرنل فلپ کو تیز نظروں سے گھورنے لگا۔

"تو تم بلیک کوبرا نہیں ہو"...... تنویر نے اسے گھورتے ہوئے کہا۔ اس نے کرنل فلپ کے منہ سے ہاتھ ہٹا لیا تھا۔

"نہیں"...... کرنل فلپ نے ڈھٹائی سے کہا۔

"تو تمہارا بلیک کوبرا کے کارلے سے کیا تعلق ہے"...... تنویر نے کہا۔

"کون کارلے۔ میں کسی کارلے کو نہیں جانتا"...... کرنل فلپ نے کہا۔

"اور تم نے کہا تھا کہ تم کسی لورین کو بھی نہیں جانتے"...... تنویر نے اسے گھورتے ہوئے سرد لہجے میں کہا۔

"ہاں۔ میں نہیں جانتا"...... کرنل فلپ نے اسی انداز میں کہا۔

"تو پھر کارلے نے تمہارے سیل فون پر کال کر کے یہ کیوں بتایا ہے کہ لورین کو پاکیشیائی ایجنٹوں نے ہلاک کر دیا ہے"۔ تنویر نے کہا تو کرنل فلپ کا رنگ بدل گیا۔

"میں نہیں جانتا۔ یہ رانگ نمبر ہو گا"...... کرنل فلپ نے کہا دوسرے لمحے کمرہ زوردار تھپڑ اور کرنل فلپ کی تیز چیخ کی آواز سے گونج اٹھا۔

"تم جھوٹ بول رہے ہو۔ تم کرنل فلپ عرف بلیک کوبرا ہو"۔

تنویر نے غصیلے لہجے میں کہا۔

"نہیں۔ میں بلیک کوبرا نہیں ہوں"...... کرنل فلپ نے کہا اور پھر کمرہ زوردار تھپڑوں اور اس کی چیخوں سے بری طرح سے گونجنا شروع ہو گیا۔ اس کی چیخیں سن کر جولیا اور اس کے ساتھی بھاگتے ہوئے وہاں پہنچ گئے۔

"کیا ہوا۔ کیوں مار رہے ہو اسے"...... جولیا نے تیز لہجے میں کہا۔

"ہمیں لورین نے ڈاج نہیں دیا تھا۔ یہ کرنل فلپ ہی بلیک کوبرا ہے"...... تنویر نے کہا تو اس کے ساتھی چونک پڑے۔

"کیا۔ کیا مطلب۔ تم کیسے کہہ سکتے ہو کہ یہ بلیک کوبرا ہی ہے"...... جولیا نے حیرت بھرے لہجے میں کہا تو تنویر نے کارلے کی کال کے بارے میں بتانا شروع کر دیا۔

"ہونہہ۔ تو یہ ہمیں ڈاج دینے کی کوشش کر رہا تھا"...... جولیا نے غراتے ہوئے کہا۔

"ہاں"...... تنویر نے کہا۔

"بہت چالاک آدمی ہے۔ اس نے ہمیں اپنے چہرے کے کسی تاثر سے یہ ظاہر ہی نہیں ہونے دیا تھا کہ یہ بلیک کوبرا ہے"۔ کیپٹن شکیل نے ہونٹ بھینچتے ہوئے کہا۔

"مجھے اجازت دیں۔ میں ابھی اس کے منہ سے سارا سچ نکلواتا ہوں"...... تنویر نے کہا اور ساتھ ہی اس نے جیب سے تیز دھار والا

ایک خنجر نکال لیا۔ اسے خنجر نکالتے دیکھ کر کرنل فلپ بری طرح سے چونک پڑا۔ اس کے چہرے پر خوف نمایاں ہو گیا۔

''کک کک۔ کیا مطلب۔ کیا تم مجھ پر تشدد کرو گے''...... کرنل فلپ نے گھبرائے ہوئے لہجے میں کہا۔

''ہاں۔ میں تمہاری بوٹی بوٹی الگ کر دوں گا تاکہ تم سچ بول سکو''...... تنویر نے اس کی آنکھوں کے سامنے خنجر لہراتے ہوئے کہا تو کرنل فلپ کا رنگ زرد پڑ گیا۔

''نن۔نن۔نہیں نہیں۔ مجھ پر ظلم نہ کرنا۔ میں بتاتا ہوں۔ میں تمہیں سب کچھ بتا دیتا ہوں''...... کرنل فلپ نے خوف بھرے لہجے میں کہا۔

''تو تم مانتے ہو کہ تم ہی بلیک کوبرا ہو''...... جولیا نے اسے گھورتے ہوئے سرد لہجے میں کہا۔

''میں بلیک کوبرا کا رول ضرور ادا کرتا ہوں لیکن میں اصل کرنل فلپ اور بلیک کوبرا نہیں ہوں''...... کرنل فلپ نے کہا تو وہ سب ایک بار پھر چونک پڑے۔

''کیا مطلب''...... جولیا نے کہا۔

''تم مجھے بلیک کوبرا یا کرنل فلپ کا ڈمی کہہ سکتے ہو۔ بلیک کوبرا کے گروپ انچارجوں سے میں بات کرتا ہوں انہیں ہدایات بھی دیتا ہوں اور ان سے ہر قسم کے مجرمانہ کام بھی کرواتا ہوں۔ سب سمجھتے ہیں کہ میں ہی اصل بلیک کوبرا ہوں لیکن اصل میں بلیک کوبرا کوئی

اور ہے جو میرے سوا کسی سے بات نہیں کرتا۔ وہ مجھے احکامات دیتا ہے اور میں اس کے احکامات بلیک کوبرا بن کر آگے پہنچاتا ہوں اور بس''...... کرنل فلپ نے کہا تو وہ سب حیران رہ گئے۔

''یہ کیسے ہو سکتا ہے۔ تم بلیک کوبرا ہو بھی اور نہیں بھی''۔ جولیا نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

''یہی سچ ہے۔ بلیک کوبرا اپنے ہیڈ کوارٹر میں رہتا ہے۔ وہ اپنا ہر حکم مجھے پہنچاتا ہے اور میں بلیک کوبرا بن کر گروپس کو ڈیل کرتا ہوں اور پھر مجھے جو رپورٹس ملتی ہیں وہ میں اصل بلیک کوبرا کو پہنچا دیتا ہوں''...... کرنل فلپ نے کہا۔

''اگر تم کرنل فلپ نہیں ہو تو کون ہو''...... ٹائیگر نے پوچھا۔

''میرا اصل نام سموتھی ہے۔ کرنل فلپ نے میرے چہرے پر اپنی پلاسٹک سرجری کرائی ہوئی ہے بظاہر میں ہی کرنل فلپ ہوں اور میں ہی بلیک کوبرا بھی ہوں۔ میری آڑ میں اس نے اپنے آپ کو چھپایا ہوا ہے''...... کرنل فلپ نے کہا۔

''یہ سارا چکر ہے کیا۔ اگر تم بلیک کوبرا نہیں ہو تو پھر اصل بلیک کوبرا کہاں ہے اور جس بلیک کوبرا نے عمران اور پاکیشیا سیکرٹ سروس کو چیلنج کیا تھا وہ کون ہے''...... جولیا نے کہا۔

''عمران اور پاکیشیا سیکرٹ سروس کو چیلنج بلیک کوبرا نے ہی کیا تھا لیکن اس نے مجھے ساری بات بتا دی تھی۔ اسے یقین تھا کہ تم لوگ لاکھ کوششیں بھی کر لو تو اس تک نہیں پہنچ سکو گے۔ تم زیادہ سے

زیادہ مجھ تک پہنچ جاؤ گے اور بس۔ اس نے کہا تھا کہ اگر تم مجھ تک پہنچ جاؤ تو میں تم سب کو ساری بات بتا دوں۔ تمہارے پاس اب زیادہ وقت نہیں بچا ہے۔ بلیک کوبرا کو دیئے ہوئے چیلنج کا وقت ختم ہونے میں صرف دو گھنٹے رہ گئے ہیں اور دو گھنٹے پورے ہوتے ہی تم چیلنج ہار جاؤ گے اور پھر تمہیں وہی کرنا پڑے گا جو بلیک کوبرا چاہتا ہے''...... سموتھی نے کہا۔

''اس نے چیلنج عمران کو دیا تھا ہمیں نہیں۔ چیلنج کے بارے میں عمران جانے اور وہ جانے۔ تم یہ بتاؤ کہ کرنل فلپ یا بلیک کوبرا اور اس کا ہیڈ کوارٹر کہاں ہے''...... جولیا نے غصیلے لہجے میں کہا۔

''میں نہیں جانتا۔ وہ مجھ سے صرف فون پر بات کرتا ہے۔ میری اس سے کبھی ملاقات نہیں ہوئی اور نہ ہی میں اسے ذاتی طور پر جانتا ہوں''...... سموتھی نے کہا۔

''یہ پھر ہمیں ڈاج دینے کی کوشش کر رہا ہے مس جولیا۔ تم مجھے اجازت دو۔ میں ابھی سارا سچ اس کے حلق سے نکلواتا ہوں''۔ تنویر نے غراتے ہوئے کہا۔

''اس کے سوا اب کوئی چارہ نہیں ہے۔ شروع ہو جاؤ''۔ جولیا نے سپاٹ لہجے میں کہا تو تنویر خنجر لہراتا ہوا آگے بڑھا۔

''رر۔ رر۔ رکو بتاتا ہوں''...... تنویر کو خنجر لے کر اپنی طرف آتے دیکھ کر سموتھی نے خوف بھرے لہجے میں کہا تو جولیا کے اشارے پر تنویر رک گیا۔

''اب اگر تم نے سچ نہ بتایا تو پھر میں اسے نہیں روکوں گی۔ اس کا خنجر اس وقت تک چلتا رہے گا جب تک تمہارے جسم کی ایک ایک بوٹی الگ الگ نہ ہو جائے''...... جولیا نے سرد لہجے میں کہا تو سموتھی کانپ کر رہ گیا۔

''مم مم۔ میں بلیک کوبرا کے ہیڈ کوارٹر کے بارے میں جانتا ہوں''...... اس نے کہا۔

''کہاں ہے اس کا ہیڈ کوارٹر''...... جولیا نے پوچھا۔

''وہ دارالحکومت میں ہی موجود ہے۔ میں تمہیں اس کا ایڈریس تو نہیں بتا سکتا لیکن اگر تم میری جان بخش دو تو میں تمہیں وہاں پہنچا سکتا ہوں''...... سموتھی نے کہا۔

''کیسے''...... جولیا نے پوچھا۔

''میں ڈمی بلیک کوبرا ہوں۔ میری ہیڈ کوارٹر تک رسائی ہے۔ سوائے بلیک کوبرا کے اور کوئی نہیں جانتا کہ میں ڈمی ہوں اس لئے ہیڈ کوارٹر میں میرا حکم اصل بلیک کوبرا کی طرح مانا جاتا ہے چونکہ بلیک کوبرا ہیڈ کوارٹر میں کم ہی اٹھتا بیٹھتا ہے اس لئے اس ہیڈ کوارٹر میں بھی مجھے ہی جانا اور رہنا پڑتا ہے''...... سموتھی نے جواب دیا۔

''پھر بلیک کوبرا کہاں ہوتا ہے''...... جولیا نے پوچھا۔

''وہ ہمیشہ اپنی خفیہ کمین گاہ میں رہتا ہے جس کے بارے میں اس نے مجھے بھی کچھ نہیں بتایا ہے''...... سموتھی نے کہا۔

''یہ کیا بات ہوئی۔ تم بلیک کوبرا ہو اور کرنل فلپ بھی۔ کیا ایسا

کبھی نہیں ہوا کہ تم سے پہلے بلیک کوبرا ہیڈ کوارٹر میں موجود ہو اور تم بھی بلیک کوبرا کے روپ میں وہاں پہنچ جاؤ۔ ایسی صورت میں تو ہیڈ کوارٹر میں کھلبلی مچ جانی چاہئے''...... جولیا نے کہا۔

''نہیں۔ ایسا کبھی نہیں ہوتا۔ بلیک کوبرا کو جب بھی ہیڈ کوارٹر جانا ہوتا ہے تو وہ مجھے کال کر کے بتا دیتا ہے۔ جب تک وہ ہیڈ کوارٹر میں رہتا ہے نہ میں کسی کو کال کرتا ہوں اور نہ ہیڈ کوارٹر جاتا ہوں۔ جب وہ ہیڈ کوارٹر سے چلا جاتا ہے تو وہ بھی اس کے بارے میں مجھے بتا دیتا ہے''...... سموتھی نے کہا۔

''تو تم ہیڈ کوارٹر کیسے جاتے ہو''...... جولیا نے پوچھا۔

''ہیلی کاپٹر کے ذریعے۔ میں ہیڈ کوارٹر کال کرتا ہوں تو وہاں سے ایک پائلٹ ہیلی کاپٹر لے کر یہاں پہنچ جاتا ہے اور پھر میں یہاں سے ہی ہیلی کاپٹر میں سوار ہو کر ہیڈ کوارٹر پہنچ جاتا ہوں''۔ سموتھی نے کہا۔

''کیا تم اکیلے جاتے ہو یا کسی اور کو بھی اپنے ساتھ لے جا سکتے ہو''...... جولیا نے پوچھا۔

''میں ہیڈ کوارٹر کے لئے چیف ہی ہوں۔ میں اکیلا جاؤں یا کسی کو اپنے ساتھ لے جاؤں اس پر بھلا کسی کو کیا اعتراض ہو سکتا ہے''...... سموتھی نے کہا۔

''تو تم ہمیں اپنے ساتھ ہیڈ کوارٹر لے جا سکتے ہو''...... جولیا نے اس کی طرف غور سے دیکھتے ہوئے کہا۔

''بالکل لے جا سکتا ہوں کیوں نہیں لے جا سکتا۔ لیکن شرط وہی ہے''...... سموتھی نے کہا۔

''کون سی شرط''...... جولیا نے کہا۔

''تمہیں وعدہ کرنا ہو گا کہ تم اور تمہارا کوئی ساتھی مجھے نقصان نہیں پہنچائے گا اور مجھے زندہ چھوڑ دے گا''...... سموتھی نے کہا۔

''اگر تم ہم سے تعاون کرو گے تو ہمیں بھی بلا وجہ تمہیں نقصان پہنچانے یا ہلاک کرنے کی ضرورت نہیں پڑے گی''...... جولیا نے سپاٹ لہجے میں کہا۔

''ٹھیک ہے۔ تم چاہو تو میں ابھی ہیڈ کوارٹر سے ہیلی کاپٹر منگوا لیتا ہوں۔ پھر تم میرے ساتھ اس ہیلی کاپٹر پر ہیڈ کوارٹر پہنچ جانا''۔ سموتھی نے کہا۔

''اگر یہ تمہاری کوئی چال ہوئی تو''...... تنویر نے غرا کر کہا۔

''میں تمہارے ساتھ ہی جاؤں گا۔ اگر میں نے تمہیں کوئی چکر دیا تو تم مجھے گولی مار سکتے ہو''...... سموتھی نے کہا۔

''ٹھیک ہے۔ تنویر اسے آزاد کرو۔ یہ ابھی ہیڈ کوارٹر فون کرے گا اور وہاں سے ہیلی کاپٹر منگوائے گا۔ مشین پسٹل کا رخ اسی کی طرف رکھنا۔ اگر اس نے کوئی چکر چلانے کی کوشش کی تو اسے بھون کر رکھ دینا''...... جولیا نے سرد لہجے میں کہا تو تنویر نے اثبات میں سر ہلا کر خنجر اور مشین پسٹل جیب میں رکھے اور پھر وہ سموتھی کو آزاد کرنے لگا۔ جولیا نے اسے سیل فون دے دیا۔ اس نے ان کے

سامنے ہیڈ کوارٹر کال کی اور وہاں سے ایک ہیلی کاپٹر بھیجنے کا حکم دیا۔ ایک گھنٹے کے بعد وہاں واقعی ایک جدید اور تیز رفتار ہیلی کاپٹر پہنچ گیا۔ ہیلی کاپٹر کی لینڈنگ کے لئے عمارت کی چھت پر ہیلی پیڈ بنایا گیا تھا۔ وہ سب سموتھی کے ہمراہ چھت پر پہنچ گئے۔ ہیلی کاپٹر میں سوائے پائلٹ کے اور کوئی نہ تھا۔ جولیا نے سب سے پہلے تنویر کو ہیلی کاپٹر میں جانے کا کہا پھر وہ سموتھی اور اپنے باقی ساتھیوں کے ساتھ ہیلی کاپٹر میں سوار ہوگئی اور پھر سموتھی کے کہنے پر پائلٹ نے ہیلی کاپٹر کو فضا میں بلند کرنا شروع کر دیا۔

عمران ہیرم کے ساتھ کار میں جب ایک مخصوص پوائنٹ پر پہنچا تو وہاں اسے سیاہ رنگ کا ایک ہیلی کاپٹر نظر آیا۔ ہیلی کاپٹر پر کوئی نشان نہ تھا۔ ہیلی کاپٹر میں ایک پائلٹ موجود تھا۔ عمران ہیرم کے کہنے پر ہیلی کاپٹر میں سوار ہو گیا اور چند لمحوں بعد وہ ہیرم کے ساتھ ہیلی کاپٹر میں بیٹھا پہاڑی علاقے پر پرواز کر رہا تھا۔

"تمہیں کرنل فلپ سے کیا کام ہے یہ تو بتاؤ"...... ہیرم نے عمران سے مخاطب ہو کر کہا۔

"مجھے ان سے بگ ڈیل کرنی ہے"...... عمران نے سنجیدگی سے کہا۔

"کیسی ڈیل"...... ہیرم نے چونک کر کہا۔

"ریڈ واٹر کی ڈیل"...... عمران نے کہا۔

"لیکن ریڈ واٹر میں ایسی کیا خاص بات ہے جس کے لئے تمہیں چیف نے خود اپنے پاس بلایا ہے۔ ایسے معاملات تو اس کے

گروپس ڈیل کرتے ہیں وہ ایسے معاملات میں کبھی کسی کے سامنے نہیں آیا ہے پھر تمہارے لئے اس نے خصوصی احکامات کیوں دیئے ہیں''...... ہیرم نے کہا۔

''یہ بات تم اپنے کرنل صاحب سے پوچھ لو''...... عمران نے کہا۔

''شاید تم بتانا نہیں چاہتے''...... ہیرم نے ہونٹ بھینچ کر کہا۔

''ایسی کوئی بات نہیں ہے مسٹر ہیرم۔ جب میں کرنل صاحب سے ڈیل کے سلسلے میں بات کروں گا تو آپ بھی وہاں موجود ہوں گے۔ ویسے شاید آپ کو میری بات سمجھ نہ آسکے گی''...... عمران نے کہا تو ہیرم نے کاندھے اچکائے اور خاموش ہو گیا۔ تھوڑی دیر بعد دور سے عمارتیں نظر آنے لگ گئیں۔ ہیلی کاپٹر ایک بڑی عمارت کے احاطے میں آہستہ آہستہ نیچے اترنے لگا۔

عمران سمجھ گیا کہ یہی بلیک کوبرا تنظیم کا ہیڈ کوارٹر ہو گا۔ جیسے ہی ہیلی کاپٹر کے پیڈ زمین سے لگے۔ اسی لمحے عمارت کے اندر سے چار مسلح آدمی باہر آ گئے۔

''آؤ''...... ہیرم نے ہیلی کاپٹر کا دروازہ کھول کر باہر نکلتے ہوئے کہا تو عمران بھی سر ہلا کر ہیلی کاپٹر سے باہر آ گیا۔ ہیرم ہیلی کاپٹر سے نکل کر مسلح افراد کی طرف بڑھ گیا اور وہ ان سے باتیں کرنے لگا۔ پھر وہ مڑا اور واپس عمران کی طرف آ گیا۔

''تم ان کے ساتھ چلے جاؤ۔ یہ تمہیں کرنل فلپ کے پاس پہنچا

دیں گے۔ میرا کام بس یہیں تک تھا''...... ہیرم نے کہا تو عمران نے اثبات میں سر ہلایا اور مسلح افراد کی طرف بڑھ گیا۔

''آئیں''...... ان میں سے ایک نے کہا اور واپس عمارت کی طرف مڑ گیا۔ عمران بھی اس کے پیچھے چل پڑا۔ وہ آفس کے انداز میں بنے ہوئے ایک کمرے میں پہنچے۔

''آپ کو یہاں رک کر انتظار کرنا ہو گا۔ کرنل فلپ ابھی مصروف ہیں۔ جب وہ فری ہو جائیں گے تو آپ کو ان کے پاس پہنچا دیا جائے گا''...... اس آدمی نے کہا۔

''لیکن میرا ان سے جلد سے جلد ملنا ضروری ہے''...... عمران نے کہا۔

''سوری۔ ابھی کرنل صاحب سے کوئی بات نہیں ہو سکتی۔ ان کے حکم سے ہی آپ کو یہاں ٹھہرایا جا رہا ہے۔ آپ ہمارے مہمان ہیں''...... اس آدمی نے کہا۔

''تمہارا نام کیا ہے''...... عمران نے پوچھا۔

''میرا نام ہڈسن ہے اور میں یہاں کا انچارج ہوں''...... اس آدمی نے جواب دیا۔

''کیا یہ کرنل فلپ کا خصوصی ہیڈ کوارٹر ہے''...... عمران نے پوچھا۔

''سوری۔ مجھے آپ کے کسی بھی سوال کا جواب دینے کی اجازت نہیں ہے''...... ہڈسن نے کہا۔

''آپ میری کرنل فلپ سے بات کرا دیں''...... عمران نے تیز لہجے میں کہا۔

''سوری جناب۔ کرنل صاحب جب تک خود رابطہ نہیں کرتے مجھے انہیں کال کرنے کی بھی اجازت نہیں ہے''...... ہڈسن نے کہا۔

''آپ کرنل فلپ سے بات فون پر کرتے ہیں یا ٹرانسمیٹر پر''۔ عمران نے کہا تو ہڈسن بے اختیار چونک پڑا۔

''کیوں آپ کیوں پوچھ رہے ہیں یہ بات پوچھنے کا مطلب''۔ ہڈسن نے کہا تو عمران بے اختیار مسکرا دیا۔

''آپ واقعی انتہائی وہمی آدمی ہیں مسٹر ہڈسن۔ میں بس ان سے ایک بار بات کرنا چاہتا ہوں اور کچھ نہیں''...... عمران نے کہا۔

''فون پر بات ہوتی ہے۔ خصوصی لائننگ بچھائی گئی ہے''۔ ہڈسن نے جواب دیا تو عمران کرسی سے اٹھ کھڑا ہوا۔

''اوکے''...... عمران نے کہا اور پھر اس سے پہلے کہ ہڈسن کچھ کہتا۔ عمران نے تیزی سے آگے بڑھ کر دروازہ بند کر کے اندر سے لاک کر دیا۔

''آپ کی اس حرکت کا بھی میں مقصد نہیں سمجھ سکا''...... ہڈسن نے بجھے ہوئے لہجے میں کہا۔

''اب دروازہ بند ہو جانے پر مطلب زیادہ جلدی سمجھ میں آ جائے گا''...... عمران نے ہڈسن کی طرف بڑھتے ہوئے کہا اور جیسے ہی اس کا فقرہ ختم ہوا ویسے ہی اس کا ہاتھ بجلی کی سی تیزی سے

ہڈسن کی طرف بڑھا اور دوسرے لمحے ہڈسن کے حلق سے ہلکی سے چیخ نکلی اور وہ اچھل کر ہوا میں قلابازی کھاتا ہوا ایک دھماکے سے فرش پر بچھی ہوئی قالین نما دری پر گرا۔

اس کا جسم اٹھنے کے لئے سمٹا لیکن پھر ایک جھٹکے سے سیدھا ہو گیا۔ عمران نے تیزی سے جھک کر اپنا ایک ہاتھ اس کے کاندھے پر اور دوسرا اس کے سر پر رکھا اور پھر ہاتھوں کو مخصوص انداز میں جھٹکا دیا تو ہڈسن کا انتہائی تیزی سے مسخ ہوتا ہوا چہرہ نہ صرف مزید مسخ ہونے سے رک گیا بلکہ تیزی سے نارمل ہونا شروع ہو گیا۔ چونکہ عمران نے اسے گردن سے پکڑ کر ایک جھٹکے سے اچھال کر نیچے گراتے ہوئے مخصوص انداز میں اس کی گردن میں بل ڈال دیا تھا اس لئے اگر اس فوری طور پر اس بل کو نہ نکالا جاتا تو ہڈسن چند لمحوں بعد ہلاک ہو جاتا۔ گردن کا بل نکل جانے کے بعد اب وہ بے ہوش پڑا ہوا تھا۔

عمران نے اسے اٹھا کر میز کے پیچھے موجود کرسی پر ڈالا اور پھر اس کی تلاشی لینی شروع کر دی لیکن اس کی جیبیں خالی تھیں۔ عمران نے میز کی درازیں کھول کر دیکھنی شروع کر دیں اور پھر اسے ایک دراز سے مشین پسٹل مل گیا۔ اس کا سائیلنسر بھی ساتھ ہی موجود تھا مشین پسٹل میں فل میگزین بھی موجود تھا۔ عمران نے سائیلنسر اٹھایا اور مشین پسٹل کی نال پر اسے فٹ کرنا شروع کر دیا۔ اب چونکہ اس کی تسلی ہو گئی تھی کہ اس کا اندازہ درست ہے اور کرنل فلپ سے

اس کی ہڈسن کے ذریعے بات ہوسکتی ہے اور ایک بار اس کی بات ہو جائے تو وہ خود ہی اس تک پہنچ جائے گا۔

اس لئے اس نے آفس سے باہر موجود مسلح آدمیوں کو ہلاک کرنے کا فیصلہ کر لیا تھا۔ اس نے ہیلی کاپٹر سے اترتے ہوئے وہاں صرف سات مسلح آدمی دیکھے تھے۔ ہوسکتا کہ دور چار اور بھی ہوں لیکن سائیلنسر لگے مشین پسٹل سے وہ آسانی سے انہیں ڈھیر کر سکتا تھا۔ چنانچہ سائیلنسر فٹ کرنے کے بعد وہ مشین پسٹل ہاتھ میں پکڑے مڑ کر دروازے کی طرف بڑھتا چلا گیا۔ اس نے دروازہ کھولا اور باہر نکل آیا۔ باہر برآمدے میں کوئی آدمی نہیں تھا البتہ چار مسلح آدمی برآمدے کے آخری کونے میں موجود تھے۔ وہ چاروں چونک کر عمران کی طرف دیکھنے لگے تو عمران نے مشین پسٹل سیدھا کیا اور اس کے ساتھ ہی ٹھک ٹھک کی آوازیں نکلیں اور پلک جھپکنے میں وہ چاروں مسلح آدمی اچھل کر نیچے گرے۔ ان کے منہ سے چیخیں نکلیں لیکن وہ چند لمحے ہی تڑپ سکے تھے۔ عمران نے ان کے دلوں کے اندر گولیاں اتار دی تھیں تاکہ وہ زیادہ دیر تک تڑپ نہ سکیں۔

"کیا ہوا کیا ہوا"...... اچانک ایک طرف سے کسی کی چیختی ہوئی آواز سنائی دی اور عمران اچھل کر ایک ستون کی اوٹ میں ہو گیا۔ اسی لمحے مزید تین مسلح آدمی دوڑتے ہوئے برآمدے میں داخل ہوئے اور فرش پر پڑے تڑپتے ہوئے آدمیوں کی طرف بڑھنے لگے

کہ عمران نے ایک بار پھر ٹریگر دبا دیا اور دوسرے لمحے یہ تینوں مسلح آدمی بھی اچھل کر منہ کے بل نیچے گرے ان کے حلق سے بھی چیخیں نکلی تھیں لیکن وہ بھی صرف چند لمحے ہی تڑپ سکے تھے۔ عمران اسی ستون کی اوٹ میں چند لمحے کھڑا رہا لیکن جب کسی طرف سے کوئی آواز نہ آئی تو وہ تیزی سے برآمدے سے نکلا اور دوڑنے کے انداز میں چلتا ہوا قریب دوسری عمارت کی طرف بڑھتا چلا گیا۔ ابھی وہ دروازے کے قریب پہنچا ہی تھا کہ ایک مسلح آدمی تیزی سے دوڑتا ہوا دروازے سے باہر نکل آیا۔ اس کے چہرے پر شدید پریشانی کے تاثرات تھے۔

"آپ اور یہاں۔ آپ تو ہیلی کاپٹر پر آئے تھے۔ یہ چیخیں کس کی تھی"...... مسلح آدمی نے عمران کو دیکھ کر ایک جھٹکے سے رکتے ہوئے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"اندر کتنے آدمی ہیں"...... عمران نے اس کی بات کا جواب دینے کی بجائے الٹا سوال کرتے ہوئے کہا۔

"اندر۔ اندر تو کوئی نہیں سب باہر ڈیوٹی پر ہیں۔ میں تو باتھ روم میں تھا۔ مگر......" مسلح آدمی نے جواب دیا تو عمران نے اپنا وہ والا ہاتھ جو اس نے پشت کی طرف کیا ہوا تھا اور جس میں مشین پسٹل تھا سامنے کیا اور پھر اس سے پہلے کہ مسلح آدمی سنبھلتا ٹھک ٹھک کی آوازوں کے ساتھ ہی گولیاں اس کے سینے میں گھستی چلی گئیں اور وہ مسلح آدمی چیختا ہوا اچھل کر پشت کے بل نیچے گرا اور

چند لمحے تڑپنے کے بعد ساکت ہو گیا۔

عمران تیزی سے عمارت کے اندر داخل ہوا۔ یہ ان مسلح آدمیوں کی مشترکہ رہائش گاہ تھی لیکن اندر کوئی آدمی نہ تھا۔ عمران باہر آیا اور پھر اس نے مسلح آدمی کی لاش کا بازو پکڑا اور ایک جھٹکے سے اسے اچھال کر اندر پھینک دیا۔ اس کے بعد اس نے عمارت کے چاروں طرف چکر لگایا لیکن وہاں واقعی اور کوئی آدمی نہ تھا تو عمران تیزی سے واپسی اسی آفس کی طرف بڑھا۔ سات مسلح آدمیوں کی لاشیں چونکہ برآمدے کے آخری کونے میں پڑی ہوئی تھیں اور برآمدے کے اختتام میں دیوار تھی اس لئے یہ لاشیں جب تک کوئی آدمی برآمدے میں نہ پہنچ جائے باہر سے نظر نہ آ سکتی تھی اس لئے وہ ان کی طرف سے مطمئن تھا وہ آفس میں داخل ہوا تو ہڈسن ویسے ہی کرسی پر بے ہوش پڑا ہوا تھا۔ عمران نے ایک نظر اسے دیکھا اور ایک بار پھر آفس سے باہر آ گیا۔ اب اسے خنجر اور رسی کے بنڈل کی تلاش تھی۔ اسے معلوم تھا کہ یہاں یقیناً اسلحے کا سٹور موجود ہو گا اور پھر تھوڑی دیر بعد اس نے ایسا سٹور تلاش کر لیا۔

اس نے سٹور سے اپنی مرضی کا کچھ اسلحہ لے کر جیبوں میں منتقل کیا اور پھر نائیلون کی مضبوط رسی اور ایک تیز دھار خنجر اٹھایا اور تیزی سے واپس آفس کی طرف بڑھ گیا۔ اس نے آفس میں پہنچ کر سب سے پہلے ہڈسن کو گھسیٹ کر سائیڈ پر پڑی ہوئی ایک کرسی پر ڈالا اور پھر رسی کی مدد سے ہڈسن کو مضبوطی سے باندھا اور پھر اس

نے ایک کرسی اٹھا کر سامنے رکھی اور اس پر بیٹھ کر اس نے خنجر سائیڈ کی تپائی پر رکھا اور پھر کرسی سے بندھے ہوئے ہڈسن کا ناک اور منہ بند کر دیا۔ چند لمحوں بعد جب اس کے جسم میں حرکت کے آثار نمودار ہونے لگے تو عمران نے ہاتھ ہٹا لئے۔ چند لمحوں بعد ہڈسن نے کراہتے ہوئے آنکھیں کھول دیں۔ کچھ دیر تک تو اس کی آنکھوں میں دھند سی چھائی رہی اور ہوش میں آتے ہی اس نے لاشعوری طور پر اٹھنے کی کوشش کی لیکن رسی سے بندھا ہونے کی وجہ سے صرف کسمسا کر ہی رہ گیا تھا۔

”یہ۔ یہ۔ یہ۔ کیا مطلب۔ یہ تم نے کیا کیا ہے۔ کک۔ کک کون ہو تم“...... ہڈسن نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا اس کی تیز نظریں سامنے بیٹھے عمران پر جمی ہوئی تھیں۔

”میں نے تمہیں کہا تھا ہڈسن کہ تم میری بات کرنل فلپ سے کرا دو لیکن تم نے میری بات نہیں مانی۔ اس کا نتیجہ تم نے دیکھ لیا کہ باہر موجود تمہارے آٹھ مسلح آدمی بھی ہلاک ہو چکے ہیں اور تم بھی اس حالت میں نظر آ رہے ہو“...... عمران نے نرم لہجے میں کہا۔

”کیا۔ کیا کہہ رہے ہو۔ تم نے مسلح آدمیوں کو ہلاک کر دیا ہے۔ اوہ اوہ ویری بیڈ۔ ریئلی ویری بیڈ“...... ہڈسن نے انتہائی افسوس اور پریشانی سے لہجے میں کہا۔

”ہاں اور یہ سب کچھ تمہاری ہٹ دھرمی کی وجہ سے ہوا ہے اب اگر تم اپنی جان بچانا چاہتے ہو مجھے بلیک کوبرا کا نمبر بتاؤ تاکہ

میں اس سے بات کرسکوں‘‘...... عمران نے کہا۔

’’بلیک کوبرا۔ کون بلیک کوبرا۔ یہ تو کرنل فلپ کا ہیڈ کوارٹر ہے۔ یہاں کوئی بلیک کوبرا نہیں ہے‘‘...... ہڈسن نے تیز لہجے میں کہا۔ عمران اس کے لہجے سے سمجھ گیا کہ وہ سچ بول رہا ہے اور اسے اس بات کا علم نہیں ہے کہ کرنل فلپ ہی اصل میں بلیک کوبرا تنظیم کا سربراہ ہے۔

’’اوکے۔ کرنل فلپ کے بارے میں بتا دو وہ کہاں ہے‘‘۔ عمران نے کہا۔

’’وہ یہاں نہیں ہے۔ وہ مشی گن گیا ہوا ہے۔ تھوڑی دیر تک آ جائے گا‘‘...... ہڈسن نے کہا۔

’’میری اس سے بات کراؤ‘‘...... عمران نے کہا۔

’’نہیں۔ اس نے منع کیا ہے۔ میں اس سے تمہاری بات نہیں کرا سکتا۔ تم بے شک مجھے گولی مار دو‘‘...... ہڈسن نے کہا۔

’’ٹھیک ہے تمہاری مرضی‘‘...... عمران نے تپائی پر پڑا ہوا خنجر اٹھایا اور دوسرے لمحے اس کا ہاتھ گھوما اور کمرہ ہڈسن کے حلق سے نکلنے والی چیخ سے گونج اٹھا۔ اس کا ایک نتھنا کٹ گیا تھا۔ عمران کا بازو ایک بار پھر گھوما اور ہڈسن کے حلق سے نکلنے والی چیخ کے ساتھ ہی اس کا دوسرا نتھنا بھی کٹ گیا تھا اور عمران نے خون آلود خنجر واپس تپائی پر رکھ دیا۔ ہڈسن کا چہرہ تکلیف کی شدت سے مسخ ہو رہا تھا اس کے دونوں نتھنوں سے خون بہہ رہا تھا اور وہ مسلسل دائیں

بائیں سر مار رہا تھا۔ عمران نے ایک ہاتھ سے ہڈسن کا سر پکڑا اور دوسرے ہاتھ کی مڑی ہوئی انگلی اس نے ہڈسن کی پیشانی پر ابھر آنے والی رگ پر آہستہ سے مار دی۔ ہڈسن کا بندھا ہوا جسم تڑپنے لگا اور اس کے حلق سے اس قدر تیز چیخ نکلی کہ کمرہ کافی دیر تک اس کی چیخ سے گونجتا رہا اس کی آنکھیں ابل کر باہر آ گئی تھیں اور چہرے کے ساتھ ساتھ اس کا پورا جسم بھی پسینے سے بھیگ گیا تھا۔

’’یہ سب سے ہلکا عذاب تھا ہڈسن اس کے بعد دوسری ضرب تمہارے جسم کی ایک ایک رگ کو اندر سے کاٹ کر رکھ دے گی لیکن تم مر نہیں سکو گے۔ اب بھی وقت ہے نمبر بتا دو‘‘...... عمران نے انتہائی سرد لہجے میں کہا۔

’’میں بتاتا ہوں۔ بتاتا ہوں‘‘...... اچانک ہڈسن نے کہا اور عمران اس کے چہرے پر ابھر آنے والے تاثرات اور ابلی ہوئی آنکھوں میں بجلی کے کوندے کی طرح لپکنے والی چمک سے ہی سمجھ گیا کہ ہڈسن اس لئے نمبر بتانے پر آمادہ ہو گیا کہ اس طرح کرنل فلپ اصل صورت کو سمجھ جائے اور وہ ہیڈکوارٹر فون کر کے اطلاع کر دے گا۔ اس طرح شاید وہ بچ جائے۔

’’بتاؤ‘‘...... عمران نے کہا تو ہڈسن نے نمبر بتا دیا۔

’’کرنل فلپ کے ساتھ بات کرنے کے لئے تمہارے درمیان کیا کوڈ طے ہیں‘‘...... عمران نے پوچھا۔

’’کوئی کوڈ نہیں ہیں‘‘...... ہڈسن نے کہا تو عمران نے ایک بار

پھر ہاتھ اٹھایا۔

''نہیں میں سچ کہہ رہا ہوں کوئی کوڈ نہیں ہیں۔ کوڈ کی ضرورت ہی نہیں ہے''...... ہڈسن نے کہا۔

''دیکھو ہڈسن تمہیں اندازہ نہیں ہے کہ تم کس عذاب میں پھنس چکے ہو۔ اب اگر تم نے مجھے چکر دینے کی کوشش کی تو تمہارا حشر ایسا ہو گا کہ تمہاری روح بھی صدیوں تک عذاب میں مبتلا رہے گی''۔ عمران نے غراتے ہوئے کہا۔

''میں سچ کہہ رہا ہوں''...... ہڈسن نے کہا تو عمران نے بے اختیار ایک طویل سانس لیا۔

''او کے۔ میں نمبر ملاتا ہوں تم کرنل فلپ سے بات کرو''۔ عمران نے کہا۔

''لیکن میں اس سے کیا کہوں گا''...... ہڈسن نے اس سے حیران ہو کر کہا۔

''کہو کہ میں پہنچ گیا ہوں اور یہاں آتے ہی میری طبیعت خراب ہو گئی ہے۔ جو کہہ رہا ہوں وہ کرو''...... عمران نے کرسی سے اٹھتے ہوئے کہا اور پھر اس نے میز پر پڑا ہوا سفید رنگ کا فون اٹھایا اور اسے تپائی پر رکھ دیا۔ اس نے رسیور اٹھا کر کان سے لگایا تو ٹون موجود تھی۔ عمران نے سب سے پہلے اس میں موجود لاؤڈر کا بٹن پریس کیا اور پھر ہڈسن کے بتائے ہوئے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔ جب دوسری طرف سے گھنٹی بجنے کی آواز سنائی

دی تو عمران نے اٹھ کر رسیور ہڈسن کے کان سے لگا دیا۔

''یس''...... غراہٹ بھری آواز سنائی دی اور عمران کے لبوں پر مسکراہٹ آ گئی کیونکہ یہ آواز بلیک کوبرا کی تھی۔ اس آواز کو سنتے ہی اسے یقین ہو گیا کہ کرنل فلپ ہی بلیک کوبرا ہے۔ اس آواز کو سنتے ہی عمران نے ہاتھ بڑھا کر کریڈل دبا دیا اور پھر رسیور واپس کریڈل پر رکھ دیا۔

''کیا ہوا۔ کیا مطلب''...... ہڈسن نے چونک کر کہا لیکن اسی لمحے عمران کا بازو گھوما اور ہڈسن کی کنپٹی پر اس کی مڑی ہوئی انگلی کا ہک پوری قوت سے پڑا اور ہڈسن کے حلق سے چیخ نکلی۔ اسی لمحے عمران نے دوسری ضرب لگا دی اور ہڈسن کی گردن بے اختیار مڑ گئی اور اس کا سر ڈھلک گیا۔ وہ بے ہوش ہو چکا تھا۔ عمران نے رسیور کی طرف ہاتھ بڑھایا ہی تھا کہ فون کی گھنٹی بج اٹھی اور عمران نے رسیور اٹھا لیا۔ کرنل فلپ کا ہڈسن نے جو نمبر دیا تھا وہ سیل فون کا تھا اور عمران کو یقین تھا کہ اس سیل فون میں ایسی ڈیوائس نہیں لگی ہو گی جس سے وائس چیکنگ ممکن ہو سکے۔ اس لئے وہ خاصا مطمئن دکھائی دے رہا تھا۔

''ہڈسن بول رہا ہوں''...... عمران نے ہڈسن کی آواز میں بات کرتے ہوئے کہا۔

''کیا بات ہے کال کیوں آف کر دی تھی''...... دوسری طرف سے بلیک کوبرا کی تیز آواز سنائی دی۔

''مجھے خود معلوم نہیں ہو سکا چیف۔ شاید نیٹ ورک میں کوئی گڑبڑ ہو گئی ہو گی''۔ عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

''بہرحال کیوں کال کی تھی کیا بات ہے۔ تم نے پہلے تو کبھی خود کال نہیں کی تھی''...... بلیک کوبرا نے سخت لہجے میں کہا۔

''مسٹر فلیمنگ یہاں پہنچ چکے ہیں چیف اور وہ جلد سے جلد آپ سے بات کرنے کے لئے بے تاب ہو رہے ہیں۔ ان کی ضد ہے کہ میں جلد سے جلد آپ سے ان کی بات کراؤں یا انہیں فوراً واپس بھیج دیا جائے''...... عمران نے کہا۔

''یو نانسنس۔ خواہ مخواہ میرا وقت برباد کیا۔ جب مجھے ضرورت ہو گی میں اس سے مل لوں گا۔ تم اسے تب تک اپنے پاس رکھو اور اب مجھے کال نہ کرنا۔ نانسنس''...... دوسری طرف سے انتہائی سخت لہجے میں کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا تو عمران مسکراتے ہوئے رسیور کریڈل پر رکھ دیا۔

عمران نے آگے بڑھ کر ہڈسن کی گردن پکڑی اور اسے زور سے جھٹکا دیا۔ کٹاک کی آواز کے ساتھ ہڈسن کی گردن کی ہڈی ٹوٹ گئی۔ وہ ایک لمحے کے لئے تڑپا اور پھر ساکت ہو گیا۔ ہڈسن کا قد کاٹھ عمران جیسا ہی تھا۔ عمران نے اسے اٹھایا اور ملحقہ روم میں لے گیا۔ تھوڑی دیر بعد وہ واپس آیا تو اس کے جسم پر ہڈسن کا لباس تھا اس نے جیب سے ایک ماسک نکالا اور اسے اپنے چہرے پر لگا کر انگلیوں اور ہتھیلیوں سے مخصوص انداز میں تھپتھپانا شروع کر دیا۔

تھوڑی ہی دیر میں اس کا چہرہ ہڈسن کے چہرے میں بدل چکا تھا۔ اس نے اطمینان کا سانس لیا اور پھر اس نے ہڈسن اور باہر موجود افراد کی لاشوں کو ٹھکانے لگانے کا انتظام کرنا شروع کر دیا۔ وہ کرنل فلپ کی واپسی سے پہلے وہاں سے سب کچھ صاف کر دینا چاہتا تھا تاکہ کرنل فلپ کو وہاں سے بھاگ نکلنے کا موقع نہ مل سکے۔ لاشیں ٹھکانے لگانے کے بعد اس نے ساری عمارت کا جائزہ لینا شروع کر دیا لیکن یہ دیکھ کر اسے شدید مایوسی ہو رہی تھی کہ یہ بلیک کوبرا کا ہیڈ کوارٹر نہیں تھا بلکہ ایک مخصوص ٹھکانہ تھا جہاں شاید اس نے اسے ملنے کے لئے بلایا تھا۔ اب ظاہر ہے عمران کو کرنل فلپ سے ملنے کے لئے وہاں رک کر اس کا انتظار تو کرنا ہی تھا۔ لاشوں کو ٹھکانے لگا کر وہ ایک کمرے کی طرف بڑھ گیا۔ ابھی وہ کمرے میں داخل ہوا ہی تھا کہ یکلخت اسے تیز اور انتہائی ناگوار بو کا احساس ہوا۔ اس نے سانس روکنے کی کوشش کی لیکن بے سود۔ دوسرے لمحے اس کے ذہن میں اندھیرا چھا گیا اور وہ خالی ہوتی ہوئی ریت کی بوری کی طرح گرتا چلا گیا۔

جولیا اور اس کے ساتھی ہیلی کاپٹر میں سوار فضاء میں بلند ہی ہوئے تھے کہ اچانک ہیلی کاپٹر کے اندر نیلے رنگ کی تیز روشنی پھیل گئی۔ یہ روشنی صرف ایک لمحے کے لئے ہوئی تھی پھر ختم ہو گئی لیکن اس کے ساتھ ہی جولیا کو یوں محسوس ہوا جیسے اچانک اس کی بینائی ختم ہو گئی ہو۔ اسے گھپ اندھیرا محسوس ہوا اور پھر جیسے اس اندھیرے نے اس کے ذہن کو اپنی گرفت میں لے لیا اور اس کے حواس اس اندھیرے میں ڈوبتے چلے گئے۔ پھر جس طرح اندھیرے میں جگنو چمکتا ہے اس طرح اس کے ذہن میں جھماکے ہوئے۔ اندھیرے میں روشنی کے نقطے بار بار ابھرنے لگے۔

آہستہ آہستہ روشنی تیز ہوتی چلی گئی اور پھر نہ صرف جولیا کی آنکھیں کھل گئیں بلکہ اس کا شعور بھی آہستہ آہستہ بیدار ہو گیا اور پوری طرح ہوش میں آتے ہی جولیا بے اختیار چونک پڑی اس نے حیرت سے ادھر ادھر دیکھا اور پھر اس کے منہ سے بے اختیار ایک

طویل سانس نکل گیا۔ اس نے دیکھا تھا کہ وہ ایک کرسی پر بیٹھی ہوئی ہے اور اس کا جسم مضبوطی کے ساتھ کرسی کے راڈز میں جکڑا ہوا ہے کہ اس کا حرکت کرنا تو ایک طرف اس کے لئے سانس لینا بھی مشکل ہو رہا تھا۔ اس کے دائیں بائیں اسی طرح راڈز والی کرسیوں پر ٹائیگر، کیپٹن شکیل اور تنویر بھی جکڑے ہوئے موجود تھے۔ ان کی گردنیں ڈھلکی ہوئی تھیں اور ایک مسلح آدمی سب سے آخر میں بیٹھے ہوئے ٹائیگر کے بازو میں انجکشن لگا رہا تھا۔

’’یہ ہم کہاں آ گئے ہیں‘‘...... اسی لمحے جولیا کو اپنے سے پہلے کرسی پر بیٹھے ہوئے تنویر کی آواز سنائی دی اور جولیا نے چونک کر اس کی طرف گردن موڑی تو اس نے دیکھا کہ تنویر بار بار آنکھیں جھپک رہا تھا۔ وہ بھی شاید جولیا کے ساتھ ہی ہوش میں آیا تھا۔ اسی لمحے مسلح آدمی ٹائیگر کے بازو میں انجکشن لگا کر واپس پلٹا۔

’’ہم کہاں ہیں مسٹر‘‘...... جولیا نے اس مسلح آدمی سے پوچھا۔

’’پرزنر ہاؤس میں‘‘...... مسلح آدمی نے سرد لہجے میں جواب دیا تو جولیا بے اختیار چونک پڑی۔

’’پرزنر ہاؤس۔ کیا مطلب۔ کس کا ہے یہ پرزنر ہاؤس‘‘۔ جولیا نے چونک کر کہا۔ اس کے لہجے میں حیرت تھی۔

’’تم سب بلیک کوبرا کے مہمان ہو‘‘...... اس آدمی نے مسکراتے ہوئے کہا تو جولیا ایک طویل سانس لے کر رہ گئی۔

’’کیا یہ بلیک کوبرا کا ہیڈ کوارٹر ہے‘‘...... جولیا نے پوچھا۔

"ہاں"...... اس آدمی نے جواب دیا۔

"کیا ہم والٹاس میں ہیں"...... جولیا نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"نہیں۔ تم دارالحکومت میں ہو۔ تم لوگ بلیک کوبرا کے دشمن ہو اور تم اس تک پہنچنے کی کوشش کر رہے تھے۔ جس ہیلی کاپٹر میں تمہیں لایا جا رہا تھا اس ہیلی کاپٹر میں تم پر لارج ویو ریز پھینکی گئی تھی تاکہ تمہیں بے ہوش کیا جا سکے اور تمہارے میک اپ چیک کئے جا سکیں اور ایسا ہی ہوا تھا۔ لارج ویو ریز سے تم فوراً بے ہوش ہو گئے اور تمہارے چہروں کی تصویریں بھی لے لی گئیں۔ جب ان تصویروں کی چیکنگ کی گئی تو بلیک کوبرا کو معلوم ہو گیا کہ تمہارا تعلق پاکیشیا سیکرٹ سروس سے ہے۔ اس طرح تمہیں بے ہوشی کی حالت میں ہی یہاں لایا گیا ہے۔ اب تمہیں اس لئے ہوش میں لایا گیا ہے کیونکہ یہاں بلیک کوبرا تم سب کو اپنے ہاتھوں سے ہلاک کرے گا"۔ اس آدمی نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"تو کیا ہمیں ہلاک کرنے کے لئے بلیک کوبرا خود یہاں آئے گا"...... اس بار کیپٹن شکیل نے پوچھا۔

"وہ یہیں ہے۔ بس تھوڑی دیر میں ہی وہ یہاں پہنچ جائے گا اور پھر وہ تم سب کو اپنے ہاتھوں سے ہلاک کر دے گا"۔ اس آدمی نے جواب دیا اور پھر وہ تیزی سے مڑا اور دروازے سے باہر نکل گیا۔

"ویری بیڈ۔ یہ تو ہم ابتدائی مرحلے میں ہی پکڑے گئے"۔ جولیا نے ان دونوں کے جانے کے بعد کہا۔

"اس کا مطلب تھا کہ ہماری اب تک کی ساری جدوجہد بے کار چلی گئی ہے"...... تنویر نے ہونٹ بھینچتے ہوئے کہا۔

"ہمیں اب یہاں سے نکلنے کی کوشش کرنی چاہئے ورنہ بلیک کوبرا یہاں آتے ہی ہمیں فوراً موت کے گھاٹ اتار دے گا"۔ کیپٹن شکیل نے کہا۔

"ہاں۔ مجھے بھی اسی بات کا خطرہ ہے اور میں نے بہت کوشش کی ہے لیکن یہ نئے طرز کی کرسیاں ہیں۔ ان کرسیوں کے راڈز نے ہاتھوں اور پیروں کے ساتھ پورے جسم کو جکڑ رکھا ہے اور ان راڈز سے رہائی خاصی مشکل ہو گی"...... جولیا نے کہا اور پھر ان سب نے واقعی اپنی پوری کوشش کر لی کہ کسی طرح اپنے آپ کو آزاد کرا لیں لیکن ان کی ساری کوششیں بے کار ثابت ہو رہی تھیں۔ وہ ابھی اسی کوششوں میں لگے ہوئے تھے کہ دروازہ کھلا اور ایک مسلح آدمی ایک بے ہوش آدمی کو کاندھے پر اٹھائے اندر داخل ہوا۔

اس کے پیچھے ایک اور مسلح آدمی تھا۔ اس کے ہاتھ میں ریموٹ کنٹرول جیسا ایک آلہ تھا۔ پھر اس بے ہوش آدمی کو جب کرسی پر بٹھایا گیا تو سب اسے دیکھ کر بے اختیار چونک پڑے کیونکہ وہ عمران تھا۔ دونوں مسلح آدمیوں نے عمران کو کرسی پر مخصوص انداز میں بٹھایا اور پھر جس آدمی کے ہاتھ میں ریموٹ کنٹرول جیسا آلہ

تھا اس نے آلے کا رخ عمران کی کرسی کی طرف کیا اور ایک بٹن پریس کر دیا۔ جیسے ہی اس نے بٹن پریس کیا اسی لمحے کرسی کے راڈز تیزی سے عمران کے ہاتھوں، پیروں اور جسم کو جکڑتے چلے گئے۔

جولیا اور باقی ساتھیوں کی نظریں ان مسلح آدمیوں پر ہی جمی ہوئی تھیں۔ جب انہوں نے عمران کو راڈز والی کرسی پر جکڑ دیا تو ایک مسلح آدمی نے جیب سے ایک سرنج نکالی اور اس کی سوئی پر موجود کیپ ہٹا کر اس نے عمران کے بازو میں انجکشن لگا دیا۔ پھر بازو سے سوئی نکال کر اس نے سوئی پر دوبارہ کیپ لگائی اور اسے جیب میں ڈال کر دونوں ہی تیز تیز قدم اٹھاتے کمرے سے باہر نکل گئے۔ تھوڑی دیر بعد عمران کے جسم میں حرکت کے آثار نمودار ہونے لگ گئے اور پھر اس کی آنکھیں ایک جھٹکے سے کھل گئیں لیکن اس کی آنکھوں میں دھند موجود تھی۔ چند لمحوں بعد جیسے ہی اس کا شعور بیدار ہوا عمران نے چونک کر ادھر ادھر دیکھا اور پھر اس کے چہرے پر بے اختیار مسکراہٹ تیرنے لگی۔

''اب میں کیا کر سکتا ہوں جولیا۔ قدرت کو ہی ہمارا فراق منظور نہیں ہے''...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''ہم اس وقت بلیک کوبرا کے ہیڈ کوارٹر میں ہیں اور بلیک کوبرا ابھی یہاں آئے گا اور پھر ہم سب کو موت کے گھاٹ اتار دے گا اور تمہیں مذاق سوجھ رہا ہے''...... جولیا نے کاٹ کھانے والے لہجے

میں کہا۔

''ایسے کاموں میں تو بہرحال ایسا ہوتا ہی ہے۔ تم بین الاقوامی مجرم تنظیم سے فارمولا واپس لینے آئے ہو۔ تمہارا کیا خیال ہے کہ یہ لوگ تمہیں پھولوں کے ہار پہنائیں گے۔ بینڈ باجوں سے تمہارا استقبال کریں گے اور بڑی خوشی کے ساتھ فارمولا دونوں ہاتھوں پر رکھ کر جھک کر تمہیں پیش کر دیں گے''...... عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

''ان فضول باتوں کو چھوڑو۔ ان کرسیوں کو دیکھو یہ نئے انداز کی راڈز والی کرسیاں ہیں۔ کیا تم انہیں کھول سکتے ہو''...... اچانک تنویر نے کہا تو عمران بے اختیار چونک پڑا۔ اس نے اپنی اور پھر ان کی کرسیوں کو چیک کیا اور پھر وہ ایک طویل سانس لے کر رہ گیا۔

''یہ کرسیاں واقعی جدید طرز کی ہیں۔ نہ تو ان کے ساتھ کوئی وائر دکھائی دے رہی ہے اور نہ کوئی بٹن۔ شاید یہ ریموٹ کنٹرول سے آپریٹ ہوتی ہیں''...... عمران نے کہا تو جولیا نے بے اختیار ہونٹ بھینچ لئے کیونکہ اب تک اس کا خیال تھا کہ عمران راڈز والی کرسی کو کھولنے کے لئے ضرور کوئی نہ کوئی ترکیب سوچ لے گا اور اس طرح ان کے بچ نکلنے کا سکوپ بن جائے گا لیکن عمران کے جواب نے یہ سکوپ بھی ختم کر دیا تھا۔ سب ساتھی عمران کی طرف ہی دیکھ رہے تھے کہ عمران نے آنکھوں کو مخصوص انداز میں جھپکنا شروع کر

دیا۔ وہ آئی کوڈ میں اپنے ساتھیوں کو خصوصی ہدایات دے رہا تھا اور ان ہدایات کے بعد عمران کے ساتھیوں کے چہروں پر اطمینان کے تاثرات ابھر آئے تھے۔

''باس۔ آپ ہم سے الگ کیوں ہوئے تھے''...... کچھ دیر بعد ٹائیگر نے عمران سے مخاطب ہو کر پوچھا۔

''میرا ارادہ تھا کہ میں بلیک کوبرا کو الگ رہ کر الجھاؤں اور تم سب اس کے ہیڈ کوارٹر کو تلاش کرنے کی کوشش میں لگے رہو۔ اس طرح دونوں میں سے کوئی تو ہیڈ کوارٹر تک پہنچ جاتا۔ اب مجھے کیا پتہ تھا کہ ہم سب ایک ساتھ ہی بلیک کوبرا کے ہیڈ کوارٹر پہنچیں گے''۔ عمران نے کہا۔

''کیا تم کرنل فلپ کو جانتے ہو''...... جولیا نے کہا۔

''ہاں۔ وہی بلیک کوبرا ہے''...... عمران نے کہا۔

''لیکن یہ کرنل فلپ ہے کون''...... جولیا نے پوچھا تو عمران نے اسے کرنل فلپ کی کرمنل لائف کے بارے میں بتانا شروع کر دیا۔

''اب تم بتاؤ''...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا تو جولیا نے اسے مختصر طور پر سموتھی تک پہنچنے اور ہیلی کاپٹر میں بے ہوش ہونے اور پھر یہاں ہوش میں آنے تک کی تفصیل بتا دی۔ عمران خاموش بیٹھا سنتا رہا اور پھر جواب میں اس نے ہڈسن کے پوائنٹ میں ہونے والی کارروائی بتا دی۔

''ہونہہ۔ یہ کرنل فلپ ضرورت سے زیادہ ہی شاطر ثابت ہو رہا ہے۔ ہمیں الجھانے کے لئے بار بار نت نئے انداز میں چکر چلا رہا ہے۔ لیکن بہرحال بکرے کی ماں کب تک خیر مناسکتی ہے ایک نہ ایک دن اسے چھری تلے آنا ہی ہوتا ہے''...... عمران نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا۔

''اب کیا کرنا ہے یہ سوچو''...... جولیا نے کہا۔

''اتفاق سے تم اس مشن کی لیڈر بن گئی ہو اور سوچنا صرف لیڈر کا کام ہوتا ہے اس لئے تم سوچو میں تب تک آرام کر لیتا ہوں''...... عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا اور پھر اس سے پہلے کہ جولیا اس کی بات کا کوئی جواب دیتی اچانک دروازہ کھلا اور دو مسلح آدمی اندر داخل ہوئے ان کے ہاتھوں میں مشین گنیں تھیں۔ وہ اندر داخل ہو کر سامنے کی دیوار کے ساتھ پشت لگا کر کھڑے ہو گئے۔ چند لمحوں بعد دو مسلح آدمی اور اندر داخل ہوئے۔ ان کے ہاتھوں میں کرسیاں تھیں۔ انہوں نے دونوں کرسیاں ان کے سامنے رکھ دیں اور پھر وہ واپس چلے گئے۔

''لو بھئی تدفین کی تیاریاں شروع ہو گئیں''...... عمران نے اونچی آواز میں کہا۔

''خاموش رہو''...... جولیا نے اسے جھڑکتے ہوئے کہا۔

''فکر نہ کرو ابھی تھوڑی دیر بعد ہمیشہ کے لئے خاموش ہونا پڑے گا''...... عمران بھلا کہاں باز آنے والا تھا۔ باقی ساتھیوں کے

چہرے ستے ہوئے تھے۔ وہ واقعی اس وقت اپنے آپ کو بے بس محسوس کر رہے تھے۔ انہیں موت واقعی قریب آتی ہوئی محسوس ہو رہی تھی۔ تھوڑی دیر بعد باہر سے قدموں کی آوازیں سنائی دیں تو عمران کے لبوں پر بے اختیار مسکراہٹ رینگنے لگی جبکہ باقی ساتھیوں نے ہونٹ بھینچ لئے۔

چند لمحوں بعد لمبے قد اور بھاری جسم کا ایک باوقار آدمی اندر داخل ہوا۔ اس نے آنکھوں پر سیاہ شیشوں کی گاگل لگائی ہوئی تھی۔ اندر موجود مسلح آدمیوں نے اپنی جگہ کھڑے کھڑے اسے سیلوٹ کیا تو اس آدمی نے ان کی طرف دیکھتے ہوئے معمولی سا سر ہلایا اور پھر وہ اونچی پشت کی کرسی پر بیٹھ گیا۔ اس کے پیچھے دو مزید مسلح افراد آئے اور اس کی کرسی کے دائیں بائیں کھڑے ہو گئے۔ اسے دیکھ کر جولیا اور اس کے ساتھیوں کے چہروں پر حیرت کے تاثرات نمودار ہو گئے کیونکہ آنے والا وہی سموتھی تھا جس نے انہیں بتایا تھا کہ وہ بلیک کوبرا کے ڈمی کے طور پر کام کرتا ہے۔ اس کا قد کاٹھ وہی تھا البتہ اس کے چہرے پر نیا میک اپ تھا۔

”دس گھنٹے پورے ہو چکے ہیں عمران اور تم چیلنج ہار گئے ہو“۔ اس آدمی نے عمران کی طرف دیکھ کر مسکراتے ہوئے کہا۔

”تو تم ہو بلیک کوبرا“...... عمران نے اس کی طرف غور سے دیکھتے ہوئے کہا۔

”ہاں۔تم شاید یہ سمجھ بیٹھے تھے کہ تم لورین کی مدد سے مجھ سے

فلیمنگ بن کر بات کرو گے تو میں تمہاری آواز نہیں پہچان سکوں گا۔ تم یہ کیوں بھول گئے تھے عمران کہ میں نے اپنے ہیڈ کوارٹر میں ایسی ڈیوائس لگا رکھی ہے کہ تم کسی بھی آواز میں بات کرو تو تمہاری اصل آواز میرے کانوں میں پہنچتی ہے۔ میں نے تمہیں فوراً پہچان لیا تھا۔ پہلے میں نے تمہاری کال کو اگنور کرنے کا فیصلہ کیا تھا لیکن جب میں نے دیکھا کر کارلے اور اس کے تمام گروپس تمہیں اور تمہارے ساتھیوں کو تلاش کرنے میں ناکام ہو رہے ہیں تو میں نے اس کھیل کو ختم کرنے کے لئے فوراً تمہیں اپنے پاس بلانے کا فیصلہ کر لیا۔ ادھر تمہارے ساتھی حیرت انگیز طور پر میری رہائش گاہ میں پہنچ گئے۔ میں نے انہیں چکر دیا کہ میں اصل بلیک کوبرا نہیں بلکہ ڈمی ہوں تو یہ میری باتوں میں آ گئے۔ تم سب واقعی میرے لئے خطرناک ثابت ہوتے جا رہے تھے اس لئے میں نے تم سب کو ایک ساتھ اپنے ہاتھوں سے ہلاک کرنے کا فیصلہ کر لیا تھا اس لئے میں نے انہیں بے ہوش کیا اور انہیں یہاں لے آیا۔ میرا ارادہ تھا کہ میں تم سے اپنے کسی دوسرے پوائنٹ پر بات کروں گا اور تمہیں وہیں ہلاک کر دوں گا لیکن جب تمہارے ساتھی یہاں پہنچے تو میں نے تمہیں بھی یہاں لانے کا فیصلہ کر لیا۔ تم نے ہڈسن کو ہلاک کر کے اس کی جگہ لے لی تھی لیکن تم یہ دیکھنا بھول گئے تھے کہ اس پوائنٹ پر جگہ جگہ خفیہ کیمرے لگے ہوئے تھے اور میں تمہیں دیکھ رہا تھا۔ جب تم عمارت کی چیکنگ کرنے اندر گئے تو میں نے دور بیٹھے

بیٹھے اس عمارت کے کمرے میں لائزم ریز فائر کر دی اور تم فوراً
بے ہوش ہو گئے اور پھر تمہیں بے ہوشی کی ہی حالت میں یہاں
لے آیا گیا۔ اب تم سب میرے قبضے میں ہو۔ تم نے مجھ تک پہنچنے
کے لئے دس گھنٹوں کا وقت لیا تھا جو پورا ہو چکا ہے۔ تم چیلنج ہار
چکے ہو۔ اب تم میرے رحم و کرم پر ہو۔ میں چاہوں تو تمہارے
برین اسکین کر کے تم سب کو اپنا غلام بنا سکتا ہوں لیکن مجھے معلوم
ہوا ہے کہ تم بے حد طاقتور ذہن کے مالک ہو۔ تمہارا مائنڈ کسی بھی
صورت میں ٹرانس میں نہیں لیا جا سکتا۔ اسی طرح تمہارے ساتھیوں
کو بھی میں اپنا غلام نہیں کتا ہوں۔ اس لئے میں نے تم سب کو
ہلاک کرنے کا فیصلہ کر لیا ہے۔ اب تم سب ایک ساتھ مرو گے وہ
بھی میرے ہاتھوں''...... بلیک کوبرا نے فاخرانہ لہجے میں کہا اور اس
کی باتیں سن کر جولیا اور اس کے ساتھیوں نے بے اختیار ہونٹ
بھینچ لئے کہ وہ اصل بلیک کوبرا تک پہنچ گئے تھے لیکن انہوں نے
اس کی اداکاری سے دھوکہ کھا کر اس کے جھوٹ کو سچ مان لیا کہ وہ
ڈمی بلیک کوبرا ہے۔

''اگر میرے ہاتھ کھلے ہوتے تو تمہاری اس شاندار تقریر پر میں
یقیناً تالیاں بجا کر تمہیں داد دیتا کرنل فلپ لیکن افسوس۔ ہاں تم
چاہو تو میرے حصے کی داد اپنے ہاتھوں سے تالیاں بجا کر لے سکتے
ہو''۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''تم شاید اس لئے مطمئن ہو اور اس لئے اس انداز میں باتیں

کر رہے ہو کہ تم ان کرسیوں سے آزاد ہو کر ہم پر حملہ کر کے ہمیں
ختم کر دو گے تو میں تمہاری یہ غلط فہمی دور کر دوں کہ ایسا ممکن ہی
نہیں ہے۔ بلیک کوبرا جتنا رے بارے میں جانتا ہے اتنا شاید
وہ اپنے بارے میں بھی نہیں جانتا اس لئے مجھے معلوم ہے کہ کس قسم
کی کرسیاں تمہیں روک سکتی ہیں اور یہ اسی قسم کی کرسیاں ہیں''۔
بلیک کوبرا نے کہا۔

''مجھے معلوم ہے کہ یہ نئی ساخت کی کرسیاں ہیں اور میں چیک
بھی کر چکا ہوں کہ یہ کسی بھی طریقے سے آپریٹ نہیں ہو سکتیں
ہیں''...... عمران نے کہا۔

''تو تم اپنی ہار تسلیم کرتے ہو''...... بلیک کوبرا نے آنکھیں
چمکاتے ہوئے کہا۔

''ہار تو گلے میں ڈالنے کے لئے ہوتا ہے وہ بھی نکاح کے
وقت۔ یہ گلے میں ڈال لو تو پھر تسلیم تو کیا تسنیم، شمیم اور تحریم کے
ساتھ بھی ساری زندگی رہنا پڑتا ہے''...... عمران نے کہا تو بلیک کوبرا
اسے گھور کر رہ گیا۔

''تمہاری کوئی آخری خواہش ہے تو بتاؤ''...... بلیک کوبرا نے
جیسے اس کی باتیں نظر انداز کرتے ہوئے کہا۔

''ہاں۔ میری ایک خواہش ہے''...... عمران نے کہا۔

''بولو۔ کیا ہے خواہش''...... بلیک کوبرا نے پوچھا۔

''مجھے اس راڈز والی کرسی سے آزاد کر دو اور میری جگہ تم اس

کرسی پر آ کر بیٹھ جاؤ۔ تمہاری کرسی پر میں بیٹھنا چاہتا ہوں''۔ عمران نے مخصوص لہجے میں کہا تو بلیک کوبرا غرا کر رہ گیا۔

''عمران۔ میں تمہیں آخری موقع دے رہا ہوں۔ اگر تمہاری کوئی آخری خواہش ہے تو بتاؤ ورنہ میں ابھی فائرنگ اسکواڈ کو بلاؤں گا جو تم سب کو ایک ساتھ فائرنگ کر کے ہلاک کر دیں گے''...... بلیک کوبرا نے غراتے ہوئے کہا۔

''بس ایک وعدہ کرو''......عمران نے کہا۔

''کون سا وعدہ''...... بلیک کوبرا نے چونک کر کہا۔

''تم مجھے اور میرے ساتھیوں کو موت کے گھاٹ اتارنے جا رہے ہو۔ اگر ہم بچ گئے تو کیا تم فارمولا میرے حوالے کر دو گے''......عمران نے اس کی طرف غور سے دیکھتے ہوئے کہا۔

''تم کیسے بچ سکتے ہو''...... بلیک کوبرا نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

''زندگی اور موت اللہ کے ہاتھ میں ہے۔ تم وعدہ کرو بس''۔ عمران نے کہا۔

''نہیں۔ میں کوئی وعدہ نہیں کر سکتا۔ ریگی، فائرنگ اسکواڈ کو بلاؤ''...... بلیک کوبرا نے پہلے عمران سے اور پھر اپنے دائیں طرف کھڑے ایک آدمی سے مخاطب ہو کر کہا تو اس آدمی نے اثبات میں سر ہلایا اور مڑ کر تیز تیز چلتا ہوا باہر چلا گیا۔

''اگر تمہیں یقین ہے کہ تم ہمیں ہلاک کر دو گے تو پھر تم وعدہ

کرنے میں کیوں ہچکچا رہے ہے۔ تمہیں تو فوراً وعدہ کر لینا چاہئے کیونکہ ہماری موت کے بعد تم خودبخود اپنے وعدے سے آزاد ہو جاؤ گے''......عمران نے کہا۔

''ٹھیک ہے۔ میں وعدہ کرتا ہوں کہ اگر تم زندہ رہے تو میں ایس ایف فارمولے کی مائیکروفلم تمہیں دے دوں گا''...... بلیک کوبرا نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا۔

''کیا تم نے اس مائیکروفلم کی مزید کاپیاں بھی بنائی ہیں''۔ عمران نے اس کی طرف غور سے دیکھتے ہوئے پوچھا۔

''نہیں۔ میں نے اس کی ضرورت نہیں سمجھی تھی''...... بلیک کوبرا نے کہا تو عمران نے اس کے چہرے سے اندازہ لگا لیا کہ وہ سچ بول رہا ہے۔ اسی لمحے وہ مسلح آدمی اپنے ساتھ پانچ مزید مسلح افراد کو لے کر اندر آ گیا۔

''ان کے سامنے پوزیشن پر آ جاؤ''...... بلیک کوبرا نے کہا تو پانچوں مسلح افراد فوراً آگے بڑھے اور وہ عمران اور اس کے ساتھیوں کے سامنے مشین گنیں لے کر گھٹنوں کے بل مخصوص انداز میں بیٹھ گئے۔

''ہمیں ہلاک کرنے کے لئے یہ پانچ الگ الگ آدمی کیوں۔ کیا ہمیں کسی ایک کی مشین گن سے ہلاک نہیں کیا جا سکتا تھا''۔ عمران نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

''میں تم سب کو ایک ساتھ ہلاک کرانا چاہتا ہوں اور یہ تم سب

پر اس وقت تک فائرنگ کرتے رہیں گے جب تک تمہارے جسم گولیوں سے چھلنی نہیں ہو جاتے''...... بلیک کوبرا نے کہا۔

''بلیک کوبرا کو مرنا نہیں چاہئے''...... عمران نے یکلخت گردن موڑ کر اپنے ساتھیوں سے کہا تو بلیک کوبرا اور اس کے ساتھی بے اختیار چونک پڑے۔ ان سب کے چہروں پر انتہائی حیرت کے تاثرات نمایاں تھے۔

''لیکن باس۔ اگر انہوں نے مزاحمت کی تو پھر''...... ٹائیگر نے کہا۔

''یہ سب کیا ہو رہا ہے۔ کیا تم سب موت کے خوف سے پاگل ہو گئے ہو جو اس حالت میں ایسی باتیں کر رہے ہو''...... بلیک کوبرا نے چیختے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی وہ مسلح افراد کی طرف مڑا لیکن اسی لمحے کمرے میں اوپن راڈز کے الفاظ گونجے اور اس کے ساتھ ہی کڑکڑاہٹ کی تیز آوازوں سے کمرہ گونج اٹھا۔ بلیک کوبرا بجلی کی سی تیزی سے واپس مڑا ہی تھا کہ یکلخت عمران اور اس کے ساتھیوں نے بھوکے عقابوں کی طرح ان سب پر حملہ کر دیا۔ مسلح افراد اور بلیک کوبرا چند لمحوں میں فرش پر بے ہوش پڑے ہوئے تھے۔ عمران اور اس کے ساتھیوں نے انتہائی برق رفتاری اور انتہائی مہارت سے یہ سب کچھ کیا تھا۔ صرف چند لمحوں میں یہ سب کچھ ہو گیا تھا اور وہ چاروں بے ہوش ہو چکے تھے۔ عمران اور اس کے ساتھیوں کو معلوم تھا کہ بلیک کوبرا تو بہرحال تھا ہی انتہائی تربیت

یافتہ اور مارشل آرٹ کا ماہر لیکن اس کے ساتھی بھی لڑائی بھڑائی میں ماہر ہوں گے اس لئے اگر انہیں سنبھلنے کا موقع مل گیا تو پھر انتہائی خوفناک لڑائی بھی شروع ہو سکتی ہے اور اگر خوفناک لڑائی کا آغاز ہو گیا تو پھر یقیناً وہ کسی نہ کسی کی موت پر ہی ختم ہو سکتی ہے اس لئے عمران نے اپنے ساتھیوں کو خاص طور پر ہدایت کی تھی اور انہوں نے واقعی اس ہدایت کی مکمل طور پر تعمیل کی تھی۔ جولیا، تنویر، کیپٹن شکیل اور ٹائیگر نے مسلح افراد کی مشین گنیں سنبھال لیں اور پھر انہوں نے بلیک کوبرا کو چھوڑ کر سب پر مسلسل فائرنگ کرنی شروع کر دی۔ کمرہ ریٹ ریٹ کی تیز آوازوں کے ساتھ گونج اٹھا اور بے ہوش پڑے ہوئے افراد گولیوں سے چھلنی ہوتے چلے گئے۔

''بلیک کوبرا کو اٹھا کر کرسی ر راڈز میں جکڑ دو۔ میں آ رہا ہوں''...... عمران نے ایک طرف پڑی ہوئی مشین گن اٹھا کر دروازے کی طرف بڑھتے ہوئے کہا اور پھر وہ دروازہ کھول کر باہر آ گیا۔ راہداری سے گزرنے کے بعد وہ ایک دروازے کے سامنے پہنچ کر رک گیا۔ دروازے پر ماسٹر کنٹرول روم کے الفاظ لکھے ہوئے تھے۔ دروازے کے درمیانی حصہ گولائی میں کٹا ہوا تھا جس میں شیشہ نصب تھا۔ عمران نے شیشے میں سے دیکھا تو بے اختیار چونک پڑا۔ یہ ایک کافی بڑا ہال تھا جس میں ہر طرف قد آدم مشینیں نصب تھیں اور ہر مشین کے سامنے ایک ایک آدمی کرسی پر بیٹھا ہوا تھا۔ ایک طرف شفاف شیشے کا کیبن تھا اس کیبن میں بھی ایک آدمی

موجود تھا۔ عمران تیزی سے آگے بڑھ گیا اور پھر تھوڑی دیر بعد اس نے اسلحہ سٹور تلاش کر لیا۔ اس میں سے اس نے بے ہوش کر دینے والی گیس کا پسٹل اور میگزین اٹھایا اور مشین گن کو وہیں رکھ کر وہ تیزی سے واپس آ گیا۔ وہ سب سے پہلے اس ماسٹر کنٹرول روم کے دروازے پر پہنچا۔ اس نے میگزین پسٹل میں فٹ کر لیا تھا۔ اس نے دروازہ کھولا اور اندر داخل ہوتے ہی اس نے ٹریگر دبا دیا۔ ٹھک ٹھک کی آوازوں کے ساتھ ہی یکے بعد دیگرے کئی کیپسول فرش سے ٹکرا کر پھٹے اور نیلے رنگ کے دھوئیں کے بادل تیزی سے اس ہال میں پھیلتے چلے گئے۔

عمران اپنا سانس روکے ہوئے تھا۔ شیشے والے کمرے سے ایک آدمی باہر آ رہا تھا۔ ان سب مشینوں کے سامنے کرسیوں پر بیٹھے ہوئے افراد بھی ٹھک ٹھک کی آوازیں سن کر تیزی سے مڑے تھے لیکن وہ سب ہی ٹیڑھے میڑھے انداز میں نیچے فرش پر گرتے چلے گئے تو عمران تیزی سے مڑا اور پھر وہ واپس اس کمرے میں آ گیا جہاں اس کے ساتھی موجود تھے۔ اسے خطرہ اس ماسٹر کنٹرول روم سے ہی تھا اس لئے اس نے وہاں موجود سب افراد کو بے ہوش کر دیا تھا۔ دراصل وہ نہیں چاہتا تھا کہ بلیک کوبرا کے کسی آدمی کو ہلاک کرے۔ اس لئے اس نے یہ سب کیا تھا ورنہ ان لوگوں کو وہ ایک لمحے میں مشین گن سے بھون ڈالتا اور مشینری بھی تباہ کر دیتا لیکن اس کے ذہن میں ایک خاص پلاننگ تھی اس لئے وہ یہ سب

جدوجہد کر رہا تھا وہ دروازہ کھول کر اندر داخل ہوا تو بلیک کوبرا ایک راڈز والی کرسی پر بے ہوش کی حالت میں بیٹھا تھا لیکن اس کرسی کے راڈز بند نہ تھے۔

''یہ واقعی انتہائی جدید ترین ہیڈ کوارٹر معلوم ہوتا ہے۔ میں نے چیکنگ کی ہے۔ یہاں ایک ماسٹر کنٹرول روم بھی موجود ہے جہاں بے شمار مشینیں کام کر رہی ہیں۔ وہاں بے شمار افراد بھی موجود تھے۔ میں نے ماسٹر کنٹرول روم میں موجود سب افراد کو بے ہوش کر دیا ہے تاکہ وہ مشینری کی مدد سے ہم پر کوئی وار نہ کر سکیں''...... عمران نے کہا۔

''باس۔ یہ تو خاصا بڑا ہیڈ کوارٹر ہو گا اور یہاں بے شمار افراد ہوں گے۔ آپ آخر کرنا کیا چاہتے ہیں''...... ٹائیگر نے کہا۔

''مجھے معلوم ہے۔ میرے ذہن میں ایک پلاننگ ہے اگر یہ پلاننگ کامیاب ہو گی تو ہمارا مشن بھی مکمل ہو جائے گا اور ہم فارمولا بھی برآمد کر لیں گے اور اس بلیک کوبرا کا بھی خاتمہ ہو جائے گا یا کم از کم وہ پاکیشیا میں آئندہ کوئی واردات نہیں کریں گے اور اگر پلان کامیاب نہ ہوا تو پھر اس ہیڈ کوارٹر کو تباہ کرنا پڑے گا''...... عمران نے کہا۔

''کیا آپ بلیک کوبرا کو استعمال کرنا چاہتے ہیں''...... کیپٹن شکیل نے کہا۔

''ہاں۔ مجھے بلیک کوبرا کے بارے میں سب کچھ معلوم ہے اس

لئے میں اسے استعمال کرنا چاہتا ہوں''...... عمران نے کہا۔

''لیکن اب انہیں کیسے بے بس کیا جائے گا۔ راڈز والی کرسیاں منہ سے نکلنے والے الفاظ اوپن اور کلوز سے کھلتے اور بند ہوتے ہیں''...... کیپٹن شکیل نے کہا۔

''ہاں۔ کوڈ بدلنا پڑے گا۔ تم یہاں رکو میں آ رہا ہوں''۔ عمران نے کہا اور تیزی سے واپس مڑ گیا۔ وہ دوبارہ اس ماسٹر کنٹرول روم میں داخل ہوا۔ وہاں پر موجود سب افراد ویسے ہی ٹیڑھے میڑھے انداز میں بے ہوش پڑے ہوئے تھے۔ گیس کے اثرات بھی اب وہاں ختم ہو چکے تھے اس لئے اب عمران کو سانس روکنے کی ضرورت نہ تھی۔ وہ مشینوں کو چیک کرتے کرتے ایک بڑی مشین کے سامنے پہنچ کر رک گیا۔ عمران کچھ دیر غور سے اس قد آدم مشین کو دیکھتا رہا پھر اس کے چہرے پر ہلکی سی مسکراہٹ ابھر آئی۔ وہ اس ماسٹر کمپیوٹر کو سمجھ چکا تھا جو اس مشین میں کام کر رہا تھا۔ اس نے ہاتھ بڑھا کر مشین کو آپریٹ کرنا شروع کر دیا۔ کافی دیر تک وہ اس پر کام کرتا رہا پھر اس نے اسے دوبارہ پہلے والی حالت میں کیا اور تیزی سے واپس مڑ گیا۔ تھوڑی دیر بعد وہ واپس اس کمرے میں پہنچ گیا۔

''میں نے کوڈ بدل دیا ہے اور اس طرح بدلا ہے کہ اب انہیں بھی معلوم نہ ہو سکے گا۔ البتہ کیپٹن شکیل اور تنویر دونوں باہر جا کر ماسٹر کنٹرول روم اور یہاں آنے والے راستوں پر پہرہ دیں لیکن حتی الوسع کسی نے فائر نہیں کھولنا جب تک میں نہ کہوں۔ میں اس

دوران بلیک کوبرا سے گفتگو کر لوں''...... عمران نے اندر داخل ہوتے ہی کہا تو کیپٹن شکیل اور تنویر سر ہلاتے ہوئے مڑے اور کمرے سے باہر چلے گئے۔ دونوں کے پاس مشین گنیں موجود تھیں۔

''ٹائیگر اس بلیک کوبرا کو سیدھا کرو تاکہ پہلے اسے راڈز میں جکڑا جائے''...... عمران نے کہا تو ٹائیگر اس کرسی کی طرف بڑھ گیا جس پر بلیک کوبرا بے ہوشی کے عالم میں پڑا ہوا تھا۔ ٹائیگر نے اسے جیسے ہی سیدھا کیا عمران کے منہ سے الفاظ ایس ایف نکلا تو کڑکڑاہٹ کے ساتھ ہی بلیک کوبرا کی ٹانگوں کے گرد راڈز نمودار ہوئے اور پھر بلیک کوبرا کا پورا جسم راڈز میں جکڑا گیا پھر عمران نے بلیک کوبرا کا منہ اور ناک دونوں ہاتھوں سے بند کر دیا۔ چند لمحوں بعد جب بلیک کوبرا کے جسم میں حرکت کے آثار نمودار ہونے لگے تو عمران نے ہاتھ ہٹائے اور واپس مڑ کر وہ سامنے رکھی ہوئی کرسی پر بیٹھ گیا۔ ٹائیگر اس کے ساتھ والی کرسی پر بیٹھ گیا۔ چند لمحوں بعد بلیک کوبرا نے کراہتے ہوئے آنکھیں کھول دیں۔

''یہ۔ یہ۔ یہ۔ کیا مطلب۔ اوہ۔ اوہ۔ تم پھر کامیاب ہو گئے۔ حیرت ہے''...... بلیک کوبرا نے پوری طرح ہوش میں آتے ہی عمران کی طرف دیکھتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے چیخ کر اوپن راڈز کا لفظ بولا لیکن راڈز اوپن نہ ہوئے تو بلیک کوبرا کے چہرے پر شدید حیرت کے تاثرات ابھر آئے۔

''میں نے کوڈ بدل دیا ہے بلیک کوبرا''...... عمران نے مسکراتے

ہوئے کہا۔

''تمہیں کوڈ کا علم تھا۔ کیسے''...... بلیک کوبرا نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

''تمہیں ان کرسیوں پر اس قدر بھروسہ تھا کہ تم نے کچھ سوچنے کی کوشش ہی نہیں کی حالانکہ جب تم ماسٹر کنٹرول روم میں ہمیں چیک کر رہے تھے تو تمہیں معلوم ہو گیا تھا کہ میں سرے سے بے ہوش ہی نہیں ہوا تھا۔ جب تمہیں معلوم ہو گیا تھا تو تمہیں اس بارے میں بھی علم ہو جانا چاہئے تھا کہ ہمیں راڈز میں جکڑنے کے لئے تمہارے آدمی نے ریموٹ کنٹرول دکھاوے کے لئے استعمال کیا تھا اور نہایت آہستہ آواز میں کلوز راڈز کہا تھا۔ میں جان بوجھ کر بے ہوش بنا ہوا تھا اور میرا دھیان ان افراد کی طرف ہی تھا۔ جب اس نے کلوز راڈز کہا تو میں سمجھ گیا کہ ان راڈز والی کرسیوں کو وائس کوڈ سے کنٹرول کیا جاتا ہے۔ ان کرسیوں کی ساخت دیکھ کر مجھے اس بات کا بھی یقین ہو گیا کہ ان کا لنک کسی ماسٹر کنٹرول کمپیوٹر سے ہو سکتا ہے۔ اس لئے آزاد ہوتے ہی میں فوراً باہر گیا اور میں نے ماسٹر کنٹرول روم چیک کر لیا۔ وہاں کمپیوٹرائزڈ مشین پر تھوڑی دیر کام کر کے میں نے کوڈ بدلا اور پھر یہاں واپس آ گیا''...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''اوہ۔ اوہ۔ سیڈ۔ رئیلی ویری سیڈ۔ اب مجھے واقعی اعتراف کرنا پڑے گا کہ میں تم سے شکست کھا گیا ہوں۔ میرے تصور میں بھی نہ

تھا کہ تم ان راڈز والی کرسیوں کی اس جدید ترین تکنیک سے بھی واقف ہو گے''...... بلیک کوبرا نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا۔

''یہ تکنیک اب پرانی ہو چکی ہے بلیک کوبرا۔ دنیا بہت آگے جا چکی ہے۔ بہرحال اس بات کو چھوڑو۔ میں پہلے تمہیں بتا دوں کہ میں نے اب تک تمہارے کسی آدمی کو ہلاک نہیں کیا۔ ماسٹر کنٹرول روم میں موجود تمام افراد کو صرف بے ہوش کیا گیا ہے حالانکہ تم اور تمہارے ساتھی سب جرائم پیشہ تنظیم سے متعلق ہیں اس لئے تم سب کا خاتمہ ہونا چاہئے تھا لیکن میں خواہ مخواہ کی قتل و غارت سے گریز کرتا ہوں۔ اس لئے اب ہم جا رہے ہیں۔ ماسٹر کنٹرول روم میں تمہارے ساتھی جب ہوش میں آ جائیں گے تو تمہیں بھی رہا کر دیں گے''...... عمران نے کرسی سے اٹھتے ہوئے کہا۔

''تم کہاں جا رہے ہو۔ کیا واپس پاکیشیا''...... بلیک کوبرا نے ہونٹ بھینچتے ہوئے کہا۔

''نہیں۔ ابھی ہم نے تمہارے ہیڈ کوارٹر سے ایس ایف فارمولے کی مائیکرو فلم برآمد کرنی ہے۔ اس کے بعد ہم واپس پاکیشیا چلے جائیں گے''...... عمران نے کہا۔

''کیا تمہیں معلوم ہے کہ فارمولا کہاں ہیں''...... بلیک کوبرا نے اسی طرح ہونٹ بھینچتے ہوئے کہا۔

''تمہارے آدمیوں کو ابھی پانچ گھنٹے تک ہوش نہیں آئے گا اور

تمہیں اس نئے کوڈ کا علم نہیں ہو سکتا اس لئے پانچ گھنٹے ہمارے لئے کافی ہیں۔ ہم تمہارے آفس میں جائیں گے اور وہاں سے فارمولے والی فلم برآمد کرلیں گے۔ مجھے تمہاری عادت کا علم ہے کہ تم سب کچھ اپنی تحویل میں رکھتے ہو۔ فارمولا بھی تمہارے آفس کے کسی سیکرٹ سیف میں ہو گا اور میرے لئے تمہارا سیکرٹ سیف تلاش کرنا اور اسے کھولنا مشکل نہ ہو گا''...... عمران نے کہا اور واپس مڑ گیا۔ اس کے اٹھتے ہی ٹائیگر بھی اٹھ کھڑا ہوا تھا اور عمران کے مڑتے ہی وہ بھی خاموشی سے اس کے پیچھے چل پڑا۔

''رک جاؤ عمران۔ پلیز رک جاؤ۔ میری بات سنو''...... اچانک بلیک کوبرا نے کہا تو عمران واپس مڑا۔

''کیا بات ہے۔ میں تمہاری طرح اصول پسند نہیں ہوں کہ تمہیں ہلاک کر دوں۔ بہرحال پانچ گھنٹوں کی بات ہے اس کے بعد تم رہا ہو جاؤ گے''...... عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

''میں رہائی کی بات نہیں کر رہا۔ میں نے تمہیں اس لئے بلایا ہے کہ تم مجھے گولی مار دو ورنہ مجھے خودکشی کرنا پڑے گی''...... بلیک کوبرا نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

''کیوں''...... عمران نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔ اس کے چہرے پر حقیقی حیرت تھی۔

''اس لئے کہ میں برداشت نہیں کر سکتا کہ میرے ماتحت مجھے اس حالت میں دیکھیں''...... بلیک کوبرا نے کہا تو عمران بے اختیار

ہنس پڑا۔

''اوہ۔ کیا ان کا خیال ہے کہ بلیک کوبرا کو شکست نہیں ہو سکتی''...... عمران نے ہنستے ہوئے کہا۔

''تم میری طبیعت سے واقف ہو اس لئے جو مرضی آئے سمجھ لو۔ بہرحال مجھے ہلاک کر دو۔ میری روح بھی تمہاری مشکور رہے گی۔ میں نے تم سے وعدہ کیا تھا کہ اگر میں تم سے شکست کھا گیا تو میں خود کو تمہارے سامنے سرنڈر کر دوں گا۔ میں نے یہ بازی جیت لی تھی لیکن تم نے پھر سے بازی پلٹ دی اور مجھے اپنا قیدی بنا لیا۔ یہ میری شکست ہے اور میں کھلے دل کے ساتھ اپنی اس شکست کو قبول کرتا ہوں۔ تم نے یہ بات بھی ٹھیک کہی ہے کہ فارمولا میرے آفس کے خفیہ سیف میں موجود ہے۔ میں تمہیں اس سیف اور اس کا نمبرنگ لاک کوڈ کے بارے میں تفصیل بتا دیتا ہوں۔ تم سیف کھول کر وہاں سے فلم نکال لینا لیکن پلیز مجھے اس طرح چھوڑ کر نہ جاؤ۔ مجھے گولی مار دو۔ اس شکست کے بعد میں اب زندہ رہنا پسند نہیں کروں گا۔ اگر تم نے ایسا نہ کیا تو میں اپنے ہاتھوں اس سارے ہیڈ کوارٹر کو ہی خود سمیت اُڑا لوں گا یہ میرا تم سے وعدہ ہے اور تم کرنل فلپ کو جانتے ہو کہ وہ جو بھی وعدہ کرتا ہے اسے ہر صورت پورا کرتا ہے''...... بلیک کوبرا نے انتہائی جذباتی لہجے میں کہا تو عمران بے اختیار مسکرا دیا۔ وہ واپس پلٹا اور اس نے بلیک کوبرا کے قریب پہنچ کر اونچی آواز میں ایس ایف کے الفاظ کہے تو

کڑکڑاہٹ کی آواز کے ساتھ ہی بلیک کوبرا کے جسم کے گرد موجود راڈز غائب ہو گئے۔

”لو۔ میں نے تمہیں آزاد کر دیا ہے کیونکہ میں اصول پسند اور وعدہ پورے کرنے والے کو ہلاک نہیں کر سکتا۔ اب تمہارے ماتحتوں کو معلوم نہ ہو سکے گا کہ تم شکست کھا چکے ہو۔ گڈ بائی۔ پھر کسی اچھے ماحول میں ملاقات ہو گی“...... عمران نے کہا اور واپس مڑ گیا جبکہ بلیک کوبرا ویسے ہی کرسی پر بت بنا بیٹھا ہوا تھا۔

”رک جاؤ۔ فار گاڈ سیک رک جاؤ“...... اچانک بلیک کوبرا نے چیختے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی وہ اچھل کر اٹھا اور تیزی سے دوڑتا ہوا عمران کے سامنے پہنچ کر جھک گیا۔ عمران اس کی آواز پر مڑ کر رک گیا تھا۔

”میں زندگی میں پہلی بار کسی کے سامنے جھک رہا ہوں اور مجھے فخر ہے کہ میں ایک عظیم ترین انسان کے سامنے جھک رہا ہوں اور مجھے اپنے جھکنے پر فخر ہے اور میں وعدہ کرتا ہوں کہ آئندہ تمہیں مجھ سے کوئی شکایت نہ ہو گی۔ میں بلیک کوبرا تنظیم کو ہی ختم کر دوں گا یا اسے ایسی تنظیم میں بدل دوں گا جو جرائم اور مجرموں کا خاتمہ کرے گی“...... بلیک کوبرا نے انتہائی جذباتی لہجے میں کہا تو عمران نے اسے دونوں بازوؤں سے پکڑ کر سیدھا کر دیا۔

”مجھے خوشی ہے بلیک کوبرا کہ تم نے درست فیصلہ لیا ہے حالانکہ تم نے اور تمہارے گروپس نے ہمارے ایک عظیم سائنس دان اور

ان کے سارے خاندان کو ہلاک کر دیا تھا لیکن جس گروپ نے یہ کام کیا تھا وہ اپنے انجام تک پہنچ چکا ہے اور تم نے ہی اسے ختم کرایا ہے اس لئے مجھے اب صرف فارمولے سے مطلب ہے۔ تم سے یا تمہاری تنظیم سے نہیں۔ یہ دیکھ کر مجھے واقعی خوشی ہو رہی ہے کہ ابھی تمہارے اندر کا انسان زندہ ہے اور میرے لئے یہی کافی ہے۔ تم جانو اور تمہاری تنظیم۔ بس تم فارمولا لا کر مجھے دے دو پھر میرا تم سے کوئی سروکار نہیں ہو گا“...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

”ہاں ہاں۔ میں فارمولا تمہیں دوں گا۔ ضرور دوں گا اور تم سے جو وعدہ کیا ہے اسے بھی پورا کروں گا۔ ہر حال میں کروں گا۔ پورے دل و جان سے کروں گا۔ آؤ میرے ساتھ“...... بلیک کوبرا نے کہا اور دروازے کی طرف بڑھ گیا تو عمران نے ساتھ کھڑے ہوئے ٹائیگر کی طرف دیکھ کر اس طرح آنکھ کا کونہ دبایا جیسے کہہ رہا ہو دیکھا میری پلاننگ کیسے کامیاب رہی ہے اور ٹائیگر بے اختیار مسکرا دیا۔ بلیک کوبرا انہیں لے کر ایک شاندار آفس میں آیا۔ اس نے ایک دیوار کے پاس جا کر انگلی کا ہک بنا کر مخصوص انداز میں ضرب لگائی تو کٹاک کی آواز کے ساتھ وہاں ایک خانہ کھل گیا اور ایک فولادی سیف دکھائی دی۔ سیف پر نمبرنگ لاک لگا ہوا تھا۔ اس نے نمبر کوڈ پریس کیا تو سیف کھل گیا۔ بلیک کوبرا نے سیف میں ہاتھ ڈال کر ایک چھوٹا سا باکس نکالا اور اسے لے کر عمران کے

پاس آ گیا۔ اس نے وہ باکس عمران کی طرف بڑھا دیا۔

”یہ لو۔ یہ ہے وہ مائیکروفلم جس میں ایس ایف فارمولا موجود ہے“...... بلیک کوبرا نے کہا تو عمران نے اس سے باکس لیا اور اسے کھولا تو اسے اس میں ایک مائیکروفلم دکھائی دی۔

”کیا میں اس بات کا یقین کر لوں کہ تم نے واقعی اس فارمولے کی مزید کوئی فلم نہیں بنائی ہے“...... عمران نے کہا۔

”بے فکر رہو عمران۔ تم جیسے عظیم انسان کے ساتھ میں اب کوئی دھوکہ نہیں کروں گا۔ میں تمہیں ہر صورتِ میں ہلاک کرنا چاہتا تھا لیکن تم نے مجھے بے بس کرنے کے باوجود مجھے اور میرے ہیڈ کوارٹر کو صحیح سلامت چھوڑ دیا یہ تمہاری عظمت کا ثبوت ہے۔ میں کرمنل ضرور ہوں لیکن میرے سینے میں بھی دل ہے۔ تم نے مجھے زندہ چھوڑ کر احسان کیا ہے اور میں اپنے محسن کے ساتھ دھوکہ کروں۔ یہ ناممکن ہے قطعی ناممکن“...... بلیک کوبرا نے کہا تو عمران مسکرا دیا۔

”تمہیں زندہ چھوڑنے کی وجہ یہ ہے کہ تم نے وعدہ کیا ہے کہ تم اس تنظیم کو کرائم کی بجائے لوگوں کی فلاح وبہبود کے لئے استعمال کرو گے اور مجرم تنظیموں اور مجرموں کے خلاف کام کرو گے اور ضرورت پڑنے پر کبھی کبھار معلومات کے لئے ہی سہی میری بھی مدد کیا کرو گے وہ بھی بلا معاوضہ“...... عمران نے کہا۔

”میں تم سے ایک بار پھر وعدہ کرتا ہوں عمران کہ میں وہی

کروں گا جو تم سے کہا ہے اور میری خدمات تمہارے لئے ہمیشہ فری آف کاسٹ رہیں گی۔ تمہارے لئے میں اپنی پوری تنظیم کو آگ میں بھی جھونک دیا کروں گا“...... بلیک کوبرا نے کہا تو عمران ایک طویل سانس لے کر رہ گیا۔

”ٹھیک ہے۔ مجھے تمہارے وعدے پر اعتبار ہے۔ اب ہم جا رہے ہیں۔ اگر ممکن ہو سکے تو ہمیں واپس دارالحکومت پہنچا دو تاکہ ہم وہاں سے پاکیشیا کے لئے فلائٹ پکڑ سکیں“...... عمران نے کہا۔

”ٹھیک ہے۔ میں تمہیں اور تمہارے ساتھیوں کو دارالحکومت پہنچانے کا انتظام کرتا ہوں۔ تم یہیں رکو میں ابھی آتا ہوں“۔ بلیک کوبرا نے کہا اور تیز تیز چلتا ہوا آفس سے نکلتا چلا گیا۔

”یہ تم کیا کر رہے ہو عمران۔ اتنے بڑے کرمنل اور اس کے ہیڈ کوارٹر کو کیوں چھوڑ رہے ہو۔ کیا تم بھول گئے ہو کہ اس نے ڈاکٹر راشدی، اس کی پوتی اور یہاں موجود ڈاکٹر راشدی کے بیٹے اور اس کے پورے خاندان کو ہلاک کر دیا تھا“...... جولیا نے بلیک کوبرا کے باہر جاتے ہی عمران کو تیز نظروں سے گھورتے ہوئے کہا۔

”اور اس بات کا بھی کیا بھروسہ ہے کہ یہ ہمیں یہاں سے زندہ سلامت واپس جانے دے گا“...... تنویر نے بھی اسے گھورتے ہوئے کہا تو عمران مسکرا دیا۔

”کرنل فلپ کرمنل ہے اور یہ انڈر ورلڈ کا سب سے خطرناک

ترین ڈان رہ چکا ہے۔ میں اور ٹائیگر اس کے بارے میں جانتے
ہیں۔ یہ سب کچھ کرسکتا ہے لیکن وعدہ خلافی نہیں کرسکتا۔ میں نے
فارمولا حاصل کرنے کے لئے اس کے ساتھ کھیل کھیلا تھا۔ کیونکہ
میں جانتا تھا کہ یہ اپنے ساتھیوں کے سامنے اپنی تضحیک برداشت
نہیں کر سکے گا کہ ہم نے اسے شکست دی ہے اور اسے راڈز والی
کرسی پر جکڑ رکھا ہے۔ میرا ارادہ تو یہی تھا کہ فارمولے کے بارے
میں پوچھ کر کہ اس نے فارمولے کی مزید کاپیاں نہ بنائی ہوں اسے
ختم کر دوں گا اور پھر اس کے ہیڈ کوارٹر میں میگا بلاسٹر لگا کر ہم
سب یہاں سے چلے جائیں گے اور پھر دور جاتے ہی ڈی چارجر
کی مدد سے اس ہیڈ کوارٹر کو مکمل طور پر تباہ کر دیں گے لیکن اس نے
اچانک خود ہی ایسا وعدہ کیا جسے سن کر میرے دل میں اس کے لئے
ہمدردی جاگ گئی۔ اس نے وعدہ کیا ہے کہ یہ کرائم کی دنیا چھوڑ
دے گا اور اپنی تنظیم کو مجرموں کے خلاف استعمال کرے گا۔ بلیک
کوبرا بہت بڑی، فعال اور طاقتور تنظیم ہے۔ اگر یہ تنظیم واقعی
نسانوں کی فلاح کے لئے کام کرنا شروع کر دے تو اس سے کتنا
بھلا ہو گا۔ اس تنظیم کے پاس معلومات کا خزانہ ہے۔ اگر یہ ہماری
دست راست بن جائے تو ہم اس سے بے حد فائدہ اٹھا سکتے ہیں۔
ایکریمیا، یورپ اور دوسرے ممالک کے ساتھ ساتھ اس تنظیم سے
ہمیں اسرائیل اور کافرستان جیسے دشمن ممالک کے بارے میں بھی
بے پناہ معلومات حاصل ہوسکتی ہیں۔ اگر کوئی دشمن ملک پاکیشیا کے

خلاف کوئی سازش کرتا ہے تو ہم اس تنظیم کے ذریعے اس ملک کا
تار و پود بکھیر کر رکھ سکتے ہیں۔ بس اسی لئے میں نے بلیک کوبرا کو
زندہ چھوڑنے اور اس کے ہیڈ کوارٹر کو تباہ نہ کرنے کا فیصلہ کیا
ہے‘‘...... عمران نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔
’’تو کیا تمہارے خیال میں بلیک کوبرا ہمارے لئے دوسرے
ممالک کے خلاف کام کرنے پر آسانی سے راضی ہو جائیگا‘‘......
جولیا نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔
’’میں نے کہا ہے نا کہ بلیک کوبرا لاکھ مجرم سہی لیکن میں اس
کے بارے میں بخوبی جانتا ہوں۔ اگرچہ یہ غیر مسلم ہے لیکن ایک
بار جو وعدہ کرتا ہے اسے مرتے دم تک نبھاتا ہے۔ بہرحال اگر تم
لوگوں کے دلوں میں کوئی شک ہے تو پھر میں ایک اور کام کرسکتا
ہوں‘‘۔ عمران نے کہا۔
’’کون سا کام‘‘...... ان سب نے چونک کر ایک ساتھ کہا۔
’’ٹائیگر۔ تم دروازے کے پاس جا کر کھڑے ہو جاؤ۔ جیسے ہی
بلیک کوبرا واپس آئے گا تم اس کے سر پر وار کرنا اور اسے بے ہوش
کر دینا۔ پھر اسے کرسی پر بٹھا دینا‘‘...... عمران نے کہا تو ٹائیگر نے
اثبات میں سر ہلایا اور دروازے کے پاس جا کر کھڑا ہو گیا۔
’’اب تم کیا کرنا چاہتے ہو‘‘...... جولیا نے کہا۔
’’اسے بے ہوش کر کے میں اس کا مائنڈ اپنی ٹرانس میں لوں گا
اور پھر اسے اپنا وفادار بنا کر اور اسے اپنے ہی کئے ہوئے وعدے کا

پابند بنا کر اس کا مائنڈ لاکڈ کر دوں گا۔ پھر یہ وہی سب کرے گا جو ہدایات میں نے اس کے مائنڈ میں فیڈ کی ہوں گی۔ اس کے بعد کوئی لاکھ کوششیں کر لے میرا لاک کیا ہوا مائنڈ اوپن نہ کر سکے گا اور اسے ہمارا ہی پابند رہنا پڑے گا''...... عمران نے کہا۔

''ویل ڈن عمران صاحب۔ واقعی آپ کی ذہانت کا جواب نہیں۔ آپ جب بھی سوچتے ہیں ہمیشہ دور کی ہی سوچتے ہیں۔ واقعی اگر بلیک کوبرا کا مائنڈ ٹرانس میں لے کر اس کے ذہن میں ہدایات فیڈ کر دی جائیں اور پھر اس کا مائنڈ لاکڈ کر دیا جائے تو پھر اسے کسی بھی صورت میں بدلا نہیں جا سکتا ہے۔ ویل ڈن''...... کیپٹن شکیل نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''کاش کہ یہ کام میں اپنے رقیب روسفید کے ساتھ بھی کر سکتا''...... عمران نے کہا تو وہ سب چونک پڑے۔

''کیا۔ کیا مطلب۔ تم کیا کہنا چاہتے ہو''...... تنویر نے چونک کر اسے گھورتے ہوئے کہا۔

''یہی کہ میں تمہارا مائنڈ بھی ٹرانس میں لے سکوں اور تمہارے دماغ میں جولیا کے لئے بھائی بہن والے رشتے کی ہدایات فیڈ کر سکوں اور پھر تمہیں ایسے احکامات دوں کہ تم خود ہی جولیا کا ہاتھ میرے ہاتھ میں دے دو اور تم وہ گانا گانا شروع کر دو کہ بھائی کی دعائیں لیتی جا۔ جا تجھ کو سکھی عمران ملے''...... عمران نے کہا تو وہ سب بے اختیار کھلکھلا کر ہنس پڑے جبکہ تنویر برے برے منہ

بنانے لگا۔ تھوڑی ہی دیر بعد بلیک کوبرا واپس آ گیا۔ وہ جیسے ہی اندر آیا ٹائیگر اس پر جھپٹ پڑا اور اس نے ایک ہی وار سے اسے بے ہوش کر دیا۔

بلیک کوبرا کو بے ہوش کر کے کرسی پر بٹھایا گیا اور پھر عمران نے اس کا مائنڈ ٹرانس میں لینے کے لئے عملی طور پر کام کرنا شروع کر دیا اور وہ سب خاموشی سے عمران اور بلیک کوبرا کو دیکھنے لگے۔

ختم شد

عمران سیریز میں ایک دلچسپ اور یادگار ایڈونچر

مکمل ناول

فائنل گیم

مصنف
مظہر کلیم ایم اے

عمران ☆ جو اپنے سارے ساتھیوں کو لے کر کرانس پہنچ گیا۔ کیوں ——؟

پاکیشیا سیکرٹ سروس ☆ جنہیں اس بار مشن کی تفصیل بتائے بغیر کرانس بھیجا گیا تھا۔ کیوں ——؟

عمران ☆ اپنے ساتھیوں کے ساتھ جب کرانس پہنچا تو کرانس میں جیسے بھونچال سا آ گیا۔ کیوں ——؟

ٹارج ایجنسی ☆ کرانس کی انتہائی طاقتور اور ناقابل تسخیر ایجنسی جس نے عمران اور اس کے ساتھیوں کے لئے ہر طرف موت کے ٹریپ پھیلا دیئے۔ اور پھر؟

عمران ☆ جو کرانس میں ایک ساتھ تین مشن مکمل کرنے آیا تھا۔ وہ تین مشن کیا تھے ——؟

ٹارج ایجنسی ☆ جس کے متعدد سیکشن تھے اور سب عمران اور اس کے ساتھیوں کو ٹریس کر کے ان پر حملے کر رہے تھے۔

ریڈ رنگ ایجنسی ☆ جس کی چیف لیڈی مارتھا تھی۔ کرانس کے اعلیٰ حکام نے اس ایجنسی کو بھی عمران اور اس کے ساتھیوں کو ٹریس کرنے اور انہیں ہلاک کرنے کا ٹاسک دے دیا۔

عمران ☆ اور اس کے ساتھی جو پورے کرانس میں کوبرا میزائل فیکٹری، سپر سٹور اور میزائل اسٹیشن تلاش کرتے پھر رہے تھے لیکن ہر بار ناکامی ہی ان کا مقدر بن رہی تھی۔ آخر کیوں ——؟

وہ لمحہ ☆ جب عمران اور اس کے ساتھی کامیابی کے بالکل نزدیک پہنچ گئے۔ لیکن ——؟

وہ لمحہ ☆ جب عمران اور اس کے ساتھیوں نے تنویر ایکشن کرتے ہوئے ٹارگٹ پر اندھا دھند حملہ کر دیا۔ انجام کیا ہوا ——؟

وہ لمحہ ☆ جب عمران اور اس کے سارے ساتھی ہٹ ہو گئے۔ اور پھر ——؟

عمران اور اس کے ساتھیوں کے لئے یہ طویل مشن اس قدر خوفناک اور جان لیوا ثابت ہوا کہ اس بار عمران اور اس کے ساتھیوں کو برملا تسلیم کرنا پڑا کہ ٹارج ایجنسی اور ریڈ رنگ ایجنسی نے انہیں آگے بڑھنے سے روکنے کے لئے فول پروف حفاظتی انتظامات کئے ہیں۔

کیا ☆ عمران اور اس کے ساتھی اس ٹرپل مشن میں کامیاب ہوئے۔ یا ——؟

فائنل گیم ☆ ایک ایسی گیم جس میں عمران اور اس کے ساتھی آسانی سے دشمنوں کے ٹریپ میں پھنس گئے۔

فائنل گیم ☆ جو عمران نے مشن مکمل کرنے کے لئے کھیلی۔ کیا وہ اپنی فائنل گیم پوری کر سکا۔ یا ——؟

ایک یادگار ناول

ارسلان پبلی کیشنز اوقاف بلڈنگ پاک گیٹ ملتان
Mob 0333-6106573
0336-3644440
0336-3644441
Ph 061-4018666

عمران سیریز میں ایک انتہائی دلچسپ اور منفرد ناول

اسکارم

مصنف

مظہر کلیم ایم اے

مکمل ناول

اسکارم .... ایکریمیا کی ایک باوسائل ٹاپ سیکرٹ ایجنسی۔

اسکارم .... جس کے ایجنٹوں نے پاکیشیا کا ایک اہم فارمولا حاصل کرنے کے لئے جدید سائنسی طریقہ استعمال کیا۔ ایسا طریقہ جسے سن کر عمران بھی دنگ رہ گیا۔

عمران .... جس نے اسکارم کے ان ایجنٹوں کے بارے میں معلومات حاصل کرنا شروع کی ہی تھیں کہ اس پر بار بار موت جھپٹنا شروع ہو گئی۔ وہ کون تھے جو عمران کے دشمن بن گئے تھے ——؟

عمران .... جو پاکیشیا کا فارمولا حاصل کرنے ایکریمیا پہنچ گیا۔

اسکارم ایجنسی .... جس کے متعدد سیکشن تھے اور اسکارم ایجنسی کے چیف نے ان سیکشنوں کو عمران اور اس کے ساتھیوں کے خلاف فری ہینڈ دے دیا کہ وہ عمران اور اس کے ساتھیوں کو ایکریمیا داخل ہوتے ہی ہلاک کر دیں۔

وہ لمحہ ..... جب عمران بار بار ٹارگٹ تک پہنچنے کے باوجود ناکام ہو کر واپس اسی جگہ پہنچ جاتا جہاں سے اس نے شروعات کی ہوتی تھیں۔

عمران ..... جسے پاکیشیائی فارمولا حاصل کرنے کے لئے شدید ترین مشکلات کا سامنا کرنا پڑ رہا تھا۔ انجام کیا ہوا ——؟ (ایک شاہکار ناول)

ارسلان پبلی کیشنز اوقاف بلڈنگ پاک گیٹ ملتان
Mob 0333-6106573
0336-3644440
0336-3644441
Ph 061-4018666

عمران سیریز میں ایک انتہائی دلچسپ اور منفرد ناول

ٹاپ وکٹری

مصنف

مظہر کلیم ایم اے

مکمل ناول

ٹاپ وکٹری ☆ جو کافرستان، پاکیشیا کو تباہ کر کے حاصل کرنا چاہتا تھا۔

ریے میزائل ☆ جو زاٹان اور کافرستان کے سائنس دانوں کی مشترکہ ایجاد تھے۔

ریے میزائل ☆ جو زاٹان کی فیکٹری میں تیار کئے جا رہے تھے۔

عمران ☆ جو اپنے ساتھیوں کو لے کر زاٹان روانہ ہو گیا۔

ہارڈ ماسٹرز ☆ جو زاٹان کی ٹاپ سیکرٹ ایجنسی تھی عمران اور اس کے ساتھیوں کے مقابلے پر آ گئی۔

ہارڈ ماسٹرز ☆ جس کی ایک لیڈی ٹاپ ایجنٹ مرجینا جو ایجنسی کی ماسٹر مائنڈ تھی عمران سے اپنے منگیتر کی موت کا بھیانک انتقام لینا چاہتی تھی کیوں؟

عمران ☆ جو ریے لیبارٹری میں پہنچ تو گیا لیکن لاشوں کی صورت میں۔

کیا ☆ مرجینا، عمران سے اپنے منگیتر کی موت کا انتقام لے سکی۔

کیا ☆ عمران واقعی ریے لیبارٹری ٹریس کر سکا یا اس بار وہ اپنے ساتھیوں کے ساتھ یقینی موت کا شکار ہو گیا ——؟

تیز رفتار ایکشن، سسپنس اور مزاح سے بھرپور ایک یادگار ناول

ارسلان پبلی کیشنز اوقاف بلڈنگ پاک گیٹ ملتان
Mob 0333-6106573
0336-3644440
0336-3644441
Ph 061-4018666

عمران اور پاکیشیا سیکرٹ سروس کا ناقابل فراموش کارنامہ

مکمل ناول

ڈارک کنگ

مصنف
ظہیر احمد

ڈارک کنگ --- ایک انتہائی سفاک، بے رحم اور درندہ صفت تنظیم جو پاکیشیا میں خوفناک تباہی پھیلانا چاہتی تھی۔

ڈارک کنگ --- جس کا ایک گروپ پاکیشیا کے ایک ریٹائرڈ سائنسدان ڈاکٹر خاقان عظیم کی جان کا دشمن بنا ہوا تھا۔ کیوں ـــــ؟

عمران --- جو ڈاکٹر خاقان عظیم کو ڈارک کنگ سے بچانا چاہتا تھا۔ لیکن ؟

سلیمان --- جسے ڈارک کنگ کے افراد نے اغوا کر لیا۔ کیوں ـــــ؟

سلیمان --- جسے ڈارک کنگ جاسوس خانساماں کی حیثیت میں اپنے ساتھ لے گیا تھا۔

جولیا --- اور اس کے ساتھی جب سلیمان کی تلاش میں نکلے تو ان کے لئے پاکیشیا کی زمین تنگ کر دی گئی۔

عمران --- جب سلیمان کی تلاش میں نکلا تو اس کے راستے میں بھی بے شمار رکاوٹیں کھڑی کر دی گئیں۔

وہ لمحہ --- جب فور سٹارز کو ایک گہری کھائی میں پھینک دیا گیا۔ کیوں ؟

بلیک زیرو --- جس نے عمران اور پاکیشیا سیکرٹ سروس کو تلاش کرنے کا بیڑہ اٹھایا اور جوزف کے ساتھ ان کی تلاش میں نکل کھڑا ہوا۔

بلیک زیرو --- جو پاکیشیا سیکرٹ سروس کے ممبران کے ساتھ ایک عام ممبر کی حیثیت سے کام کرنے پر مجبور ہو گیا تھا۔ کیوں ـــــ؟

وہ لمحہ --- جب عمران سمیت پوری سیکرٹ سروس کو ایک انتہائی گہری اور خطرناک کھائی میں قید کر دیا گیا۔ کیوں ـــــ؟

وہ لمحہ --- جب جوزف، عمران اور بلیک زیرو کو بے شمار آدم خور بھیڑیوں نے گھیر لیا اور پھر ـــــ؟

عمران --- جو اپنے ساتھیوں کے ساتھ کافرستان کے ایک گھنے اور انتہائی خطرناک جنگل میں ڈارک کنگ کا ہیڈ کوارٹر تلاش کر رہا تھا۔ کیا ڈارک کنگ کا تعلق کافرستان سے تھا ـــــ؟

وہ لمحہ --- جب صالحہ اچانک ہوا میں بلند ہوئی اور پھر گھومتی ہوئی غائب ہو گئی۔ ایک حیرت انگیز سچوئیشن۔ صالحہ کے غائب ہونے کے بعد ایک ایک کر کے عمران اور اس کے سارے ساتھی بھی غائب ہوتے چلے گئے۔

شیطانی علاقہ --- جہاں شیطانی قوتیں کام کر رہی تھیں۔ ایک حیرت انگیز اور ناقابل یقین صورتحال۔

ایکشن، سسپنس، طنز و مزاح اور انتہائی حیرت انگیز واقعات کا حامل ایک انوکھا اور یادگار ناول جسے آپ بار بار پڑھنا پسند کریں گے۔

ارسلان پبلی کیشنز اوقاف بلڈنگ پاک گیٹ ملتان
Mob
0333-6106573
0336-3644440
0336-3644441
Ph 061-4018666

عمران اور پاکیشیا سیکرٹ سروس کا ناقابل فراموش کارنامہ

مکمل ناول

ساڈال پلان

مصنف
ظہیر احمد

ساڈال —— ایک ذہین مجرم جس کا تعلق انتہائی سفاک، بے رحم تنظیم بلیک ٹرائب سے تھا۔

بلیک ٹرائب —— جو پاکیشیا میں ایک خوفناک کھیل کھیل رہی تھی۔ بلیک ٹرائب کا وہ خوفناک کھیل کیا تھا۔

کیا —— بلیک ٹرائب کا تعلق کسی بین الاقوامی مجرم تنظیم سے تھا۔ یا —— ؟

وہ لمحہ —— جب عمران نے مجرموں کو سامنے لانے کے لئے سپیشل گیم کھیلی۔

ساڈال —— جس کا اپنا پلان تھا اور اس کا پلان انتہائی ہولناک اور لرزا دینے والا تھا۔ کیا تھا ساڈال پلان —— ؟

عمران —— جس کی شادی ہوئی اور پھر اس کی بیوی کو اس سمیت اغوا کر لیا گیا۔

عمران —— جس کی شادی ہونے پر جولیا نے کوئی ری ایکٹ نہ کیا۔ کیوں ؟

ابن بطوطہ —— ایک بالکل نیا کردار۔ جو ہنسی مذاق اور باتوں میں عمران سے بھی دو جوتے آگے تھا۔

ابن بطوطہ —— جسے چیف نے پاکیشیا سیکرٹ سروس کا نیا چیف ایجنٹ بنا دیا۔

پاکیشیا سیکرٹ سروس —— جو ابن بطوطہ کو چیف ایجنٹ نہ مانتی تھی اور نہ اس کے ساتھ کام کرنا چاہتی تھی۔ کیوں —— ؟

ابن بطوطہ —— جو بے رحم اور سفاک تھا۔ اس نے تمام ممبران کی موجودگی میں تنویر کو گولی مار دی۔ سیکرٹ سروس کے ممبران نے جب اعتراض کیا تو ابن بطوطہ نے صفدر پر بھی گولی چلا دی۔ کیوں —— ؟

ساڈال —— جس نے اپنی مدد کے لئے دو لیڈی ایجنٹوں کو بلا لیا تھا۔

دو لیڈی ایجنٹس —— جن میں ایک مادام تاؤ تھی اور دوسری میڈنا۔ دونوں نے پاکیشیا سیکرٹ سروس کے ممبران کو تلاش کرنے اور انہیں چن چن کر ہلاک کرنے کے لئے کمر کس لی اور پھر —— ؟

ساڈال پلان —— جس میں عمران اور اس کے ساتھی آسانی سے ٹریپ ہو کر موت کے منہ میں پہنچ گئے۔

وہ لمحہ —— جب ساڈال نے عمران کے سامنے اس کے دو ساتھیوں کو ہولناک موت سے دوچار کیا۔ ایک کے اس نے ٹکڑے ٹکڑے کئے اور دوسرے کو پھانسی کے پھندے پر لٹکا دیا۔ کون تھے یہ دونوں —— ؟

عمران کی زندگی کا ایک ناقابل فراموش اور انوکھا کیس۔ جس میں عمران کو ساڈال پلان کی پوری معلومات حاصل تھیں لیکن وہ پھر بھی کٹھ پتلی بنا ہوا تھا۔ کیوں ؟

اپنی نوعیت کا ایک عجیب اور انتہائی بہترین ناول۔ ایسا ناول جس کا ایک ایک لفظ آپ کو اپنے اندر سمو لے گا۔ حیرت، سسپنس اور مزاح کے امتزاج کا حامل خوبصورت اور دل موہ لینے والا ناول۔

ارسلان پبلی کیشنز
اوقاف بلڈنگ
پاک گیٹ
ملتان
Mob
0333-6106573
0336-3644440
0336-3644441
Ph 061-4018666

عمران اور پاکیشیا سیکرٹ سروس کا ناقابل فراموش کارنامہ

مکمل ناول

ساکال

مصنف
ظہیر احمد

ساکال ----- ایک خوفناک اور انتہائی بے رحم تنظیم جس کا تعلق صامالیہ سے تھا۔

ساکال ----- نام کی ہی ایک ٹاپ سیکرٹ ایجنسی کافرستان میں بھی کام کر رہی تھی۔

ساکال ----- جس کے ایجنٹ پاکیشیا کے ایک ریٹائرڈ بیوروکریٹ کو اغوا کرنے اور اسے ہلاک کرنے کے درپے تھے۔ کیوں ——؟

عمران ----- جس نے آفاق زبیری کی حفاظت کے لئے جولیا، صفدر اور تنویر کو بھیجا۔ مگر ——؟

آفاق زبیری ----- جس نے اپنی حفاظت کے لئے اپنی رہائش گاہ کو جنگی قلعہ بنا رکھا تھا۔ مگر ——؟

وہ لمحہ ----- جب تنویر کو ساکال کے آدمی اٹھا کر لے گئے۔ کیا انہوں نے تنویر کو ہلاک کر دیا ——؟

وہ لمحہ ----- جب تنویر کو ساکال کے ایک ایجنٹ نے اپنی ٹرانس میں لے کر عمران اور اس کے ساتھیوں کا دشمن بنا دیا۔

تنویر ----- جو اپنے جسم پر بم باندھ کر آیا اور پھر اس نے بم عین اس وقت بلاسٹ کیا جب عمران اور اس کے ساتھی اس کے پاس پہنچے۔

کیا ----- واقعی تنویر سمیت سب ہلاک ہو گئے۔ یا ——؟

ایک ایسا ناول جس میں عمران آپ کو نئے اور انوکھے کردار میں دکھائی دے گا۔

ایک ایسا ناول جس میں عمران اور اس کے ساتھی اس بار ماہر سراغرسانوں کے روپ میں کام کرتے دکھائی دیں گے۔

مجرموں کا ایک بھیانک منصوبہ۔ ایسا منصوبہ جس سے پردہ اٹھتے ہی آپ دھک سے رہ جائیں گے۔

ساکال کے ایجنٹ پاکیشیا میں ایک ایسا کھیل کھیل رہے تھے جو مستقبل میں انتہائی تباہ کن ثابت ہو سکتا تھا۔ وہ کھیل کیا تھا۔

انتہائی سسپنس سے بھرپور ایک انوکھا ناول۔ جو آپ نے پہلے نہ کبھی پڑھا ہوگا۔

ارسلان پبلی کیشنز اوقاف بلڈنگ پاک گیٹ ملتان
Mob
0333-6106573
0336-3644440
0336-3644441
Ph 061-4018666

علی عمران اور میجر پرمود کا اسرائیل میں ایک یادگار، مشترکہ سنسنی خیز کارنامہ

ٹارگٹ

مکمل ناول

مصنف

بلیک اینڈ وائٹ

سید علی حسن گیلانی

ڈاکٹر آسٹن —— اسرائیل اور یہودیوں کا معروف ترین ڈاکٹر جس کا میڈیسن کی دنیا میں معتبر ترین نام تھا اور وہ ایک نقلابی ایجاد کے فارمولے پر کام کر رہا تھا۔
وہ انقلابی ایجاد کیا تھی ——؟

وہ لمحات —— جب عمران اور میجر پرمود اسرائیل سے ملحقہ ایک بڑے صحرا، صحرائے بستان میں پہنچ گئے جہاں ڈاکٹر آسٹن کی لیبارٹری تھی۔ ان کا وہاں جانے کا کیا مقصد تھا ——؟

وہ لمحات —— جب اسرائیل کی معروف ایجنسی جی پی فائیو کے کرنل ڈیوڈ اور ریڈ آرمی کے کرنل فرانک نے اس بار عمران اور میجر پرمود کو پکڑنے کا حتمی منصوبہ بنا رکھا تھا۔ مگر کیسے ——؟

وہ خوفناک لمحہ —— جب جولیا نے بلندی پر پرواز کرنے والے ہیلی کاپٹر سے چھلانگ لگا دی اور عمران اسے بے بسی سے دیکھتا رہ گیا۔ کیا جولیا زندہ بچ سکی؟

لیڈی بلیک تمثیلہ —— میجر پرمود کی منگیتر، جس کی کرنل ڈیوڈ سے خوفناک فائٹ ہوئی۔ انجام کیا ہوا ——؟

حیرت کے وہ لمحات —— جب ٹائیگر اور کیپٹن نوازش نے اسرائیل کی سرزمین پر ایک بڑے ڈیم کے تیز رفتار بہتے پانی کی سرنگ میں چھلانگ لگا دی۔ مگر کیوں؟

وہ خوفناک لمحات —— جب ٹائیگر اور تنویر کو اسرائیلی سیکرٹ سروس نے گرفتار کر لیا اور پھر ان بندھے ہوئے تنویر اور ٹائیگر پر گولیاں برسا دی گئیں۔ پھر کیا ہوا؟

حیرت کے وہ لمحات —— جب اسرائیل کی سرزمین پر تنویر اور کیپٹن توفیق نے ایک بڑے ڈیم کو تنکوں کی طرح اُڑا دیا۔ انہوں نے ایسا کیوں کیا ——؟

وہ لمحات —— جب عمران اور میجر پرمود ایک دوسرے سے برسرِ پیکار ہو گئے۔ مگر کیوں ——؟

وہ لمحات —— جب جولیا اور ریڈ آرمی کے چیف کرنل فرانک کی آپس میں خوفناک فائٹ ہوئی۔ ان میں سے کون فاتح ٹھہرا ——؟

وہ لمحات —— جب عمران، میجر پرمود اور ان کے ساتھیوں پر کرنل فرانک اور کرنل ڈیوڈ نے گولیاں برسا دیں حالانکہ یہ سب بندھے ہوئے تھے۔ پھر کیا ہوا ——؟

وہ خوفناک لمحات —— جب جولیا اور تمثیلہ دونوں کا ریز فائر سے خاتمہ کر دیا گیا اور ان کی لاشوں کو گٹر میں بہا دیا گیا۔ کیا دونوں واقعی مر چکی تھیں ——؟

عمران کی حماقتیں، تنویر کا ایک نیا اور حیرت انگیز روپ اور رابرٹ اور لاٹوش کی عاشقانہ خرمستیوں سے مزین ایک دلچسپ ناول۔

انتہائی تیز رفتار ٹیمپو اور اعصاب کو چٹخا دینے والے سسپنس سے بھرپور ایک شاہکار ناول جو آپ کو مدتوں یاد رہے گا۔

ارسلان پبلی کیشنز
اوقاف بلڈنگ
پاک گیٹ
ملتان
Mob
0333-6106573
0336-3644440
0336-3644441
Ph 061-4018666

علی عمران اور کرنل فریدی کا مشترکہ کارنامہ، کالی دنیا کا ہولناک ترین ناول

کالا جادو

دہشت ناک نمبر

مصنف
سید علی حسن گیلانی

وہ لمحات ⸎ جب عمران اور کرنل فریدی دونوں ایک بھیانک خواب دیکھتے ہیں۔ وہ بھیانک خواب آخر کیا تھے ——؟

کالی دنیا ⸎ ایک ایسی ہولناک دنیا جہاں صرف شیطان پرستوں کا کالا راج چلتا تھا۔ وہ کالی دنیا کتنی خوفناک تھی ——؟

مہا گمبارو ⸎ کالی دنیا کا آقا جو علی عمران کی ساتھی جولیا اور کرنل فریدی کی ساتھی روزا کو اغوا کروا کے اپنی کالی دنیا میں لے آیا تھا۔ آخر اس کا مقصد کیا تھا؟

وہ حیرت انگیز لمحہ ⸎ جب عمران اپنی ساتھی جولیا کے لئے کالی دنیا میں جانے کا خوفناک عمل پڑھ کر وہاں پہنچ گیا۔ مگر کیسے ——؟

وہ خوفناک لمحہ ⸎ جب کرنل فریدی بھی اپنی ساتھی روزا کے لئے کالی دنیا کا سفر کرتا ہے لیکن وہ ہولناک کالی دنیا میں کیسے پہنچتا ہے ——؟

کالی دنیا ⸎ ایسی ہولناک دنیا جہاں عمران، جولیا، کرنل فریدی اور روزا جہنمی مخلوق کے عتاب کا شکار ہو گئے۔ آخر کیسے ——؟

کالی دنیا ⸎ ایسی بھیانک دنیا جہاں چمگادڑ کے شیطانی بت کے قدموں میں زندہ انسانوں کی بھینٹ دی جاتی تھی۔ آخر کس لئے ——؟

وہ لمحات ⸎ جب ٹائیگر اور عمران کے دیگر ساتھی عمران کی تلاش میں جبکہ انور اور کرنل فریدی کے دیگر ساتھی کرنل فریدی کی تلاش میں جنوبی افریقہ کے خوفناک جنگلوں میں پہنچے تو ایک خوفناک اور بھیانک حویلی میں شیطان پرستوں کے عتاب کا شکار بن گئے۔ کیسے ——؟

وہ خوفناک لمحات ⸎ جب ساندر بن کے خوفناک جنگلوں میں تنویر، سوپر فیاض کیپٹن حمید اور انسپکٹر آصف شیطان کے نام پر انسانوں کو ذبح کرنے والے شیطانی گروہ کے ہاتھوں گرفتار ہو گئے اور انہیں شیطان کے نام پر قربان کیا جا رہا تھا۔

کیا یہ چاروں اپنی جان بچا سکے ——؟

وہ دہشتناک لمحات ⸎ جب کالی دنیا کے دروازے کھل چکے تھے اور عمران جولیا، کرنل فریدی اور روزا خوفناک جہنمی مخلوق سے بچنے کے لئے ہر طرف بھاگ رہے تھے مگر دہشت و بربریت کے بھیانک سائے ہر طرف ان کا پیچھا کر رہے تھے۔ کیا یہ چاروں بچ سکے ——؟

وہ خوفناک لمحات ⸎ جب جوزف نے عمران اور جولیا کی خاطر رابرٹ اور کرسٹی کے خون کی بھینٹ مانگ لی اور طارق نے کرنل فریدی اور روزا کی خاطر ہریش اور لیڈی انسپکٹر ریکھا کے خون کی قربانی مانگ لی۔ آخر جوزف اور طارق ایسا کیوں کر رہے تھے ——؟

★ دہشت کی ہولناکیوں اور ایمان افروز واقعات سے مزین ایک شاہکار ناول ★

★ خوفناک اور دہشتناک کہانیاں پسند کرنے والے قارئین کے لئے ایک یادگار تحفہ ★

ارسلان پبلی کیشنز
اوقاف بلڈنگ
پاک گیٹ
ملتان

Mob
0333-6106573
0336-3644440
0336-3644441
Ph 061-4018666

عمران اور اس کے ساتھی،ڈاکٹر سائمن اور اس کے ساتھی، ایک ماورائی داستان عشق کے تعاقب میں، سحر و اسرار کے سرمئی دھندلکوں میں لپٹے ہوئے سرزمین مصر کے خفیہ اورخفتہ اہراموں میں ایک یادگار ،جان لیوا اور سنسنی خیز ایڈونچر

(ماورائی مصریات نمبر)

مصنف
سید علی حسن گیلانی

ہنٹ اینڈ ہنٹر

ڈاکٹر سائمن ـــ اور بیرسٹر کلارہ جن سے دو پراسرار روحیں ملنے آتی ہیں اور ان سے مدد مانگتی ہیں لیکن کیوں اور یہ پراسرار روحیں کون تھیں ـــــ؟

عمران ـــ جسے ڈاکٹر سائمن اپنی مدد کے لئے مصر بلاتا ہے اور عمران بھی اپنے ساتھیوں کے ساتھ مصر پہنچ جاتا ہے اور مصریات کے سحر میں الجھ جاتا ہے۔

وہ خوفناک لمحہ ـــ جب جولیا، عمران، ڈاکٹر سائمن اور بیرسٹر کلارہ ایک خوفناک اہرام کے قیدی بن جاتے ہیں۔ مگر کیسے ـــــ؟

وہ خوفناک لمحات ـــ جب عمران اور ڈاکٹر سائمن کے ساتھی ایک پراسرار کتاب کے لئے ایک اہرام میں جاتے ہیں لیکن شیطانی طاقتیں انہیں وہاں قید کر دیتی ہیں۔ مگر کس طرح ـــــ؟

وہ حیرت انگیز لمحہ ـــ جب جولیا جوزف کی طرح ایک پراسرار عمل کرتی ہے تاکہ ان کے ساتھی ہلاک ہونے سے بچ سکیں کیا اس کا یہ عمل کامیاب رہا؟

عمران ـــ اور اس کے ساتھی ارواح کی پراسرار دنیا میں کتابِ ارواح کی تلاش میں ہوتے ہیں۔ وہ کتابِ ارواح کیا تھی اور کیا انہیں مل سکی ـــــ؟

جوزف ـــ جس نے اس پراسرار مصری مہم میں اپنی صلاحیتوں کی بدولت کتابِ ارواح میں درج خفیہ تحریر کو پڑھ لیا۔ مگر کیسے ـــــ؟

رابرٹ ـــ اور کیپٹن مائیکل جو قدیم مصری اصولوں پر چلتے ہوئے ارواح کی دنیا میں کتابِ ارواح تک پہنچے۔ مگر وہ قدیم مصری اصول کیا تھے ـــــ؟

پروفیسر رابون ـــ جو ایک مہان ساحر تھا اور وہ ہر قیمت پر ڈاکٹر سائمن اور بیرسٹر کلارہ کو شیطان کی بھینٹ دینا چاہتا تھا۔ لیکن کیوں۔ اس میں اس کا کیا مقصد پوشیدہ تھا ـــــ؟

کتابِ ارواح ـــ جس کی جوزف کو تلاش تھی۔ کیونکہ اس میں درج راز پڑھے بغیر جوزف کا اپنے کسی وچ ڈاکٹر سے رابطہ نہیں ہو سکتا تھا۔ اور عمران جوزف کو بے بس دیکھ رہا تھا۔ اس کتاب میں آخر کیا راز پوشیدہ تھا ـــــ؟

کیا ـــ ساحر پروفیسر رابون ڈاکٹر سائمن اور بیرسٹر کلارہ کو اپنی سیاہ طاقتوں سے شکار کر سکا یا خود شکار ہو گیا ـــــ؟

ڈاکٹر سائمن اور پروفیسر رابون کی جنگ میں کون ہنٹ ہوا اور کون بنا ہنٹر؟

مصر کی مستند معلومات سے مزین مصری اثاثیر میں الجھا ہوا ایک یادگار اور پراسرار ناول جو آپ کو مدتوں یاد رہے گا۔

ارسلان پبلی کیشنز اوقاف بلڈنگ پاک گیٹ ملتان
Mob 0333-6106573
0336-3644440
0336-3644441
Ph 061-4018666

عمران سیریز میں دلچسپ اور یادگار ناول

مکمل ناول

سُپر ایجنٹس

مصنف مظہر کلیم ایم اے

سپر ایجنٹس ❋ جو دنیا بھر سے پاکیشیا پہنچ رہے تھے۔کیوں ——؟

ڈاکٹر آصف رندھاوا ❋ پاکیشیائی سائنس دان جس نے ایک نیا سائنسی ہتھیار ایجاد کیا تھا جس کا فارمولا وہ پاکیشیا کو دینے کی بجائے شوگران کے ایک سائنس دان کو فروخت کرنا چاہتا تھا۔کیوں ——؟

ڈاکٹر لی سان ❋ شوگرانی سائنس دان کی بیٹی جو ڈاکٹر آصف رندھاوا سے فارمولا خریدنے کے لئے پاکیشیا پہنچ گئی۔لیکن ——؟

عمران ❋ جس پر جلد ہی یہ انکشافات ہونا شروع ہو گئے کہ دنیا بھر کے سپر ایجنٹس پاکیشیا پہنچ رہے ہیں اور ان کا ہدف ڈاکٹر آصف رندھاوا کا فارمولا ہے۔

سپر ایجنٹس ❋ جو فارمولا حاصل کرنے کے لئے ایک دوسرے کے مقابل آ رہے تھے اور ایک دوسرے کو پچھاڑتے ہوئے فارمولا حاصل کرنے کی کوشش کر رہے تھے۔

کارمن سپر ایجنٹ فاکسن ❋ جو دنیا کے تمام سپر ایجنٹوں پر بازی لے گیا۔ اس نے ٹی ایس ای فارمولا حاصل کر لیا۔مگر کیسے ——؟

فاکسن ❋ جو فارمولا لے کر پاکیشیا سے نکل جانا چاہتا تھا۔

عمران ❋ جس نے خود فاکسن کو موقع دیا کہ وہ فارمولا لے کر پاکیشیا سے نکل جائے۔کیوں ——؟ کیا یہ عمران کی حماقت تھی۔یا ——؟

وہ لمحہ ❋ جب فاکسن نے نہایت انوکھے انداز میں فارمولا لے جا کر کارمن ریڈ ایجنسی کے چیف کے حوالے کر دیا۔اور پھر ——؟

کیا واقعی عمران نے ٹی ایس ای فارمولا کارمن ایجنٹ کو لے کر نکل جانے کا موقع دیا تھا یا یہ اس کی کوئی گہری چال تھی۔اگر چال تھی تو کیا ——؟

ایک حیرت انگیز، نئی اور لمحہ بہ لمحہ بدلتے ہوئے واقعات پر مشتمل سسپنس، ایکشن اور مزاح سے بھرپور یادگار کہانی جو یقیناً آپ کے ذہنوں پر گہرے نقوش چھوڑ جائے گی۔

ارسلان پبلی کیشنز اوقاف بلڈنگ پاک گیٹ ملتان
Mob 0333-6106573
0336-3644440
0336-3644441
Ph 061-4018666

عمران سیریز میں ایک انتہائی دلچسپ اور منفرد ناول

مکمل ناول

مصنف

ٹاپ سیکشن

مظہر کلیم ایم اے

ٹاپ سیکشن ٭٭ کافرستان کا ایک نیا سیکشن جو سپیشل ایجنسی میں بنایا گیا تھا۔

ٹاپ سیکشن ٭٭ جس میں سات ٹاپ ایجنٹوں کو شامل کیا گیا تھا۔

ٹاپ سیکشن ٭٭ جس کے ایجنٹ سیون نے پاکیشیا میں ایک مشن مکمل کیا تھا۔

ایجنٹ سیون ٭٭ جس نے خاموشی سے اپنا مشن مکمل کیا اور پاکیشیا سیکرٹ سروس کو اس کی ہوا بھی نہ لگنے دی۔

ٹاپ سیکشن ٭٭ جس کا مقصد پاکیشیا سیکرٹ سروس اور عمران کو کافرستان داخل ہونے اور سپیشل ایجنسی کے خلاف کام کرنے سے روکنا تھا۔

کیا ٭٭ ٹاپ سیکشن عمران اور اس کے ساتھیوں کو کافرستان داخل ہونے اور سپیشل ایجنسی کے خلاف کام کرنے سے روک سکا۔ یا ——؟

کیا ٭٭ عمران اور اس کے ساتھی کافرستان پہنچ کر ٹاپ سیکشن کا مقابلہ کر سکے۔ یا ——؟

سسپنس، ایکشن اور دلچسپ واقعات پر مبنی یادگار ناول

ارسلان پبلی کیشنز
اوقاف بلڈنگ
پاک گیٹ
ملتان

Mob
0333-6106573
0336-3644440
0336-3644441
Ph 061-4018666